

اسلام کو دنیا میں پہلی بار لائے جانے والے امام اہل سنت
میں سے ایک کے تئیں جو کہ قرآن و حدیث کی روشنی میں

سکھانے والے 60 سب سے بڑے

سناٹے

میں سے ایک کے حق و اہل سنت

مؤلف

حضرت مولانا محمد طیفیل رضوی



تنظیم اہل سنت کراچی، پاکستان

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم
بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسلام بہت ہی پیارا مذہب ہے اس بات کا اقرار صرف مسلمان ہی نہیں بلکہ غیر مسلم بھی کرتے ہیں اسلام نے ہمیں بہت کچھ دیا ہمیں اسلام نے اخوت، بھائی چارے اور اتحاد کیساتھ رہنے کا سبق دیا اور بار بار یہ بات واضح کی گئی کہ مسلمان قوم ایک متحد قوم ہے سارے مسلمان بھائی بھائی ہیں کہیں فرمایا گیا:

القرآن (ترجمہ) اے ایمان والو! اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو۔ (سورہ آل عمران: ۱۰۳)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایک ہو جاؤ ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو سے مراد یہ ہے کہ سواد اعظم کے ساتھ ہو جاؤ، متحد ہو جاؤ، مسلک حق اہلسنت و جماعت میں آ جاؤ جو اس وقت مسلمانوں کی سچی اور حق جماعت ہے یہی اللہ تعالیٰ کی رسی ہے اس سے جو الگ ہوا وہ تفرقے میں پڑ گیا وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

اس وقت ملت اسلامیہ ذہنی خلجان کی وجہ سے مختلف فرقوں میں بٹی ہوئی ہے اور مزید بٹی جا رہی ہے نئے نئے فتنوں میں امت مسلمہ جکڑی ہوئی ہے۔



اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں شیطانی فتنوں سے آگاہ فرمایا:

القرآن (ترجمہ) اے آدم کی اولاد! خبردار شیطان تمہیں فتنے میں نہ ڈالے جس نے تمہارے ماں باپ کو بہشت سے نکالا بے شک ہم نے شیطان کو ان کا دوست کہا جو ایمان نہیں لائے۔ (سورہ اعراف: ۲۷)

شیطان اپنے ان ہی دوستوں میں سے نئی نئی جماعتیں تیار کرتا رہتا ہے یہ بات اگرچہ بہت تلخ ہے مگر حقیقت ہے کہ نئے نئے فتنے دیوبندیت، وہابیت، اہلحدیثیت، جمعیت غامدیہ، شیعہ، ذکری، خارجی، آغا خانی اسماعیلی، بوہری، مودودی، نیچری، چکڑالوی، توحیدی، قادیانی، بہائی، جماعت المسلمین، طاہری، گوہر شاہی وغیرہ روز بروز وجود میں آرہے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ امت مسلمہ میں بگاڑ پیدا ہوا ہے سب کے سب فرقے قرآن اور اسلام کی بات کرتے ہیں حالانکہ ان کے عقائد کفریات پر مبنی ہیں جن فرقوں کی بنیاد کفر پر ہو وہ کبھی حق نہیں ہوتے کاش ہم عالمی حالات پر وہ بصیرت پیدا کریں جس کو ڈاکٹر اقبال اپنے شعر میں کہتے ہیں ۔

لباسِ خضر میں یہاں سینکڑوں رہزن بھی پھرتے ہیں

اگر جینے کی ہے خواہش تو کچھ پہچان پیدا کر

اکابر دیوبند کے تراجم قرآن ملاحظہ ہوں

خود بدلتے نہیں قرآن بدل دیتے ہیں!

۱..... اللہ تعالیٰ کے علیم وخبیر ہونے کا انکار ﴿

ولما يعلم اللہ الذین وامنکم (پ ۴۔ سورہ آل عمران: ۱۴۲)

(ترجمہ) حالانکہ ابھی خدا نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو تو اچھی طرح معلوم کیا ہی نہیں۔ (فتح محمد جالندھری دیوبندی)

(ترجمہ) حالانکہ ہنوز اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو تو دیکھا ہی نہیں جنہوں نے تم سے جہاد کیا ہو۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

ان دونوں دیوبندی مولویوں نے اللہ کو (معاذ اللہ) بے خبر لکھا ہے جو کفر ہے۔

امام اہلسنت امام احمد رضا خان صاحب محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اس کا ترجمہ اپنے ترجمہ قرآن کنز الایمان میں یوں کرتے ہیں:

(ترجمہ) اور ابھی اللہ نے تمہارے غازیوں کا امتحان نہ لیا۔ (امام اہلسنت)

۲..... اللہ تعالیٰ کو مکرو فریب کرنے والا لکھا ہے ﴿

ویمکرون ویمکر اللہ واللہ خیر المکرین (پ ۹۔ سورہ انفال)

(ترجمہ) وہ بھی داؤ کرتے تھے اور اللہ بھی داؤ کرتا تھا اور اللہ کا داؤ سب سے بہتر ہے۔ (محمود الحسن دیوبندی)

(ترجمہ) اور وہ بھی فریب کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ بھی فریب کرتا تھا اور اللہ کا فریب سب سے بہتر ہے۔ (شاہ عبدالقادر)

ان دونوں دیوبندی مولویوں نے اللہ تعالیٰ کو مکرو فریب کرنے والا لکھا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ کیلئے ایسے الفاظ کا استعمال کفر نہیں ہے؟

امام اہلسنت امام احمد رضا خان صاحب محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اس کا ترجمہ اپنے ترجمہ قرآن کنز الایمان میں یوں کرتے ہیں:

(ترجمہ) اور وہ اپنا سا مکر کرتے تھے اور اللہ اپنی خفیہ تدبیر فرماتا تھا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سب سے بہتر۔ (امام اہلسنت)

ہشام بن عمرو طی کے متبع ہیں۔ یہ شخص مسئلہ قدر میں تمام معتزلہ سے زیادہ متشدد تھا۔ اس کے عقائد یہ ہیں:-

☆ اللہ تعالیٰ کو وکیل کہنا درست نہیں اس لئے کہ اسے وکیل کہنے کا مطلب یہ ہوگا کہ کسی موکل نے اسے وکیل بنایا ہے۔ حالانکہ رب تعالیٰ کیلئے اسم 'وکیل' خود قرآن میں موجود ہے۔ انہیں نہیں معلوم کہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے 'وکیل' بہ معنی حفیظ (نگہبان) ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا **ما انت علیہم بوکیل** تو ان کا نگہبان نہیں۔

☆ 'یہ نہیں کہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے دلوں کے درمیان اُلفت پیدا کر دی' ان کا یہ قول بھی اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے منافی ہے قرآن میں ہے **ما الفت بین قلوبہم ولكن الله الف بینہم** یعنی 'تو نے ان کے قلوب کے درمیان اُلفت نہیں پیدا کی بلکہ اللہ نے پیدا کی'۔

☆ اعراض اللہ تعالیٰ کے خالق ہونے پر دلالت نہیں کرتے اور نہ مدعی رسالت کی تصدیق کرتے ہیں۔ ان اُمور پر صرف اجسام دلالت کرتے ہیں۔ اس سے یہ لازم آتا ہے کہ سمندر کا پھٹ جانا، عصا کا سانپ بن جانا اور مُردوں کو زندہ کر دینا ان کی رسالت کی دلیل نہیں جن کے ہاتھوں سے ان کا ظہور ہوا۔

☆ قرآن میں حلال و حرام کا ذکر نہیں۔

☆ امامت' اختلاف کی صورت میں منعقد نہیں ہوتی۔ بلکہ امامت کیلئے سب کا اتفاق ضروری ہے۔ کہا گیا ہے کہ اس قول سے ان کا مقصود حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کے بارے میں طعن کرنا ہے۔ کیونکہ ان کی بیعت میں تمام صحابہ کا اتفاق نہیں ہوا اس لئے کہ ان کے خلاف ہر جانب ایک جماعت موجود تھی۔

☆ جنت اور جہنم ابھی پیدا نہیں کئے گئے۔ اس لئے کہ ابھی ان کے وجود سے کوئی فائدہ نہیں۔

☆ جس نے نماز کو اس کی شرطوں کے ساتھ شروع کیا اور آخر میں فاسد کر دیا تو اوّل نماز بھی اس کی گناہ اور ناجائز ہوئی (حالانکہ یہ قول اجماع کے خلاف ہے)۔

صالح کی پیروی ہیں۔ ان کا مذہب یہ ہے:-

- ☆ مردوں کے ساتھ علم، قدرت، ارادہ، سمع اور بصر کا قیام ممکن ہے۔ اس سے لازم آتا ہے کہ ممکن ہے کہ انسان ان صفات سے متصف ہونے کے باوجود بھی مردہ ہو۔ اور ممکن ہے کہ باری تعالیٰ حی نہ ہو۔
- ☆ جو ہر تمام اعراض سے خالی ہو سکتا ہے۔

احمد بن حابط کی جماعت ہے۔ احمد، نظام کے اصحاب میں سے تھا۔ ان کے عقائد یہ ہیں:-

- ☆ عالم کیلئے دو خدا ہیں ایک قدیم دوسرا حادث اور وہ مسیح ہیں۔ مسیح دوسرے معبود ہیں جو آخرت میں لوگوں کا حساب کریں گے۔
- ☆ اللہ تعالیٰ کا قول **وجاء ربك والملك صفا صفا** میں **ربك** سے وہی (مسیح) مراد ہے۔ وہی ہیں جو ابر کے سائبانوں میں آئیں گے اور وہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے مراد ہیں: **ان الله تعالى خلق آدم على صورته** 'بے شک اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنی صورت پر پیدا کیا' اور اس ارشاد سے وہی مراد ہیں: **يضع الجبار قدمه في النار** 'جبار اپنا قدم دوزخ میں رکھے گا'۔

- ☆ مسیح کو مسیح اس لئے کہتے ہیں کہ انہوں نے اجسام کو پیدا کیا اور ان کی تخلیق فرمائی۔ آدمی نے کہا یہ سب کافرو مشرک ہیں۔

(شہرستانی نے الملل والنحل میں حدیث لکھا ہے) یہ فضل حدی (حدیث) کی جماعت ہے۔ ان کے عقائد حابطیہ کے عقائد کے مثل ہیں مگر یہ کہ انہوں نے تناخ کا اضافہ کیا۔ نیز یہ کہا کہ حیوانات سب مکلف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے جہاں کے علاوہ دوسرے جہاں میں اولاً حیوانات کو عاقل و بالغ پیدا کیا۔ ان میں اپنی معرفت رکھی، علم دیا اور انہیں بہت سی نعمتیں عطا کیں۔ پھر ان کی آزمائش کیلئے اپنے نعمتوں کے شکریے کا حکم دیا تو بعض نے اطاعت کی اور بعض نے نافرمانی کی۔ جس نے اطاعت کی اسے توجنت میں برقرار رکھا اور جس نے نافرمانی کی اسے جنت سے نکال کر جہنم میں ڈال دیا اور بعض ایسے تھے کہ انہوں نے بعض احکام الہی کی تعمیل کی اور بعض میں نافرمانی تو اللہ نے ان کو اس جہان میں بھیج دیا اور جسموں کا کثیف لباس پہنا کر انسان یا دیگر حیوانات کی مختلف صورتیں عطا کر دیں۔ اور انہیں ان کے گناہوں کے مطابق خوشی اور غم، آرام اور تکلیف میں مبتلا کیا۔ جس کے گناہ کم اور اطاعت زیادہ تھی اسے اچھی صورت عطا کی اور مصیبت تھوڑی دی۔ اور جس کا معاملہ برعکس تھا اس کی سزا اور جزا بھی برعکس ہوئی اور جب تک حیوان اپنے گناہوں سے پورے طور سبکدوش نہیں ہو جاتا صورتیں بدل بدل کر پیدا ہوتا رہتا ہے۔ یہ یعنی تناخ کا عقیدہ ہے۔

یہ معمر ابن عباس سلمی (م ۲۱۵ھ) کی جماعت ہے۔ ان کے عقائد یہ ہیں:-

☆ اللہ نے اجسام کے علاوہ کچھ نہیں پیدا کیا۔ رہے اعراض تو یہ جسموں کی پیداوار ہیں تو طبعاً پیدا ہوئے یا اختیار سے۔ طبعاً جیسے آگ سے سوزش (جلانے کی صفت) اور سورج سے حرارت پیدا ہوتی ہے اور اختیار سے جیسے حیوان سے رنگ۔ حیرت کی بات ہے کہ معمر کے نزدیک اجسام کا پیدا ہونا اور فنا ہونا یہ سب اعراض سے ہیں پھر بھی کہتا ہے کہ اعراض جسموں کی پیداوار ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کو قدیم نہیں کہا جائے گا۔ اس لئے کہ فقط قدیم تقدیم زمانی پر دلالت کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ زمانی نہیں یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات زمانہ کی قید سے بری ہے۔

☆ اللہ کو اپنی ذات کا علم نہیں ورنہ عالم اور معلوم کا اتحاد لازم آئے گا اور یہ محال ہے۔

☆ انسان کا فعل سوائے ارادہ کے کچھ نہیں خواہ بطور تاثیر ہو یا بطور تولید۔ یہ قول حقیقت انسان سے متعلق فلاسفہ کے مذہب پر مبنی ہے۔

یہ ثمامہ بن اشرس نمیری (م ۲۱۳ھ) کے متبعین ہیں۔ ان کے عقائد یہ ہیں:-

☆ افعال بغیر فاعل کے متولد ہوتے ہیں کیونکہ افعال کی نسبت کسی سبب (فاعل) کی طرف ممکن نہیں ورنہ لازم آئے گا کہ فعل کی نسبت میت کی طرف کی جائے۔ اس صورت میں کہ کسی نے کسی کی طرف تیر چلایا اور تیر پہنچنے سے پہلے ہی وہ (جس نے تیر چلایا تھا) مر گیا۔

اور انسانی افعال کی نسبت اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف بھی نہیں کر سکتے ورنہ لازم آئے گا کہ اللہ تعالیٰ سے فقیح کا صدور ہو۔

☆ معرفت الہی فکر و نظر سے پیدا ہوتی ہے اور یہ معرفت قبل و رد شرع بھی واجب ہے۔

☆ یہود و نصاریٰ، مجوس اور زنادقہ یہ سب بہائم کی طرح آخرت میں مٹی ہو جائیں گے۔ نہ جنت میں جائیں گے نہ جہنم میں۔

اطفال کے بارے میں بھی وہ یہی عقیدہ رکھتے ہیں۔

☆ استطاعت سلامتی اعضاء کا نام ہے اور یہ فعل سے پہلے ہوتی ہے۔

☆ سارے علوم بدیہی ہیں۔

☆ سوائے ارادہ کے انسان کا کوئی فعل نہیں۔ ارادہ کے علاوہ ہر فعل بغیر محدث کے حادث ہے۔

☆ عالم اللہ کا فعل ہے جو اس سے طبعاً صادر ہے۔ شاید اس سے ان کا مقصد وہ ہے جس کے قائل فلاسفہ ہیں کہ

عالم واجب تعالیٰ سے ایجاب و اضطرار کے طور پر وجود میں آیا ہے۔ اس قول پر لازم آتا ہے کہ عالم قدیم ہو۔ ثمامہ عہد مامون میں تھا

اس کے دربار میں اس کی عزت تھی۔

ابوالحسن بن ابوعمر و خیاط کے پیرو ہیں۔ ان کے عقائد یہ ہیں:-

- ☆ یہ قدریہ کی طرح اس بات کے قائل ہیں کہ بندے خود اپنے افعال کے خالق ہیں۔
- ☆ معدوم شے ہے یعنی حالت عدم میں ثابت و مقرر رہے خواہ جو ہر ہو کر یا عرض ہو کر یعنی ذوات معدومہ ثابتہ، حالت عدم میں اجناس کی صفات کے ساتھ متصف ہیں۔
- ☆ ارادۃ الہی کا معنی اللہ کا قادر ہونا ہے بغیر اس کے کہ وہ جبراً کرے یا ناگواری سے۔
- ☆ جو خدا کے اپنے افعال ہیں ان سے متعلق ارادۃ الہی کا معنی یہ ہے کہ اللہ ان افعال کا خالق ہے اور بندوں کے افعال سے متعلق ارادۃ الہی کا معنی یہ ہے کہ وہ ان افعال کا حکم دینے والا ہے۔
- ☆ اللہ کے سمیع و بصیر ہونے کا معنی یہ ہے کہ وہ سمع و بصر کے تعلقات یعنی مسوعات و مبصرات کا عالم ہے۔
- ☆ خدا اپنی ذات کو یا کسی غیر کو دیکھتا ہے، اس کا بھی یہی معنی ہے کہ وہ انہیں جانتا ہے۔

عمر بن جاحظ (۱۶۳ھ-۲۵۵ھ) کے متبعین ہیں۔

جاحظ، معتمد اور متوکل کے زمانہ میں بڑا فصیح و بلیغ شخص تھا۔ فلاسفہ کی کتابوں کا خوب مطالعہ کیا اور ان کے بہت سے اقوال کو بلیغ عبارتوں کے ساتھ لطیف پیرایہ میں رائج کیا۔ جاحظیہ کے عقائد یہ ہیں:-

- ☆ سارے علوم بدیہی ہیں۔
- ☆ اپنے فعل سے متعلق ارادۃ انسانی کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنے فعل کو جانتا ہے اور اس سے سہو کی حالت میں نہیں ہے اور دوسروں کے فعل سے متعلق ارادۃ انسانی کا معنی یہ ہے کہ وہ اس فعل کو چاہتا ہے۔
- ☆ اجسام مختلف طبیعتوں والے ہیں، ان کیلئے مخصوص آثار ہیں جیسا کہ فلاسفہ طبعیین کا مذہب ہے۔
- ☆ جو ہر کا معدوم ہونا محال ہے البتہ اعراض بدلتے رہتے ہیں اور جو ہر اپنی حالت پر باقی رہتے ہیں جیسے ہیولی کے بارے میں کہا گیا ہے۔

☆ جہنم، جہنمیوں کو اپنی طرف کھینچ لے گا، اللہ تعالیٰ کسی کو اس میں داخل نہیں کرے گا۔

☆ اپنے افعال خیر و شر کا خالق خود بندہ ہے۔

☆ قرآن منزل اجسام کے قبیل سے ہے، ہو سکتا ہے کہ کبھی مرد ہو جائے کبھی عورت۔

ابوالقاسم (عبداللہ بن احمد بن محمود بلخی) کعبی (۳۱۹ھ) کے پیرو ہیں۔ کعبی معتزلہ بغداد سے خیاط کا شاگرد تھا۔ انکے عقائد یہ ہیں:

☆ اللہ کا فعل بغیر ارادے کے واقع ہوتا ہے تو جب یہ کہا جاتا ہے کہ اللہ اپنے افعال کا ارادہ کرنے والا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ان کا خالق ہے اور جب یوں کہتے ہیں کہ وہ افعال غیر کا ارادہ کرنے والا ہے تو اس سے مراد یہ ہوتی ہے کہ وہ ان کا حکم دینے والا ہے۔

☆ نہ وہ اپنی ذات کو دیکھتا ہے اور نہ غیر کو (اس کے دیکھنے کا معنی 'جاننا' ہے) جیسا کہ خیاطیہ کا مذہب ہے۔

(۱۹) جبائیہ

ابو علی محمد بن عبدالوہاب جبائی کے تابعین ہیں۔ جبائی (۲۳۵ھ-۳۰۳ھ) معتزلہ بصرہ سے تھا۔ جبائیہ کے عقائد یہ ہیں:

☆ اللہ تعالیٰ کا ارادہ حادث ہے مگر کسی محل میں نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ اسی ارادہ کیساتھ ارادہ کرنے والا ہے اور وہ اس کا وصف ہے اور جب اللہ تعالیٰ فنائے عالم کا ارادہ فرمائے گا عالم ایسے فنا کے ساتھ فنا ہوگا جو کسی محل میں نہ ہوگا۔

☆ اللہ تعالیٰ ایسے کلام کے ساتھ متکلم ہے جسے وہ کسی جسم میں پیدا کر دیتا ہے، وہ کلام اصوات و حروف سے مرکب ہوتا ہے اور اس کلام کے ساتھ متکلم وہی رب ہے جس نے وہ کلام پیدا کیا، نہ کہ وہ جسم جس میں اس کلام کا قیام و حلول ہے۔

☆ آخرت میں اللہ کی رویت نہ ہوگی۔

☆ بندہ اپنے افعال کا خالق ہے۔

☆ مرتکب کبیرہ نہ مومن ہے نہ کافر۔ مرتکب کبیرہ اگر بغیر توبہ کئے مرجائے تو ہمیشہ دوزخ میں رہے گا۔

☆ اولیاء کیلئے کرامتیں ثابت نہیں ہیں۔

☆ اللہ پر واجب ہے کہ مکلف پر لطف فرمائے اور جو چیز اس کے حق میں اصلاح ہو اس کی رعایت کرے۔

عقائد مذکورہ میں ابوعلی، ابوہاشم کے موافق ہے۔ پھر ذیل کے عقیدہ میں اس سے الگ ہو گیا:

☆ اللہ تعالیٰ کو عالم لذاتہ مانتا ہے مگر وہ اس کیلئے علم نام کی کوئی صفت یا عالمیت کی موجب کوئی حالت تسلیم نہیں کرتا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے سمیع و بصیر ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ جی ہے اس میں کوئی آفت یا نقص نہیں۔

☆ ممکن ہے کہ وہ کسی کو اس طور سے الم پہنچائے کہ اس کا عوض دے دے۔

ابوالہاشم عبدالسلام بن ابوعلی جبائی (۲۴۷ھ-۳۲۱ھ) کی جماعت ہے۔ ابو ہاشم چند عقائد میں اپنے باپ ابوعلی سے منفرد تھا جو مندرجہ ذیل ہیں:-

- ☆ بغیر گناہ کے استحقاقِ ذم و عذاب ممکن ہے باوجودیکہ یہ عقیدہ اجماع اور حکمت کے خلاف ہے۔
- ☆ کسی گناہِ کبیرہ سے توبہ صحیح نہیں ہوتی جب کسی گناہ غیر کبیرہ پر برا جانتے ہوئے بھی مصر ہو۔ اس قول سے یہ لازم آتا ہے کہ کسی ادنیٰ گناہ پر مصر رہتے ہوئے اگر کوئی کافر اسلام لائے تو اس کا اسلام لانا صحیح نہ ہو۔
- ☆ جس آدمی کو فعلِ فبیح کرنے پر قدرت باقی نہ رہے اور پھر اس سے توبہ کرے تو اس کی توبہ صحیح نہیں ہوتی مثلاً دروغ گو گونگا ہو جائے پھر اپنے جھوٹ سے توبہ کرے تو اس کی توبہ صحیح نہیں اسی طرح زانی کی توبہ ضعیف و عاجز ہو جانے کے بعد صحیح نہیں۔
- ☆ ایک عالم دو معلوم سے بالتفصیل متعلق نہیں ہوتا۔
- ☆ اللہ کیلئے ایسے احوال ہیں جو نہ معلوم ہیں نہ مجہول۔ نہ حادث نہ قدیم۔

فتنہ گوہر شاہی کے عقائد و نظریات

فتنہ گوہر یہ بہت خطرناک فتنہ ہے اس فتنے کا بانی ریاض احمد گوہر شاہی ہے۔ گوہر شاہی نے اس فتنے کا آغاز اپنی انجمن سرفروشان اسلام کے نام سے کیا۔ فتنہ گوہر یہ دین کے خادموں کا کوئی گروہ نہیں بلکہ ایمان کے رہزنوں کا سفید پوش دستہ ہے جو عشق و عرفان کی متاع عزیز پر شب خون مارنے اٹھا ہے ان کے مصنوعی تصوف اور بناوٹی روحانیت کے پیچھے خوفناک درندوں کا ارادہ چھپا ہوا ہے۔

اس فرقے کا طریقہ و ارادت اس لحاظ سے بہت پر اسرار اور خطرناک ہے کہ نہ صرف اہلسنت ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں بلکہ اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب علیہ الرحمۃ کی اتباع اور عقیدت کا بھی دم بھرتے ہیں۔ فتنہ گوہر یہ کے پیرو اہلسنت کو بدنام کرنے اور نو جوانوں کو راہ حق سے بہکانے کیلئے اہلسنت کا لیلبل لگا کر مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ گوہر شاہی نے اپنی گمراہیت ان تینوں کتابوں میں تحریر کی ہیں جن کے نام ’روحانی سفر، روشناس اور مینارہ نور‘ وغیرہ ہیں۔ اب آپ کے سامنے ان کتب کی عبارات ثبوت کے ساتھ پیش کی جا رہی ہے۔

گوہر شاہی اور اس کے معتقدین کے عقائد و نظریات

عقیدہ..... نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج کو اسلام کے وقتی رکن کہا گیا ہے کہ روزانہ پانچ ہزار مرتبہ عوام، پچیس ہزار مرتبہ امام اور بہتر ہزار مرتبہ اولیائے کرام کو ذکر کرنا لازمی قرار دیا گیا ہے کہ ہر درجہ کے ذکر کے بغیر نماز بے فائدہ ہے اگر سجدوں سے کمر کیوں نہ ٹیڑھی ہو جائے۔ (بحوالہ کتاب روشناس، صفحہ ۳)

عقیدہ..... پیرو مرشد ہونے کیلئے عجیب و غریب شرط قائم کی ہے اگر زیادہ سے زیادہ سات دن میں ذاکر قلبی نہ بنادے تو وہ مرشد ناقص ہے اور اس کی صحبت اپنی عمر عزیز برباد کرتا ہے۔ (بحوالہ کتاب روشناس، صفحہ ۶)

عقیدہ..... حضرت آدم علیہ السلام کی شرارت سے اپنی وراثت یعنی جنت سے نکال کر عالم ناسوت میں جو جنات کا عالم تھا پھینکے گئے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ کتاب روشناس، صفحہ ۸)

عقیدہ..... حضرت آدم علیہ السلام پر یوں بہتان باندھا ہے کہ آپ نے جب اسم محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ لکھا دیکھا تو خیال ہوا کہ یہ محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کون ہیں؟ جواب آیا کہ تمہاری اولاد میں سے ہوں گے۔ نفس نے اُکسایا کہ یہ تیری اولاد میں ہو کر تجھ سے بڑھ جائیں گے۔ یہ بے انصافی ہے اس خیال کے بعد آپ کو دوبارہ سزا دی گئی۔ (معاذ اللہ) (ص ۹)

عقیدہ..... قادیانیوں اور مرزائیوں کو مسلمان کہا ہے البتہ جھوٹے نبی کو مان کر اصلی نبی کی شفاعت سے محروم کہا ہے۔ (بحوالہ کتاب روشناس، صفحہ ۱۰)

عقیدہ..... اللہ تعالیٰ کا خیال ثابت کر کے اس کے علم کی نفی کی ہے ایک دن اللہ تعالیٰ کے دل میں خیال آیا کہ میں خود کو دیکھوں سامنے عکس پڑا تو ایک روح بن گئی، اللہ اس پر عاشق اور وہ اللہ پر عاشق ہو گئی۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ کتاب روشناس، صفحہ ۲۰)

عقیدہ..... حضرت آدم علیہ السلام کی شدید ترین گستاخی اور اخیر میں ان پر شیطانی خور ہونے کا الزام لگایا ہے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ کتاب مینارۃ نور، صفحہ ۸)

عقیدہ..... ذکر کو نماز پر فضیلت دی۔ ذکر کا نیا طریقہ نکالا اور قرآنی آیات کے مفہوم کو بگاڑ کر اپنے باطل نظریہ پر استدلال کیا ہے۔ (بحوالہ کتاب مینارۃ نور، صفحہ ۱۷)

عقیدہ..... جب تک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کسی کو نصیب نہ ہو اس کا اُمتی ہونا ثابت نہیں۔ (بحوالہ کتاب مینارۃ نور، صفحہ ۲۲)

عقیدہ..... قرآن مجید کی آیت کا جھوٹا حوالہ دیا گیا ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے بار بار **دع نفسك و تعالیٰ** فرمایا ہے حالانکہ پورے قرآن مجید میں کہیں بھی اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان وارد نہیں ہوا۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ کتاب مینارۃ نور، صفحہ ۲۹)

عقیدہ..... علماء کی شان میں شدید ترین گستاخیاں کی گئی ہیں ایک آیت جو کہ یہود سے متعلق ہے اسے علماء و مشائخ پر چسپاں کیا ہے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ کتاب مینارۃ نور، صفحہ ۳۱، ۳۲)

عقیدہ..... حضرت خضر علیہ السلام اور ان کے علم کی توہین کی گئی ہے۔ (بحوالہ کتاب مینارۃ نور، صفحہ ۳۵)

عقیدہ..... انبیائے کرام علیہم السلام دیدارِ الہی کو ترستے ہیں اور یہ (اولیائے اُمت) دیدار میں رہتے ہیں ولی نبی کا نعم البدل ہے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ کتاب مینارۃ نور، صفحہ ۳۹)

گوہر شاہی اپنی کتاب روحانی سفر کے صفحہ نمبر ۴۹ تا ۵۰ پر رقم طراز ہے:-

عبادت..... اتنے میں اس نے سگریٹ سلگایا اور چرس کی بو اطراف میں پھیل گئی اور مجھے اس سے نفرت ہونے لگی۔ رات کو الہامی صورت پیدا ہوئی یہ شخص (یعنی چرس) ان ہزاروں عابدوں، زاہدوں اور عالموں سے بہتر ہے جو ہر نشے سے پرہیز کر کے عبادت میں ہوشیار ہیں لیکن بخل، حسد اور تکبر ان کا شعار ہے اور (چرس کا) نشہ اس کی عبادت ہے۔

(معاذ اللہ! بالکل ہی واضح طور پر نشہ کو صرف حلال ہی نہیں بلکہ عبادت ٹھہرایا جا رہا ہے)۔

ریاض گوہر شاہی کے نزدیک نماز اور درود شریف کی

کوئی خاص اہمیت معلوم نہیں ہوتی

جیسا کہ روحانی سفر، صفحہ ۳ پر اپنے بارے میں لکھتا ہے:

عبارت..... اب گولڑہ شریف صاحبزادہ معین الدین صاحب سے بیعت ہوا انہوں نے نماز کے ساتھ ایک تسبیح درود شریف کی بتائی۔ میں نے کہا اس سے کیا ہوتا ہے کوئی ایسی عبادت ہو جو میں ہر وقت کر سکوں (یعنی معاذ اللہ نماز اور درود شریف سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا)۔

گوہر شاہی نے جو روحانی منزل طے کئے ہیں ان میں عورتوں کا بھی بہت زیادہ خلل ہے۔ نہ شرم، نہ حیا۔ اس کے روحانی سفر میں ایک مستانی کا خصوصیت کے ساتھ دخل ہے۔

عبارت..... میں دن کو کبھی کبھی اس عورت کے پاس چلا جاتا وہ بھی عجیب و غریب فقر کے قصے سناتی اور کبھی کبھی کھانا بھی کھلا دیتی۔ (بحوالہ روحانی سفر، صفحہ ۳۲)

عبارت..... کہنے لگی آج رات کیسے آگئے۔ میں نے کہا پتا نہیں اس نے سمجھا شاید آج کی اداؤں سے مجھ پر قربان ہو گیا ہے اور میرے قریب ہو کر لیٹ گئی اور پھر سینے سے چٹ گئی۔ (بحوالہ روحانی سفر، صفحہ ۳۲)

کیا اس سے زیادہ دلیری کے ساتھ کوئی دشمن اسلام دین متین کے چہرے کو مسخ کر سکتا ہے۔ کیا شریعتِ مطہرہ کی تنقیص کیلئے اس سے بھی زیادہ شرمناک پیرایہ استعمال کیا جاسکتا ہے۔ کیا اپنے مذہب، اپنے دین، اپنے عقائد کا اس طرح سے خون کرنے والا یہ شخص مذہبی رہنما ہو سکتا ہے؟

آج کل گوہر شاہی کے چیلوں نے 'مہدی فاؤنڈیشن' کے نام سے کام کرنا شروع کر دیا ہے یہ جماعت دوبارہ سرگرم ہو رہی ہے اس کے کارکنان دنیا بھر میں ای میل اور خطوط کے ذریعہ خباثتیں پھیلا رہے ہیں اس طرح گوہر شاہی کی فتنہ انگیز جماعت دوبارہ سرگرم ہو گئی ہے۔ مسلمانوں کو اس فتنے سے بچنا چاہئے۔

ووجدك ضالا فهدی (سورہ النحی: ۷)

(ترجمہ) اور آپ کو بے خبر پایا سورتہ بتایا۔ (عبدالماجد دریابادی دیوبندی)

(ترجمہ) اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو شریعت سے بے خبر پایا سو آپ کو شریعت کا رستہ بتلادیا۔ (اشرف علی تھانوی دیوبندی)

ان دونوں دیوبندی مولویوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بے خبر بھٹکا ہوا لکھا ہے اگر نبی بھولا بھٹکا اور بے خبر ہوگا تو پھر وہ اُمت کو کیا راستہ دکھائے گا نبی تو پیدا شتی نبی اور ہدایت یافتہ ہوتا ہے۔

امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب محدث بریلوی علیہ الرحمۃ اس کا ترجمہ کنز الایمان میں یوں کرتے ہیں:

(ترجمہ) اور تمہیں اپنی محبت میں خود رفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔ (امام اہلسنت)

۴..... بھول جیسے عیب کی نسبت رب تعالیٰ کی طرف کی

WWW.NAFSEISLAM.COM

نسوا اللہ فنسیہم (پ ۱۰- سورہ توبہ: ۶۷)

(ترجمہ) یہ لوگ اللہ کو بھول گئے اور اللہ نے ان کو بھلا دیا۔ (فتح محمد جاندھری دیوبندی۔ ڈپٹی نذیر احمد دیوبندی)

(ترجمہ) وہ اللہ کو بھول گئے اللہ ان کو بھول گیا۔ (شاہ عبدالقادر۔ شاہ رفیع الدین۔ مولوی محمود الحسن دیوبندی)

ان تمام دیوبندی مولویوں نے اللہ تعالیٰ کی جانب بھول کی نسبت کی بھولنا ایک عیب ہے اور اللہ تعالیٰ ہر عیب و نقص سے پاک ہے۔

امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ اس کا ترجمہ قرآن کنز الایمان میں یوں کرتے ہیں:

(ترجمہ) وہ اللہ تعالیٰ کو چھوڑ بیٹھے تو اللہ نے انہیں چھوڑ دیا۔ (امام اہلسنت)

فرقہ شمع نیازہ کے عقائد و نظریات

موجودہ معدوم فرقوں کے بعض باطل عقائد کا انتخاب کر کے ایک نیا فرقہ تیار کیا گیا جسے فرقہ شمع نیازہ کہا جاتا ہے۔ یہ فرقہ ہندوستان میں بہت مشہور ہے۔

اس فرقے کے موسس اول صوفی افتخار الحق روہتکی ہیں جنہوں نے بیسویں صدی کے اوّل عشرے میں اسلام کے خلاف گمراہیت پر مبنی عقائد و نظریات وضع کئے اور دوسرے مسلمانوں کو اپنا ہم خیال بنانے اور دور دور تک اپنی فکری بے راہ روی کی ترسیل کیلئے کتاب تصنیف کی مگر جب علمائے اہل سنت کو خبر ہوئی تو انہوں نے اس کا بھرپور تعاقب کیا۔ اس کی تردید کے نتیجے میں اس کی کتاب دوبارہ شائع نہ ہو سکی اور اس طرح وہ فتنہ کچھ دنوں کیلئے دب گیا۔ لیکن جن لوگوں نے اس کی پیروی اختیار کر لی تھی اس میں سے کچھ تو تائب ہو گئے اور بعض اسی عقیدے پر گامزن رہے۔ یہاں تک کہ شمع نیازہ گوئدوی کا زمانہ آیا انہوں نے صوفی افتخار الحق روہتکی کے مشن کو آگے بڑھانے کی کوشش کی، جن لوگوں کے مقدر میں گمراہی و بے دینی تھی وہ ان کے ساتھ ہوتے گئے اور گمراہوں کی ایک جماعت تیار ہو گئی۔ چونکہ گوئدوی صاحب ہی کی انتھک کوششوں کے نتیجے میں یہ فرقہ تیار ہوا تا اسلئے اس کا نام فرقہ شمع نیازہ پڑا۔ اگرچہ جماعت کے بعض افراد اپنے کو نیازہ کے ساتھ افتخاری بھی کہتے ہیں۔

اسلام کے شیدایوں اور دین حق کے سپاہیوں کا یہ وطیرہ رہا ہے کہ جب بھی کئی نیا فتنہ اُٹھا اور کوئی فرقہ اپنے باطل عقائد کے ساتھ ظاہر ہوا تو اس کے مقابلے کیلئے میدانِ عمل میں اُتر پڑے، اپنی تحریر و تقریر، بیان و خطاب، جلسے جلوس، تصنیف و تالیف کے ذریعہ اس کے نظریات فاسدہ کی تردید کی اور اُمتِ مسلمہ کو ان کے دامن پر فریب میں آنے سے بچانے کی سعی بلیغ فرمائی۔

اہل نظر جانتے ہیں کہ ہر فرقہ اپنی ترقی و اشاعت اور دوسروں کو اپنا ہم خیال بنانے کیلئے کتابیں و رسائل تیار کر کے شائع کرتا ہے تاکہ لوگ پڑھیں اور اس کے ہم عقیدہ ہو جائیں فرقہ شمع نیازہ نے بھی کچھ کتابیں تصنیف کیں جن میں سے بعض حسب ذیل ہیں:

- (۱) حامض الانسان (۲) تحفظ ایمان (۳) شمع حقیقت (۴) کعبہ کی حقیقت (۵) قربانی کی حقیقت (۶) آخری سجدہ (۷) ہندی کعبہ (۸) تعزیر کی حقیقت (۹) میلاد کی حقیقت (۱۰) ہندی تعزیر (۱۱) ہندی قربانی (۱۲) انگریزی کعبہ

یہ وہ ساری کتابیں ہیں جن میں اسلام کی مخالفت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ کفر و شرک کو ایمان، حرام کو حلال، ناجائز کو جائز، بدعات و خرافات کو استحباب و سنت لکھا ہے گویا یہ ساری کتابیں گمراہی کا پلندہ اور بے دینی کے اسباق سے لبریز ہیں۔

سر دست ان ہی کتابوں سے کچھ اقتباسات پیش کرنا چاہوں گا۔

اس فرقہ کے اول گرو گھنٹال صوفی افتخار الحق روہتکی اپنی کتاب حامض الانسان میں لکھتے ہیں:-

☆ ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خدا کے خدا ہیں۔ (حامض الانسان، صفحہ ۷۸)

قرآن کہتا ہے کہ ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے بندے ہیں اللہ نے انہیں پیدا کیا اپنا محبوب و رسول بنایا مگر اس فرقے نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خدا ہی نہیں بلکہ خدا کا بھی خدا بنا ڈالا۔ (لاحول ولا قوۃ)

یہی جناب دوسری جگہ لکھتے ہیں:

☆ خدا ہر جاہل سے کہیں اچھل مطلق ہے۔ (حامض الانسان، صفحہ ۸۱)

قرآن کہتا ہے کہ خدا علم غیب والشہادہ ہے، ہر چیز کا جاننے والا ہے، کوئی بھی ذرہ، کوئی بھی قطرہ، خشکی و تری کی کوئی بھی چیز اس کی نگاہ قدرت سے مخفی نہیں اور اس کے علم سے باہر نہیں۔ اس کے علم سے کسی مخلوق کے علم کا کوئی مقابلہ نہیں۔ خدا عالم ہے، علیم ہے، حکیم ہے، علام ہے مگر افسوس اس فرقے نے خدا جل جلالہ کو جاہل مطلق کہہ کر قرآن و حدیث کی صریح مخالفت کی اور رب کے علم ازلی وابدی کا انکار کیا۔

یہی جناب دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

☆ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم، علم الہی سے زائد ہے۔ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مرا باطن مجھے امر کرتا ہے کہ اپنے کو خدا سمجھا کرو۔ (حامض الانسان، صفحہ ۶۶)

اسلام کہتا ہے کہ رب تعالیٰ کے علم کے سامنے مخلوق، نبی، رسول یا کسی ذات و شخص کے علم کی وہی حیثیت ہے جو ایک قطرہ کی حیثیت سمندر کے سامنے ہے یا اس سے بھی کم۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا علم اللہ تعالیٰ کے علم سے زائد کیسے ہو سکتا ہے۔ پھر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر یہ بھی کتنا زبردست الزام ہے کہ آپ نے اپنے آپ کو خدا تصور کیا۔ کیا اس الزام کو حق ثابت کرنے کیلئے کوئی شہادت پیش کی جاسکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔

نیز لکھتے ہیں:

☆ ہر آدمی خدا ہے۔ (حوالہ سابق، صفحہ ۲۷)

☆ تمام بت خدا ہیں۔ (حوالہ سابق، صفحہ ۱۳)

یہ بھی لکھتے ہیں کہ

☆ اللہ کے سوا کسی کو معبود نہ ماننا عقلاً و نقلاً من گھڑت لغو و مہمل تو حید ہے۔ (حوالہ سابق، صفحہ ۴۵)

☆ مشرکین بت نہیں پوجتے تھے بلکہ صرف خدا کو پوجتے تھے۔ (حوالہ سابق، صفحہ ۴۳)

☆ جس عقیدے کے سبب مشرکین مشرک ٹھہرے، علمائے اسلام اسی عقیدے پر ہیں۔ (حوالہ سابق، صفحہ ۴۳)

یہ ہے صوفی افتخار الحق روہتکی کا عقیدہ جو فرقہ شمع نیاز یہ کے موسس اول ہیں۔ اب آئیے شمع نیاز ی گوئدوی کی طرف رخ کرتے ہیں شمع نیاز ی لکھتے ہیں:

☆ اسی طرح جب پیغمبر خدا حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا **لو كان فيهما الهة الا الله لفسدنا** زمین و آسمان کے درمیان خدا کا غیر موجود نہیں۔ اگر غیر خدا بھی موجود ہوتا تو نظام درہم برہم ہو جاتا۔ (ایک فتویٰ کا جواب، صفحہ ۱۱۔ نیاز ی) معلوم ہوا کہ شمع نیاز ی کا عقیدہ ہے کہ زمین و آسمان کے درمیان جتنی چیزیں ہیں سب عین خدا ہیں اور سب خدا ہیں تو سب لائق عبادت اور معبود ہیں۔

☆ اسی فرقے کے ایک مبلغ خلیل اللہ الہ آبادی لکھتے ہیں:

☆ حاصل کلام یہ کہ تمامی بت نہیں غیر خدا بلکہ عین خدا ہیں۔ (شمع حقیقت، صفحہ ۱۲۶)

☆ یہ مبلغ صاحب شاعر بھی ہیں اور تک بندی بھی جانتے ہیں دو شعر ملاحظہ کیجئے۔

خدا کا مسمیٰ ہے انسان کامل

ہے باطن میں مولیٰ بظاہر بشر ہے

کہیں سب غیر حق جس کو ہم اسے اللہ کہتے ہیں

سمجھ کا پھیر ہے اللہ کو غیر اللہ کہتے ہیں

(شمع حقیقت، صفحہ ۱۲۵)

صوفی نور الہدیٰ نیازی لکھتے ہیں:

☆ خالق مخلوق کا غیر نہیں بلکہ عین ہے یوں انسان کا خدا غیر نہیں بلکہ عین ہے اور یہی توحید خداوندی ہے۔ (تحفظ ایمان، ص ۳۳)

ابو شمع ہلدھری گوٹڈوی لکھتے ہیں:

☆ ہم صوفیوں کے عقیدے کے مطابق وجود وہ ہے جسے دیکھا جاسکے اس وجود کو شے کہا جاتا ہے اور جو وجود کو جوڑے اسے ذات کہا جاتا ہے۔ ہر وجود کا فرداً فرداً نام ختم ہو جاتا ہے صرف ذات کا نام باقی رہ جاتا ہے اسی نام کو وحدت کہا جاتا ہے اور تمام موجودات کے نام کو وحدۃ الوجود کہا جاتا ہے جو ذات پاک کے نام کیساتھ خاص ہے۔ (تارفولادی برائے برق کی بردبادی، ص ۲۲)

مذکورہ اقتباسات کا حاصل یہ ہے کہ دنیا کے تمام ذرات، پیڑ، پودے، دریا، پتھر، لید، گوبر، پیشاب، پاخانہ، کتے، بلی، مور، گدھے سب ان کے عقیدے میں ان کے خدا ہیں۔ (معاذ اللہ)

نیز وہ یہ بھی کہنا چاہتے ہیں کہ عرب کے مشرکین کا جو عقیدہ تھا وہی تمام علمائے اسلام، اولیائے کرام کا ہے۔ (معاذ اللہ)

تعمیر کعبہ کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان فرمایا تھا اے لوگو! حج کعبہ کیلئے آؤ۔ اس واقعہ سے صوفی نور الہدیٰ استدلال کرتے ہیں:

☆ حضرت محمد رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمودات کا کیا مطلب ہے؟ مطلب یہ ہے کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ شریف کی تعمیر کے بعد اعلان کیا کہ مکہ حرم شریف ہے اسی طرح میں بھی اعلان کرتا ہوں کہ مدینہ حرم شریف ہے لہذا سارے مسلمان خانہ کعبہ میں سجدہ اور اس کے گرد طواف کرتے ہیں تو سارے مسلمان خانہ رسول میں سجدہ و طواف کریں۔

(تحفظ ایمان، صفحہ ۱۷۳)

چند صفحات بعد لکھتے ہیں:

☆ حضرت محمد رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار طیبہ اور تمام اولیائے کرام کے مزارات مقدسہ کے سجدہ کرنے اور اس کا طواف کرنا جائز و حلال ہو جاتا ہے۔ (تحفظ ایمان، صفحہ ۱۷۹)

اسلام کی نظر میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کیلئے سجدہ کرنا جائز نہیں اور کعبہ مقدسہ کے سوا کسی مقام کا طواف روا نہیں لیکن اس فرقے نے مزارات کیلئے سجدہ و طواف کرنا جائز قرار دیا۔

شمع نیازی صاحب قرآن مقدس کی ایک آیت کریمہ کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

و اذ قلنا للملائكة اسجدوا لآدم فسجدوا الا ابليس

صوفیائے کرام نے سجدہ کر لیا مگر گروہ علماء نے سجدہ کرنے سے منع کر دیا۔

(ایک اہم فتویٰ کا جواب، صفحہ ۱۱)

یہ فرقہ اپنے گروہ کو جماعت صوفیا سے شمار کرتا ہے اور اس آیت میں ملائکہ کی تفسیر صوفیا سے کر کے یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ہم فرشتوں کی طرح معصوم، پاک صاف ہیں اور ابلیس کا ترجمہ علماء کر کے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ علمائے اسلام شیطان کی طرح دجال، مکار، کافر، زندیق ہیں (معاذ اللہ صد بار معاذ اللہ) یہ تو صرف ستر عقائد کفریہ ہیں جو ان سینکڑوں عقائد باطلہ میں سے منتخب کر کے پیش کئے گئے اگر ان کے تمام خرافات کو یکجا کیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائے ہاں ضرورت محسوس کی گئی تو یہ کام بھی ان شاء اللہ کیا جائے گا۔

آخر میں عرض ہے کہ ان کفریہ عقائد میں سے ایک بھی عقیدہ کسی کے اندر پایا جائے تو وہ اسلام سے خارج ہے۔ پھر جب اس طرح کے سینکڑوں عقائد کا حامل جو شخص یا فرقہ ہوگا اس کا انجام کیا ہوگا۔ بلاشبہ اس طرح کا عقیدہ رکھنے والا آدمی بدعتی، فاسق، زندیق، جہنمی اور کافر و مرتد ہے۔

لہذا مسلمانوں پر ضروری ہے کہ ایسے فرقے ضالہ باطلہ، مرتدہ سے دور رہیں، ان کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، کھانا پینا، نکاح، دعوت، میل ملاپ، دوستی، نماز جنازہ سب سے اجتناب کریں۔ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اهل البدع كلاب اهل النار (کنز العمال، جلد ۱ صفحہ ۲۲۳)

گمراہ لوگ دوزخیوں کے کتے ہیں۔

نیز فرمایا:

اهل البدع شر الخلق والخليقة (کنز العمال، جلد ۱ صفحہ ۲۱۸)

بد مذہب تمام لوگوں اور تمام جانوروں سے بدتر ہیں۔

ایک مقام پر یوں فرمایا گیا، آخر زمانے میں جھوٹے و فریبی لوگ پیدا ہوں گے وہ باتیں تمہارے پاس لائیں گے جو نہ تم نے سنیں نہ تمہارے باپ دادا نے تو ان سے دور بھاگو اور انہیں اپنے سے دور رکھو، کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں، کہیں وہ تمہیں فتنہ میں

نہ ڈال دیں۔ (مسلم شریف مقدمہ جلد اول صفحہ ۱۰)

توحیدی فرقے کے عقائد و نظریات

اللہ تعالیٰ کی توحید کے ماننے کا دعویٰ کرنے والا توحیدی فرقہ جو کئی رنگ میں ہے ان میں سے ایک رنگ اپنے آپ کو 'حزب اللہ' بھی کہتا ہے جو کیمٹری کراچی کی طرف ہے۔ ایک رنگ اپنے آپ کو توحیدی کہتا ہے۔

توحیدیوں کے عقائد و نظریات

عقیدہ..... رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، انبیائے کرام علیہم السلام، خلفائے راشدین اور اولیائے کاملین کی شان میں بکواس کرنے اور ان کو نیچا دکھانے سے توحید مضبوط ہوتی ہے۔ (درس توحید، صفحہ ۱۶)

عقیدہ..... اللہ تعالیٰ کے سوا خواہ وہ نبی ہو یا ولی جن ہو یا فرشتہ کسی اور میں نفع نقصان، بھلائی و برائی پہنچانے کی قدرت از خود یا خدا کی عطا سے جاننا اور ماننا شرک ہے۔ (درس توحید، صفحہ ۷)

عقیدہ..... اگر کوئی یہ سمجھے کہ نبی، ولی، پیر، شہید، غوث، قطب کو بھی عالم میں تصرف کرنے کی قدرت از خود ہے یا اللہ کی طرف سے عطائی ہے وہ شخص از روئے قرآن وحدیث مشرک ہو جاتا ہے۔ (درس توحید، صفحہ ۷)

عقیدہ..... آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گھر سے بے گھر ہونا، وطن سے بے وطن ہونا اور دندان مبارک شہید ہونا، پیشانی مبارک زخمی ہونا، جسم اطہر کا سنگ باری سے لہو لہان ہونا، ساحر، کاہن، کاذب، صابی، مجنون وغیرہ کا لقب پانا، کفار کا سب و شتم، لعن و طعن سے پیش آنا، پیٹ پر پتھر باندھنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کوئی قدرت نہ تھی (یعنی بے بس و عاجز تھے) (معاذ اللہ) (درس توحید)

عقیدہ..... بتوں پر نازل ہونے والی آیتوں کو اولیاء اللہ کی ذات پر چسپاں کرنا۔

عقیدہ..... صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اہل بیت اطہار کی شان میں طعنہ زنی کرنا۔

عقیدہ..... سادہ لوح مسلمانوں پر مشرک و بدعتی کے فتوے لگانا۔

عقیدہ..... مزارات اولیاء کے خلاف کتابچے اور پمفلٹ تقسیم کرنا۔

عقیدہ..... جس نے تعویذ باندھا اس نے شرک کیا۔ (کتاب التوحید، صفحہ ۴۹۔ مطبوعہ مکتبہ دارالسلام لاہور)

عقیدہ..... بخار کی وجہ سے دھاگہ باندھنا شرک ہے۔ (کتاب التوحید، صفحہ ۵۰)

عقیدہ..... جھاڑ پھونک (دم) کرنا شرک ہے۔ (ایضاً)

عقیدہ..... آدم و حوا نے شیطان کا صرف کہا مانا تھا اس کی عبادت نہیں کی تھی یعنی ان کا یہ شرک، شرک فی الطاعت تھا نہ کہ شرک فی العبادۃ۔ (کتاب التوحید، صفحہ ۱۶۸۔ مطبوعہ مکتبہ دار السلام لاہور)

عقیدہ..... رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بے اختیار ہیں آپ کو کچھ بھی اختیار نہیں۔ (ایضاً، صفحہ ۷۱)

توحید یوں کی یہ توحید ابلیسی توحید ہے، ابو جہلی توحید ہے، ابولہی توحید ہے، عبد اللہ بن ابی (رئیس المنافقین) والی توحید ہے صرف اللہ تعالیٰ کو ماننا اور رسالت کا تصور درمیان سے ہٹا دینا کفر ہے اور سراسر گمراہی ہے۔ کفار عرب بھی خدا تعالیٰ اور اس کی صفات کو عملی طور پر مانتے تھے لیکن سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات اور کمالات کو دل سے نہ مانا تو جہنم کے نچلے اور سخت ترین طبقے میں گرے۔

حقیقی توحید یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو معبود اور سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اس کا نائب تسلیم کیا جائے۔

لطیفہ..... توحیدی بد نظر کو مانتے ہیں بلکہ اس موضوع پر ان کی طویل تصانیف ہیں حال ہی میں ایک کتاب ’انظر حق‘ نجدیوں نے شائع کی ہے جس میں دلائل و شواہد سے بد نظر کا اثبات کیا ہے لیکن انہیں کہا جائے کہ انبیاء و اولیاء کی نگاہِ کرم سے ہزاروں بلکہ بے شمار لوگوں کی بگڑی بن گئی تو ان نام نہاد توحیدیوں کو شرک یاد آ جاتا ہے گویا یہ شرک کے قائل ہیں خیر کے قائل نہیں ہیں حالانکہ جہاں نظر شرع ہے تو نظر خیر کا حق ہونا بطریقِ اولیٰ حق ہے۔

جیلانی چاند پوری کے عقائد و نظریات

آج کل حلقہ قادریہ علویہ کے نام سے ایک جماعت کام کر رہی ہے جس کا بانی اور سرپرست جیلانی چاند پوری ہے یہ اتحاد بین المسلمین کے نام پر لوگوں کو اپنے آپ سے متاثر کرواتا ہے حالانکہ اسکے عقائد و نظریات اسلام اور اہلسنت کے منافی ہیں اس کا اخبار جو آجکل 'ایمان' کے نام سے جاری ہے اسکے علاوہ اس کا ہفت روزہ رسالہ 'مخبر العالمین' کراچی سے شائع ہوتا ہے آئے دن یہ سیمینار اور پروگرام منعقد کرتا ہے جس میں شیعہ اور سنی مولویوں کو دعوتِ خطاب دیتا ہے اور شیعوں کو ترجیح دیتا ہے۔ اس کے عقائد و نظریات ہم اس کے اخبار 'ایمان' سے اور اسی کے سالہ ہفت روزہ 'مخبر العالمین' سے بیان کریں گے۔

جیلانی چاند پوری اپنے آپ کو اشرفی کہتا ہے

چنانچہ وہ اپنے ہفت روزہ رسالے 'مخبر العالمین' کے ۷ تا ۱۴ مارچ ۲۰۰۴ء میں جلد نمبر ۴ شمارہ نمبر ۹ اور ۱۰ پر لکھتا ہے کہ میں اشرفی ہوں اور اعلیٰ حضرت سید علی حسین شاہ اشرفی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے بیعت ہوں۔ میں انہی کی نسبت سے ۱۹۳۷ء میں چاند پور سے اخبار اشرف نکالتا تھا۔

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ یہ اپنے آپ کو اشرفی کہتا ہے ہم نے اس دور کے اشرفی صوفیائے کرام سے اس کے متعلق معلوم کیا تو ہمیں انہوں نے بتایا کہ باطل نظریات رکھنے والا آدمی ہم میں سے نہیں ہو سکتا۔

گستاخی..... اس بات پر پوری اُمت کا اجماع ہے کہ حضرت ابوسفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی رسول ہیں مگر پھر بھی چاند پوری نے اپنے ہفت روزہ رسالے 'مخبر العالمین' شمارہ ۴ اپریل ۲۰۰۴ء جلد ۴ شمارہ نمبر ۱۳ کے صفحہ نمبر ۱۶ پر حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں بکواس کی ہے۔

گستاخی..... چاند پوری اپنے ہفت روزہ رسالے 'مخبر العالمین' شمارہ نمبر ۴ اپریل ۲۰۰۴ء جلد ۴ شمارہ نمبر ۱۳ کے صفحہ نمبر ۱۹ پر بکواس کرتا ہے، ہندہ نے اپنے بیٹے معاویہ کو حکومت کرنے اور فساد کرنے پر اُکسایا۔ حضرت ہندہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو عورت اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صرف معاویہ لکھا۔

مزید بکواس کرتا ہے کہ معاویہ نے اسلام کو نہیں بلکہ اپنی ماں کے حکم کو فوقیت دی۔

مزید بکواس کرتا ہے کہ ابوسفیان کا پورا خاندان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض و عداوت رکھتا تھا۔

گستاخی..... ۴ اپریل کے شمارہ کے صفحہ نمبر ۱۹ پر لکھتا ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہو گئے تو معاویہ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بدنام کرنے اور ان پر الزامات لگانے کا موقع میسر آ گیا۔

گستاخی..... چاند پوری اپنے شمارے ۱۱ اپریل تا ۱۸ اپریل ۲۰۰۴ء جلد نمبر ۴ صفحہ نمبر ۱۴ پر بکواس لکھتا ہے، سب سے پہلے اس نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بہتان باندھا اور مزید بکواس لکھی کہ معاویہ بزور شمشیر بادشاہ بن گیا۔

اس شمارے کے صفحہ نمبر ۱۵ پر بکواس لکھتا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور یزید نے امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کرنے کی سازش تیار کی۔ معاویہ منافق تھا۔ (معاذ اللہ)

گستاخی..... چاند پوری نے اپنے رسالے مخبر العالمین کے شمارے ۷ مارچ ۲۰۰۴ء جلد نمبر ۴ کے صفحہ نمبر ۲۸ پر بکواس لکھتا ہے کہ غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ماتم کی حمایت میں تھے۔

یہ پورا مضمون جس کا عنوان 'عزاداری حسین پر مبالغہ آسان پر' کے نام سے اس وقت شائع کیا جب جیو ٹی وی کے پروگرام 'عالم آن لائن' کے میزبان ڈاکٹر عامر لیاقت نے ماتم کے خلاف بات کی۔

جیلانی چاند پوری سے رہا نہ گیا کیونکہ وہ ماتم کا قائل اور شیعوں کا حمایتی ہے اس نے فوراً مضمون شائع کیا۔ ہم پوچھنا یہ چاہتے ہیں کہ اگر جیلانی چاند پوری اپنے آپ کو اہلسنت کہتا ہے تو اس وقت کہاں تھا؟ جب میڈیا پر عقائد اہلسنت کے خلاف بات ہوئی۔

یہ اسی شمارے کے صفحہ نمبر ۲۸ پر مزید بکواس کرتا ہے کہ عزاداری (معاذ اللہ) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت ہے اور عزاداری کی مخالفت کرنے والے قرآن و حدیث کے مخالف ہیں دلیل چاند پوری نے یہ دی کہ جب حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ملی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گریہ کیا۔

یہ بات ہم سب جانتے ہیں کہ رونے کو کون منع کرتا ہے شیعہ تو چھریوں سے کاٹنے پٹنے کو عزاداری کہتے ہیں اور کتنی شرم کی بات ہے کہ چاند پوری اس کو سنت کہتا ہے۔

گستاخی..... ہفت روزہ مخبر العالمین کے ۱۴ مئی ۲۰۰۴ء کے شمارے کے صفحہ نمبر ۴ پر اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے گستاخ صحابہ کے خلاف فتوے کو غلط کہا۔

گستاخی..... ہفت روزہ مخبر العالمین کے ۱۴ مئی ۲۰۰۴ء کے شمارے کے صفحہ نمبر ۴ پر گستاخ صحابہ کی حمایت میں لکھتا ہے کہ شیعہ سنی اختلاف مولویوں کے پیدا کردہ ہیں۔

جیلانی چاند پوری بتائے کہ اگر شیعہ سنی اختلاف مولویوں کے پیدا کردہ ہیں تو پھر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو اپنی کتابوں میں گالیاں آج تک کیوں لکھی جا رہی ہیں؟

گستاخی..... روزنامہ ایمان ۳ مئی بروز پیر ۲۰۰۲ء کے اخبار کے صفحہ نمبر ۲ پر چاند پوری نے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو منافقین سے بدتر لکھا اور سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر بہتان باندھا۔ (معاذ اللہ)

اسی اخبار کے صفحہ نمبر ۲ پر ہی چاند پوری نے خاندانِ رسول پر بہتان باندھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پورا خاندان حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو باغی کہتا تھا۔ مزید بکواس کرتا ہے امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مولویوں کا بنایا ہوا کاتبِ وحی اور 'رضی اللہ تعالیٰ عنہ' بھی مولویوں کا لکھا ہوا ہے۔ (معاذ اللہ)

اب آپ حضرات کے سامنے جیلانی چاند پوری کی مشہور کتاب داستانِ حرم سے کچھ گستاخیاں پیش کی جائیں گی جسے پڑھ کر قارئین کرام خود فیصلہ کریں۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر الزامات

جیلانی چاند پوری اپنی کتاب داستانِ حرم، حصہ اول صفحہ نمبر ۳۱۸ پر لکھتا ہے، حضرت عثمان نے بارہ سال خلافت کی، شروع کے چھ سال تک کسی شخص یا قریش کو آپ سے شکایت نہ ہوئی بلکہ حضرت عمر سے بھی زیادہ آپ کے ثناء خواں رہے۔ حضرت عمر سخت مزاج تھے اور حضرت عثمان تختِ خلافت پر متمکن ہوتے ہی قریش پر مہربانیاں کرنے لگے، ان کیساتھ نرمی کا برتاؤ کیا اور سزا دینے میں تاخیر سے کام لیا، لیکن چھ سال بعد اپنے رشتہ داروں کو گورنر بنایا اور اپنے عزیزوں کے ساتھ سلوک کئے۔ پھر عوام کیلئے پہلے کی طرح نرم نہ رہے۔ آخری چھ سال کی حالت یہ رہی کہ افریقہ کے گورنر مروان کی مملکت کا خمس معاف کر دیا۔ اپنے رشتہ داروں کو بیت المال کی دولت دے دے کر نہال کر دیا اور بیت المال کی دولت اپنے رشتہ داروں کو تقسیم کرنے کا آپ نے جو جواز ثابت کرتے ہوئے یہ تاویل نکالی کہ اللہ تعالیٰ نے رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیا ہے۔ (معاذ اللہ)

اصحابِ اُحد کی شان میں گستاخی

جیلانی چاند پوری اپنی کتاب داستانِ حرم حصہ اول صفحہ نمبر ۳۶۷ پر لکھتا ہے کہ جب غزوہ اُحد میں مسلمانوں کی ایک کثیر جماعت کے دلوں میں شیطان ابلیس نے خناس سے کام لے کر لالچ میں ڈال دیا تو انہوں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہدایت کو پس پشت ڈال کر مالِ غنیمت کی طرف متوجہ ہو گئے اور جس مقام پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں تعینات کیا تھا، اسے انہوں نے چھوڑ دیا اور وہاں سے ہٹ کر مالِ غنیمت پر قبضہ کرنے کی دھن میں لگ گئے۔

اللہ يستهزی (پا۔ سورہ بقرہ: ۱۵)

(ترجمہ) اللہ ہنستی کرتا ہے ان سے۔ (شاہ عبدالقادر)

(ترجمہ) اللہ ٹھٹھا کرتا ہے ان سے۔ (شاہ رفیع الدین)

(ترجمہ) ان منافقوں سے اللہ ہنسی کرتا ہے۔ (فتح محمد جالندھری دیوبندی)

(ترجمہ) اللہ ہنسی کرتا ہے ان سے۔ (محمود الحسن دیوبندی)

امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

(ترجمہ) اللہ ان سے استہزاء فرماتا ہے۔ (امام اہلسنت)

آپ حضرات نے دیوبندیوں کے تراجم کی جھلک ملاحظہ فرمائی آپ حضرات فیصلہ کریں کیا ان لوگوں نے قرآن مجید کے تراجم میں خیانت نہیں کی؟ کیا ایسے لوگ اسلام کے چہرے کو مسخ نہیں کر رہے؟ کیا ان لوگوں کے پیچھے نماز جائز ہو سکتی ہے؟ کیا ان لوگوں کے تراجم ہمیں پڑھنے چاہئیں؟ کیا ہم ان لوگوں سے اصلاحی کوششوں کی اُمید رکھیں؟

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا فرض بھلا دیا

جیلانی چاند پوری اپنی کتاب داستانِ حرم حصہ اول صفحہ نمبر ۲۳۲ پر لکھتا ہے کہ جناب سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو پہلی بہت ضروری اور دل دکھانے والی شکایت یہ ہے کہ ان کے بابا جان یعنی باعثِ تخلیق کائنات کا جسم اطہر گوروکفن کا منتظر ہے۔ مخصوص احباب کا انتظار ہے جن میں حضرت ابو بکر سرفہرست ہیں لیکن جناب سیدہ کو اطلاع ملی کہ خلافتِ نبوی نے احباب خاص کو وہ فرض بھلا دیا ہے جس کیلئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا حکم ہے کہ اس فرض کو جس قدر جلد سے جلد ممکن ہو پورا کر دیا جائے۔ (معاذ اللہ)

حضرت ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر الزام

جیلانی چاند پوری لکھتا ہے کہ ابو سفیان نے امیر المؤمنین کو اُکسایا تھا کہ وہ خلافت کا اعلان کریں یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اُکسایا تھا کہ وہ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت نہ کریں۔ (داستانِ حرم، جلد اول صفحہ نمبر ۲۰۴)

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی

جیلانی چاند پوری اپنی کتاب داستانِ حرم حصہ اول صفحہ نمبر ۲۷۳ پر لکھتا ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام ابولولو فیروز کے خنجر سے لگائے ہوئے زخموں سے ہوئی اور بعض کے نزدیک حضرت مغیرہ ابن شعبہ کی شہ پر ان کے غلام ابولولو فیروز نے یہ بدبختی اختیار کی۔ (معاذ اللہ)

اگرچہ کہ یہ غلام ابولولو فیروز خود بھی حضرت عمر سے بغض و عناد رکھتا تھا بہر حال اس میں شک نہیں کہ حضرت مغیرہ ابن شعبہ سازشی مزاج کے حامل ضرور تھے۔ (معاذ اللہ)

دوسری جگہ اسی کتاب داستانِ حرم جلد اول کے صفحہ نمبر ۳۱۳ پر جیلانی چاند پوری لکھتا ہے کہ مغیرہ ابن شعبہ فریب کار آدمی تھا۔ (معاذ اللہ)

تیسری جگہ داستانِ حرم، جلد اول کے صفحہ نمبر ۲۷۳ پر جیلانی چاند پوری حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف یہ بات منسوب کر کے لکھتا ہے کہ آپ نے فرمایا، دو اشخاص نے فسادِ ریزی کی ہے ان میں سے عمرو بن العاص نے جنگِ صفین کے موقع پر اور دوسرے مغیرہ بن شعبہ ہیں۔ (معاذ اللہ)

صحابی رسول حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں گستاخی

جنگِ صفین عمرو بن العاص کو ایک مکر سوجھا اور انہوں نے مکر سے کام لیتے ہوئے لشکر کو قرآن اُٹھا کر اس کی دعوت دی کہ اللہ کے کلام کے مطابق فیصلہ کرو اور قتل و غارت گری بند ہو جانی چاہئے۔ (معاذ اللہ) (داستانِ حرم، جلد اول صفحہ نمبر ۳۹۹)

صحابی رسول حضرت عبد اللہ بن زبیر بن العوام کی شان میں گستاخی

جیلانی چاند پوری اپنی کتاب داستانِ حرم، جلد اول صفحہ نمبر ۳۹۲ پر لکھتا ہے کہ سبائیوں اور منافقین کا چرب زبان عبد اللہ بن زبیر بن العوام تھے۔ (معاذ اللہ)

متعدد صحابہ کرام علیہم الرضوان کی شان میں بکواس

جیلانی چاند پوری نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جھوٹ باندھا اور کہا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے بندگانِ خدا! اپنے حق اور صدق کی طرف چلو اور اپنے دشمن سے جنگ جاری رکھو، بلاشبہ حضرت معاویہ، حضرت عمرو بن العاص، حضرت ابن ابی معیط، حضرت حبیب بن مسلمہ، حضرت ابن ابی سرح اور حضرت ضحاک بن قیس، دین اور قرآن سے تعلق رکھنے والے نہیں۔

جیلانی چاند پوری ظالم اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کا سخت دشمن ہے اسے کیا معلوم کہ جن صحابہ کرام علیہم الرضوان سے ہمیں صحیح سلامت دین ملا ہے ان کی ذات پر طعنہ زنی کر کے وہ خود اپنے آپ کو بے ایمان اور بے دین ثابت کر رہا ہے۔ اگر اس سرزمین پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا دین اور قرآن مجید سے تعلق نہیں تو پھر قرآن مجید سے کس کا تعلق ہے؟

حضرت ابوسفیان، حضرت ہندہ اور ان کے صاحبزادوں کو گالی دی

☆ جیلانی چاند پوری اپنے روزنامہ اخبار ایمان بدھ ۴ مارچ ۲۰۰۴ء میں لکھتا ہے کہ ابوسفیان کی بیوی ہندہ جو کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے محبوب چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلیجہ نکال کر چبا گئی تھی، اگرچہ مسلمان ہو گئی تھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے قصاص نہ لیا لیکن حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے یہ عورت میرے سامنے نہ آئے کہ اسکو دیکھ کر میرا غم تازہ ہو جاتا ہے اور اس نے جو حمزہ کا کلیجہ چبایا تھا وہ بھلا میں کیسے فراموش کر سکتا ہوں اور اس واقعہ کو یاد کر کے اکثر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھیں فرطِ غم سے بھیگ جایا کرتی تھیں۔ ابوسفیان کے دو بیٹے معاویہ اور زیاد (جو کہ ولد الزنا) تھا ان کو ظلم اور سفاکی ورشہ میں ملی تھی۔ زیاد کی بات تو بعد میں آئے گی۔ معاویہ نے کیا نہیں کیا؟ حضرت عمر نے معاویہ کو شام کا گورنر مقرر کر دیا تھا۔ معاویہ نہایت سفاک اور چالاک آدمی تھا۔ حضرت عمر کے دبدبے اور جلال کی وجہ سے ریشہ دوانیوں کا اسے موقع نہ مل سکا۔ حضرت عثمان کی سادگی اور شیریں صفت کی وجہ سے خوب خوب دنیاوی فائدے حاصل کئے۔ امیر المؤمنین حضرت علی کے ہاتھ پر بیعت نہ کی اور حضرت علی کے خلاف طویل جنگوں کا ایک سلسلہ جاری کر دیا۔ امیر المؤمنین پر تلوار اٹھانے والا شخص شریعت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور دین میں باغی ہیں، ہم اس شخص کو سوائے باغی کے اور کوئی نام نہیں دے سکتے۔ (معاذ اللہ)

☆ چاند پوری اپنے ہفت روزہ رسالے منبر العالمین شمارہ نمبر ۴ اپریل ۲۰۰۴ء صفحہ نمبر ۱۹ پر لکھتا ہے کہ ہندہ نے اپنے بیٹے کو حکومت کرنے اور فساد کرنے پر اکسایا۔ ابوسفیان کا پورا خاندان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض و عداوت رکھتا تھا۔ (معاذ اللہ)

امیر معاویہ نے ریاستی طاقت کا استعمال کیا

امیر معاویہ ریاستی طاقت کے مالک تھے۔ اس لئے بزور بازو (موجودہ دور کی آہنی ہاتھوں کی اصطلاح) ہتھیاروں کی مدد اور سیاسی چالاکیوں کے ذریعہ ان سے نبرد آزمائی کرتے رہے۔ کسی کو لالچ دیکر مطیع بنا لیتے یا شہر بدری سے پیش آتے اگر کسی سرغنہ پر قابو پا لیتے تو اس گروہ ہی کا قلع قمع کر ڈالتے۔ (داستانِ حرم، جلد دوم صفحہ نمبر ۳۹۵)

امیر معاویہ پر ملک شام پر قبضہ کا الزام

جیلانی چاند پوری اپنی کتاب داستانِ حرم، جلد دوم صفحہ نمبر ۴۴۹ پر لکھتا ہے کہ جب امیر معاویہ شام کی امارات پر قابض ہو گئے تو ان کی والدہ ہندہ نے انہیں ایک خط تحریر کیا جس میں کہا تھا کہ اے میرے بیٹے! خدا کی قسم کوئی شریف زادی کم ہی ایسی ہوگی جس نے تیرے جیسا بچہ جنا ہوگا اور بلاشبہ اس شخص نے تجھے اس کام کیلئے کھڑا کیا ہے جو معاملات میں سخت گیر ہے۔ پس تو پسندنا پسند میں اس کی پوری پوری اطاعت کرنا۔

امیر معاویہ پر جھوٹی تہمت

جیلانی چاند پوری اپنی کتاب داستانِ حرم، جلد اول صفحہ نمبر ۳۹۴ پر لکھتا ہے کہ امیر معاویہ نے حضرت عثمان کے خون کے قصاص کو بہانہ بنا کر مولائے کائنات کی خلافت کے خلاف علم بغاوت بلند کر دیا۔ (معاذ اللہ)

حضرت امیر معاویہ پر دوسری جھوٹی تہمت

حضرت امیر معاویہ بن ابوسفیان نے اپنے بدکردار اور فاسق و فاجر بیٹے یزید بن معاویہ کے حق میں لوگوں سے جبری بیعت لی اور لالچ و رشوت کے ذریعے یزید کیلئے (رائے) ووٹ خرید کر تمام ہی احکاماتِ خداوندی اور اسلام و اخلاقی اقدار کو پامال کر کے رکھ دیا یہ حقائق پر مبنی تاریخ کا نہایت شرمناک اور تلخ رخ ہے جو بنی امیہ کے کردار کا آئینہ دار ہے۔ (کتاب داستانِ حرم، جلد اول صفحہ ۶۹۱)

عزیزانِ گرامی! اب فیصلہ آپ کریں اس قدر گستاخیاں بکنے والا شخص کیا مسلمان کہلانے کا حقدار ہے؟ چاند پوری کے ان باطل عقائد و نظریات سے تحریری اور زبانی توبہ کہیں سے بھی ثابت نہیں ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ باطل نظریات لیکر مر گیا۔ کیا ایسے شخص کو صوفی کہا جاسکتا ہے؟ کیا ایسے گستاخ شخص سے یا اس کی جماعت سے تعلق رکھا جاسکتا ہے؟ کیا چاند پوری کی برسی میں شرکت کی جاسکتی ہے؟ کیا ایسے شخص کیلئے ہم مغفرت کی دعا کر سکتے ہیں؟ نہیں ہر گز نہیں! گستاخ صحابہ پر لعنت کرنے کا حکم ہے وہ ہمیشہ لعنتی رہے گا اور قیامت کے دن بھی لعنتی اٹھے گا۔ ہاں اگر حلقہ علویہ قادریہ کے لوگ جیلانی چاند پوری کے عقائد و نظریات سے برأت کا اعلان کریں اور رجوع کر لیں تو وہ ہمارے بھائی ہیں اور ہم ان سے یہی اُمید رکھتے ہیں۔ مگر جیلانی چاند پوری گستاخانہ عقائد و نظریات پر مرا ہے لہذا ایسے شخص کا مسلک حق اہلسنت و جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔

فتنہ طاہریہ (طاہر القادری) کے عقائد و نظریات

موجودہ دور میں جہاں ہزاروں فتنے برپا ہوئے وہاں اہلسنت و جماعت سنی حنفی بریلوی مسلک کا لبادہ اوڑھ کر ایک نیا فتنہ طاہر القادری کی شکل میں نمودار ہوا۔ اپنے آپ کو سنی قادری اور حنفی کہلانے والا طاہر القادری پس پردہ کیا عقائد رکھتا ہے طاہر القادری نہ قادری ہے نہ حنفی ہے نہ سنی ہے بلکہ ایک نیا فتنہ ہے جسے فتنہ طاہریہ کہنا غلط نہ ہوگا۔

اپنے آپ کو امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کا مقلد کہتا ہے مگر امام اعظم کی بات کو نہیں مانتا اور امام اعظم ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ کے خلاف بات کرتا ہے۔

- ☆ طاہر القادری کہتا ہے کہ عورت کی دیت (گواہی) مرد کے برابر ہے۔ (نوائے وقت، اتوار ۱۵ اگست ۱۹۸۴ء۔ ذیقعدہ ۱۴۰۴ھ)
- ☆ میں حقیقت یا مسلک اہلسنت و جماعت کی بالاتری کیلئے کام نہیں کر رہا ہوں۔ (نوائے وقت میگزین ص ۱۹ تا ۱۹ ستمبر ۱۹۸۶ء بحوالہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)

- ☆ نماز میں ہاتھ چھوڑنا یا باندھنا اسلام کے واجبات میں سے نہیں اہم چیز قیام ہے قیام میں اقتداء کر رہا ہوں (امام چاہے کوئی بھی ہو) امام جب قیام کرے سجد کرے سلام پھیرے تو مقتدی بھی وہی کچھ کرے یہاں یہ ضروری نہیں ہے کہ امام نے ہاتھ چھوڑ رکھے ہیں اور مقتدی ہاتھ باندھ کر نماز پڑھتا ہے یا ہاتھ چھوڑ کر۔ (نوائے وقت میگزین ۱۹ ستمبر ۱۹۸۶ء۔ ماہ ذیقعدہ ۱۴۰۷ھ بحوالہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)

اپنے آپ کو اہلسنت و جماعت کہتا ہے مگر پس پردہ

- ☆ میں فرقہ واریت پر لعنت بھیجتا ہوں میں کسی فرقہ کا نہیں بلکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نمائندہ ہوں۔ (رسالہ دید شنید لاہور ۱۹۸۳ء اپریل ۱۹۸۶ء۔ بحوالہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ)
- ☆ میں شیعہ اور وہابی علماء کے پیچھے نماز پڑھنا صرف پسند ہی نہیں کرتا بلکہ جب بھی موقع ملے انکے پیچھے نماز پڑھتا ہوں۔ (ایضاً)
- ☆ بحمد اللہ مسلمانوں کے تمام مسالک اور مکاتب فکر میں عقائد کے بارے میں کوئی بنیادی اختلاف موجود نہیں ہے البتہ فروعی اختلافات صرف جزئیات اور تفصیلات کی حد تک ہیں جن کی نوعیت تعبیری اور تشریحی ہے اس لئے تبلیغی امور میں بنیادی عقائد کے دائرہ کو چھوڑ کر محض فروعیات جزئیات میں الجھنا اور ان کی بنیاد پر دوسرے مسالک کو تنقید کا نشانہ بنانا کسی طرح دانشمندی اور قرین انصاف نہیں۔ (بحوالہ کتاب فرقہ پرستی کا خاتمہ کیونکر ممکن ہے، صفحہ ۶۵)

- ☆ پروفیسر طاہر القادری نے اپنی تحریک کے بارے میں کہا کہ ہمارے ممبران میں دیوبندی، اہلحدیث اور شیعہ کی تعداد بیسیوں تک پہنچی ہے۔ میں حقیت یا اہلسنت کی بالائری کیلئے کام نہیں کر رہا۔ (نوائے وقت میگزین لاہور ۱۹ ستمبر ۱۹۸۶ء صفحہ نمبر ۴)
- ☆ میرے نزدیک شیعہ سنی میں کوئی امتیاز نہیں۔ (رسالہ چٹان لاہور ۲۵ مئی ۱۹۸۹ء)
- ☆ ادارہ منہاج القرآن مسلکی وگروہی اور فرقہ وارانہ تعقیبات سے بالاتر محبت و اخوت کا پلیٹ فارم ہے۔ (رسالہ دید شنید لاہور ۱۹۷۶ء اپریل ۱۹۸۶ء)
- ☆ بریلویت، دیوبندیت، اہلحدیث اور شیعہ ایسے تمام عنوانات سے مجھے وحشت ہونے لگتی ہے۔ (بحوالہ کتاب فرقہ پرستی کا خاتمہ، صفحہ ۱۱۱)
- ☆ ادارہ منہاج القرآن نے اتحاد کا فارمولا تیار کر لیا ہے۔ اہلحدیث، شیعہ، دیوبندی اور بریلوی تمام مکاتب فکر کے اکابر علماء کو دعوت دے دی گئی ہے۔ (روزنامہ جنگ لاہور ۱۱ ستمبر ۱۹۸۸ء)
- ☆ خمینی کی یاد میں منعقدہ تعزیتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ خمینی تاریخ اسلام کے شام اور جزدان مردان حق میں سے ہیں جن کا جینا مولیٰ علی اور مرنا حسین کی طرح ہے۔ (نوائے وقت لاہور ۸ جون ۱۹۸۹ء)
- ☆ پروفیسر طاہر القادری نے اخبارات سے درخواست کی ہے کہ ان کے نام کے ساتھ لفظ مولانا لکھنے سے گریز کیا جائے۔
- ☆ مشہور وہابی پیشوا اور گستاخ رسول مولوی احسان الہی ظہیر کے بم دھماکے میں زخمی و مرنے پر پروفیسر نے دعائے صحت و مغفرت کی۔ (نوائے وقت لاہور ۲۶ مارچ ۱۹۹۰ء)
- ☆ ہم اپنی تحریک میں قادیانیوں کو بھی بطور اقلیت تحفظ اور نمائندگی دیں گے ہم غیر مسلموں کا دوسرے شہریوں کی طرح احترام کریں گے اور ان سے کسی قسم کا کوئی امتیاز روا نہیں رکھا جائے گا۔ قادیانی خود کو اقلیت تسلیم کریں یا نہ کریں بہر حال وہ آئین کی رو سے اقلیت ہیں اور ہم ان سے شہریوں کی طرح ہی سلوک کریں گے۔ (انٹرویو ہفت روزہ چٹان لاہور ۲۵ مئی ۱۹۸۹ء)

اپنے آپ کو اسلام کا خیر خواہ کہتا ہے مگر نظریہ ---

☆ روزنامہ جنگ جمعہ میگزین ۲۷ فروری تا ۵ مارچ ۱۹۸۷ء ایک انٹرویو میں کہتا ہے کہ لڑکے اور لڑکیاں اگر تعلیمی اور دینی مقصد کیلئے آپس میں ملیں تو ٹھیک ہے۔

☆ واڑھی رکھنا میرے نزدیک کوئی ضروری نہیں ہے۔

☆ روزنامہ جنگ ۱۹ مئی ۱۹۸۷ء کے شائع کردہ ایک مضمون میں طاہر القادری کہتا ہے کہ تمام صحابہ کرام بھی اکٹھے ہو جائیں تو علم میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کوئی ثانی نہیں۔

☆ حسام الحرمین جو امام اہلسنت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی کتاب ہے اس کے متعلق کہتا ہے کہ وہ اس زمانے میں قابل قبول نہیں بلکہ اس وقت تھی۔

اپنے منہ میاں مٹھو بننا

☆ طاہر القادری لکھتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے (والد صاحب) کو طاہر کے تولد ہونے کی بشارت دی اور نام خود تجویز فرمایا۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود میرے والد کو خواب میں حکم دیا کہ طاہر کو ہمارے پاس لاؤ۔ پھر محمد طاہر کو دودھ کا بھرا ہوا مٹکا عطا کیا اور اسے ہر ایک میں تقسیم کرنے کا حکم فرمایا میں وہ دودھ لیکر تقسیم کرنے لگا۔ اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میری پیشانی پر بوسہ دے کر مجھ پر اپنا کرم فرمایا۔ (کتاب نابغہ عصر قومی ڈائجسٹ لاہور ۱۹۸۶ء)

☆ منہاج القرآن کے حوالے سے احیاء اعلام کیلئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا فرمایا میں یہ کام تمہارے سپرد کرتا ہوں تم شروع کرو۔ منہاج القرآن کا ادارہ بناؤ میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ لاہور میں تمہارے ادارہ منہاج القرآن میں خود آؤں گا۔ (ماہنامہ قومی ڈائجسٹ نومبر ۱۹۸۶ء۔ ص ۲۲، ۲۳)

☆ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جواب میں مجھ سے پی آئی اے کا ٹکٹ مانگا اور مجھ سے کہا کہ میں سب علماء سے ناراض ہوں صرف تم سے راضی ہوں۔

محترم حضرات! اس کے علاوہ بھی پروفیسر کی باتیں موجود ہیں انہی عقائد کی بناء پر پروفیسر کو اہلسنت و جماعت سنی حنفی بریلوی سے خارج کر دیا گیا۔ اس کا اہلسنت سے کوئی تعلق نہیں ہے جو آدمی امام اعظم ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کے فقہ پر اعتراض کرے۔ امام اہلسنت امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمۃ کی کتاب حسام الحرمین کو تسلیم نہ کرے اور گمراہ کن عقائد رکھتا ہو ایسا شخص گمراہ ہے اور ایسے شخص کی جماعت منہاج القرآن نہیں، منہاج الشیطان ہے۔

طاہر القادری کے متعلق علمائے اہلسنت کے تاثرات

- ☆ طاہر القادری عورت کی نصف دیت کا انکاری ہے جبکہ عورت کی نصف دیت پر صحابہ کرام تابعین عظام کا اجماع سکوتی ہے صحابہ کے اجماعی سکوتی کے انکار کرنے والے کو علماء نے فعال (یعنی گمراہ) قرار دیا ہے۔ (امیر اہلسنت علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ)
- ☆ طاہر القادری گمراہ ہے لہذا عوام اہلسنت اس کی تقریر سننے سے اجتناب کریں۔ (مفتی محمد اعظم، بریلی شریف)
- ☆ طاہر القادری حسام الحرمین کو موجودہ دور میں قابل قبول نہیں مانتا لہذا ایسا شخص کبھی سنی صحیح العقیدہ نہیں ہو سکتا۔ (مفتی اختر رضا خان، بریلی شریف)
- ☆ طاہر القادری اجماع اُمت کا انکاری ہے لہذا وہ گمراہ ہے۔ (مفتی تقدس علی خان)
- ☆ بد مذہبوں کی حمایت کرنے والا کبھی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ سے محبت رکھنے والا نہیں ہو سکتا جبکہ طاہر القادری صلح کلیت کا قائل ہے۔ (علامہ ضیاء اللہ قادری علیہ الرحمۃ)
- ☆ پروفیسر طاہر القادری کا مسلک، مسلک اہلسنت سے مختلف ہے۔ (کوکب نورانی اوکاڑوی)
- ☆ طاہر القادری کی تقاریر و تحریر میں مسلک اہلسنت کے فیصلوں سے انحراف کی بو آتی ہے اور ان کی گفتگو سے تکبر ٹپکتا ہے۔ (علامہ محمد شریف ملتانی)
- ☆ طاہر القادری نے ایک فتنے کو جنم دیا ہے۔ (علامہ ڈاکٹر پروفیسر مسعود احمد صاحب)
- ☆ طاہر القادری توبہ کرے، وہ صحیح العقیدہ اہلسنت نہیں۔ (علامہ عبدالرشید مدرسہ غوثیہ)
- ☆ اکابرین طاہر القادری کو گمراہ قرار دے چکے ہیں۔ اس لئے ہم پر ان کی کسی سیاسی و غیر سیاسی قلابازی کا کچھ اثر نہیں۔ (علامہ حامد سعید کاظمی، ملتان)
- ☆ طاہر القادری کی باتوں سے یہ اندازہ لگانا مشکل ہے کہ وہ آئندہ کیا گل کھلائیں گے۔ (علامہ محمود احمد رضوی علیہ الرحمۃ، لاہور)
- ☆ طاہر القادری گونا گوں صفات کے حامل ہیں۔ پچھلے چند سالوں سے انہوں نے زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے ہیں۔ (علامہ مولانا غلام رسول صاحب، فیصل آباد)
- ☆ طاہر القادری کے کئی کام شریعت کے خلاف ہیں لہذا وہ توبہ کرے۔ (مفتی محبوب رضا خان علیہ الرحمۃ)
- ☆ طاہر القادری نے خمینی کی زندگی کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی اور اس کی موت کو امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح قرار دیا ہے جو کہ شیعیت کو فائدہ پہنچانے کے مترادف ہے۔ (علامہ عبدالرشید جھنگوی علیہ الرحمۃ، استاد طاہر القادری)
- ☆ طاہر القادری فرقہ پرستی کا خاتمہ کرتے کرتے ایک اور فرقہ صلح کلیت کو جنم دے کر اس کی سرپرستی کر رہے ہیں۔ (علامہ محمد الیاس قادری صاحب، امیر دعوت اسلامی)
- ان تاثرات کو پڑھ کر عوام اہلسنت خود فیصلہ کرے کہ کیا طاہر القادری جیسے گمراہ آدمی کی تقاریر کو سننا اور اس کی کتابوں کا مطالعہ کرنا درست ہے؟ کیا اجماع اُمت کا انکار کرنے والا سنی ہو سکتا ہے؟

ایک فرقہ جو کسی فرقے میں نہیں

آج کل کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہم کسی فرقے میں نہیں ہیں صرف اپنے کام سے کام رکھتے ہیں ایسے لوگ نہ تین میں ہیں نہ تیرہ میں ہیں۔ ایسے لوگ سب کے مزے لیتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم کسی فرقے میں نہیں اُن لوگوں کا بھی ایک فرقہ ہے وہ تمام افراد جو یہ کہتے ہیں کہ ہم کسی فرقے میں نہیں ہیں وہ مل کر ایک فرقہ معرض وجود میں لاتے ہیں۔ لہذا مسلک حق اہلسنت وجماعت سنی حنفی بریلوی میں شامل ہو جائیں جو صحیح العقیدہ ہیں۔

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، **اتبعوا السواد الاعظم** سوادِ اعظم کی پیروی کرو۔ سوادِ اعظم سے مراد مسلک حق اہلسنت وجماعت ہیں۔

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **لا تجمع امتی علی الضلالة** میری امت گمراہی پر مجتمع نہیں ہوگی۔

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **علیکم بالجماعة** جماعت لازم پکڑو۔

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو جماعت سے الگ ہوا جہنم میں گیا۔

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **ایاکم وایاہم** بد مذہبوں سے بچو۔

☆ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: **ید اللہ علی الجماعة** جماعت پر اللہ تعالیٰ کا دستِ قدرت ہے۔

معلوم ہوا کہ مسلک حق کو لازم پکڑا جائے اور بد مذہبوں اور برے لوگوں کی صحبت سے بچا جائے۔

عقائد متعلہ ذات و صفات الہی

ارشاد باری تعالیٰ ہوا، تم فرماؤ وہ اللہ ہے، وہ ایک ہے، وہ بے نیاز ہے، نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔ (سورۃ الاخلاص۔ کنز الایمان از امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ)

عقیدہ..... دوسری جگہ ارشاد ہوا، اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ آپ زندہ اور اوروں کا قائم رکھنے والا (ہے)، اسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں، وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے، جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے، اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی میں سمائے ہوئے ہیں آسمان اور زمین، اور اسے بھاری نہیں ان کی نگہبانی، اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔ (البقرہ: ۲۵۵۔ کنز الایمان)

عقیدہ..... اللہ تعالیٰ واجب الوجود یعنی اس کا وجود ضروری اور عدم محال ہے اس کو یوں سمجھئے کہ اللہ تعالیٰ کو کسی نے پیدا نہیں کیا بلکہ اس نے سب کو پیدا کیا ہے وہ اپنے آپ سے موجود ہے اور ازلی وابدی ہے یعنی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا اس کی تمام صفات اس کی ذات کی طرح ازلی وابدی ہیں۔ (کنز اسلام)

عقیدہ..... اللہ تعالیٰ سب کا خالق و مالک ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ وہ جسے چاہے زندگی دے، جسے چاہے موت دے، جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کرے، وہ کسی کا محتاج نہیں سب اس کے محتاج ہیں، وہ جو چاہے اور جیسا چاہے کرے اسے کوئی روک نہیں سکتا، سب اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔

عقیدہ..... اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے مگر کوئی محال اس کی قدرت میں داخل نہیں، محال اسے کہتے ہیں جو موجود نہ ہو سکے، مثال کے طور پر دوسرا خدا ہونا محال یعنی ناممکن ہے تو اگر یہ زیر قدرت ہو تو موجود ہو سکے گا اور محال نہ رہے گا جبکہ اس کو محال نہ ماننا وحدانیت الہی کا انکار ہے۔ اسی طرح اللہ عز وجل کا فنا ہونا محال ہے اگر فنا ہونے پر قدرت مان لی جائے تو یہ ممکن ہوگا اور جس کا فنا ہونا ممکن ہو وہ خدا نہیں ہو سکتا۔ پس ثابت ہوا کہ محال و ناممکن پر اللہ تعالیٰ کی قدرت ماننا اللہ عز وجل ہی کا انکار کرنا ہے۔

عقیدہ..... تمام خوبیاں اور کمالات اللہ تعالیٰ کی ذات میں موجود ہیں اور ہر وہ بات جس میں عیب یا نقص یا کسی دوسرے کا حاجتمند ہونا لازم آئے اللہ عز وجل کیلئے محال و ناممکن ہے جیسے یہ کہنا کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے اس مقدس پاک بے عیب ذات کو عیب والا بتانا درحقیقت اللہ تعالیٰ کا انکار کرنا ہے۔ خوب یاد رکھئے کہ ہر عیب اللہ تعالیٰ کیلئے محال ہے اور اللہ تعالیٰ ہر محال سے پاک ہے۔

‘مودودی’ جماعت اسلامی گروپ کے عقائد و نظریات

مودودی اور ان کی جماعت اسلامی کا شمار دیوبندی فرقے میں ہوتا ہے یہ لوگ دیوبندیوں سے بھی دو ہاتھ بدعقیدگی میں آگے ہیں یہ بھی دیوبندی ہی کہلاتے ہیں مگر دیوبندی بھی اندرونی طور پر ان سے بیزار ہیں لیکن بدعقیدگی میں سب ایک ہی تھالی کے چٹے بٹے ہیں۔

مودودی کی نگاہ بصیرت ایسی ہے کہ ہر طرف اس کو کمزوریاں ہی کمزوریاں نظر آتی ہیں اللہ تعالیٰ سے لے کر ہر نبی صحابی اور ولی اللہ کی شان میں نکتہ چینی کی ہے۔

﴿ مودودی عقائد ﴾

عقیدہ..... نبی ہونے سے پہلے موسیٰ علیہ السلام سے بھی ایک بڑا گناہ ہو گیا تھا کہ انہوں نے ایک انسان کو قتل کر دیا۔
(بحوالہ: رسائل و مسائل، ص ۳۱)

عقیدہ..... نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق مودودی لکھتا ہے کہ صحرائے عرب کا یہ ان پڑھ بادیہ نشین دورِ جدید کا بانی اور تمام دنیا کا لیڈر ہے۔ (بحوالہ: فہیمات، ص ۲۱۰)

عقیدہ..... ہر فرد کی نماز انفرادی حیثیت ہی سے خدا کے حضور پیش ہوتی ہے اور اگر وہ مقبول ہونے کے قابل ہو تو بہر حال ہو کر رہتی ہے۔ خواہ امام کی نماز مقبول ہو یا نہ ہو۔ (بحوالہ: رسائل و مسائل، ص ۲۸۲)

عقیدہ..... خدا کی شریعت میں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جس کی بناء پر اہل حدیث، حنفی، دیوبندی، بریلوی، سنی وغیرہ الگ الگ امتیں بن سکیں یہ امتیں جہالت کی پیدا کی ہوئی ہیں۔ (بحوالہ: خطبات، ص ۸۲)

عقیدہ..... اور تو اور بسا اوقات پیغمبروں تک کو اس نفس شریکی زہرنی کے خطرے پیش آئے۔ (بحوالہ: فہیمات، ص ۱۶۳)

عقیدہ..... ابو نعیم اور احمد، نسائی اور حاکم نے نقل کیا ہے کہ چالیس مرد جن کی قوت حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عنایت کی گئی تھی دنیا کے نہیں بلکہ جنت کے مرد ہیں اور جنت کے ہر مرد کو دنیا کے سو مردوں کے برابر قوت حاصل ہوگی۔ یہ سب باتیں خوش عقیدگی پر مبنی ہیں اللہ کے نبی کی قوتِ باہ کا حساب لگانا مذاقِ سلیم پر بار ہے الخ۔ (بحوالہ: فہیمات، ص ۲۳۴)

عقیدہ..... قرآن مجید نجات کیلئے نہیں بلکہ ہدایت کیلئے کافی ہے۔ (بحوالہ: فہیمات، ص ۳۲۱)

عقیدہ..... میں نہ مسلک اہل حدیث کو اس کی تمام تفصیلات کے ساتھ صحیح سمجھتا ہوں اور نہ حنفیت کا یا شافعییت کا پابند ہوں۔
(رسائل و مسائل، ص ۲۳۵)

عقیدہ..... اللہ تعالیٰ کی تمام صفات اس کی شان کے مطابق ہیں، بے شک وہ سنتا ہے، دیکھتا ہے، کلام کرتا ہے، ارادہ کرتا ہے مگر وہ ہماری طرح دیکھنے کیلئے آنکھ، سننے کیلئے کان، کلام کرنے کیلئے زبان اور ارادہ کرنے کیلئے ذہن کا محتاج نہیں۔ کیونکہ یہ سب اجسام ہیں اور اللہ تعالیٰ اجسام اور زبان و مکان سے پاک ہے نیز اس کا کلام آواز و الفاظ سے بھی پاک ہے۔

عقیدہ..... قرآن وحدیث میں جہاں ایسے الفاظ آئے ہیں جو بظاہر جسم پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے یَدٌ، وجہہ، استواء وغیرہ، ان کے ظاہری معنی لینا گمراہی و بد مذہبی ہے۔ ایسے تشابہ الفاظ کی تاویل کی جاتی ہے کیونکہ ان کا ظاہری معنی رب تعالیٰ کے حق میں محال ہے مثال کے طور پر یَدٌ کی تاویل قدرت سے، وجہہ کی ذات سے اور استواء کی غلبہ و توجہ سے کی جاتی ہے بلکہ احتیاط اس میں ہے کہ بلا ضرورت تاویل کرنے کی بجائے ان کے حق ہونے پر یقین رکھے۔ ہمارا عقیدہ یہ ہونا چاہئے کہ یَدٌ حق ہے استواء حق ہے مگر اس کا یَدٌ مخلوق کا سانہیں اور اس کا استواء مخلوق کا استواء نہیں۔

عقیدہ..... اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے وہ جسے چاہے اپنے فضل سے ہدایت دے اور جسے چاہے اپنے عدل سے گمراہ کرے۔ یہ اعتقاد رکھنا ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اللہ تعالیٰ عادل ہے کسی پر ذرہ برابر ظلم نہیں کرتا، کسی کو اطاعت یا معصیت کیلئے مجبور نہیں کرتا کسی کو بغیر گناہ کے عذاب نہیں فرماتا اور نہ ہی کسی کا اجر ضائع کرتا ہے، وہ استطاعت سے زیادہ کسی کو آزمائش میں نہیں ڈالتا اور یہ اس کا فضل و کرم ہے کہ مسلمانوں کو جب کسی تکلیف و مصیبت میں مبتلا کرتا ہے اس پر بھی اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔

عقیدہ..... اسکے ہر فعل میں کثیر حکمتیں ہوتی ہیں خواہ وہ ہماری سمجھ میں آئیں یا نہیں۔ اسکی مشیت اور ارادے کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا مگر وہ نیکی سے خوش ہوتا ہے اور برائی سے ناراض۔ برے کام کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کرنا بے ادبی۔ ہے اس لئے حکم ہوا تجھے جو بھلائی پہنچے وہ اللہ کی طرف سے ہے اور جو برائی پہنچے وہ تیری اپنی طرف سے ہے۔ (النساء: ۷۹) پس برا کام کر کے تقدیر یا مشیت الہی کی طرف منسوب کرنا بہت بری بات ہے اسلئے اچھے کام کو اللہ عزوجل کے فضل و کرم کی طرف منسوب کرنا چاہئے اور برے کام کو شامت نفس سمجھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدہ و وعید تبدیل نہیں ہوتے، اس نے اپنے کرم سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ کفر کے سوا ہر چھوٹے بڑے گناہ کو جسے چاہے معاف کر دے گا، مسلمانوں کو جنت میں داخل فرمائے گا اور کفار کو اپنے عدل سے جہنم میں ڈالے گا۔

عقیدہ..... بے شک اللہ تعالیٰ رازق ہے وہی ہر مخلوق کو رزق دیتا ہے حتیٰ کہ کسی کو نے میں جالا بنا کر بیٹھی ہوئی مکڑی کا رزق اس کو ایسے تلاش کرتا ہے جیسے اسے موت ڈھونڈھتی ہے یعنی جب موت کا بروقت آنا یقینی ہے تو رزق کا ملنا بھی یقینی ہے۔ اللہ عز وجل جس کا رزق چاہے وسیع فرماتا ہے اور جس کا رزق چاہے تنگ کر دیتا ہے ایسا کرنے میں اس کی بے شمار حکمتیں ہیں، کبھی وہ رزق کی تنگی سے آزماتا ہے اور کبھی رزق کی فراوانی سے، پس بندے کو چاہئے کہ وہ حلال ذرائع اختیار کرے۔ مشکوٰۃ میں ہے کہ رزق میں دیر ہونا تمہیں اس پر مت اُکسائے کہ تم اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے رزق حاصل کرنے لگو۔

قرآن کریم میں ارشاد ہے، اور جو ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ سے، اس کیلئے وہ نجات کا راستہ بنا دیتا ہے اور اسے وہاں سے رزق دیتا ہے جہاں سے اس کو گمان بھی نہیں ہوتا اور جو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھے گا تو اس کیلئے وہ کافی ہے۔ (الطلاق: ۳)

اللہ عز وجل کا علم ہر شے کو محیط ہے اس کے علم کی کوئی انتہا نہیں، ہماری نیتیں اور خیالات بھی اس سے پوشیدہ نہیں، وہ سب کچھ ازل میں جانتا تھا اب بھی جانتا ہے اور ابد تک جانے گا، اشیاء بدلتی ہیں مگر اس کا علم نہیں بدلتا۔ ہر بھلائی اس نے اپنے ازلی علم کے مطابق تحریر فرمادی ہے جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا اس نے لکھ لیا۔ یوں سمجھ لیجئے کہ جیسا ہم اپنے ارادے اور اختیار سے کرنے والے تھے ویسا اس نے لکھ دیا یعنی اس کے لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کر دیا ورنہ جزا و سزا کا فلسفہ بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے، یہی عقیدہ تقدیر ہے۔

قضائے مبرم حقیقی ﴿

یہ لوح محفوظ میں تحریر ہے اور علم الہی میں کسی شے پر معلق نہیں، اس کا بدلنا ناممکن ہے اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے بھی اگر اتفاقاً اس بارے میں کچھ عرض کرنے لگیں تو انہیں اس خیال سے واپس فرما دیا جاتا ہے۔

قضائے معلق ﴿

اس کا صحف ملائکہ میں کسی شے پر معلق ہونا ظاہر فرما دیا گیا ہے اس تک اکثر اولیاء اللہ کی رسائی ہوتی ہے۔ یہ تقدیر ان کی دعا سے یا اپنی دعا سے یا والدین کی خدمت اور بعض نیکیوں سے خیر و برکت کی طرف تبدیل ہو جاتی ہے اور اسی طرح گناہ و ظلم اور والدین کی نافرمانی وغیرہ سے نقصان کی طرف تبدیل ہو جاتی ہے۔

قضائے مبرم غیر حقیقی ﴿

یہ صحف ملائکہ کے اعتبار سے مبرم ہے مگر علم الہی میں معلق ہے اس تک خاص اکابر کی رسائی ہوتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور انبیائے کرام علیہم السلام کے علاوہ بعض مقرب اولیاء کی توجہ سے اور پر خلوص دعاؤں سے بھی یہ تبدیل ہو جاتی ہے۔ سرکارِ غوثِ اعظم سیدنا عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، میں قضائے مبرم کو رد کر دیتا ہوں۔ حدیثِ پاک میں اسی کے بارے میں ارشاد ہوا بیشک دعا قضائے مبرم کو نال دیتی ہے۔

مثال کے طور پر فرشتوں کے صحیفوں میں زید کی عمر ساٹھ برس تھی اس نے سرکشی و نافرمانی کی تو دس برس پہلے ہی اس کی موت کا حکم آ گیا۔

عقیدہ..... قضا و قدر کے مسائل عام عقلوں میں نہیں آسکتے اسلئے ان میں بحث اور زیادہ غور و فکر کرنا ہلاکت و گمراہی کا سبب ہے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان اس مسئلہ میں بحث کرنے سے منع فرمائے گئے تو ہم اور آپ کس گنتی میں ہیں۔ بس اتنا سمجھ لیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے آدمی کو پتھر کی طرح بے اختیار و مجبور نہیں پیدا کیا بلکہ اسے ایک طرح کا اختیار دیا ہے کہ اپنے بھلے برے اور نفع نقصان کو پہچان سکے اور اس کیلئے ہر قسم کے اسباب بھی مہیا کر دیئے ہیں جب بندہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے اسی قسم کے اسباب اختیار کرتا ہے اسی بناء پر مواخذہ اور جزاء اور سزا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو بالکل مجبور یا بالکل مختار سمجھنا دونوں گمراہی ہیں۔

عقیدہ..... ہدایت دینے والا اللہ تعالیٰ ہے حبیبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وسیلہ ہیں۔ چنانچہ ارشاد ہوا، اور بیشک تم ضرور سیدھی راہ بتاتے رہو۔ (الشوریٰ: ۵۲) شفا دینے والا وہی ہے مگر اس کی عطا سے قرآنی آیات اور دواؤں میں بھی شفا ہے۔ ارشاد ہوا، اور ہم قرآن میں اُتارتے ہیں وہ چیز جو ایمان والوں کیلئے شفا اور رحمت ہے۔ (بنی اسرائیل: ۸۲) شہد کے بارے میں فرمایا گیا، اس میں لوگوں کیلئے شفا ہے۔ (النحل: ۶۹) بیشک اللہ تعالیٰ ہی اولاد دینے والا ہے مگر اس کی عطا سے مقرب بندے بھی اولاد دیتے ہیں حضرت جبریل علیہ السلام نے حضرت مریم علیہا السلام سے فرمایا، میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں تاکہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں۔ (مریم: ۱۹) اللہ عز وجل ہی موت اور زندگی دینے والا ہے مگر اس کے حکم سے یہ کام مقرب بندے کرتے ہیں ارشاد ہوا، تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے۔ (السجدہ: ۱۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ارشاد ہے، میں مردے زندہ کرتا ہوں اللہ کے حکم سے۔ (آل عمران: ۴۹) سورۃ النازعات کی ابتدائی آیات میں فرشتوں کا تصرف و اختیار بیان فرمایا گیا۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ کی بعض صفات بندوں کیلئے صراحتاً بیان ہوئی ہیں جیسے سورۃ الدھر آیت ۲ میں حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شہید فرمایا گیا۔ سورۃ التوبہ آیت ۱۲۸ میں حضور علیہ السلام کا رؤف و رحیم ہونا بیان فرمایا گیا۔ اسی طرح حیات، علم، کلام، ارادہ وغیرہ متعدد صفات بندوں کیلئے بیان ہوئی ہیں۔ اس بارے میں یہ حقیقت ذہن نشین رہے کہ جب کوئی صفت اللہ تعالیٰ کیلئے بیان ہوگی تو وہ ذاتی، واجب، ازلی، ابدی، لامحدود اور شانِ خالقیت کے لائق ہوگی جب کسی مخلوق کیلئے ثابت ہوگی تو عطائی، ممکن، حادث، عارضی، محدود اور شانِ مخلوقیت کے لائق ہوگی پس جس طرح اللہ تعالیٰ کی ذات کسی اور ذات کے مشابہ نہیں اسی طرح اس کی صفات بھی مخلوق کی صفات کے مماثل نہیں۔

☆ استعانت کی دو قسمیں ہیں حقیقی اور مجازی۔ استعانت حقیقی یہ ہے کہ کسی کو قادر بالذات، مالک مستقل اور حقیقی مددگار سمجھ کر اس سے مدد مانگی جائے یعنی اسکے بارے میں یہ عقیدہ ہو کہ وہ عطاء الہی کے بغیر خود اپنی ذات سے مدد کرنے کی قدرت رکھتا ہے غیر خدا کیلئے ایسا عقیدہ رکھنا شرک ہے اور کوئی مسلمان بھی انبیاء علیہم السلام اور اولیائے عظام کے متعلق ایسا عقیدہ نہیں رکھتا۔ استعانت مجازی یہ ہے کہ کسی کو اللہ تعالیٰ کی مدد کا مظہر، حصول فیض کا ذریعہ اور قضائے حاجات کا وسیلہ جان کر اس سے مدد مانگی جائے اور یہ قطعاً حق ہے اور قرآن و حدیث سے ثابت ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے بھائی کو مددگار بنانے کی دعا کی جو قبول ہوئی۔ (طہ: ۳۶) حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں سے مدد مانگی۔ (آل عمران: ۵۲) ایمان والوں کو صبر اور نماز سے مدد مانگنے کا حکم دیا گیا۔ (البقرہ: ۱۵۳)

عقائد متعلقہ نبوت

مسلمانوں کیلئے جس طرح ذات و صفات عقائد متعلقہ نبوت کا جاننا ضروری ہے کہ کسی ضرورت کا انکار یا محال کا اثبات اسے کافر نہ کر دے اسی طرح یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ نبی کیلئے کیا جائز ہے اور کیا واجب اور کیا محال کہ واجب کا انکار اور محال کا اقرار موجب کفر ہے اور بہت ممکن ہے کہ آدمی نادانی سے خلاف عقیدہ رکھے یا خلاف بات زبان سے نکالے اور ہلاک ہو جائے۔

عقیدہ..... نبی اس بشر کو کہتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت کیلئے وحی بھیجی ہو اور رسول بشر ہی کے ساتھ خاص نہیں ملائکہ میں بھی رسول ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ اول)

عقیدہ..... انبیاء سب بشر تھے اور مرد۔ نہ کوئی جن نبی ہو نہ عورت۔

عقیدہ..... اللہ عز وجل پر نبی کا بھیجنا واجب نہیں اس نے اپنے فضل و کرم سے لوگوں کی ہدایت کیلئے انبیاء بھیجے۔

عقیدہ..... نبی ہونے کیلئے اس پر وحی ہونا ضروری ہے خواہ فرشتے کی معرفت ہو یا بلا واسطہ۔

عقیدہ..... بہت سے نبیوں پر اللہ تعالیٰ نے صحیفے اور آسمانی کتابیں اتاریں، ان میں سے چار کتابیں بہت مشہور ہیں:-

۱..... توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر۔

۲..... زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر۔

۳..... انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر۔

۴..... قرآن عظیم کہ سب سے افضل کتاب ہے سب سے افضل رسول حضرت پر نور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔

کلام الہی میں بعض کا بعض سے افضل ہونا اسکے یہ معنی ہیں کہ ہمارے لئے اس میں ثواب زائد ہے ورنہ اللہ ایک اس کا کلام ایک اس میں افضل و مفضول کی گنجائش نہیں۔

عقیدہ..... سب آسمانی کتابیں اور صحیفے حق ہیں اور سب کلام اللہ ہیں ان میں جو کچھ ارشاد ہوا سب پر ایمان ضروری ہے مگر یہ بات البتہ ہوئی کہ اگلی کتابوں کی حفاظت اللہ تعالیٰ نے اُمت کے سپرد کی تھی ان سے اس کا حفظ نہ ہو سکا۔ کلام الہی جیسا اُترا تھا انکے ہاتھوں میں ویسا ہی باقی نہ رہا بلکہ ان کے شریروں نے تو یہ کیا کہ ان میں تحریفیں کر دیں یعنی اپنی خواہش کے مطابق گھٹا بڑھا دیا لہذا جب کوئی بات ان کتابوں کی ہمارے سامنے پیش ہو تو اگر وہ ہماری کتاب کے مطابق ہے ہم اس کی تصدیق کریں گے اور اگر مخالف ہے تو یقین جانیں گے کہ یہ ان کی تحریفات سے ہے اور اگر موافقت مخالفت کچھ معلوم نہیں تو حکم ہے کہ ہم اس بات کی تصدیق کریں نہ تکذیب بلکہ یوں کہیں کہ **اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَكِتٰبِهٖ وَرَسُوْلِهٖ** اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ہمارا ایمان ہے۔ (بہار شریعت، حصہ اول)

عقیدہ..... چونکہ یہ دین ہمیشہ رہنے والا ہے لہذا قرآن عظیم کی حفاظت اللہ عزوجل نے اپنے ذمہ رکھی۔ فرماتا ہے **اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لِحَافِظُوْنَ** بیشک ہم نے قرآن اُتارا اور بیشک ہم اس کے ضرور نگہبان ہیں۔ لہذا اس میں کسی حرف یا نقطہ کی کمی بیشی محال ہے اگرچہ تمام دنیا اس کے بدلنے پر جمع ہو جائے تو جو یہ کہے کہ اس میں کے کچھ پارے یا سورتیں یا آیتیں بلکہ ایک حرف بھی کسی نے کم کر دیا یا بڑھا دیا یا بدل دیا قطعاً کافر ہے کہ اس نے اس آیت کا انکار کیا جو ہم نے ابھی لکھی ہے۔

عقیدہ..... قرآن مجید کتاب اللہ ہونے پر اپنے آپ دلیل ہے کہ خود اعلان کیساتھ کہہ رہا ہے **وَ اَن كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاتُوْبِسُوْرَةً مِّنْ مِّثْلِهٖ وَاَدْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِن كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ؕ اِن لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحٰجَرَةُ اَعَدَّتْ لِّلْكَافِرِيْنَ ؕ اِذَا كُنْتُمْ اَعْيٰنٌ لِّلْكَافِرِيْنَ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ** اگر تم کو اس کتاب میں جو ہم نے اپنے سب سے خاص بندے (محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر اتاری کوئی شک ہو تو اس کی مثل کوئی چھوٹی سی سورت کہہ لاؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتوں کو بلا لیا اگر تم سچے ہو تو اگر ایسا نہ کر سکو اور ہم کہہ دیتے ہیں ہرگز ایسا نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں جو کافروں کیلئے تیار کی گئی ہے۔ لہذا کافروں نے اس کے مقابلہ میں توڑ کوششیں کیں مگر اس کے مثل ایک سطر نہ بنا سکے۔

مسئلہ..... اگلی کتابیں انبیاء ہی کو زبانی یاد ہوتیں۔ قرآن عظیم کا معجزہ ہے کہ مسلمانوں کا بچہ بچہ یاد کر لیتا ہے۔ (بہار شریعت، حصہ اول)

عقیدہ..... قرآن عظیم کی سات قرأتیں سب سے زیادہ مشہور اور متواتر ہیں ان میں معاذ اللہ کہیں اختلاف معنی نہیں وہ سب حق ہیں اس میں اُمت کیلئے آسانی یہ ہے کہ جس کیلئے جو قرأت آسان ہو وہ پڑھے اور حکم یہ ہے کہ جس ملک میں جو قرأت رائج ہے عوام کے سامنے ہی پڑھی جائے جیسے ہمارے ملک میں قرأت عاصم بروایت حفص کہ لوگ ناواقفی سے انکار کریں گے اور وہ معاذ اللہ کلمہ کفر ہوگا۔

عقیدہ..... قرآن مجید نے اگلی کتابوں کے بہت سے احکام منسوخ کر دیئے یونہی قرآن مجید کی بعض آیتوں نے بعض آیات کو منسوخ کر دیا۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول)

عقیدہ..... نسخ کا یہ مطلب ہے کہ بعض احکام کسی خاص وقت تک کیلئے ہوتے ہیں مگر یہ ظاہر نہیں کیا جاتا کہ یہ حکم فلاں وقت تک کیلئے ہے جب میعاد پوری ہو جاتی ہے تو دوسرا حکم نازل ہوتا ہے جس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلا حکم اٹھا دیا گیا اور حقیقتاً دیکھا جائے تو اس کے وقت کا ختم ہو جانا بتایا گیا۔ منسوخ کے معنی بعض لوگ باطل ہونا کہتے ہیں یہ بہت سخت بات ہے احکام الہیہ سب حق ہیں وہاں باطل کی رسائی کہاں۔

عقیدہ..... قرآن کی بعض باتیں محکم ہیں کہ ہماری سمجھ میں آتی ہیں اور بعض متشابہ کہ ان کا پورا مطلب اللہ عز وجل اور اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ متشابہ کی تلاش اور اس کے معنی کی کنکاش وہی کرتا ہے جس کے دل میں کجی ہو۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول)

عقیدہ..... وحی نبوت انبیاء کیلئے خاص ہے جو اسے کسی غیر نبی کیلئے مانے کافر ہے نبی کو خواب میں جو چیز بتائی جائے وہ بھی وحی ہے اس کے جھوٹے ہونے کا احتمال نہیں۔ ولی کے دل میں بعض وقت سوتے یا جاگتے میں کوئی بات القا ہوتی ہے اس کو الہام کہتے ہیں اور وحی شیطانی کہ القامن جانب شیطان ہو یہ کاہن ساحر اور دیگر کفار و فساق کیلئے ہوتی ہے۔

عقیدہ..... نبوت کسی نہیں کہ آدمی عبادت و ریاضت کے ذریعہ سے حاصل کر سکے بلکہ محض عطاء الہی ہے کہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل سے دیتا ہے ہاں دیتا اسی کو ہے جسے اس منصبِ عظیم کے قابل بناتا ہے جو قبل حصول نبوت تمام اخلاقِ رذیلہ سے پاک اور تمام اخلاقِ فاضلہ سے مزین ہو کر جملہ مدارج و لایت طے کر چکتا ہے اور اپنے نسب و جسم و قول و فعل و حرکات و سکنات میں ہر ایسی بات سے منزہ ہوتا ہے جو باعثِ نفرت ہو اسے عقل کامل عطا کی جاتی ہے جو اوروں کی عقل سے بدرجہا زائد ہوتی ہے کسی حکیم اور کسی فلسفی کی عقل اس کے لاکھوں حصہ تک نہیں پہنچ سکتی۔ **اللہ اعلم حیث يجعل رسلته ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم** اور جو اسے کسی مانے کہ آدمی کسب و ریاضت سے منصبِ نبوت تک پہنچ سکتا ہے کافر ہے۔

عقیدہ..... جو شخص نبی سے نبوت کا زوال جائز جانے کافر ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول)

عقیدہ..... نبی کا معصوم ہونا ضروری ہے اور یہ عصمت نبی اور ملک کا خاصہ ہے کہ نبی اور فرشتہ کے سوا کوئی معصوم نہیں اماموں کو انبیاء کی طرح معصوم سمجھنا گمراہ و بد دینی ہے عصمت انبیاء کے یہ معنی ہیں کہ ان کیلئے حفظ الہی کا وعدہ ہو یا جس کے سبب ان سے صدور گناہ شرعاً محال ہے بخلاف ائمہ و اکابر اولیاء کہ اللہ عز وجل انہیں محفوظ رکھتا ہے ان سے گناہ ہوتا نہیں اگر ہو تو شرعاً محال بھی نہیں۔

عقیدہ..... انبیاء علیہم السلام شرک و کفر اور ہر ایسے امر سے جو خلق کیلئے باعث نفرت ہو جیسے کذب و خیانت و جہل وغیرہم صفات ذمیمہ سے نیز ایسے افعال سے جو وجاہت اور مروت کے خلاف ہیں قبل نبوت اور بعد نبوت بالاجماع معصوم ہیں اور کبار سے بھی مطلقاً معصوم ہیں اور حق یہ ہے کہ عمد اصغار سے بھی قبل نبوت اور بعد نبوت معصوم ہیں۔

عقیدہ..... اللہ تعالیٰ نے انبیاء علیہم السلام پر بندوں کیلئے جتنے احکام نازل فرمائے انہوں نے وہ سب پہنچا دیئے جو یہ کہے کہ کسی حکم کو کسی نبی نے چھپا رکھا تقیہ یعنی خوف کی وجہ سے یا اور کسی وجہ سے نہ پہنچایا کافر ہے۔

عقیدہ..... احکام تبلیغیہ میں انبیاء سے سہو و نسیان محال ہے۔

عقیدہ..... ان کے جسم کا برص و جذام وغیرہ ایسے امراض سے جن سے تنفر ہوتا ہے پاک ہونا ضروری ہے۔

عقیدہ..... اللہ عز وجل نے انبیاء علیہم السلام کو اپنے غیوب پر اطلاع دی زمین و آسمان کا ہر ذرہ ہر نبی کے پیش نظر ہے مگر یہ علم غیب کہ ان کو ہے اللہ کے دیئے سے ہے لہذا ان کا علم عطائی ہوا اور علم عطائی اللہ عز وجل کیلئے محال ہے کہ اس کی کوئی صفت کوئی کمال کسی کا دیا ہوا نہیں ہو سکتا بلکہ ذاتی ہے جو لوگ انبیاء بلکہ سید الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مطلق علم غیب کی نفی کرتے ہیں وہ قرآن عظیم کی اس آیت کے مصداق ہیں: **افتومنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض** یعنی قرآن عظیم کی بعض باتیں

مانتے ہیں اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہیں کہ آیت نفی دیکھتے ہیں اور ان آیتوں سے جن میں انبیاء علیہم السلام کو علوم غیب عطا کیا جانا بیان کیا گیا ہے انکار کرتے ہیں حالانکہ نفی و اثبات دونوں حق ہیں کہ نفی علم ذاتی کی ہے کہ یہ خاصہ الوہیت ہے اثبات عطائی کا ہے کہ یہ انبیاء ہی کے شایان شان ہے اور منافی الوہیت اور یہ کہنا کہ ہر ذرہ کا علم نبی کیلئے مانا جائے تو خالق و مخلوق کی مساوات لازم آئے گی باطل محض ہے کہ مساوات تو جب لازم آئے کہ اللہ عز وجل کیلئے بھی اتنا ہی علم ثابت کیا جائے اور یہ نہ کہے گا مگر کافر ذرات عالم متناہی ہیں اور اس کا علم غیر متناہی ورنہ جہل لازم آئے گا اور یہ محال کہ خدا جہل سے پاک نیز ذاتی و عطائی کا فرق بیان کرنے پر اس مساوات کا الزام دینا صراحۃً ایمان و اسلام کے خلاف ہے کہ اس فرق کے ہوتے ہوئے مساوات ہو جایا کرے تو لازم کہ ممکن و واجب وجود میں معاذ اللہ مساوی ہو جائیں کہ ممکن بھی موجود ہے اور واجب بھی موجود اور وجود میں مساوی کہنا صریح کفر کھلا شرک ہے انبیاء غیب کی خبر دینے کیلئے آتے ہیں کہ جنت و نار و حشر و نشر و عذاب و ثواب غیب نہیں تو اور کیا ہیں ان کا منصب ہی یہ ہے کہ وہ باتیں ارشاد فرمائیں جن تک عقل و حواس کی رسائی نہیں اور اسی کا نام غیب ہے اولیاء کو بھی علم غیب عطائی ہوتا ہے مگر بواسطہ انبیاء کے۔ (بہار شریعت، حصہ اول)

عقیدہ..... انبیائے کرام علیہم السلام تمام مخلوق یہاں تک کہ رسل ملائکہ سے افضل ہیں۔ ولی کتنا ہی بڑے مرتبہ والا ہو کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ جو کسی غیر نبی کو کسی نبی سے افضل یا برابر بتائے کافر ہے۔

عقیدہ..... نبی کی تعظیم فرض عین بلکہ اصل تمام فرائض ہے کسی نبی کی ادنیٰ توہین یا تکذیب کفر ہے۔

عقیدہ..... حضرت آدم علیہ السلام سے ہمارے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک اللہ تعالیٰ نے بہت سے نبی بھیجے بعض کا صریح ذکر قرآن مجید میں ہے اور بعض کا نہیں جن کے اسمائے طیبہ بالصریح قرآن مجید میں ہیں وہ یہ ہیں:-

حضرت آدم علیہ السلام، حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت شعیب علیہ السلام، حضرت لوط علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام، حضرت ایوب علیہ السلام، حضرت زکریا علیہ السلام، حضرت الیاس علیہ السلام، حضرت الیسع علیہ السلام، حضرت یحییٰ علیہ السلام، حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت یونس علیہ السلام، حضرت ادریس علیہ السلام، حضرت ذوالکفل علیہ السلام، حضرت صالح علیہ السلام، حضور سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ (بہار شریعت، حصہ اول)

عقیدہ..... حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بے ماں باپ کے مٹی سے پیدا کیا اور اپنا خلیفہ کیا اور تمام اسماء مسمیات کا علم دیا۔ ملائکہ کو حکم دیا کہ ان کو سجدہ کریں سب نے سجدہ کیا مگر شیطان (کہ از قسم جن تھا مگر بہت بڑا عابد و زاہد تھا یہاں تک کہ گروہ ملائکہ میں اس کا شمار تھا) با انکار پیش آیا ہمیشہ کیلئے مردود ہوا۔ (بہار شریعت، حصہ اول)

عقیدہ..... حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے انسان کا وجود نہ تھا بلکہ سب انسان انہیں کی اولاد ہیں اسی وجہ سے انسان کو آدمی کہتے ہیں یعنی اولادِ آدم اور حضرت آدم علیہ السلام کو ابوالبشر کہتے ہیں یعنی سب انسانوں کے باپ۔

عقیدہ..... سب میں پہلے نبی حضرت آدم علیہ السلام ہوئے اور سب میں پہلے رسول جو کفار پر بھیجے گئے حضرت نوح علیہ السلام ہیں انہوں نے ساڑھے نو سو برس ہدایت فرمائی ان کے زمانہ کے کفار بہت سخت تھے ہر قسم کی تکلیفیں پہنچاتے استہزاء کرتے اتنے عرصے میں گنتی کے لوگ مسلمان ہوئے باقیوں کو جب ملاحظہ فرمایا کہ ہرگز اصلاح پذیر نہیں ہٹ دھرمی اور کفر سے باز نہ آئینگے مجبور ہو کر اپنے رب کے حضور ان کے ہلاک کی دعا کی۔ طوفان آیا اور ساری زمین ڈوب گئی صرف وہ گنتی کے مسلمان اور ہر جانور کا ایک ایک جوڑا جوشتی میں لے لیا گیا تھا بچ گئے۔

عقیدہ انبیاء کی کوئی تعداد متعین کرنا جائز نہیں کہ خبریں اس باب میں مختلف ہیں اور تعداد معین پر ایمان رکھنے میں نبی کو نبوت سے خارج ماننے یا غیر نبی کو نبی جاننے کا احتمال ہے اور یہ دونوں باتیں کفر ہیں۔ لہذا یہ اعتقاد چاہئے کہ اللہ کے ہر نبی پر ہمارا ایمان ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول)

عقیدہ نبیوں کے مختلف درجے ہیں بعض کو بعض پر فضیلت ہے اور سب میں افضل ہمارے آقا و مولیٰ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں حضور کے بعد سب سے بڑا مرتبہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا ہے پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت نوح علیہ السلام کا ان حضرات کو مرسلین اولوا العزم کہتے ہیں اور پانچوں حضرات باقی تمام انبیاء و مرسلین انس و ملک و جن و جمیع مخلوقات الہی سے افضل ہیں جس طرح حضور تمام رسولوں کے سردار اور سب سے افضل ہیں بلاشبہ حضور کے صدقے میں حضور کی امت تمام امتوں سے افضل۔

عقیدہ تمام انبیاء اللہ ﷺ جل کے حضور عظیم و جاہت و عزت والے ہیں ان کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک معاذ اللہ چوڑھے چہار کی مثل کہنا کھلی گستاخی اور کلمہ کفر ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول)

عقیدہ نبی کے دعویٰ نبوت میں سچے ہونے کی دلیل یہ ہے کہ نبی اپنے صدق کا علانیہ دعویٰ فرما کر محالات عادیہ کے ظاہر کرنے کا ذمہ لیتا اور منکروں کو اس کے مثل کی طرف بلاتا ہے اللہ ﷻ جل اس کے دعوے کے مطابق امر محال عادی ظاہر فرما دیتا ہے اور منکرین سب عاجز رہتے ہیں اسی کو معجزہ کہتے ہیں جیسے حضرت صالح علیہ السلام کا ناقہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عصا کا سانپ ہو جانا اور ید بیضا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو جلا دینا اور مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کر دینا اور ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے معجزے تو بہت ہیں۔

عقیدہ جو شخص نبی نہ ہو اور نبوت کا دعویٰ کرے وہ دعویٰ کوئی محال عادی اپنے دعویٰ کے مطابق ظاہر نہیں کر سکتا ورنہ سچے جھوٹے میں فرق نہ رہے گا۔

عقیدہ نبی سے جو بات خلافِ عادت قبل نبوت ظاہر ہو اس کو ارباہص کہتے ہیں اور ولی سے جو ایسی بات صادر ہو اس کو کرامت کہتے ہیں اور عام مومنین سے جو صادر ہو اسے معونت کہتے ہیں اور بیباک فجار یا کفار سے جو ان کے موافق ظاہر ہو اس کو استدراج کہتے ہیں اور ان کے خلاف ظاہر ہو تو اہانت ہے۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول)

عقیدہ.....23 سالہ زمانہ اعلان نبوت میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرائض میں خامیاں اور کوتاہیاں سرزد ہوئیں۔

(قرآن کی چار بنیادی اصطلاحیں)

عقیدہ..... جو لوگ حاجتیں طلب کرنے کیلئے خواجہ اجمیر یا مسعود سالار کی قبر پر یا ایسے دوسرے مقامات پر جاتے ہیں

نا اور قتل کا گناہ کم ہے، یہ گناہ اس سے بھی بڑا ہے۔ (تجدید و احیاء دین، ص ۶۲)

عقیدہ..... اصول فقہ، احکام فقہ، اسلامی معاشیات، اسلام کے اصول عمرانیات اور حکمت قرآنیہ پر جدید کتابیں لکھنا

نہایت ضروری ہے کیونکہ قدیم کتابیں اب درس و تدریس کیلئے کارآمد نہیں ہیں۔ (تفہیمات، ص ۲۱۳)

مودودی کی چند گستاخیاں اور بیباکیاں

خدا کی چال..... ان سے کہو اللہ اپنی چال میں تم سے زیادہ تیز ہے۔ (تفہیم القرآن پارہ نمبر ۱۱ رکوع ۸)

نبی اور شیطان..... شیطان کی شرارتوں کا ایسا کامل سد باب ہے کہ اسے کس طرح گھس آنے کا موقع نہ ملے۔ انبیاء علیہم السلام بھی

نہ کر سکے تو ہم کیا چیز ہیں کہ اس میں پوری طرح کامیاب ہونے کا دعویٰ کر سکیں۔ (ترجمان القرآن: جون ۱۹۳۶ء ص ۵۷)

ہر شخص خدا کا عابد ہے..... مومن بھی اور کافر بھی۔ حتیٰ کہ جس طرح ایک نبی اس طرح شیطان رجیم بھی۔ (ترجمان القرآن: جلد ۲۵

عدد ۱، ۲، ۳، ۴ ص ۶۵)

نبی اور معیار مومن..... انبیاء بھی انسان ہوتے ہیں اور کوئی انسان بھی اس پر قادر نہیں ہو سکتا کہ ہر وقت اس بلند ترین معیار کمال پر

رہے جو مومن کیلئے مقرر کیا گیا ہے۔ بسا اوقات کسی نازک نفسیاتی موقع پر نبی جیسا اعلیٰ و اشرف انسان بھی تھوڑی دیر کیلئے

اپنی بشری کمزوری سے مغلوب ہو جاتا ہے۔ (ترجمان القرآن)

ایلیچی..... محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ہی وہ ایلیچی ہیں جن کے ذریعہ خدا نے اپنا قانون بھیجا۔ (بحوالہ: کلمہ طیبہ کا معنی، صفحہ نمبر ۹)

منکرات پر خاموش..... مکہ میں نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آنکھوں کے سامنے بڑے بڑے منکرات (برائیوں) کا ارتکاب ہوتا تھا

مگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کو مٹانے کی طاقت نہیں رکھتے تھے اس لئے خاموش رہتے تھے۔ (ترجمان القرآن ۶۵ ص ۱۰)

عقیدہ..... انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں اسی طرح بحیات حقیقی زندہ ہیں جیسے دنیا میں تھے کھاتے پیتے ہیں جہاں چاہیں آتے جاتے ہیں تصدیق وعدہ الہیہ کیلئے ایک آن کو ان پر موت طاری ہوئی پھر بدستور زندہ ہو گئے ان کی حیات حیات شہداء سے بہت ارفع و اعلیٰ ہے فلہذا شہید کا ترکہ تقسیم ہوگا اس کی بی بی بعد عدت نکاح کر سکتی ہے بخلاف انبیاء کے کہ وہاں یہ جائز نہیں یہاں تک جو عقائد بیان ہوئے ان میں تمام انبیاء علیہم السلام شریک ہیں اب بعض وہ امور جو نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خصائص میں ہیں بیان کئے جاتے ہیں:-

عقیدہ..... اور انبیاء کی بعثت خاص کسی ایک قوم کی طرف ہوئی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام مخلوق انسان و جن بلکہ ملائکہ حیوانات جمادات سب کی طرف مبعوث ہوئے جس طرح انسان کے ذمہ حضور کی اطاعت فرض ہے یونہی ہر مخلوق پر حضور کی فرمانبرداری ضروری ہے۔ (بہار شریعت، حصہ اول)

عقیدہ..... حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ملائکہ و انس و جن و حور و غلمان و حیوانات و جمادات غرض تمام عالم کیلئے رحمت ہیں اور مسلمانوں پر تو نہایت ہی مہربان۔

عقیدہ..... حضور خاتم النبیین ہیں یعنی اللہ عز و جل نے سلسلہ نبوت حضور پر ختم کر دیا کہ حضور کے زمانہ میں یا بعد کوئی نیا نبی نہیں ہو سکتا۔ جو شخص حضور کے زمانہ میں یا حضور کے بعد کسی کو نبوت ملنا مانے یا جائز جانے کا فر ہے۔

عقیدہ..... حضور افضل جمیع مخلوق الہی ہیں کہ اوروں کو فرداً فرداً جو کمالات عطا ہوئے حضور میں وہ سب جمع کر دیئے گئے اور انکے علاوہ حضور کو وہ کمالات ملے جن میں کسی کا حصہ نہیں بلکہ اوروں کو جو کچھ ملا حضور کے طفیل میں بلکہ حضور کے دست اقدس سے ملا بلکہ کمال اس لئے کمال ہوا کہ حضور کی صفت ہے اور حضور اپنے رب کے کرم سے اپنے نفس ذات میں کامل و اکمل ہیں حضور کا کمال کسی وصف سے نہیں بلکہ اس وصف کا کمال ہے کہ کامل کی صفت بن کر خود کامل و مکمل ہو گیا کہ جس میں پایا جائے اس کو کامل بنادے۔ (بہار شریعت، حصہ اول)

عقیدہ..... محال ہے کہ کوئی حضور کا مثل ہو جو کسی صفت خاصہ میں کسی کو حضور کا مثل بتائے گمراہ ہے یا کافر۔

عقیدہ..... حضور کو اللہ عز و جل نے مرتبہ محبوبیت کبریٰ سے سرفراز فرمایا کہ تمام خلق جو یائے رضائے مولیٰ ہے اور اللہ عز و جل طالب رضائے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

عقیدہ..... حضور کے خصائص سے معراج ہے کہ مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک اور وہاں سے ساتوں آسمان اور کرسی و عرش تک بلکہ بالائے عرش رات کے ایک خفیہ حصہ میں مع جسم تشریف لے گئے اور وہ قرب خاص حاصل ہوا کہ کسی بشر و ملک کو کبھی نہ حاصل ہوا نہ ہو، اور جمال الہی پچشمہ سر دیکھا اور کلام الہی بلا واسطہ سنا اور تمام ملکوت السموت والارض کو بالتفصیل ذرہ ذرہ ملاحظہ فرمایا۔ (بہار شریعت، حصہ اول)

عقیدہ..... تمام مخلوق اولین و آخرین حضور کی نیازمند ہے یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام۔

عقیدہ..... قیامت کے دن مرتبہ شفاعت کبریٰ حضور کے خصائص سے ہے کہ جب تک حضور فتح باب شفاعت نہ فرمائیں گے کسی کو مجال نہ ہوگی بلکہ حقیقۃً جتنے شفاعت کرنے والے ہیں حضور کے دربار میں شفاعت لائیں گے اور اللہ عزوجل کے حضور مخلوقات میں صرف حضور شفیع ہیں اور یہ شفاعت کبریٰ مومن کا فرط طبع عاصی سب کیلئے ہے کہ وہ انتظارِ حساب جو سخت جانگزا ہوگا جس کیلئے لوگ تمنائیں کریں گے کہ کاش جہنم میں پھینک دیئے جاتے اور اس انتظار سے نجات پاتے اس بلا سے چھٹکارا کافر کو بھی حضور کی بدولت ملے گا جس پر اولین و آخرین موافقین و مخالفین مومنین و کافرین سب حضور کی حمد کریں گے اسی کا نام مقام محمود ہے اور شفاعت کے اور اقسام بھی ہیں مثلاً بہتوں کو بلا حساب جنت میں داخل فرمائیں گے جن میں چار ارب نوے کروڑ کی تعداد معلوم ہے اس سے بہت زائد اور ہیں جو اللہ و رسول کے علم میں ہیں بہتیرے وہ ہوں گے جن کا حساب ہو چکا ہے اور مستحق جہنم ہو چکے ان کو جہنم سے بچائیں گے اور بعضوں کی شفاعت فرما کر جہنم سے نکالیں گے اور بعضوں کے درجات بلند فرمائیں گے اور بعضوں سے تخفیفِ عذاب فرمائیں گے۔

عقیدہ..... ہر قسم کی شفاعت حضور کیلئے ثابت ہے شفاعت بالوجاہۃ، شفاعت بالحبۃ، شفاعت بالاذن ان میں سے کسی کا انکار وہی کرے گا جو گمراہ ہے۔

عقیدہ..... منصب شفاعت حضور کو دیا جا چکا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں **اعطیت الشفاعۃ** اور ان کا رب فرماتا ہے: **واستغفر لذنوبك واللمومنین والمومنات** مغفرت چاہو اپنے خاصوں کے گناہوں اور عام مومنین و مومنات کے گناہوں کی۔ شفاعت اور کس کا نام ہے۔ **اللهم ارزقنا شفاعۃ حبیبك الکریم یوم لا ینفع مال ولا بنون الا من اتی اللہ بقلب سلیم** شفاعت کے بعض احوال نیز دیگر خصائص جو قیامت کے دن ظاہر ہوں گے احوال آخرت میں ان شاء اللہ تعالیٰ بیان ہوں گے۔

عقیدہ..... حضور کی محبت مدار ایمان بلکہ ایمان اسی ہی کا نام ہے جب تک حضور کی محبت ماں باپ، اولاد اور تمام جہان سے زیادہ نہ ہو آدمی مسلمان نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ..... حضور کی اطاعت عین اطاعت الہی ہے۔ اطاعت الہی بے اطاعت حضور ناممکن ہے یہاں تک کہ آدمی اگر فرض نماز میں ہو اور حضور سے یاد فرمائیں فوراً جواب دے اور حاضر خدمت ہو اور یہ شخص کتنی ہی دیر تک حضور سے کلام کرے بدستور نماز میں ہے اس سے نماز میں کوئی خلل نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ اول)

عقیدہ..... حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم یعنی اعتقاد عظمت جزو ایمان و رکن ایمان ہے اور فعل تعظیم بعد ایمان ہر فرض سے مقدم ہے اس کی اہمیت کا پتا اس حدیث سے چلتا ہے کہ غزوہ خیبر سے واپسی میں منزل صہبا پر نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز عصر پڑھ کر مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ کے زانو پر سر مبارک رکھ کر آرام فرمایا۔ مولیٰ علی نے نماز عصر نہ پڑھی تھی آنکھ سے دیکھ رہے تھے کہ وقت جا رہا ہے مگر اس خیال سے کہ زانو سر کاؤں تو شاید خواب مبارک میں خلل آئے زانو نہ ہٹایا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا جب چشم اقدس کھلی مولیٰ علی نے اپنی نماز کا حال عرض کیا حضور نے حکم دیا ڈوبا ہوا آفتاب پلٹ آیا مولیٰ علی نے نماز ادا کی پھر ڈوب گیا اس سے ثابت ہوا کہ افضل العبادات نماز اور وہ بھی صلاۃ وسطی نماز عصر مولیٰ علی نے حضور کی نیند پر قربان کر دی کہ عبادتیں بھی حضور ہی کے صدقہ میں ملیں۔ دوسری حدیث اس کی تائید میں یہ ہے کہ غار ثور میں پہلے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گئے اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر اس کے سوراخ بند کر دیئے ایک سوراخ باقی رہ گیا اس میں پاؤں کا انگوٹھا رکھ دیا پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بلایا تشریف لے گئے اور ان کے زانو پر سر اقدس رکھ کر آرام فرمایا اس غار میں ایک سانپ مشتاق زیارت رہتا تھا اس نے اپنا سر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں پر ملا انہوں نے اس خیال سے کہ حضور کی نیند میں فرق نہ آئے پاؤں نہ ہٹایا آخر اس نے پاؤں میں کاٹ لیا جب صدیق اکبر کے آنسو چہرہ انور پر گرے چشم مبارک کھلی عرض حال کیا حضور نے لعاب دہن لگا دیا فوراً آرام ہو گیا ہر سال وہ زہر عود کرتا بارہ برس بعد اسی سے شہادت پائی۔ ثابت ہوا کہ

’جملہ فرائض فروع ہیں اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے‘

عقیدہ..... حضور کی تعظیم و توقیر جس طرح اس وقت تھی کہ حضور اس عالم میں ظاہری نگاہوں کے سامنے تشریف فرما تھے اب بھی اسی طرح فرض اعظم ہے جب حضور کا ذکر آئے تو بکمال خشوع و خضوع و انکسار باادب سنے اور نام پاک سنتے ہی تو درود شریف پڑھنا واجب ہے۔ **اللهم صل علی سیدنا و مولنا محمد معدن الجود والکرم والہ الکرام وصحابہ**

العظام وبارک وسلم اور حضور سے محبت کی علامت یہ ہے کہ بکثرت ذکر کرے اور درود شریف کی کثرت کرے اور نام پاک لکھے تو اس کے بعد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھے بعض لوگ براہ اختصار صلعم یا صہ لکھتے ہیں یہ محض ناجائز و حرام ہے اور محبت کی یہ بھی علامت ہے کہ آل و اصحاب مہاجرین و انصار و جمیع متعلقین و متوسلین سے محبت رکھے اور حضور کے دشمنوں سے عداوت رکھے اگرچہ وہ اپنا باپ یا بیٹا یا بھائی یا کنبہ کے کیوں نہ ہوں اور جو ایسا نہ کرے وہ اس دعویٰ میں جھوٹا ہے کیا تم کو معلوم نہیں کہ صحابہ کرام نے حضور کی محبت میں اپنے سب عزیزوں و قریبوں باپ بھائیوں اور وطن کو چھوڑا اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ و رسول سے بھی محبت ہو اور ان کے دشمنوں سے بھی اُلفت۔ ایک کو اختیار کر کہ ضدین جمع نہیں ہو سکتیں چاہے جنت کی راہ چل یا جہنم کو جا۔ نیز علامت محبت یہ ہے کہ شانِ اقدس میں جو لفظ استعمال کئے جائیں ادب میں ڈوبے ہوئے ہوں کوئی الفاظ جس میں کم تعظیم کی بو بھی ہو کبھی زبان پر نہ لائے اگر حضور کو پکارے تو نام پاک کے ساتھ ندانہ کرے کہ یہ جائز نہیں بلکہ یوں کہے یا نبی اللہ یا رسول اللہ یا حبیب اللہ۔ اگر مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہو تو روضہ شریف کے سامنے چار ہاتھ کے فاصلہ سے دست بستہ جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے کھڑا ہو کر سر جھکائے ہوئے صلوٰۃ و سلام عرض کرے بہت قریب نہ جائے نہ ادھر ادھر دیکھے اور خبردار خبردار آواز کبھی بلند نہ کرنا کہ عمر بھر کا سارا کیا دھرا اکارت جائے اور محبت کی نشانی بھی ہے کہ حضور کے اقوال و افعال و احوال لوگوں سے دریافت کرے اور ان کی پیروی کرے۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول)

عقیدہ..... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی قول و فعل و عمل و حالت جو جو بہ نظر حقارت دیکھے کافر ہے۔

عقیدہ..... حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ عز و جل کے نائب مطلق ہیں تمام جہان حضور کے تحت تصرف کر دیا گیا ہے جو چاہیں کریں جسے جو چاہیں دیں جس سے جو چاہیں واپس لیں۔ تمام جہان میں ان کے حکم کا پھیرنے والا کوئی نہیں تمام جہان ان کا محکوم ہے اور وہ اپنے رب کے سوا کسی کے محکوم نہیں۔ تمام آدمیوں کے مالک ہیں جو انہیں اپنا مالک نہ جانے حلاوت سنت سے محروم ہے تمام زمین ان کی ملک ہے تمام جنت ان کی جاگیر ہے ملک السموات والارض حضور کے زیر فرمان جنت و نار کی کنجیاں دستِ اقدس میں دے دی گئیں رزق و خیر اور ہر قسم کی عطائیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کے دربار سے تقسیم ہوتی ہیں دنیا و آخرت حضور کی عطا کا ایک حصہ ہے احکام شریعہ حضور کے قبضہ میں کر دیئے گئے کہ جس پر جو چاہیں حرام فرمادیں اور جس کیلئے جو چاہیں حلال کر دیں اور جو فرض چاہیں معاف فرمادیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ اول)

عقیدہ..... سب سے پہلے مرتبہ نبوت حضور کو ملا روز میثاق تمام انبیاء سے حضور پر ایمان لانے اور حضور کی نصرت کرنے کا عہد لیا گیا اور اسی شرط پر یہ منصب اعظم ان کو دیا گیا۔ حضور نبی الانبیاء ہیں اور تمام انبیاء حضور کے امتی سب نے اپنے اپنے عہد کریم میں حضور کی نیابت میں کام کیا اللہ عزوجل نے حضور کو اپنی ذات کا مظہر بنایا اور حضور کے نور سے تمام عالم کو منور فرمایا بایں معنی ہر یہ کہ حضور تشریف فرما ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ اول)

کلشمس فی وسط السماء ونورها بغشی البلاد مشارقاً ومغارباً

مگر کور باطن کا کیا علاج ۔

گر نہ پند بردز شپہ چشم چشمہ آفتاب راجہ گناہ

مسئلہ ضروریہ..... انبیائے کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام سے جو لغزشیں واقع ہوئیں ان کا ذکر تلاوت قرآن و روایت حدیث کے سوا حرام اور سخت حرام ہے اوروں کو ان سرکاروں میں لب کشائی کی کیا مجال مولیٰ عزوجل ان کا مالک ہے جس محل پر جس طرح چاہے تعبیر فرمائے وہ اس کے پیارے بندے ہیں اپنے رب کیلئے جس قدر چاہیں تو وضع فرمائیں دوسرا ان کلمات کو سند نہیں بنا سکتا اور خود ان کا اطلاق کرے گا تو مردود بارگاہ ہوگا پھر ان کے یہ افعال جن کو ذلت و لغزش سے تعبیر کیا جائے ہزار ہا حکم و مصالح پر مبنی ہزار ہا فوائد و برکات کے مسمر ہوتے ہیں ایک لغزش انبیاء آدم علیہ السلام کو دیکھئے اگر وہ نہ ہوتی جنت سے نہ اترتے، دنیا آباد نہ ہوتی، نہ کتابیں آتیں، نہ رسول آتے، نہ جہاد ہوتے، لاکھوں کروڑوں مسمربات کے دروازے بند رہتے ان سب کا فتح باب ایک لغزش آدم کے نتیجہ مبارکہ و ثمرہ طیبہ ہے لہذا انبیاء علیہم السلام کی لغزش میں تو کس شمار میں ہیں صدیقین کی حسنات افضل و اعلیٰ ہے۔ (بہار شریعت، حصہ اول)

موت پر عقیدہ

عقیدہ..... ارشاد باری تعالیٰ ہے، ہر جان کو موت کا مزا چکھنا ہے، اور ہم تمہاری آزمائش کرتے ہیں برائی اور بھلائی سے جانچنے کو، اور ہماری ہی طرف تمہیں لوٹ کر آنا ہے۔ (کنز الایمان، الانبیاء: ۳۵)

روح کے جسم سے جدا ہو جانے کا نام موت ہے اور یہ ایسی حقیقت ہے کہ جس کا دنیا میں کوئی منکر نہیں، ہر شخص کی زندگی مقرر ہے نہ اس میں کمی ہو سکتی ہے اور نہ زیادتی۔ (یونس: ۳۹) موت کے وقت کا ایمان معتبر نہیں، مسلمان کے انتقال کے وقت وہاں رحمت کے فرشتے آتے ہیں جبکہ کافر کی موت کے وقت عذاب کے فرشتے اترتے ہیں۔

روح کا جسم کے ساتھ تعلق

عقیدہ..... مسلمانوں کی روحوں اپنے مرتبہ کے مطابق مختلف مقامات میں رہتی ہیں بعض کی قبر میں، بعض کی چاہ زمزم میں، بعض کی زمین و آسمان کے درمیان، بعض کی پہلے سے ساتویں تک، بعض کی آسمانوں سے بھی بلند، بعض کی زیر عرش قدیلوں میں اور بعض کی اعلیٰ علیین میں، مگر روحوں کہیں بھی ہوں ان کا اپنے جسم سے تعلق بدستور قائم رہتا ہے جو ان کی قبر پر آئے وہ اسے دیکھتے، پہچانتے اور اس کا کلام سنتے ہیں بلکہ روح کا دیکھنا قبر ہی سے مخصوص نہیں، اس کی مثال حدیث شریف میں یوں بیان کی ہوئی ہے کہ ایک پرندہ پہلے قفس میں بند تھا اور اب آزاد کر دیا گیا۔ ائمہ کرام فرماتے ہیں، بیشک جب پاک جانیں بدن کے علاقوں سے جدا ہوتی ہیں تو عالم بالا سے مل جاتی ہیں اور سب کچھ ایسا دیکھتی، سنتی ہیں جیسے یہاں حاضر ہیں۔ حدیث پاک میں ارشاد ہوا، جب مسلمان مرتا ہے تو اس کی راہ کھول دی جاتی ہے وہ جہاں چاہے جائے۔

کافروں کی بعض روحوں مرگٹ یا قبر پر رہتی ہیں، بعض چاہ برہوت میں، بعض زمین کے نچلے طبقوں میں، بعض اس سے بھی نیچے سبجین میں، مگر وہ کہیں بھی ہوں اپنے مرگٹ یا قبر پر گزرنے والوں کو دیکھتے پہچانتے اور ان کی بات سنتے ہیں، انہیں کہیں جانے آنے کا اختیار نہیں ہوتا بلکہ یہ قید رہتی ہیں، یہ خیال کہ روح مرنے کے بعد کسی اور بدن میں چلی جاتی ہے، اس کا ماننا کفر ہے۔

دفن کے بعد قبر مردے کو دباتی ہے اگر وہ مسلمان ہو تو یہ دبانا ایسا ہوتا ہے جیسے ماں بچے کو آغوش میں لے کر پیار سے دبائے اور اگر وہ کافر ہو تو زمین اس زور سے دباتی ہے کہ اس کی ایک طرف کی پسلیاں دوسری طرف ہو جاتی ہیں۔ مردہ کلام بھی کرتا ہے مگر اس کے کلام کو جنوں اور انسانوں کے سوا تمام مخلوق سنتی ہے۔

عقیدہ..... جب لوگ مردے کو دفن کر کے وہاں سے واپس ہوتے ہیں تو وہ مردہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے پھر اس کے پاس دو فرشتے زمین چیرتے آتے ہیں ان کی صورتیں نہایت ڈراؤنی، آنکھیں بہت بڑی اور کالی اور نیلی، اور سر سے پاؤں تک ہیبت ناک بال ہوتے ہیں ایک کا نام منکر اور دوسرے کا نکیر ہے وہ مردے کو جھڑک کر اٹھاتے اور کرخت آواز میں سوال کرتے ہیں پہلا سوال: **مَنْ رَبُّكَ** تیرا رب کون ہے؟ دوسرا سوال: **مَا دِيْنُكَ** تیرا دین کیا ہے؟ تیسرا سوال: حضور علیہ السلام کی طرف اشارہ کر کے پوچھتے ہیں: **مَا كُنْتَ تَقُولُ فِيْ هَذَا الرَّجُلِ** انکے بارے میں تو کیا کہتا تھا؟ مسلمان جواب دیتا ہے میرا رب اللہ ہے، میرا دین اسلام ہے، گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں۔ فرشتے کہتے ہیں ہم جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا پھر آسمان سے ندا ہوگی، میرے بندے نے سچ کہا، اس کیلئے جنتی بچھونا بچھاؤ، اسے جنتی لباس پہناؤ اور اس کیلئے جنت کی طرف ایک دروازہ کھول دو پھر دروازہ کھول دیا جاتا ہے جس سے جنت کی ہوا اور خوشبو اس کے پاس آتی رہتی ہے اور تاحد نظر اس کی قبر کشادہ کر دی جاتی ہے اور اس سے کہا جاتا ہے تو سو جا جیسے دولہا سوتا ہے یہ مقام عموماً خواص کیلئے ہے اور عوام میں ان کیلئے ہے جنہیں رب تعالیٰ دینا چاہے، اسی طرح وسعت قبر بھی حسب مراتب مختلف ہوتی ہے۔

اگر مردہ کافر و منافق ہے تو وہ ان سوالوں کے جواب میں کہتا ہے، افسوس مجھے کچھ معلوم نہیں، میں جو لوگوں کو کہتے سنتا تھا وہی کہتا تھا، اس پر آسمان سے منادی ہوتی ہے، یہ جھوٹا ہے اس کیلئے آگ کا بچھونا بچھاؤ، اسے آگ کا لباس پہناؤ اور جہنم کی طرف ایک دروازہ کھول دو، پھر اس دروازے سے جہنم کی گرمی اور لپٹ آتی رہتی ہے اور اس پر عذاب کیلئے دو فرشتے مقرر کر دیئے جاتے ہیں جو اسے لوہے کے بہت بڑے گرزوں سے مارتے ہیں نیز عذاب کیلئے اس پر سانپ اور بچھو بھی مسلط کر دیئے جاتے ہیں۔

عذاب قبر حق ہے

عقیدہ..... قبر میں عذاب یا نعمتیں ملنا حق ہے اور یہ روح جسم دونوں کیلئے ہے، اگر جسم جل جائے یا گل جائے یا خاک ہو جائے تب بھی اس کے اجزائے اصلیہ قیامت تک باقی رہتے ہیں ان اجزاء اور روح کا باہمی تعلق ہمیشہ قائم رہتا ہے اور یہ دونوں عذاب و ثواب سے آگاہ و متاثر ہوتے ہیں۔ اجزائے اصلیہ ریڑھ کی ہڈی میں ایسے باریک اجزاء ہوتے ہیں جو نہ کسی خوردبین سے دیکھے جاسکتے ہیں نہ آگ انہیں جلا سکتی ہے اور نہ ہی زمین انہیں گلا سکتی ہے۔ اگر مردہ دفن نہ کیا گیا یا اسے درندہ کھا گیا ایسی صورت میں بھی اس سے وہیں سوال و جواب اور ثواب و عذاب ہوگا۔

عقیدہ..... بیشک ایک دن زمین و آسمان، جن و انسان اور فرشتے اور دیگر تمام مخلوق فنا ہو جائے گی اس کا نام قیامت ہے اس کا ہونا حق ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ قیامت آنے سے قبل چند نشانیاں ظاہر ہوں گی۔

قیامت آنے سے پہلے چند نشانیاں ظاہر ہوں گی

دنیا سے علم اٹھ جائے گا یعنی علماء باقی نہ رہیں گے، جہالت پھیل جائے گی، بے حیائی اور بدکاری عام ہو جائے گی، عورتوں کی تعداد مردوں سے زیادہ ہو جائے گی، بڑے دجال کے سوا تیس دجال اور ہوں گے جو نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ حضور علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا، مال کی کثرت ہوگی، عرب میں کھیتی، باغ اور نہریں جاری ہو جائیں گی، دین پر قائم رہنا بہت دشوار ہوگا، وقت بہت جلد گزرے گا، زکوٰۃ دینا لوگوں پر گراں ہوگا، لوگ دنیا کیلئے دین پڑھیں گے، مرد عورتوں کی اطاعت کریں گے، والدین کی نافرمانی زیادہ ہوگی، دوست کو قریب اور والد کو دور کریں گے، مسجدوں میں آوازیں بلند ہوں گی، بدکار عورتوں اور گانے بجانے کے آلات کی کثرت ہوگی، شراب نوشی عام ہو جائے گی، فاسق اور بدکار سردار و حاکم ہوں گے، پہلے بزرگوں پر لعن طعن کریں گے، درندے، کوڑے کی نوک اور جوتے کے تسمے باتیں کریں گے۔ (ماخوذ از بخاری، مسلم، ترمذی)

دجال کا آنا

عقیدہ..... کانا دجال ظاہر ہوگا جس کی پیشانی پر کافر لکھا ہوگا جسے ہر مسلمان پڑھ لے گا، وہ حرمین طہین کے سوا تمام زمین میں پھرے گا، اس کے پاس ایک باغ اور ایک آگ ہوگی جس کا نام وہ جنت و دوزخ رکھے گا، جو اس پر ایمان لائے گا اسے اپنی جنت میں ڈالے گا جو کہ درحقیقت آگ ہوگی اور اپنے منکر کو دوزخ میں ڈالے گا جو کہ دراصل آرام و آسائش کی جگہ ہوگی۔ دجال کئی شعبہ دیکھائے گا، وہ مردے زندہ کرے گا، سبزہ اُگائے گا، بارش برسائے گا، یہ سب جادو کے کرشمے ہوں گے۔

عقیدہ..... جب ساری دنیا میں کفر کا تسلط ہوگا تو تمام ابدال و اولیاء حرمین شریفین کو ہجرت فرمائیں گے اس وقت صرف وہیں اسلام ہوگا۔ ابدال طوافِ کعبہ کے دوران امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہچان لیں گے اور ان سے بیعت کی درخواست کریں گے ہ انکار کریں گے، پھر غیب سے ندا آئے گی، یہ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مہدی ہیں ان کا حکم سنو اور اطاعت کرو۔ یہ سب لوگ آپ کے دست مبارک پر بیعت کریں گے، آپ مسلمانوں کو لے کر ملک شام تشریف لے جائیں گے۔

جب دجال ساری دنیا گھوم کر ملک شام پہنچے گا اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام جامع مسجد دمشق کے شرقی مینارہ پر نزول فرمائیں گے، اس وقت نماز فجر کیلئے اقامت ہو چکی ہوگی، آپ امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امامت کا حکم دیں گے کہ وہ نماز پڑھائیں، دجال معلون حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سانس کی خوشبو سے کچھلنا شروع ہوگا جیسے پانی میں نمک گھلتا ہے جہاں تک آپ کی نظر جائے گی وہاں تک آپ کی خوشبو پہنچے گی، دجال بھاگے گا آپ اس کا تعاقب فرمائیں گے اور اسے بیت المقدس کے قریب مقام لد میں قتل کر دیں گے۔

صور پھونکی جائے گی

عقیدہ..... پھر جب اللہ تعالیٰ چاہے گا حضرت اسرافیل علیہ السلام کو زندہ فرمائے گا اور صور کو پیدا کر کے دوبارہ پھونکنے کا حکم دے گا، صور پھونکتے ہی پھر سے سب کچھ موجود ہو جائے گا، سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے روضہ اطہر سے یوں باہر تشریف لائیں گے کہ دائیں ہاتھ میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بائیں ہاتھ میں فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ تھامے ہوں گے پھر مکہ مکرمہ و مدینہ طیبہ میں مدفون مسلمانوں کے ہمراہ میدان حشر میں تشریف لے جائیں گے۔

دوبارہ اُٹھایا جائے گا

عقیدہ..... دنیا میں جو روح جس جسم کے ساتھ تھی اس روح کا حشر اسی جسم میں ہوگا، جسم کے اجزاء اگر چہ خاک یا راکھ ہو گئے ہوں یا مختلف جانوروں کی غذا بن چکے ہوں پھر بھی اللہ تعالیٰ ان سب اجزاء کو جمع فرما کر قیامت میں زندہ کریگا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے، بولا ایسا کون ہے کہ ہڈیوں کو زندہ کرے جب وہ بالکل گل گئیں؟ تم فرماؤ، انہیں وہ زندہ کرے گا جس نے پہلی بار انہیں بنایا اور

عقیدہ..... میدانِ حشر ملک شام کی زمین پر قائم ہوگا اور زمین بالکل ہموار ہوگی۔ اس دن زمین تانبے کی ہوگی اور آفتاب ایک میل کے فاصلے پر ہوگا، گرمی کی شدت سے دماغ کھولتے ہوں گے، پسینہ کثرت سے آئے گا، کسی کے ٹخنوں تک، کسی کے گھٹنوں تک، کسی کے گلے تک اور کسی کے منہ تک لگام کی مثل ہوگا یعنی ہر شخص کے اعمال کے مطابق ہوگا۔ یہ پسینہ نہایت بدبودار ہوگا، گرمی کی شدت سے زبانیں سوکھ کر کانٹا ہو جائیں گی، بعض کی زبانیں منہ سے باہر آئیں گی اور بعض کے دل گلے تک آ جائیں گے، خوف کی شدت سے دل پھٹے جاتے ہوں گے، ہر کوئی بقدر گناہ تکلیف میں ہوگا، جس نے زکوٰۃ نہ دی ہوگی اس کے مال کو خوب گرم کر کے اس کی کروٹ، پیشانی اور پیٹھ پر داغ لگائے جائیں گے۔ وہ طویل دن خدا کے فضل سے اس کے بندوں کیلئے ایک فرض نماز سے زیادہ ہلکا اور آسان ہوگا۔

مودودی صاحب کی شان ازواجِ مطہرات میں گستاخیاں

مودودی صاحب نے اپنی تفسیر تفہیم القرآن میں پانچ صفحات پر پچھلے تفسیری مواد میں ازواجِ رسول کی سیرت کا جو خاکہ پیش کیا ہے اس میں ازواجِ مطہرات پر حسبِ ذیل الزامات لگائے گئے ہیں:-

- ☆ ازواجِ مطہرات زبانِ دراز تھیں۔
- ☆ اس میں شک نہیں کہ ازواجِ مطہرات کا رویہ قابلِ اعتراض ہو گیا تھا۔
- ☆ ازواجِ مطہرات کے اندر اپنے اس مقام اور مرتبے کی ذمہ داریوں کا احساس موجود نہیں تھا جو اللہ کے آخری رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رفیقِ زندگی ہونے کی حیثیت سے ان کو نصیب تھا۔
- ☆ ازواجِ مطہرات کیلئے مسلسل عسرت (تنگدستی) کی زندگی بسر کرنا دُشوار ہو گیا تھا اور وہ بے صبر ہو کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نفقہ کا مطالبہ کرنے لگتیں۔
- ☆ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیویوں نے آپس کے رشک و رقابت سے مل جل کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تنگ کر دیا تھا۔
- ☆ ازواجِ مطہرات اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان ناچاقی ہو گئی تھی۔
- ☆ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تنگ کرنے سے باز نہیں آتی تھیں۔
- ☆ ازواجِ مطہرات کی ان باتوں سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خانگی زندگی تلخ ہو گئی تھی۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

مودودی کی تفسیر بالرائے

مودودی صاحب اپنی تفسیر کی ابتداء میں لکھتے ہیں کہ اس میں جس چیز کی کوشش میں نے کی ہے وہ یہ ہے کہ قرآن مجید پڑھ کر جو مفہوم میری سمجھ میں آتا ہے اور جو اثر میرے قلب پر پڑتا ہے حتیٰ الامکان جوں کا توں اپنی زبان میں منتقل کر دوں۔ (ترجمانِ محرم صفحہ نمبر ۲ - ۱۱۵ھ)

محمدی مسلک ہم اپنے مسلک اور نظام کو کسی خاص شخص کی طرف منسوب کرنے کو ناجائز سمجھتے ہیں مودودی تو درکنار ہم اس مسلک کو محمدی کہنے کیلئے بھی تیار نہیں ہیں۔ (رسائل و مسائل، جلد ۲ صفحہ ۴۳۷)

محترم حضرات! آپ نے مودودی کے عقائد پڑھے یہی عقائد ان کی جماعتِ اسلامی کے بھی ہیں مودودی کے بارے میں دیوبندی مولوی محمد یوسف لدھیانوی اپنی کتاب اختلافِ اُمت اور صراطِ مستقیم میں لکھتا ہے کہ مودودی وہ آدمی ہے جس نے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حجۃ الاسلام امام غزالی علیہ الرحمۃ تک تمام عظیم ہستیوں کی ذات میں نکتہ چینی کی ہے۔

مودودی کی کتاب تفہیمات غلاظتوں سے بھری پڑی ہے۔ جس سے آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس کے عقائد کیا تھے۔

عقیدہ..... قیامت کا دن پچاس ہزار برس کے برابر ہوگا آدھا تو انہی مصائب و تکالیف میں گزرے گا پھر اہل ایمان مشورہ کر کے کوئی سفارشی تلاش کریں گے جو ان کو مصائب سے نجات دلائے۔ پہلے لوگ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس حاضر ہو کر شفاعت کی درخواست کریں گے آپ فرمائیں گے، میں اس کام کے لائق نہیں تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ وہ اللہ کے خلیل ہیں، پس لوگ ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہو جائیں گے آپ فرمائیں گے، میں اس کام کے لائق نہیں تم موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ۔ لوگ وہاں جائیں گے تو وہ بھی یہی جواب دیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیج دیں گے وہ فرمائیں گے، تم حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ وہ ایسے خاص بندے ہیں کہ ان کے سبب اللہ تعالیٰ نے ان کے اگلوں اور پچھلوں کے گناہ معاف فرمادیئے پھر سب لوگ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے اور شفاعت کی درخواست کریں گے۔ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرمائیں گے، میں اس کام کیلئے ہوں، پھر آپ بارگاہ الہی میں سجدہ کریں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہوگا، اے محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)! سجدے سے سر اٹھاؤ کہ تمہاری بات سنی جائے گی اور مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کی جائے گی۔ (از بخاری، مسلم، مشکوٰۃ)

آقا و مولیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مقام محمود پر فائز کئے جائیں گے۔ قرآن کریم میں ہے، قریب ہے کہ تمہیں تمہارا رب ایسی جگہ کھڑا کرے جہاں سب تمہاری حمد کریں۔ (بنی اسرائیل: ۷۹) مقام محمود مقام شفاعت ہے آپ کو ایک جھنڈا عطا ہوگا جسے لواء الحمد کہتے ہیں، تمام اہل ایمان اسی جھنڈے کے نیچے جمع ہوں گے اور حضور علیہ السلام کی حمد و ستائش کریں گے۔

شافع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک شفاعت تو تمام اہل محشر کیلئے ہے جو میدانِ حشر میں زیادہ دیر ٹھہرنے سے نجات اور حساب و کتاب شروع کرنے کیلئے ہوگی۔ آپ کی ایک شفاعت ایسی ہوگی جس سے بہت سے لوگ بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے جبکہ آپ کی شفاعت سے جہنم کے مستحق بہت سے لوگ جہنم میں جانے سے بچ جائیں گے۔ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے بہت سے گناہگار جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیئے جائیں گے نیز آپ کی شفاعت سے اہل جنت بھی فیض پائیں گے اور ان کے درجات بلند کئے جائیں گے۔ حضور علیہ السلام کے بعد دیگر انبیائے کرام علیہم السلام اپنی اپنی امتوں کی شفاعت فرمائیں گے پھر اولیائے کرام، شہداء، علماء، حفاظ، حجاج بلکہ ہر وہ شخص جو کوئی دینی منصب رکھتا ہو اپنے متعلقین کی شفاعت کرے گا، فوت شدہ نابالغ بچے اپنے ماں باپ کی شفاعت کریں گے اگر کسی نے علماء حق میں سے کسی کو دنیا میں وضو کیلئے پانی دیا ہوگا تو وہ بھی یاد دلا کر شفاعت کی درخواست کرے گا اور وہ اس کی شفاعت کریں گے۔

حساب و کتاب کا بیان

عقیدہ..... حساب حق ہے اس کا منکر کافر ہے۔ پھر بیشک ضرور اس دن نعمتوں کی پرش ہوگی۔ (التکواثر: ۸۔ کنز الایمان)

حضور علیہ السلام کے طفیل بعض اہل ایمان بلا حساب جنت میں داخل ہوں گے، کسی سے خفیہ حساب کیا جائے گا، کسی سے علانیہ، کسی سے سختی سے اور بعض کے منہ پر مہر کر دی جائے گی اور ان کے ہاتھ پاؤں اور دیگر اعضاء ان کے خلاف گواہی دیں گے۔ قیامت کے دن نیکوں کو دائیں ہاتھ میں اور بروں کو بائیں ہاتھ میں ان کا نامہ اعمال دیا جائے گا، کافر کا بایاں ہاتھ اس کی پیٹھ کے پیچھے کر کے اس میں نامہ اعمال دیا جائے گا۔

میزان کا بیان

عقیدہ..... میزان حق ہے یہ ایک ترازو ہے جس پر لوگوں کے نیک و بد اعمال تولے جائیں گے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے، اور اس دن تول ضروری ہونی ہے تو جن کے پلے بھاری ہوئے وہی مراد کو پہنچے اور جن کے پلے ہلکے ہوئے تو وہی ہیں جنہوں نے اپنی جان گھاٹے میں ڈالی۔ (الاعراف: ۸، ۹۔ کنز الایمان)

نیک کی کا پلہ بھاری ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ پلہ اوپر اٹھے جبکہ دنیا میں بھاری پلہ نیچے کو جھکتا ہے۔

حوضِ کوثر کا بیان

عقیدہ..... حوضِ کوثر حق ہے جو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا گیا، ایک حوض میدانِ حشر میں اور دوسرا جنت میں ہے اور دونوں کا نام کوثر ہے کیونکہ دونوں کا منبع ایک ہی ہے۔ حوضِ کوثر کی مسافت ایک ماہ کی راہ ہے، اس کے چاروں کناروں پر موتیوں کے خیمے ہیں، اس کی مٹی نہایت خوشبودار مشک کی ہے، اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے زیادہ میٹھا اور مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے جو اس کا پانی پئے گا وہ کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا۔ (مسلم، بخاری)

یہ ایک پل ہے جو بال سے زیادہ باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہوگا اور جہنم پر نصب کیا جائے گا۔ جنت میں جانے کا یہی راستہ ہوگا، سب سے پہلے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے عبور فرمائیں گے پھر دیگر انبیاء و مرسلین علیہم السلام پھر یہ اُمت اور پھر دوسری اُمتیں پل پر سے گزریں گی۔ پل صراط سے لوگ اپنے اعمال کے مطابق مختلف احوال میں گزریں گے بعض ایسی تیزی سے گزریں گے جیسے بجلی چمکتی ہے، بعض تیز ہوا کی مانند، بعض پرندہ اڑنے کی طرح، بعض گھوڑا دوڑنے کی مثل اور بعض چیونٹی کی چال چلتے ہوئے گزریں گے۔ پل صراط کے دونوں جانب بڑے بڑے آنگڑے لٹکتے ہوں گے جو حکم الہی سے بعض کو زخمی کر دیں گے اور بعض کو جہنم میں گرا دیں گے۔ (مسلم، بخاری)

سب اہل محشر تو پل صراط پر سے گزرنے کی فکر میں ہوں گے اور ہمارے آقا شفیع محشر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پل کے کنارے کھڑے ہو کر اپنی عاصی اُمت کی نجات کیلئے رب تعالیٰ سے دعا فرما رہے ہوں گے، رَبِّ سَلِّمْ اِلَیَّ! ان گناہگاروں کو بچالے بچالے، آپ صرف اسی جگہ نہیں گناہگاروں کا سہارا بنیں گے بلکہ کبھی میزان پر گناہگاروں کا پلہ بھاری بناتے ہونگے اور کبھی حوض کوثر پر پیاسوں کو سیراب فرمائیں گے، ہر شخص انہی کو پکارے گا اور انہی سے فریاد کرے گا کیونکہ باقی سب تو اپنی اپنی فکر میں ہوں گے اور آقا علیہ السلام کو دوسروں کی فکر ہوگی۔

اللهم نجنا من احوال الحشر بجاه هذا النبي الكريم

عليه وعلى اله واصحابه افضل الصلوة والتسليم آمين

جنت کا بیان

عقیدہ اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کیلئے جنت بنائی ہے اور اس میں وہ نعمتیں رکھی ہیں جنہیں نہ کسی آنکھ نے دیکھا، نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل میں ان کا خیال آیا۔ (بخاری و مسلم)

جنت کے آٹھ طبقے ہیں: جنت الفردوس، جنت عدن، جنت ماویٰ، دارالخلد، دارالسلام، دارالمقامہ، علین، جنت نعیم (تفسیر عزیزی) جنت میں ہر مومن اپنے اعمال کے لحاظ سے مرتبہ پائے گا۔

جہنم کا بیان

عقیدہ جہنم اللہ عز وجل کے قہر و جلال کا مظہر ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ، ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں، تیار رکھی ہے کافروں کیلئے۔ (البقرہ: ۲۴) قرآن کریم میں اس کے مختلف طبقات کا ذکر کیا گیا ہے:

(۱) جہنم (البقرہ: ۲۰۶) (۲) جحیم (المائدہ: ۱۰) (۳) سعیر (فاطر: ۶) (۴) لظی (المعارج: ۱۵) (۵) سقر (المدثر: ۲۶) (۶) حاویہ (القارعہ: ۹) (۷) حطمہ (الہمز: ۵)

جہنم میں مختلف وادیاں اور کنویں بھی ہیں اور بعض وادیاں تو ایسی ہیں کہ ان سے جہنم بھی ہر روز ستر مرتبہ یا اس سے زیادہ بار پناہ مانگتا ہے۔ دنیا کی آگ جہنم کی آگ کے ستر اجزاء میں سے ایک جز ہے۔ (بخاری)

دنیا کی آگ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتی ہے کہ وہ اسے پھر جہنم میں نہ لے جائے تعجب ہے کہ انسان جہنم میں جانے کے کام کرتا ہے اور اس آگ سے نہیں ڈرتا جس سے آگ بھی پناہ مانگتی ہے۔ جہنم کی چنگاریاں اونچے اونچے محلوں کے برابر اڑتی ہیں جیسے بہت سارے زرداونٹ ایک قطار کی صورت میں آرہے ہوں۔

موت کو ذبح کر دیا جائے گا

عقیدہ جب سب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے اور جہنم میں صرف وہی رہ جائیں گے جنہیں ہمیشہ اس میں رہنا ہے اس وقت جنت و دوزخ کے درمیان موت کو دُبنے کی صورت میں لایا جائے گا اور اہل جنت و اہل جہنم کو پکار کر پوچھا جائے گا، کیا اسے پہچانتے ہو؟ سب کہیں گے، ہاں یہ موت ہے، پھر اسے ذبح کر دیا جائے گا اور اعلان ہوگا، اے اہل جنت! تم یہاں ہمیشہ رہو گے، اب موت نہ آئے گی، اور اہل دوزخ! تم بھی یہاں ہمیشہ رہو گے اب کسی کو موت نہ آئے گی۔ اس سے اہل جنت کی خوشی اور اہل جہنم کے غم میں شدید اضافہ ہو جائے گا۔

امامت دو قسم کی ہے صغریٰ کبریٰ۔ امامت صغریٰ امامت نماز ہے اس کا بیان ان شاء اللہ تعالیٰ کتاب الصلوٰۃ میں آئے گا۔ امامت کبریٰ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نیابت مطلقہ کہ حضور کی نیابت سے مسلمانوں کے تمام امور دینی و دنیوی میں حسب شرع تصرف عام کا اختیار رکھے اور غیر معصیت میں اس کی اطاعت تمام جہان کے مسلمانوں پر فرض ہو اس امام کیلئے مسلمان، آزاد، عاقل، بالغ، قادر، قرشی ہونا شرط ہے۔ ہاشمی، علوی، معصوم ہونا اس کی شرط نہیں ان کا شرط کرنا روافض کا مذہب ہے جس سے ان کا یہ مقصد ہے کہ برحق امراء مومنین خلفائے ثلاثہ ابو بکر صدیق و عمر فاروق و عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو خلافت سے جدا کریں حالانکہ ان کی خلافتوں پر تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اجماع ہے مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم و حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ان کی خلافتیں تسلیم کیں اور علویت کی شرط نے تو مولیٰ علی کو بھی خلیفہ ہونے سے خارج کر دیا مولیٰ علی علوی کیسے ہو سکتے ہیں ربی عصمت یہ انبیاء و ملائکہ کا خاصہ ہے جس کو ہم پہلے بیان کر آئے امام کا معصوم ہونا روافض کا مذہب ہے۔

مسئلہ..... محض مستحق امامت ہونا امام ہونے کیلئے کافی نہیں بلکہ ضروری ہے کہ اہل دل و عقد نے اسے امام مقرر کیا ہو یا امام سابق نے۔ مسئلہ..... امام کی اطاعت مطلقاً ہر مسلمان پر فرض ہے جبکہ اس کا حکم شریعت کے خلاف نہ ہو خلاف شریعت میں کسی کی اطاعت نہیں۔ مسئلہ..... امام ایسا شخص مقرر کیا جائے جو شجاع اور عالم ہو یا علماء کی مدد سے کام کرے۔

مسئلہ..... عورت اور نابالغ کی امامت جائز نہیں اگر نابالغ کو امام سابق نے امام مقرر کر دیا ہو تو اس کے بلوغ تک کیلئے لوگ ایک والی مقرر کریں کہ وہ احکام جاری کرے اور یہ نابالغ صرف رسمی امام ہوگا اور حقیقتہً اس وقت تک وہ والی امام ہے۔

(بہار شریعت، حصہ اول)

عقیدہ..... نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد خلیفہ برحق و امام مطلق حضرت سیدنا ابو بکر صدیق پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان غنی پھر حضرت علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) پھر چھ مہینے کیلئے حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوئے ان حضرات کو خلفائے راشدین اور ان کی خلافت کو خلافت راشدہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سچی نیابت کا پورا حق ادا فرمایا۔

عقیدہ..... بعد انبیاء و مرسلین تمام مخلوقات الہی انس و جن و ملک سے افضل صدیق اکبر پھر عمر فاروق پھر عثمان غنی پھر مولیٰ علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)۔ جو شخص مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو صدیق یا فاروق سے افضل بتائے گمراہ بد مذہب ہے۔

عقیدہ..... افضل کے یہ معنی ہیں کہ اللہ عزوجل کے یہاں زیادہ عزت و منزلت والا ہو۔ اسی کثرت ثواب سے بھی تعبیر کرتے ہیں نہ کہ کثرت اجر کہ بارہا مفضل کیلئے ہوتی ہے۔ حدیث میں ہمراہیان سیدنا امام مہدی کی نسبت آیا کہ ان میں ایک کیلئے پچاس کا اجر ہے صحابہ نے عرض کی ان میں کے پچاس کا یا ہم میں کے۔ فرمایا بلکہ تم میں کے۔ تو اجر ان کا زائد ہوا مگر افضلیت میں وہ صحابہ کے ہمسر بھی نہیں ہو سکتے زیادت درکنار کہاں امام مہدی کی رفاقت اور کہاں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صحابیت۔ اس کی نظیر بلاشبہ یوں سمجھئے کہ سلطان نے کسی مہم پر وزیر اور بعض دیگر افسروں کو بھیجا۔ اس کی فتح پر ہر افسر کو لاکھ لاکھ روپے انعام دیئے اور وزیر کو خالی پروانہ خوشنودی مزاج دیا تو انعام انہیں کو زیادہ ملا مگر کہاں وہ اور کہاں وزیر اعظم کا اعزاز۔

عقیدہ..... ان کی خلافت برترتیب فضیلت ہے یعنی جو عند اللہ افضل و اعلیٰ و اکرام تھا وہی پہلے خلافت پاتا گیا نہ کہ افضلیت برترتیب خلافت یعنی افضل یہ کہ ملک داری ملک گیری میں زیادہ سلیقہ جیسا آج کل سنی بننے والے لفظ لئے کہتے ہیں یوں ہوتا تو فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے افضل ہوتے کہ ان کی خلافت کو فرمایا: لم ارعقربا یفری کفریہ حتی ضرب الناس بعطن اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کو فرمایا: فی نزعه ضعف واللہ یغفرلہ۔

عقیدہ..... خلفائے اربعہ راشدین کے بعد بقیہ عشرہ مبشرہ و حضرات حسنین و اصحاب بدر و اصحاب بیعت الرضوان کیلئے افضلیت ہے اور یہ سب قطعی جنتی ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

عقیدہ..... تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اہل خیر و صلاح ہیں اور عادل۔ ان کا جب ذکر کیا جائے تو خیر ہی کے ساتھ ہونا فرض ہے۔ عقیدہ..... کسی صحابی کے ساتھ سوء عقیدت بد مذہبی و گمراہی و استحقاق جہنم ہے کہ وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیساتھ بغض ہے ایسا شخص رافضی ہے اگرچہ چاروں خلفاء کو مانے مسلمان۔

عقیدہ..... اہل بیت کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم مقتدایان اہل سنت ہیں جو ان سے محبت نہ رکھے مردود و ملعون خارجی ہے۔ اُمّ المؤمنین خدیجہ الکبریٰ و اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ و حضرت سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن قطعی جنتی ہیں اور انہیں اور بقیہ بنات مکرمات و ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو تمام صحابیات پر فضیلت ہے۔

عقیدہ..... ان کی طہارت کی گواہی قرآن عظیم نے دی۔ (بہار شریعت، حصہ اول)

ولایت ایک قرب خاص ہے کہ مولیٰ عز وجل اپنے برگزیدہ کو محض اپنے فضل کرم سے عطا فرماتا ہے۔

مسئلہ..... ولایت وہی شے ہے نہ یہ کہ اعمال شاقہ سے آدمی خود حاصل کر لے البتہ غالباً اعمالِ حسنہ اس عطیہ الہی کیلئے ذریعہ ہوتے ہیں اور بعضوں کو ابتداء مل جاتی ہے۔

مسئلہ..... ولایت بے علم کو نہیں ملتی خواہ علم بطور خاص حاصل کیا ہو یا اس مرتبہ پر پہنچنے سے پیشتر اللہ عز وجل نے اس پر علوم منکشف کر دیئے ہوں۔

عقیدہ..... تمام اولیائے اولین و آخرین سے اولیائے محمدین یعنی اس امت کے اولیاء افضل ہیں اور تمام محمدین میں سب سے زیادہ معرفت و قرب الہی میں خلفائے اربعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں اور ان میں ترتیبِ افضلیت ہے سب سے زیادہ معرفت و قرب صدیق اکبر کو ہے پھر فاروق اعظم پھر ذوالنورین پھر مولیٰ مرتضیٰ کو (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)۔ ہاں مرتبہ تکمیل پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جانب کمالات نبوت حضراتِ شیخین کو قائم فرما دیا اور جانب کمالات ولایت حضرت مولیٰ مشکل کشا کو تو جملہ اولیائے مابعد نے مولیٰ علی ہی کے گھر سے نعت پائی اور انہیں کے دست نگر تھے اور ہیں اور رہیں گے۔

عقیدہ..... طریقت منافی شریعت نہیں وہ شریعت ہی کا باطنی حصہ ہے بعض جاہل متصوف نے جو یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ طریقت اور ہے شریعت اور محض گمراہی ہے اور اس زعمِ باطل کے باعث اپنے آپ کو شریعت سے آزاد سمجھنا صریح کفر و الحاد۔

مسئلہ..... احکام شرعیہ کی پابندی سے کوئی ولی کیسا ہی عظیم ہو سبکدوش نہیں ہو سکتا بعض جہال جو یہ بک دیتے ہیں شریعت راستہ ہے راستہ کی حاجت ان کو ہے جو مقصود تک نہ پہنچے ہوں ہم تو پہنچ گئے۔ سید الطائفہ حضرت جنید بغدادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں فرمایا:

صدقوا لقد وصلوا ولكن الى اين النار وہ سچ کہتے ہیں بے شک پہنچے مگر کہاں جہنم کو۔ البتہ اگر مجذوبیت سے عقل تکلفی زائل ہو گئی ہو جیسے غشی والا تو اس سے قلم شریعت اٹھ جائے گا مگر یہ بھی سمجھ لو جو اس قسم کا ہوگا اس کی ایسی باتیں کبھی نہ ہوں گی شریعت کا مقابلہ نہ کرے گا۔

مسئلہ..... اولیاء کرام کو اللہ عز وجل نے بہت بڑی طاقت دی ہے ان میں جو اصحابِ خدمت ہیں ان کو تصرف کا اختیار دیا جاتا ہے سیاہ سفید کے مختار بنا دیئے جاتے ہیں یہ حضرات نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سچے نائب ہیں ان کو اختیارات و تصرفات حضور کی نیابت میں ملتے ہیں علوم غیبیہ ان پر منکشف ہوتے ہیں ان میں بہت کو ماکان و مایکون اور تمام لوح محفوظ پر اطلاع دیتے ہیں مگر یہ سب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطہ و عطاء سے بے وساطت رسول کوئی غیر نبی کسی غیب پر مطلع نہیں ہو سکتا۔

عقیدہ..... کرامتِ اولیاء حق ہے اس کا منکر گمراہ ہے۔

مسئلہ..... مردہ زندہ کرنا، مادرِ زاد اندھے اور کوڑھی کو شفا دینا، مشرق سے مغرب تک ساری زمین ایک قدم میں طے کر جانا غرض تمام خوارقِ عاداتِ اولیاء سے ممکن ہیں سوا اس معجزہ کے جس کی بابت دوسروں کیلئے ممانعت ثابت ہو چکی ہے جیسے قرآن مجید کے مثل کوئی سورت لے آنا یا دنیا میں بیداری میں اللہ عزوجل کے دیدار یا کلامِ حقیقی سے مشرف ہونا اس کا جواب ہے یا کسی ولی کیلئے دعویٰ کرے کفر ہے۔

مسئلہ..... ان سے استمداد و استعانت محبوب ہے یہ مدد مانگنے والے کی مدد فرماتے ہیں چاہے وہ کسی جائز لفظ کے ساتھ ہو۔ رہا ان کو فاعل مستقل جاننا یہ وہابیہ کا فریب ہے۔ مسلمان کبھی ایسا خیال نہیں کرتا مسلمان کے فعل کو خواہ مخواہ قبیح صورت پر ڈھالنا وہابیت کا خاصہ ہے۔

مسئلہ..... ان کے مزارات پر حاضری مسلمان کیلئے سعادت و باعثِ برکت ہے۔

مسئلہ..... ان کو دور و نزدیک سے پکارنا صالح کا طریقہ ہے۔

مسئلہ..... اولیائے کرام اپنی قبروں میں حیاتِ ابدی کے ساتھ زندہ ہیں ان کے علم ادراک و سمع و بصر پہلے کی بہ نسبت بہت زیادہ قوی ہیں۔

مسئلہ..... انہیں ایصالِ ثواب نہایت موجبِ برکات امر مستحب ہے اسے عرفاً برائے ادب و نذر و نیاز کہتے ہیں یہ نذر شرعی نہیں جیسے بادشاہ کو نذر دینا ان میں خصوصاً گیارہویں شریف کی فاتحہ نہایت عظیم برکت کی چیز ہے۔

مسئلہ..... عرسِ اولیائے کرام یعنی قرآن خوانی و فاتحہ خوانی و نعت خوانی و وعظ و ایصالِ ثواب اچھی چیز ہے رہے منہیات شرعیہ وہ تو ہر حالت میں مذموم ہیں اور مزاراتِ طیبہ کے پاس اور زیادہ مذموم۔ ﴿تنبیہ﴾ چونکہ عموماً مسلمانوں کو مجاہدِ تعالیٰ اولیائے کرام سے نیاز مندی اور مشائخ کے ساتھ انہیں ایک خاص عقیدت ہوتی ہے ان کے سلسلہ میں منسلک ہونے کو اپنے لئے فلاح دارین تصور کرتے ہیں اس وجہ سے زمانہ حال کے وہابیہ نے لوگوں کو گمراہ کرنے کیلئے یہ جال پھیلا رکھا ہے کہ پیری مریدی بھی شروع کر دی حالانکہ اولیاء کے یہ منکر ہیں لہذا جب مرید ہونا ہو تو اچھی طرح تفتیش کر لیں ورنہ اگر بدن مذہب ہوا تو ایمان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست پس بہر دستے نباید داد دست

پیر کیلئے چار شرطیں ہیں قبل از بیعت ان کا لحاظ فرض ہے۔ اول سنی صحیح العقیدہ ہو۔ دوم اتنا علم رکھتا ہو کہ اپنی ضروریات کے مسائل کتابوں سے نکال سکے۔ سوم فاسق معطن نہ ہو۔ چہارم اس کا سلسلہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تک متصل ہو۔

وہ عقائد جن کا مسلک اہلسنت سے کوئی تعلق نہیں

سب سے پہلے مولوی طالب الرحمن کی کتاب 'بریلوی، دیوبندی اصل میں دونوں ایک ہیں'۔ اس کتاب میں عقائد اہلسنت پر اعتراضات کے جوابات دیئے جائیں گے۔

الزامی اعتراض..... اٹھادو پردہ دکھا دو جلوہ کہ نور باری حجاب میں ہے۔

عقیدہ..... وحدت الوجود یعنی اللہ خود نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شکل میں دنیا میں آیا۔

جواب..... یہ اعتراض بالکل بے وقوفوں جیسا ہے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے اس شعر میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کی ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! رخ مبارک سے پردہ اٹھا دو کہ اللہ تعالیٰ کا نور (کیونکہ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے نور کے فیض سے پیدا فرمایا ہے) پردہ میں ہے۔

الزامی اعتراض..... احمد رضا بریلوی نے اپنا نام عبدالمصطفیٰ رکھ لیا۔

جواب..... عبدالمصطفیٰ کا مطلب غلام مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے اور بندہ کے بھی ہے جیسا کہ آج کل لوگ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا بندہ تمہارے پاس فلاں چیز لینے آئے گا تو کیا وہ بندہ سیٹھ کا ہو گیا۔ نہیں بلکہ بندہ خدا تعالیٰ کا ہی ہے سیٹھ کا آدمی اور نوکر ہے اسی طرح عبدالمصطفیٰ یا عبدالمصطفیٰ نام رکھنا اس معنی میں ہے کہ غلام مصطفیٰ، غلام علی جو کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی سنت ہے۔

الزامی اعتراض..... خواجہ غلام فرید فرماتے ہیں کہ ایک شخص خواجہ معین الدین چشتی کے پاس آیا اور عرض کیا کہ مجھے اپنا مرید بنائیں فرمایا کہہ 'لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور چشتی اللہ کا رسول ہے۔ (معاذ اللہ) (فوائد فریدیہ، صفحہ ۸۳)

جواب..... سب سے پہلے یہ کتاب جس کا نام فوائد فریدیہ ہے اسے کسی سنی ادارے نے شائع نہیں کیا ہے لہذا یہ کتاب بھی من گھڑت ہے اور یہ عبارت بھی من گھڑت ہے کوئی بھی اس کتاب کو مستند ثابت نہیں کر سکتا۔

الزامی اعتراض..... احمد رضا بریلوی لکھتے ہیں کہ درِ دسر اور بخار وہ مبارک امراض ہیں جو انبیاء علیہم السلام کو ہوتے تھے (آگے چل کر احمد رضا لکھتے ہیں) الحمد للہ کہ مجھے حرارت اور درِ دسر رہتا ہے۔ (ملفوظات)

عقیدہ..... اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ فخر فرماتے ہیں کہ درِ دسر اور بخار انبیائے کرام علیہم السلام کو بھی ہوتے تھے پھر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مجھے بھی سرد درِ دسر رہتا ہے اور حرارت ہے جس سے انبیائے کرام علیہم السلام کی سنت مبارک ادا ہو جاتی ہے اور ثواب ملتا ہے۔

یہ اعتراضات طالب الرحمن (غیر مقلد) کے تھے جن کے جوابات دیئے گئے۔

ان عقائد کا تذکرہ جن کا مسلک اہلسنت سے کوئی تعلق نہیں

۱..... مزارات پر سجدہ کرنے والے اور طواف کرنے والوں کا اہلسنت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

چنانچہ ہمارے امام احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب 'الزبدۃ الزکیہ فی التحریم السجود التحیہ' میں متعدد آیات اور چالیس احادیث سے غیر خدا کو سجدہ عبادت کفر میں اور سجدہ تعظیم حرام و گناہ لکھتے ہیں۔

۲..... مزارات پر الٹی سیدھی حرکتیں، ناچ، گانا، چرس پینا، جگہ جگہ عالموں اور جعلی پیروں کے بورڈ ہوتے ہیں ان کاموں کو اہلسنت و جماعت پر ڈال کر بدنام کرتے ہیں ان سب کام کا مسلک اہلسنت سنی حنفی بریلوی سے کوئی تعلق نہیں۔

۳..... عوام میں رائج غلط رسم و رواج تعزیہ بنانا، ناریل توڑنا، ڈھول بجانا، دس محرم کو ڈھول بجا کر گلیوں میں گھومنا ان سب غلط کاموں کا مسلک اہلسنت و جماعت سنی حنفی بریلوی سے کوئی تعلق نہیں۔

ہمارے امام احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے اس پر پورا رسالہ لکھا ہے اور فرمایا ہے کہ تعزیہ بنانا حرام ہے۔

۴..... ربیع الاول شریف میں بعض لوگ بینڈ باجے بجاتے ہوئے جلوس نکالتے ہیں یہ گناہ ہے اہلسنت کا عقیدہ یہ نہیں ہے بلکہ اہلسنت کا عقیدہ یہ ہے کہ نعت شریف پڑھتے ہوئے ادب سے جلوس نکالا جائے۔

۵..... عورتوں کو بے پردہ مزارات پر جانے کی اہلسنت و جماعت میں بالکل اجازت نہیں ہے۔

۶..... سوئم میں دعوتیں کرنا بھی مسلک اہلسنت و جماعت میں منع ہے۔

ہمارے امام احمد رضا خان صاحب فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ اپنی کتاب دعوت میت میں لکھتے ہیں کہ سوئم کا کھانا غریبوں اور محتاجوں کا حق ہے ان کو کھانا چاہئے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

۷..... محرم الحرام میں اماموں کا فقیر بننا، ہرے کپڑے باندھنا منع ہے اس کے علاوہ الٹی سیدھی ناجائز منتیں ماننا بھی منع ہیں۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے خلیفہ حضرت امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ نے اپنی مشہور زمانہ کتاب 'بہار شریعت' میں ان تمام کاموں کو گناہ لکھا ہے۔

۸..... دف اور میوزک کے ساتھ نعتیں پڑھنا اور سننا بھی علمائے اہلسنت نے منع لکھا ہے یہ کام نعت کو بدنام کرنے کیلئے کئے جاتے ہیں۔

۹..... صفر کے مہینے کو منحوس کہنا، تیرہ تیجی کو چنے اور گندم پکانا اور آخری بدھ کو سیر کیلئے نکلنا یہ بھی عقائد اہلسنت کے خلاف ہے علمائے اہلسنت اس کا مکمل رد فرماتے ہیں۔

۱۰..... لفظ 'بریلوی' کیا ہے؟

ہندوستان کے ایک شہر کا نام بریلی ہے۔ چودہ سو سالہ عقائد جس پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عمل رہا ان اسلامی عقائد کا تحفظ بریلی کی سرزمین سے ہوا۔ اسی لئے اہل حق کو اہلسنت و جماعت سنی حنفی بریلوی کہا جاتا ہے۔

اہل حدیث وہابی (غیر مقلدین) فرقے کے عقائد و نظریات

غیر مقلدین وہابی گروپ کو آج کل اہل حدیث کہا جاتا ہے اس نام سے وہ کام کر رہے ہیں۔ غیر مقلدین اس لئے کہا جاتا ہے کہ اہل حدیث وہابی ائمہ مجتہدین امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام احمد، امام مالک علیہم الرضوان کی تقلید یعنی پیروی کو حرام کہتے ہیں۔ وہابی گروپ اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ محمد بن عبدالوہاب نجدی کو اپنا پیشوا اور بانی کہتے ہیں وہ اپنے وقت کا مردود تھا جس کی کفریہ عبارات آگے بیان کی جائیں گی۔

الہدایت غیر مقلدین وہابی گروپ کا تاریخی پس منظر اور ان کے پوشیدہ راز انہی کی مستند کتابوں کے ثبوت سے بیان کئے جائیں گے۔

مقلدین تاریخ کے آئینے میں

کسی بھی شخصیت یا تحریک کی کردار کشی مؤرخانہ دیانت کے خلاف ہے۔ ہر انسان اللہ کا بندہ، حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد اور حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امت میں سے ہے۔ ان تین رشتوں کا خیال رکھنا چاہئے اس لئے راقم کی یہ کوشش رہتی ہے کہ جس زمانے کی اللہ نے قسم یاد فرمائی اس کی تاریخ دیانت دارانہ، غیر جانبدارانہ، عادلانہ اور مومنانہ انداز میں قلم بند کی جانی چاہئے تاکہ پڑھنے والا تاریخ کے صحیح پس منظر کی روشنی میں صحیح فیصلہ کر سکے اور کھرا کھوٹا الگ کر سکے۔

اس وقت ہم الہدایت (غیر مقلدین) کے بارے میں تاریخ کی روشنی میں کچھ عرض کریں گے:-

قرون اولیٰ میں 'اہل حدیث' یا 'صاحب الحدیث' ان تابعین کو کہتے تھے جن کو احادیث زبانی یاد ہوتیں اور احادیث سے مسائل نکالنے کی قدرت رکھتے تھے۔ پوری اسلامی تاریخ میں اہل حدیث کے نام سے کسی فرقہ کا وجود نہیں ملتا۔ اگر مسلک کے اعتبار سے اہل حدیث لقب اختیار کرنے کی گنجائش ہوتی تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علیکم بسنتی نہ فرماتے بلکہ علیکم بحدیثی فرماتے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حدیث پاک سے 'اہل سنت' لقب اختیار کرنے کی تائید ہوتی ہے 'اہل حدیث' کی تائید نہیں ہوتی۔ جیسا کہ عرض کیا گیا ہے پہلے علم حدیث کے ماہرین کو اہل حدیث کہتے تھے مگر اب ہر کس و ناکس کو کہنے لگے، صاحب طرز ادیبوں، مصنفوں کو اہل قلم کہتے ہیں۔ کیسی عجیب اور نامعقول بات ہوگی اگر ہر جاہل و غبی خود کو اہل قلم کہلوانے لگے؟

پاک و ہند میں لفظ 'اہل حدیث' کی ایک ایسی سیاسی تاریخ ہے جو نہایت ہی تعجب خیز اور حیران کن ہے۔ برصغیر میں اس فرقے کو پہلے وہابی کہتے تھے جو اصل میں غیر مقلد ہیں چونکہ انہوں نے انقلاب ۱۸۵۷ء سے پہلے انگریزوں کا ساتھ دیا اور برصغیر میں برطانوی اقتدار قائم کرنے اور تسلط جمانے میں انگریزوں کی مدد کی۔ انگریزوں نے اقتدار حاصل کرنے کے بعد تو اہل سنت پر ظلم و ستم ڈھائے لیکن ان حضرات کو امن و امان کی ضمانت دی۔

سرسید احمد خان (م- ۱۳۱۵ھ/ ۱۸۶۸ء) کے بیان سے جس کی تائید ہوتی ہے:-

انگلش گورنمنٹ ہندوستان میں اس فرقے کیلئے جو وہابی کہلایا ایک رحمت ہے جو سلطنتیں اسلامی کہلاتی ہیں ان میں بھی وہابیوں کو ایسی آزادی مذہب ملنا دشوار ہے بلکہ ناممکن ہے سلطان کی عملداری میں وہابیوں کا رہنا مشکل ہے اور مکہ معظمہ میں تو اگر کوئی جھوٹ موٹ بھی وہاں کہہ دے تو اسی وقت جیل خانے یا حوالات میں بھیجا جاتا ہے۔ پس وہابی جس آزادی مذہب سے انگلش گورنمنٹ کے سایہ عاطفت میں رہتے ہیں دوسری جگہ ان کو میسر نہیں۔ ہندوستان ان کیلئے دارالامن ہے۔ ۲۰۲

یہ اس شخص کے تاثرات ہیں جو ہندوستانی سیاست بلکہ عالمی سیاست پر گہری نظر رکھتا تھا۔

ہندوستان میں ان حضرات کو امن ملتا اور سلطنت عثمانیہ میں نہیں (جو مسلمانوں کی عظیم سلطنت تھی ایشیاء، یورپ، افریقہ تک پھیلی ہوئی) امن اس حقیقت کی روشن دلیل ہے کہ ان حضرات کا تعلق انگریزوں سے رہا تھا۔ آل سعود کی تاریخ پر جن کی گہری نظر ہے ان کو معلوم ہے کہ انہی حضرات نے سلطنت اسلامیہ کے سقوط اور آل سعود کے اقتدار میں اہم کردار ادا کیا۔ یہ کوئی الزام نہیں تاریخی حقیقت ہے جو ہمارے جوانوں کو معلوم نہیں ہے۔

خود اہل حدیث عالم مولوی محمد حسین بٹالوی (جنہوں نے انگریزی اقتدار کے بعد برصغیر کے غیر مقلدوں کی وکالت کی) کی اس تحریر سے سرسید احمد خان کے بیان کی تصدیق ہوتی ہے، وہ کہتا ہے:-

اس گروہ اہل حدیث کے خیر خواہ وفاداری رعایا برٹش گورنمنٹ ہونے پر ایک بڑی اور روشن دلیل یہ ہے کہ یہ لوگ برٹش گورنمنٹ کے زیر حمایت رہنے کو اسلامی سلطنتوں کے ماتحت رہنے سے بہتر سمجھتے ہیں۔ ۲۰۳

آخر کیا بات ہے کہ اسلام کے دعویدار ایک فرقے کو خود مسلمانوں کی سلطنت میں وہ امن نہیں مل رہا ہے جو اسلام کے دشمنوں کی سلطنت میں مل رہا ہے۔ ہر ذی عقل اس کی حقیقت تک پہنچ سکتا ہے اس کیلئے تفصیل کی ضرورت نہیں۔

ملکہ وکٹوریہ کے جشن جوبلی پر مولوی محمد حسین بٹالوی نے جو سپاس نامہ پیش کیا اس میں بھی یہ اعتراف موجود ہے۔ آپ نے فرمایا: اس گروہ کو اس سلطنت کے قیام و استحکام سے زیادہ مسرت ہے اور ان کے دل سے مبارک باد کی صدائیں زیادہ زور کے ساتھ نعرہ زن ہیں۔ ۲۰۴

یہی آدمی ایک اور جگہ تحریر کرتا ہے:

جو 'اہل حدیث' کہلاتے ہیں وہ ہمیشہ سے سرکار انگریز کے نمک حلال اور خیر خواہ رہے ہیں اور یہ بات بار بار ثابت ہو چکی ہے اور سرکاری خط و کتابت میں تسلیم کی جا چکی ہے۔ ۲۰۵

یہود و نصاریٰ کو مسلمانوں کے جذبہ جہاد سے ہمیشہ ڈر لگتا رہتا ہے۔ ۱۸۵۷ء کے فوراً بعد انگریزوں کے مفاد میں اس جذبے کو سرد کرنے کی ضرورت تھی چنانچہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے جہاد کے خلاف ۱۲۹۲ھ / ۱۸۶۱ء میں ایک رسالہ 'الاقتصاد فی مسائل الجہاد' تحریر فرمایا جس پر بقول مسعود عالم ندوی حکومت برطانیہ نے مصنف کو انعام سے نوازا۔ ۲۰۶

آپ نے بار بار لفظ 'اہل حدیث' سنا جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے کہ اس فرقے کو پہلے 'وہابی' کہتے تھے انگریزوں کی اعانت اور عقائد میں سلف صالحین سے اختلاف کی بناء پر برصغیر کے لوگ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے بعد ان سے نفرت کرنے لگے اس لئے وہابی نام بدلوا کر 'اہل حدیث' نام رکھنے کی درخواست کی گئی۔ یہ اقتباس ملاحظہ فرمائیں:-

بناء بریں اس فرقے کے لوگ اپنے حق میں اس لفظ 'وہابی' کے استعمال پر سخت اعتراض کرتے ہیں اور کمال ادب و انکساری کے ساتھ گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں وہ سرکاری طور پر اس لفظ وہابی کو منسوخ کر کے اس لفظ کے استعمال سے ممانعت کا حکم نافذ کرے اور ان کو 'اہل حدیث' کے نام سے مخاطب کیا جائے۔ ۲۰۷

حکومت برطانیہ کے نام مولوی حسین بٹالوی کی انگریزی درخواست کا اردو ترجمہ جس میں حکومت برطانیہ سے وہابی کی جگہ اہل حدیث نام منظور کرنے کی درخواست کی گئی ہے۔

از جانب ابوسعید محمد حسین لاہوری، ایڈیٹر اشاعت السنۃ و وکیل اہل حدیث ہند، خدمت جناب سیکریٹری گورنمنٹ!

میں آپ کی خدمت میں سطور ذیل پیش کرنے کی اجازت اور معافی کا درخواست گارہوں۔ ۱۸۸۶ء میں میں نے ایک مضمون اپنے ماہواری رسالہ اشاعت السنۃ میں شائع کیا تھا جس میں اس بات کا اظہار کیا تھا کہ لفظ وہابی جس کو عموماً باغی و نمک حرام کے معنی میں استعمال کیا جاتا ہے کا استعمال، مسلمانان ہندوستان کے اس گروہ کے حق میں جو اہل حدیث کہلاتے ہیں اور وہ ہمیشہ سے سرکار انگریز کے نمک حلال و خیر خواہ رہے ہیں اور یہ بات (سرکاری وفاداری و نمک حلالی) بارہا ثابت ہو چکی ہے اور سرکاری خط و کتابت میں تسلیم کی جا چکی ہے، مناسب نہیں۔ (خط کشیدہ جملہ خاص طور پر قابل غور ہیں)۔

بناء بریں اس فرقہ کے لوگ اپنے حق میں اس لفظ کے استعمال پر سخت اعتراض کرتے ہیں اور کمال ادب و انکساری کے ساتھ گورنمنٹ سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ (ہماری وفاداری، جاں نثاری اور نمک حلالی کے پیش نظر) سرکاری طور پر اس لفظ وہابی کو منسوخ کر کے اس لفظ کے استعمال کی ممانعت کا حکم نافذ کرے اور ان کو اہل حدیث کے نام سے مخاطب کیا جاوے۔ اس مضمون کی ایک کاپی بذریعہ عرضداشت میں (محمد حسین بٹالوی) نے پنجاب گورنمنٹ کو بھی ارسال کی ہے تاکہ اس مضمون کی طرف توجہ دے اور گورنمنٹ ہند کو بھی اس پر متوجہ فرمادے اور فرقہ کے حق میں استعمال لفظ وہابی سرکاری خط و کتابت میں موقوف کیا جاوے اور اہل حدیث کے نام سے مخاطب کیا جاوے۔ اس درخواست کی تائید کیلئے اور اس امر کی تصدیق کیلئے کہ یہ درخواست کل ممبران اہل حدیث پنجاب و ہندوستان کی طرف سے ہے۔ (پنجاب و ہندوستان کے تمام غیر مقلد علماء یہ درخواست پیش کرنے میں برابر کے شریک ہیں) اور ایڈیٹر اشاعت السنۃ ان سب کی طرف سے وکیل ہے۔ میں (محمد حسین بٹالوی) نے چند قطعات محضر نامہ گورنمنٹ میں پیش کئے جن پر فرقہ اہل حدیث تمام صوبہ جات ہندوستان کے دستخط ثبت ہیں اور ان میں اس درخواست کی بڑے زور سے تائید پائی جاتی ہے۔ چنانچہ آنریبل سرچارلس ایچی سن صاحب بہادر (جو اس وقت پنجاب کے لیفٹیننٹ گورنر تھے) نے گورنمنٹ ہند کو اس درخواست کی طرف توجہ دلا کر اس درخواست کو باجائز گورنمنٹ ہند منظور فرمایا اور اس استعمال لفظ وہابی کی مخالفت اور اجراء نام اہل حدیث کا حکم پنجاب میں نافذ فرمایا جائے۔

میں ہوں آپ کا نہایت ہی فرمانبردار خادم

ابوسعید محمد حسین

ایڈیٹر اشاعت السنۃ

عالمی حالات پر وہ بصیرت پیدا کریں جو ہم کو نیند سے جگا دے اس وقت ہمیں بڑی ہوشیاری کی ضرورت ہے۔ جو ہر ایمان کو سنبھالنے کی ضرورت ہے، صدیوں سے ہمارے اکابر جس صراطِ مستقیم پر چلتے رہے اس صراطِ مستقیم پر چلنے کی ضرورت ہے، ہر ہاتھ جھٹک کر دامنِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تھامنے کی ضرورت ہے۔

مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہم اوست
اگر باو نرسیدی تمام بولہی است

اس کا حل یہی ہے کہ ہم حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اس ہدایت پر عمل کریں۔

الحديث..... سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سوادِ اعظم کی پیروی کرو۔ (بحوالہ مشکوٰۃ، ص ۳۰۔ سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن باب سوادِ اعظم، ص ۳۰۳)

جتنے فرقوں کا اس کتاب میں آگے ذکر کیا جائے گا سارے قرآن و اسلام کی باتیں کرتے ہیں مگر اپنے کفریہ عقائد سے تو بہ نہیں کرتے اور کفریہ عقائد رکھنے والوں کو اپنا پیشوا اور امام مانتے ہیں ان کی برسیاں مناتے ہیں ان کی شان میں کالم لکھتے ہیں۔

اس وقت دنیا میں واحد مسلک اہلسنت و جماعت سنی حنفی بریلوی ہے جو کسی بھی نیک ہستی کی شان میں بکواس نہیں کرتا حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر ہر نیک ہستی کا ادب و احترام کرتا ہے ورنہ دیگر فرقوں نے تو حد کر دی آگے ان کے کفریہ عقائد پڑھیں آپ کا دل کانپ اٹھے گا، میرا بھی قلم آگے نہیں بڑھ رہا، ہاتھ کانپ رہے ہیں مگر اس اُمت پر یہ واضح کرنا ہے کہ قرآن و حدیث کی باتوں کے پیچھے، اسلام کی محبت کی باتوں کے پیچھے، تبلیغوں اور ڈالر اور ریال کی یلغار کے پیچھے کیا عزائم ہیں یہ لوگ شہد دکھا کر زہر کھلا رہے ہیں قوم کو فتنوں کے دلدل میں دھکیل رہے ہیں۔

اس اُمت میں تہتر فرقے ہونا برحق ہیں کیونکہ خیر صادق شہنشاہِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا وہ کیسے نہیں ہو سکتا۔
اُمتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تہتر مذہبوں میں بٹ جائے گی جن میں صرف ایک مذہب جنتی ہوگا۔

حدیث شریف..... حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل بہتر (72) مذہبوں میں بٹ گئے اور میری اُمت تہتر (73) مذہبوں میں بٹ جائے گی ان میں ایک مذہب والوں کے سوا باقی تمام مذاہب جہنمی ہوں گے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض یا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! وہ ایک مذہب والے کون ہیں؟ (یعنی ان کی پہچان کیا ہے؟) سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا وہ لوگ اسی مذہب پر قائم رہیں گے جس پر میں ہوں اور میرے صحابہ کرام (علیہم الرضوان) ہیں۔ (بحوالہ ترمذی، ص ۸۹۔ مشکوٰۃ شریف، ص ۳۰)

یہ درخواست گورنر سر چارلس اپچی سن کو دی گئی اور انہوں نے تائیدی نوٹ کے ساتھ گورنمنٹ آف انڈیا کو بھیجی اور وہاں سے منظوری آگئی اور ۱۸۸۸ء میں حکومت مدراس، حکومت بنگال، حکومت یوپی، حکومت سی پی، حکومت بمبئی وغیرہ نے مولوی محمد حسین کو اس کی اطلاع دی۔ سر سید احمد خان نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:-

جناب مولوی محمد حسین نے گورنمنٹ سے درخواست کی تھی کہ اس فرقے کو جو درحقیقت اہل حدیث ہے، گورنمنٹ اس کو وہابی کے نام سے مخاطب نہ کرے۔ مولوی محمد حسین کی کوشش سے گورنمنٹ نے منظور کر لیا ہے کہ آئندہ گورنمنٹ کی تحریرات میں اس فرقے کو 'وہابی' کے نام سے تعبیر نہ کیا جاوے بلکہ 'اہل حدیث' کے نام سے موسوم کیا جاوے۔ ۲۰۸

اب آپ کو تاریخ کی روشنی میں فرقہ اہل حدیث (جو اصل میں غیر مقلد ہے) کی حقیقت معلوم ہوگئی۔ یہ فرقہ اہل سنت کا سخت مخالف ہے اور اجتہاد کا دعویٰ کرتا ہے۔ فلسطین کے مشہور عالم اور جامعہ ازہر مصر کے استاد علامہ یوسف بن اسماعیل نبھانی (م۔ ۱۳۵۰ھ / ۱۹۳۲ء) جو نابلس کے قاضی اور محکمہ انصاف کے وزیر بھی رہ چکے ہیں فرماتے ہیں:-

وہ مدعی اجتہاد ہیں مگر زمین میں درپے فساد ہیں، اہل سنت کے مذاہب میں کسی مذہب پر بھی گامزن نہیں ہوتے۔ شیطان ان میں سے نئی نئی جماعتیں تیار کرتا رہتا ہے جو اہل اسلام کے ساتھ برسر پیکار ہیں۔ ۲۰۹

غیر مقلدین اہل حدیث وہابیوں کے پوشیدہ راز

عقیدہ..... غیر مقلدین اہل حدیث وہابیوں کے نزدیک کافر کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے۔ اس کا کھانا جائز ہے۔

(بحوالہ دلیل الطالب ص ۴۱۳۔ مصنف نواب صدیق حسن خان اہل حدیث) ☆ (بحوالہ عرف الجاری ص ۲۴۷ مصنف نور الحسن خاں اہل حدیث)

عقیدہ..... اہل حدیث کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مزار مبارک کی زیارت کیلئے سفر کرنا جائز نہیں۔

(بحوالہ: کتاب عرف الجاری، صفحہ ۲۵۷)

عقیدہ..... اہل حدیث کے نزدیک لفظ اللہ کے ساتھ ذکر کرنا بدعت ہے۔ (بحوالہ: کتاب النبیان المرصوص، صفحہ ۱۷۳)

عقیدہ..... اہل حدیث کے نزدیک بدن سے کتنا ہی خون نکلے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ (بحوالہ: کتاب دستور المثنیٰ)

عقیدہ..... اہل حدیث وہابیوں کا امام ابن تیمیہ لکھتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین سو سے زیادہ مسئلوں میں

غلطی کی ہے۔ (بحوالہ: کتاب فتاویٰ حدیثیہ، صفحہ ۸۷)

عقیدہ..... اہل حدیث کے نزدیک خطبہ میں خلفائے راشدین کا ذکر کرنا بدعت ہے۔ (بحوالہ: کتاب ہدیۃ المہدی، صفحہ ۱۱۰)

عقیدہ..... اہل حدیث کے نزدیک متعہ جائز ہے۔ (بحوالہ: کتاب ہدیۃ المہدی، صفحہ ۱۱۸)

عقیدہ..... اہل حدیث کے نزدیک صحابہ کرام علیہم الرضوان کے اقوال حجت نہیں ہیں۔ (بحوالہ: کتاب ہدیۃ المہدی، صفحہ ۲۱۱)

عقیدہ..... امام الوہابیہ محمد بن عبدالوہاب نجدی اپنی کتاب اوضح البراہین صفحہ نمبر ۱۰ پر لکھتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزار

گرا دینے کے لائق ہے اگر میں اس کے گرا دینے پر قادر ہو گیا تو گرا دوں گا۔ (معاذ اللہ)

عقیدہ..... بانی وہابی مذہب محمد بن عبدالوہاب نجدی کا یہ عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم و تمام مسلمانانِ دیار مشرک و کافر ہیں اور ان سے

قتل و قتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے۔ (ماخوذ حسین احمد مدنی، الشہاب الثاقب، صفحہ ۴۳)

عقیدہ..... اہل حدیث کے نزدیک فجر کی نماز کے واسطے علاوہ تکبیر کے دو اذانیں دینی چاہئے۔ (بحوالہ: اسرار اللغٹ پارہ دہم ص ۱۱۹)

عقیدہ..... اہل حدیث امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام مالک، امام احمد رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کھلے عام گالیاں دیتے ہیں۔

عقیدہ..... اہل حدیث اپنے سوا تمام مسلمانوں کو گمراہ اور بے دین سمجھتے ہیں۔

عقیدہ..... اہل حدیث کے نزدیک جمعہ کی دو اذانیں حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جاری کردہ بدعت ہے۔

عقیدہ..... اہل حدیث کے نزدیک چوتھے دن کی قربانی جائز ہے۔

عقیدہ..... اہل حدیث کے نزدیک تراویح بارہ رکعت ہیں، بیس رکعت پڑھنے والے گمراہ ہیں۔

عقیدہ..... اہل حدیث کے نزدیک فقہ بدعت ہے۔

عقیدہ..... اہل حدیث کے نزدیک حالت حیض میں عورت پر طلاق نہیں پڑتی ہے۔ (بحوالہ روضہ ندیہ، صفحہ ۲۱۱)

عقیدہ..... اہل حدیث کے نزدیک تین طلاقیں تین نہیں بلکہ ایک طلاق ہے۔

عقیدہ..... اہل حدیث کے نزدیک ایک ہی بکری کی قربانی بہت سے گھروالوں کی طرف سے کفایت کرتی ہے اگرچہ سو آدمی ہی

ایک مکان میں کیوں نہ ہوں۔ (بحوالہ بدورالابہلہ، صفحہ ۳۳۱)

عقیدہ..... اہل حدیث مذہب میں منی پاک ہے۔ (بحوالہ بدورالابہلہ، صفحہ ۱۵ دیگر کتب بالا)

عقیدہ..... اہل حدیث مذہب میں مرد ایک وقت میں جتنی عورتوں سے چاہے نکاح کر سکتا ہے اس کی حد نہیں کہ چار ہی ہو۔

(بحوالہ: ظفر اللہ رضی، صفحہ ۱۴۱، ۱۴۲ نواب صاحب)

WWW.NAFSEISLAM.COM

عقیدہ..... اہل حدیث کے نزدیک زوال ہونے سے پہلے جمعہ کی نماز پڑھنا جائز ہے۔ (بحوالہ کتاب بدورالابہلہ، صفحہ ۷۱)

عقیدہ..... اہل حدیث کے نزدیک اگر کوئی قصداً (جان بوجھ کر) نماز چھوڑ دے اور پھر اس کی قضا کرے تو قضا سے کچھ فائدہ نہیں

وہ نماز اس کی مقبول نہیں اور نہ اس نماز کی قضا کرنا اس کے ذمہ واجب ہے وہ ہمیشہ گنہگار رہے گا۔ (بحوالہ دلیل الطالب، صفحہ ۲۵۰)

یہ نام نہاد اہل حدیث وہابی مذہب کے عقائد و نظریات ہیں۔ یہ قوم کو حدیث حدیث کی پٹی پڑھا کر ورغلا تے ہیں۔

ان کے چند اہم اصول ہیں وہ اصول ملاحظہ فرمائیں۔

اہل حدیث مذہب کے چند اہم اصول

اصول نمبر ۱..... ان کا سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ اگلے زمانے کے بزرگوں کی کوئی بات ہرگز نہ سنی جائے چاہے وہ ساری دنیا کے مانے ہوئے بزرگ کیوں نہ ہوں۔

اصول نمبر ۲..... غیر مقلدین اہل حدیث مذہب کا دوسرا اہم اصول یہ ہے کہ قرآن مجید کی تفسیر لکھنے والے بڑے بڑے مفسرین اور قرآن و حدیث سے مسائل نکالنے والے بڑے بڑے مجتہدین میں سے کسی کی کوئی تفسیر اور کسی مجتہدین کی کوئی بات ہرگز نہ مانی جائے۔

اصول نمبر ۳..... تیسرا اہم اصول یہ ہے کہ ہر مسئلے میں آسان صورت اختیار کی جائے (چاہے وہ دین کے منافی ہو) اور اگر اس کے خلاف کوئی حدیث پیش کرے تو اسے ضعیف کا اسٹیپ لگا کر ماننے سے انکار کر دیا جائے جو حدیثیں اپنے مطلب کی ہیں ان کو اپنا لیا جائے اس لئے کہ انسان کی خاصیت ہے کہ وہ آسانی پسند کرتا ہے۔ تو حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی سب ہمارے (نام نہاد اہل حدیث وہابی) مذہب کی آسانی دیکھ کر اپنا پرانا مذہب چھوڑ دیں گے اور غیر مقلد ہو کر ہمارا نیا مذہب قبول کر لیں گے۔ اس کے چند نمونے یہ ہیں۔

- ☆ تراویح لوگ زیادہ نہیں پڑھ سکتے تھک جاتے ہیں لہذا آٹھ پڑھا کر فارغ کر دیا جائے۔
- ☆ قربانی تین دن کی قصائی اور کام کاج کی مارا ماری کی وجہ سے چوتھے دن کی جائے یہ آسان ہے۔
- ☆ طلاق دیکر آدمی بے چارہ بدحواس پڑا رہتا ہے لہذا ایسی مشین تیار کی جائے کہ طلاقیں تین ڈالو باہر نکالو تو ایک طلاق نکلے۔
- ☆ بزرگوں کے معاملات قرآن کی تفسیریں ترقی یافتہ دور میں کون پڑھے بس اپنی من مانی کئے جاؤ قرآن تمہارے سامنے ہے۔

ابن تیمیہ ۶۶۱ھ میں پیدا ہوا اور ۷۲۸ھ میں مرا۔ ابن تیمیہ وہ شخص تھا جس کو غیر مقلدین اہل حدیث وہابی حضرات اپنا امام تسلیم کرتے ہیں مگر وہ گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے اس نے بہت سے مسائل میں علماء حق کی مخالفت کی ہے یہاں تک کہ اس نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کیلئے مدینہ طیبہ کے سفر کو گناہ قرار دیا ہے اس کا عقیدہ ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی مرتبہ نہیں اور یہ بھی اس کا عقیدہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی ذات میں تغیر و تبدل ہوتا ہے۔

☆ اس اُمت کے امام شیخ احمد صاوی مالکی علیہ الرحمۃ اپنی تفسیر جلد اول کے صفحہ نمبر ۹۶ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ابن تیمیہ حنبلی کہلاتا تھا حالانکہ اس مذہب کے اماموں نے بھی اس کا رد کیا ہے یہاں تک علماء نے فرمایا کہ وہ گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہے۔

☆ علامہ شہاب الدین بن حجر کی شافعی علیہ الرحمۃ اپنی فتاویٰ حدیثیہ کے صفحہ نمبر ۱۱۶ پر ابن تیمیہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ ابن تیمیہ کہتا ہے کہ جہنم فنا ہو جائے گی اور یہ بھی کہتا ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام معصوم نہیں ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کوئی مرتبہ نہیں ہے ان کو وسیلہ نہ بنایا جائے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی نیت سے سفر کرنا گناہ ہے ایسے سفر میں نماز کی قصر جائز نہیں جو شخص ایسا کرے گا وہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت سے محروم رہے گا۔

☆ آٹھویں صدی ہجری کے عظیم اندلسی مورخ ابو عبد اللہ بطوطہ اپنے سفر نامہ میں ابن تیمیہ کا ذکر اس طرح کرتے ہیں، گو ابن تیمیہ کو بہت سے فنون میں قدرت تکلم تھی لیکن دماغ میں کسی قدر فتور آ گیا تھا۔ (رحلہ ابن بطوطہ مطبع دارالاحیاء التراث العربی بیروت صفحہ ۹۵ و مطبع خیریہ صفحہ ۶۸) ☆ (ترجمہ: رئیس احمد جعفری ندوی صفحہ ۱۲۶ مطبوعہ ادارہ درس اسلام)

دماغ میں خرابی اور فتور کی وجہ سے جب ابن تیمیہ نے بہت سے مسائل میں اجماع اُمت کی مخالفت کی یہاں تک کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی اعتراض کا نشانہ بنایا تو اہلسنت و جماعت حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی ہر مذہب کے علماء نے ابن تیمیہ کا رد کیا اور اسے گمراہ قرار دیا۔ لیکن غیر مقلدین نام نہاد وہابی اہلحدیث کہ جن کے دلوں میں کھوٹ اور کجی پائی جاتی ہے انہوں نے دماغی خلل رکھنے والے ابن تیمیہ کی پیروی کر لی اور اسے اپنا امام و پیشوا بنالیا۔

اہل حدیث مذہب والوں نے نیک اور قد آور شخصیات ائمہ اربعہ کو امام نہ مانا اور ان کی تقلید یعنی پیروی کو حرام لکھا تو ان کو سزا ملی کہ ابن تیمیہ جیسا ذلیل ان لوگوں کا امام بنا اور انہوں نے اسے تسلیم بھی کیا۔

غیر مقلدین کو وہابی کیوں کہا جاتا ہے ؟

بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ وہابی تو اللہ تعالیٰ کا نام ہے حالانکہ یاد رہے اللہ تعالیٰ کا نام وہابی نہیں ہے بلکہ وہاب ہے۔ غیر مقلدین اہل حدیث کو محمد بن عبدالوہاب نجدی کی پیروی ہی کے سبب وہابی کہا جاتا ہے لیکن اس نام کو پسند کرتے ہوئے مشہور مقلدین مولوی محمد حسین بٹالوی نے انگریز گورنمنٹ سے بڑی کوششوں کے بعد نام اہل حدیث منظور کرایا۔

سعودیہ عرب پر قابض نجدیوں کا کیا عقیدہ ہے ؟

سعودیہ عرب پر قابض نجدیوں کا انہی وہابی عقائد رکھنے والوں سے گہرا تعلق ہے سعودی بھی محمد بن عبدالوہاب نجدی کی پیداوار ہیں اور اسے اپنا پیشوا مانتے ہیں یہی وجہ ہے کہ پاکستان میں غیر مقلدین اہل حدیث پر وہ مکمل مہربان ہیں۔ کروڑوں، اربوں ریال ان کو امداد ملتی ہے جگہ جگہ مسجدیں ان کی کہا سے آئیں سارا سعودیہ کا چندہ ہے اب غیر مقلدین اہل حدیث فخر کے ساتھ اپنا تعلق وہابیت اور محمد بن عبدالوہاب نجدی سے جوڑتے ہیں اور ریالوں کی جھنکار سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔ جماعة الدعوة، الدعوة والاشرار، لشکر طیبہ، جمعیت اہل حدیث، تحریک اہل حدیث، اہل حدیث یوتھ فورس، غرباء اہل حدیث سلفی تحریک (جتنے بھی سلفی لگاتے ہیں یہ تلفی ہیں سلفی نہیں ہیں۔ سلفی سے سلف و صالحین کے پیروکار مراد ہے مگر یہ کسی کے پیروکار نہیں) غرباء اہل حدیث یہ ساری تنظیمیں اہل حدیث وہابی گروپ سے تعلق رکھتی ہے۔

ڈاکٹر ذاکر نائیک بھی اہل حدیث ہے

دورِ حاضرہ کا مشہور اسکالر، کوٹ ٹائی میں ملبوس ماڈرن اسلام کا شیدائی ڈاکٹر ذاکر نائیک بھی غیر مقلدین اہل حدیث فرقے سے تعلق رکھتا ہے کچھ عرصے سے قبل نجی ٹی وی چینل سے بات کرتے ہوئے ڈاکٹر شاہد مسعود کے ایک سوال کے جواب میں اس نے کہا کہ میرا تعلق اہل حدیث فرقے سے ہے اور میں ذاتی طور پر اہل حدیث ہوں۔ (جیو ٹی وی، انٹرویو ۲۰۰۸ء)

نتیجہ..... ڈاکٹر ذاکر نائیک کے جواب سے واضح ہو گیا کہ جو عقائد آپ نے پچھلے صفحے پر غیر مقلدین فرقے کے ملاحظہ کئے وہی عقائد ڈاکٹر ذاکر نائیک کے ہیں۔

☆ ذاکر نائیک سے اگر ہندو سوال کریگا تو جواب میں اس کو وہ میرے بھائی کہہ کر مخاطب کرتا ہے۔ (کتاب: خطباتِ ذاکر نائیک صفحہ نمبر ۲۵۹۔ مطبوعہ شی بک پوائنٹ اردو بازار کراچی)

☆ قرآن و حدیث میں یہ ذکر کہیں بھی نہیں ہے کہ عورتیں مساجد میں نہیں جاسکتیں۔ (ایضاً، ص ۲۷۲)

تبصرہ..... کیا ذاکر نائیک نے تمام حدیثیں پڑھ لیں؟

☆ اسلام میں فرقوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ (ایضاً، ص ۳۱۶)

تبصرہ..... جب ڈاکٹر ذاکر نائیک کے نزدیک فرقوں کی کوئی گنجائش نہیں ہے تو پھر ٹی وی چینلز پر اپنے آپ کو اہل حدیث فرقے کا مولوی کیوں کہلاتے ہیں؟

☆ جب کسی مسلمان سے پوچھا جاتا ہے کہ تم کون ہو تو عموماً جواب ملتا ہے کہ میں سنی ہوں یا میں شیعہ ہوں اسی طرح کچھ لوگ اپنے آپ کو حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کہتے ہیں اور کوئی یہ کہتا ہے کہ میں دیوبندی ہوں یا بریلوی ہوں۔ ایسے لوگوں سے پوچھا جاسکتا ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا تھے؟ کیا وہ حنبلی، شافعی، حنفی یا مالکی تھے؟ بالکل نہیں۔ (ایضاً، ص ۳۱۷)

تبصرہ..... جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سنی، حنبلی، حنفی، شافعی اور مالکی نہ تھے تو کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اہل حدیث تھے؟ بالکل نہیں۔

☆ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لکھنا پڑھنا نہیں جانتے تھے۔ (معاذ اللہ) (ایضاً، ص ۵۷، ۵۸)

تبصرہ..... ڈاکٹر ذاکر نائیک اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیان کی ہوئی حدیثیں پڑھ کر خود کو پڑھا لکھا ظاہر کرتا ہے اور جن کی حکمت و دانائی سے بھرپور حدیثیں بیان کرتا ہے اس نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے متعلق یہ کہتا ہے کہ وہ (معاذ اللہ) پڑھے لکھے نہ تھے دوسری زبان میں یوں سمجھ لیں کہ نائیک نے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان پڑھا لکھا۔ کیا اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان پڑھا کہنے والا خود پڑھا لکھا ہو سکتا ہے؟ یا جاہل؟

☆ تین طلاقیں تین نہیں بلکہ ایک ہے۔ (طلاق کے عنوان سے سی ڈی میں بیان)

تبصرہ..... تین طلاق کے تین ہونے پر پوری اُمتِ مسلمہ کا اجماع ہے اور ڈاکٹر ذاکر نائیک کے نزدیک تین طلاقیں ایک ہیں لہذا اجماع اُمت کا انکار کرنے والا گمراہ ہے۔

☆ معرکہ کربلا سیاسی جنگ تھی اور یزید پلید کو 'رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' کہا۔ (مشہور سی ڈی سوالات کے جوابات۔ سی ڈی ادارے کے پاس موجود ہے)

تبصرہ..... ڈاکٹر ذاکر نائیک نے معرکہ کربلا کو سیاسی جنگ قرار دے کر گھرانہ اہل بیت کی قربانیوں کا مذاق اُڑایا اور دشمن اسلام اور دشمن اہل بیت یزید پلید کو 'رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ' کہہ کر یہ ثابت کر دیا کہ میں یزید ہوں۔

☆ مزارات پر حاضری دینا، غیر اللہ کا وسیلہ پیش کرنا اور میلاد کی محافل کا انعقاد شرک ہے۔

تبصرہ..... ڈاکٹر ذاکر نائیک دراصل ہندوستان کے شہر مدراس کا رہنے والا ہے یعنی مدراسی ہے نہ وہ کسی دارالعلوم سے فارغ التحصیل ہے یعنی وہ عالم دین نہیں ہے اپنی طرف سے جو جواب سمجھ میں آتا ہے وہ دینا شروع کر دیتا ہے اگر وہ واقعی عالم دین ہوتا تو ایسے جوابات ہرگز نہ دیتا لہذا ذاکر نائیک سے ہماری گزارش ہے کہ وہ علم دین سیکھ لے تاکہ گمراہیت سے بچ جائے۔

☆ فجر کی سنتوں کی کوئی خاص اہمیت نہیں ہے مولویوں نے اسے اہمیت والا بنا دیا ہے۔ (پروگرام پیس ٹی وی چینل ۲۰۰۷ء)

تبصرہ..... ڈاکٹر ذاکر نائیک اگر صحاح ستہ پڑھ لیتا یعنی بخاری شریف، مسلم شریف، ابوداؤد شریف وغیرہ پڑھ لیتا تو کبھی اس طرح اہمیت والی عبادت کو غیر اہم قرار نہ دیتا مگر افسوس کہ اس نے کبھی علم سیکھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔

☆ ذاکر نائیک سے کوئی بھی سوال کیا جائے تو فوراً جواب آتا ہے سورہ انفال آیت ۷۱ حالانکہ کوئی شخص بھی اس طرح برجستہ جواب نہیں دے سکتا۔ میں ڈاکٹر ذاکر نائیک پر الزام نہیں لگاتا آپ خود ہی تحقیق کر لیں جو یہ آیت نمبر بتاتا ہے اس میں سوال کا جواب ہوتا ہی نہیں ہے یعنی اپنی طرف سے آیت نمبر کہہ کر قرآنی آیت کا مفہوم ہٹا کر آگے بڑھ جاتا ہے تحقیق ضرور کیجئے گا۔

محترم بھائیو! یہ چند جھلکیاں ڈاکٹر ذاکر نائیک کے علم کی تھیں اس کے علاوہ جتنے بھی اہل حدیث فرقے کے عقائد و نظریات ہیں یہ انہی عقائد و نظریات پر کاربند ہے لہذا عوام الناس کو چاہئے کہ وہ ایسے لوگوں کے خطبات سننے سے پرہیز کریں۔ یاد رکھئے تقابل ادیان کا علم رٹ لینے سے فقط کوئی عالمی مذہبی اسکالر نہیں بن جاتا بلکہ علم کے ساتھ رب کا فضل بھی ہونا چاہئے جو صرف سنی صحیح العقیدہ شخص کو ہی مل سکتا ہے۔

جماعت المسلمین نامی فرقے کے عقائد و نظریات

فرقہ مسعودیہ یعنی جماعت المسلمین نامی نام نہاد انتہا پسند، ضال اور مضل فرقوں کی فہرست میں ایک جدید اضافہ ہے اس کے فرقے کا بانی امیر اور امام مسعود احمد BSC ہے جو اس فرقے کی تشکیل سے قبل غیر مقلدین نام نہاد اہل حدیث کی مختلف فرقہ وارانہ جماعتوں کے ساتھ وابستہ رہنے کی وجہ سے کفر و شرک کے دلدل میں بری طرح پھنسا ہوا تھا یہ اعتراف خود مولوی مسعود احمد نے اپنی کتاب خلاصہ تلاش حق کے صفحہ نمبر ۴ پر کیا ہے۔

مولوی مسعود احمد اہل حدیث فرقے میں مقبولیت حاصل کرنے کے بعد ۱۳۸۵ھ میں جماعت المسلمین کا قیام عمل میں لایا۔ یہ فرقہ مسعودیہ جو کہ جماعت المسلمین کے نام سے کام کر رہا ہے یہ اہل حدیث سے ملتا جلتا ہے اس کے عقائد غیر مقلدانہ ہیں۔

فرقہ مسعودیہ کے باطل عقائد

عقیدہ..... جماعت المسلمین فرقہ صحیح ہے باقی تمام لوگ بے دین و گمراہ ہیں یہ جماعت المسلمین فرقے کا عقیدہ ہے۔

عقیدہ..... امام ابو حنیفہ، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، امام مالک علیہم الرضوان کی تقلید حرام ہے۔

عقیدہ..... مولوی مسعود احمد نے اپنی کتاب تاریخ السلام والمسلمین کے صفحہ نمبر ۶۳۹ پر صرف دس ازواج مطہرات کو شامل کیا

WWW.NAFSEISLAM.COM

جبکہ تین ازواج مطہرات کا ذکر مناسب نہ سمجھا۔

اس طرح اولاد رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا عنوان قائم کر کے لکھا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صرف ایک صاحبزادے حضرت ابراہیم

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر ملتا ہے، باقی سب (معاذ اللہ) جھوٹ ہے۔ مولوی مسعود نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ایک صاحبزادہ لکھ کر

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کنیت ابوالقاسم کا مذاق اڑایا۔

عقیدہ..... مولوی مسعود احمد نے اپنی کتاب خلاصہ تلاش حق کے صفحہ نمبر ۱۹۷ پر اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو

کم فہم سوء ظن اور گناہ میں مبتلا لکھا ہے۔

عقیدہ..... مولوی مسعود احمد نے اپنی کتاب تاریخ الاسلام والمسلمین کے صفحہ نمبر ۶۴۱ پر صحابہ کرام علیہم الرضوان کو جھوٹا اور گنہگار لکھا ہے۔

عقیدہ..... مولوی مسعود احمد نے اپنی کتاب خلاصہ تلاش حق کے صفحہ نمبر ۵۴ پر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف

بات کی ہے کیونکہ رفع یدین نہ کرنے والی حدیث انہی سے روایت ہے۔

عقیدہ..... مولوی مسعود احمد اپنی کتاب خلاصہ تلاش حق کے صفحہ نمبر ۱۷۷/۱۸۱ پر لکھتا ہے کہ جو امام مقتدیوں کو اپنے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنے کا موقع نہ دے وہ بدعتی ہے۔

آگے اپنی کتاب بدعت حسنہ کی شرعی حیثیت نامی کتاب کے صفحہ نمبر ۹ پر لکھتا ہے کہ بدعت کفر ہے سب سے بدتر کام تو کفر اور شرک کے کام ہیں لہذا بدعت کفر اور شرک سے کسی طرح کم نہیں۔

عقیدہ..... مولوی مسعود احمد صلوٰۃ تراویح اور صلوٰۃ تہجد دونوں کو ایک ہی نماز قرار دیتے ہیں اس کا ذکر انہوں نے اپنی کتاب منہاج المسلمین صفحہ ۲۱۹، ۲۸۳ اور تاریخ الاسلام والمسلمین کے صفحہ ۱۱۵ پر کیا ہے کہ قیام رمضان دراصل قیام اللیل یا تہجد ہی ہے قیام رمضان کو گھر میں پڑھنا افضل ہے۔

اس کے علاوہ بھی بہت سی بکواس اور کفریات فرقہ مسعودیہ کے ہیں جماعت المسلمین کے لوگ اب بھی ان کتابوں کو مانتے ہیں اور یہی عقیدہ رکھتے ہیں لیکن آپ کے سامنے بیٹھے بول بولیں گے تاکہ لوگ ان کے قریب آئیں اور یہ لوگوں کو گمراہ کر سکیں۔

فرقہ مسعودیہ المعروف جماعت المسلمین کی ہر چھوٹی بڑی کتابوں میں پمفلٹ میں پوسٹروں میں یہ عبارت لکھی ہوئی ہوتی ہے:-

جماعت المسلمین کی دعوت

WWW.NAFSEISLAM.COM

ہمارا حاکم..... صرف اللہ..... غیر اللہ نہیں۔

ہمارا امام..... صرف ایک یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم..... امتی نہیں۔

ہمارا دین..... صرف ایک..... یعنی اسلام..... فرقہ وارانہ نہیں۔

ہمارا نام..... صرف ایک..... یعنی مسلم..... فرقہ وارانہ نام نہیں۔

ہماری محبت کی بنیاد..... صرف ایک..... یعنی اللہ تعالیٰ..... دنیاوی تعلقات نہیں۔

ہمارے فخر کا سبب..... صرف ایک..... یعنی ایمان..... وطن و زبان نہیں۔

اس خوبصورت دعوت کی آڑ میں سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کیا جاتا ہے کیا ہر مسلمان کا یہ ایمان و عقیدہ نہیں۔ یہ لوگ سامنے یہ عقائد پیش کرتے ہیں اور اندر کتابوں میں کفریات کی بھرمار ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس فرقے کے شر سے

بچائے۔ (آمین)

فائدہ..... اس حدیث شریف سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ اُمت تہتر مذہبوں میں بٹے گی لیکن ان میں صرف ایک مذہب والے جنتی ہوں گے باقی سب جہنمی ہوں گے اور جنتی مذہب والوں کی پہچان یہ ہے کہ وہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نقش قدم پر چلیں گے اور ان کے عقیدے پر قائم رہیں گے۔

بہتر فرقے جہنمی اور صرف ایک جنتی کیوں؟

جنتی فرقہ جو کہ فرقہ نہیں مسلک ہوگا ان لوگوں پر مشتمل ہوگا جو سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صحابہ کرام علیہم الرضوان کے نقش قدم پر چلیں گے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب ایک جنتی ہوگا اور بقیہ بہتر فرقے جہنمی ہوں گے تو کیا وہ کلمہ نہیں پڑھتے ہوں گے، کیا وہ اللہ تعالیٰ کو اپنا معبود حقیقی نہیں مانتے ہوں گے، کیا وہ اسلام کو اپنا دین نہیں مانتے ہوں گے، کیا وہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا رسول برحق نہیں مانتے ہوں گے؟

آئیے ہم بد مذہبوں (جو بظاہر کلمہ پڑھتے ہیں، تبلیغیں کرتے ہیں، قرآن کی بات کرتے ہیں) کی مستند کتابوں سے حوالوں کے ساتھ ثابت کریں گے کہ اسلام کا نام لے کر قرآن ہاتھ میں لے کر پس پردہ ان کے کیا عزائم چھپے ہوئے ہیں ان بد مذہبوں کی ان کتب کے حوالے پیش کئے جائیں گے جو اب تک شائع ہو رہی ہیں جس سے رجوع نہیں کیا گیا اور موجودہ ان کے پیروکار بھی ان کفریہ عبارات سے بیزاری کا اعلان نہیں کرتے بلکہ تاویلیں نکالتے ہیں یا درہے کہ کفر کی کوئی تاویل نہیں ہوتی کفر جو ہے وہ کفر ہی رہتا ہے۔ اب ان بد مذہبوں کے باطل عقائد کے نمونے ملاحظہ ہوں۔

فتنہ غامدیہ (جاوید احمد غامدی) کے عقائد و نظریات

موجودہ مادیت کے دور میں جہاں ہر طرف بے راہ روی اور گمراہیت کا بازار گرم ہے وہیں میڈیا اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے بعض نام نہاد مذہبی اسکالرز مسلمانوں میں فتنہ فساد اور انتشار پھیلا رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کا کوئی علمی مقام نہیں ہے۔ یہ لوگ چند قرآنی آیات اور احادیث یاد کر کے ایک دو گھنٹے اپنی طرف سے ایسی گفتگو کرتے ہیں کہ سامعین کو یوں لگے کہ جیسے ان سے بڑا عالم شاہد ہی عالم اسلام میں کوئی ہوگا۔

ایسے لیکچر دینے والوں کا تکیہ کلام اکثر یہ ہوتا ہے کہ 'میں نہیں سمجھتا' 'میں نہیں سمجھتا' یعنی کہ حق اور سچ بیان کرنے کے بجائے اپنی ناقص عقل کے گھوڑے دوڑاتے نظر آتے ہیں۔ بعض اوقات یہ اتنی تیز رفتاری کے ساتھ گفتگو کر رہے ہوتے ہیں کہ خود ان کو معلوم نہیں ہوتا کہ یہ لوگ کیا بول رہے ہیں، انہی اسکالروں میں سے ایک جاوید غامدی بھی ہے۔ جاوید غامدی میڈیا پر جس اسلام کو پیش کر رہے ہیں وہ سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسلام نہیں ہے بلکہ وہ نیچری اور پرویزی فکر کی ترجمانی کر رہا ہے جس کا صحابہ کرام و تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دور کے اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ذیل میں غامدی کے اس نئے اسلام کے شجر سے پھوٹنے والے برگِ باریکی ایک جھلک ملاحظہ ہو۔

غامدی کے عقائد و نظریات

☆ قرآن کی صرف ایک ہی قرأت دُرست ہے، باقی قرأتیں عجم کا فتنہ ہیں۔

☆ ویسے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں۔

☆ قرآن کے متشابہ آیات کا بھی ایک واضح اور قطعی مفہوم سمجھا جاسکتا ہے۔

☆ سورہ نصر کی ہے۔

☆ قرآن میں اصحاب الاخذ و د سے مراد دو ربِ نبوی کے قریش کے فراعنہ ہیں۔

☆ سورہ لہب میں ابولہب سے مراد قریش کے سردار ہیں۔

☆ اصحاب الفیل قریش کے پتھراؤ اور آندھی سے ہلاک ہوئے تھے۔

☆ سنت قرآن سے مقدم ہے۔

☆ سنت کی ابتداء سرکارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نہیں بلکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوتی ہے۔

☆ سنت صرف ستائیس اعمال کا نام ہے۔

☆ سنت کا ثبوت اجماع اور عملی تواثر سے ہوتا ہے۔

☆ حدیث سے کوئی اسلامی عقیدہ یا عمل ثابت نہیں ہوتا۔

☆ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث کی حفاظت اور تبلیغ و اشاعت کیلئے بھی کوئی اہتمام نہیں کیا۔

☆ ابن شہاب زہری کی کوئی روایت بھی قبول نہیں کی جاسکتی، وہ ناقابل اعتبار راوی ہے۔

☆ دین کے مصادر میں دینِ فطرت کے حقائق، سنتِ ابراہیمی اور قدیم صحائف بھی شامل ہیں۔

☆ معروف اور منکر کا تعین انسانی فطرت کرتی ہے۔

☆ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کسی شخص کو کافر قرار نہیں دیا جاسکتا۔

☆ عورتیں بھی باجماعت نماز میں امام کی غلطی پر بلند آواز سے 'سبحان اللہ' کہہ سکتی ہیں۔

- ☆ زکوٰۃ کا نصاب مخصوص اور مقرر نہیں ہے۔
- ☆ ریاست کسی بھی چیز کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ قرار دے سکتی ہے۔
- ☆ بنو ہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز ہے۔
- ☆ اسلام میں موت کی سزا صرف دو جرائم (قتل نفس اور فساد فی الارض) پر دی جاسکتی ہے۔
- ☆ دیت کا قانون وقتی اور عارضی تھا۔
- ☆ قتل خطاء میں دیت کی مقدار تبدیل ہو سکتی ہے۔
- ☆ عورت اور مرد کی دیت برابر ہے۔
- ☆ اب مرتد کی سزائے قتل باقی نہیں ہے۔
- ☆ زانی کنوارا ہو یا شادی شدہ دونوں کی سزا صرف سو کوڑے ہے۔
- ☆ چور کا دایاں ہاتھ کاٹنا قرآن مجید سے ثابت ہے۔
- ☆ شراب نوشی پر کوئی شرعی سزا نہیں ہے۔
- ☆ عورت کی گواہی حدود کے جرائم میں بھی معتبر ہے۔
- ☆ صرف عہد نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عرب کے مشرکین اور یہود و نصاریٰ مسلمانوں کے وارث نہیں ہو سکتے۔
- ☆ صرف بیٹیاں وارث ہوں تو ان کے بچے ہوئے تر کے کا دو تہائی حصہ ملے گا۔
- ☆ سواری کھال اور چربی وغیرہ کی تجارت اور ان کا استعمال ممنوع نہیں ہے۔
- ☆ عورت کیلئے دوپٹہ پہننے کا شرعی حکم نہیں ہے۔
- ☆ کھانے کی صرف چار چیزیں حرام ہیں۔ خون، مردار، خنزیر کا گوشت اور غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ۔

☆ کئی انبیائے کرام قتل ہوئے مگر کوئی رسول کبھی قتل نہیں ہوا۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے ہیں۔

☆ یاجوج ماجوج اور دجال سے مراد مغربی اقوام ہیں۔

☆ جہاد و قتال کے بارے میں کوئی شرعی حکم نہیں ہے۔

☆ جہاد و قتال کا حکم اب باقی نہیں رہا اور اب متفرح کافروں سے جزیہ نہیں لیا جاسکتا۔

☆ عورت مردوں کی امامت کرا سکتی ہے۔

☆ عورت نکاح خواں بن سکتی ہے۔

☆ موسیقی جائز ہے۔

☆ جاندار چیزوں کی تصاویر بنانا جائز ہے۔

☆ مردوں کیلئے داڑھی رکھنا دین کی رو سے ضروری نہیں۔

☆ ہندو مشرک نہیں ہے۔

☆ مسلمان لڑکی کی شادی ہندو لڑکے سے جائز ہے۔

☆ ہم جنسی ایک فطری چیز ہے اس لئے جائز ہے۔

☆ اگر بغیر سود کے قرضہ نہ ملتا ہو تو سود پر قرضہ لے کر گھر بنانا جائز اور حلال ہے۔

☆ قیامت کے قریب کوئی امام مہدی نہیں آئے گا۔

☆ مسجد اقصیٰ پر مسلمانوں کا نہیں، یہودیوں کا حق ہے۔

- ☆ قرآن مجید کی سات یادس (سبعہ یا عشرہ) قراتیں متواتر اور صحیح ہیں۔
- ☆ قرآن و حدیث سے وسیلے کی اہمیت واضح ہے۔
- ☆ قرآن مجید کی متشابہ آیات کا واضح اور قطعی مفہوم متعین نہیں کیا جاسکتا۔
- ☆ سورہ نصر مدنی ہے۔
- ☆ اصحاب الاخذود کا واقعہ بعثت نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت پہلے زمانے کا ہے۔
- ☆ ابولہب سے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کافر چچا مراد ہے۔
- ☆ اللہ تعالیٰ نے اصحاب فیل پر ایسے پرندے بھیجے جنہوں نے ان کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا تھا۔
- ☆ قرآن مجید سنت پر مقدم ہے۔
- ☆ سنت حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شروع ہوتی ہے۔
- ☆ سنتیں سینکڑوں کی تعداد میں ہیں۔
- ☆ سنت کے ثبوت کیلئے اجماع شرط نہیں۔
- ☆ حدیث سے بھی اسلامی عقائد اور اعمال ثابت ہوتے ہیں۔
- ☆ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث کی حفاظت اور تبلیغ و اشاعت کیلئے بہت اہتمام کیا تھا۔
- ☆ امام ابن شہاب زہری علیہ الرحمۃ فقہ اور معتبر ہیں اور ان کی روایات قابل قبول ہیں۔
- ☆ دین و شریعت کے مصادر و ماخذ قرآن، سنت، اجماع اور قیاس (اجتہاد) ہیں۔
- ☆ معروف و منکر کا تعین وحی الہی سے ہوتا ہے۔
- ☆ جو شخص بھی ضروریات دین میں سے کسی ایک کا بھی انکار کرے، اسے کافر قرار دیا جاسکتا ہے۔
- ☆ امام کی غلطی پر عورتوں کیلئے بلند آواز میں 'سبحان اللہ' کہنا جائز نہیں ہے۔

- ☆ زکوٰۃ کا نصاب مخصوص اور مقرر شدہ ہے۔
- ☆ اسلامی ریاست کسی چیز یا شخص کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ نہیں کر سکتی ہے۔
- ☆ بنو ہاشم کو زکوٰۃ دینا جائز نہیں۔
- ☆ اسلامی شریعت میں موت کی سزا بہت سے جرائم پر دی جاسکتی ہے۔
- ☆ دیت کا حکم اور قانون ہمیشہ کیلئے ہے۔
- ☆ قتل خطاء میں دیت کی مقدار تبدیل نہیں ہو سکتی۔
- ☆ عورت کی دیت آدھی اور مرد کی مکمل ہے۔
- ☆ اسلام میں مرتد کیلئے قتل کی سزا ہمیشہ کیلئے ہے۔
- ☆ شادی شدہ زانی کی سزا از روئے سنت سنگساری ہے۔
- ☆ چور کا داہاں ہاتھ کاٹنا صرف سنت سے ثابت ہے۔
- ☆ شراب نوشی کی شرعی سزا ہے جو اجماع کی رو سے اسی کوڑے مقرر ہیں۔
- ☆ حدود کے جرائم میں عورت کی شہادت معتبر نہیں۔
- ☆ کوئی کافر کسی مسلمان کا کبھی وارث نہیں ہو سکتا۔
- ☆ میت کی اولاد میں صرف بیٹیاں ہی ہوں تو ان کو کل ترکے کا دو تہائی حصہ دیا جائے گا۔
- ☆ سورنجس العین ہے لہذا اس کی کھال اور دوسرے اجزاء کا استعمال اور تجارت حرام ہے۔
- ☆ عورت کیلئے دوپٹہ اور اوڑھنی پہننے کا حکم قرآن مجید کی سورہ نور کی اکتیسویں آیت سے ثابت ہے۔
- ☆ کھانے کی اور بہت سی چیزیں بھی حرام ہیں جیسے کتے اور پالتو گدھے کا گوشت۔

☆ از روئے قرآن بہت سے نبیوں اور رسولوں کو قتل کیا گیا۔

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ اٹھائے گئے تھے۔ وہ قرب قیامت میں آکر دجال کو قتل کریں گے۔

☆ یہ قرب قیامت کی دو الگ الگ نشانیاں ہیں۔ دجال دائیں آنکھ سے کانایہودی شخص ہوگا۔

☆ جہاد و قتال ایک شرعی فریضہ ہے۔

☆ کفار کے خلاف جہاد کا حکم ہمیشہ کیلئے ہے اور زمیوں سے جزیہ لیا جاسکتا ہے۔

☆ عورت مردوں کی امامت نہیں کر سکتی۔

☆ عورت نکاح خواں نہیں بن سکتی ہے۔

☆ موسیقی ناجائز ہے۔ (سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، میں آلات موسیقی کو مٹانے کیلئے مبعوث کیا گیا ہوں)

☆ حدیث شریف میں ہے کہ جس گھر میں کتاب یا تصویر ہو، اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے۔ جب تصویر رکھنا حرام

تو بنانا کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

☆ مردوں کا داڑھی رکھنا سنت ہے، داڑھی منڈوانا حرام ہے۔

☆ ہندو مشرک ہے۔

☆ مسلمان لڑکی کی شادی ہندو سے نہیں ہو سکتی۔

☆ ہم جنس پرستی سخت گناہ ہے۔

☆ سود لینا ہر حالت میں حرام ہے۔

☆ احادیث میں یہ بات موجود ہے کہ قرب قیامت میں امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائیں گے۔

☆ مسجد اقصیٰ پر ہر دور میں حق اہل ایمان کا ہی رہا ہے۔

☆ (الف) قرآن صرف وہی ہے جو مصحف میں ثبت ہے اور جسے مغرب کے چند علاقوں کو چھوڑ کر پوری دنیا میں امت مسلمہ کی عظیم اکثریت اس وقت تلاوت کر رہی ہے۔ یہ تلاوت جس قرأت کے مطابق کی جاتی ہے اس کے سوا کوئی دوسری قرأت نہ قرآن ہے اور نہ اسے قرآن کی حیثیت سے پیش کیا جاسکتا ہے۔ (میزان صفحہ ۲۵، ۲۶، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء لاہور)

(ب) یہ بالکل قطعی ہے کہ قرآن ایک ہی قرأت ہے۔ اس کے علاوہ سب قرأتیں فتنہ عجم کے باقیات ہیں۔ (ایضاً، صفحہ ۳۲) ☆ غیر اللہ کے وسیلے سے دعا کرنے کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے۔

☆ یہ بات ہی صحیح نہیں ہے کہ محکم اور متشابہ کو ہم پورے یقین کے ساتھ ایک دوسرے سے ممیز نہیں کر سکتے یا تشابہات کا مفہوم سمجھنے سے قاصر ہیں۔ لوگوں کو یہ غلط فہمی ہوئی ہے کہ تشابہات کا مفہوم سمجھنا ممکن نہیں ہے۔ (ایضاً، صفحہ ۳۳، ۳۵)

☆ سورہ کافرون کے بعد اور لہب سے پہلے اس سورہ (النصر) کے مقام سے واضح ہے کہ سورہ کوثر کی طرح یہ بھی ام القریٰ مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت کے مرحلہ ہجرت و برأت میں آپ کیلئے ایک عظیم بشارت کی حیثیت سے نازل ہوئی ہے۔ (البیان، صفحہ ۲۵۲، مطبوعہ ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆ **قتل الصخب الاخدود ہ النار ذات الوقود** (البروج: ۵، ۴) قریش کے ان فراعنہ کو جہنم کی وعید ہے جو مسلمانوں کو ایمان سے پھیرنے کیلئے ظلم و ستم کا بازار گرم کئے ہوئے تھے۔ انہیں بتایا گیا ہے کہ وہ اپنی اس روش سے باز نہ آئے تو دوزخ کی اس گھاٹی میں پھینک دیئے جائیں گے جو ایندھن سے بھری ہوئی ہے۔

☆ **تبت یدا ابی لہب وتب**

ترجمہ..... ابو لہب کے بازو ٹوٹ گئے اور خود بھی ہلاک ہوا۔

تفسیر..... بازو ٹوٹ گئے یعنی اسکے اعوان و انصار ہلاک ہوئے اور اسکی سیاسی قوت ختم ہوگئی۔ (البیان، صفحہ ۲۶۰، مطبوعہ ستمبر ۱۹۹۸ء)

☆ اللہ تعالیٰ نے ساف و حاصب کے طوفان سے انہیں (اصحاب الفیل کو) اس طرح پامال کیا کہ کوئی ان کی لاشیں اٹھانے والا نہ رہا۔ وہ میدان میں پڑی تھیں اور گوشت خور پرندے انہیں نوچنے اور کھانے کیلئے ان پر جھپٹ رہے تھے۔ آیت کا مدعا یہ ہے کہ تمہاری (قریش کی) مدافعت اگرچہ ایسی کمزور تھی کہ تم پہاڑوں میں چھپے ہوئے انہیں کنکر پتھر مار رہے تھے لیکن جب تم نے حوصلہ کیا اور جو کچھ تم کر سکتے تھے کر ڈالا تو اللہ نے اپنی سنت کے مطابق تمہاری مدد کی اور ساف و حاصب کا طوفان بھیج کر اپنی ایسی شان دکھائی کہ انہیں کھایا ہوا بھوسا بنا دیا۔ (البیان، تفسیر سورۃ الفیل، صفحہ ۲۳۰، ۲۳۱)

☆ سنت قرآن کے بعد نہیں بلکہ قرآن سے مقدم ہے۔ (میزان، صفحہ ۵۲، طبع دوم اپریل ۲۰۰۲ء)

☆ (الف) سنت کا تعلق تمام تر عملی زندگی سے ہے یعنی وہ چیزیں جو کرنے کی ہیں۔ علمی نوعیت کی کوئی چیز بھی سنت نہیں ہے اس کا دائرہ کرنے کے کام ہیں۔ (میزان، صفحہ ۶۵، طبع دوم اپریل ۲۰۰۲ء لاہور)

(ب) سنت سے ہماری مراد دین ابراہیم کی وہ روایت ہے جسے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی تجدید و اصلاح کے بعد اس میں بعض اضافوں کے ساتھ اپنے ماننے والوں میں دین کی حیثیت سے جاری فرمایا ہے۔ (ایضاً، صفحہ ۱۰)

☆ اس (سنت) کے ذریعے سے جو دین ہمیں ملا ہے وہ یہ ہے:-

- (۱) اللہ کا نام لے کر اور دائیں ہاتھ سے کھانا پینا (۲) ملاقات کے موقع پر السلام علیکم اور اس کا جواب (۳) چھینک آنے پر الحمد للہ اور اسکے جواب میں یرحمک اللہ (۴) نومولود کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں اقامت (۵) مونچھیں پست رکھنا (۶) زیر ناف کے بال مونڈنا (۷) بغل کے بال صاف کرنا (۸) لڑکوں کا ختنہ کرنا (۹) بڑھے ہوئے ناخن کاٹنا (۱۰) ناک منہ اور دانتوں کی صفائی (۱۱) استنجاء (۱۲) حیض و نفاس میں زن و شوہر کے تعلق سے اجتناب (۱۳) حیض و نفاس کے بعد غسل (۱۴) غسل جنابت (۱۵) میت کا غسل (۱۶) تجھیز و تکفین (۱۷) عید الفطر (۱۸) عید الاضحیٰ (۱۹) اللہ کا نام لے کر جانوروں کا تذکیہ (۲۰) نکاح و طلاق اور اس کے متعلقات (۲۱) زکوٰۃ اور اس کے متعلقات (۲۲) نماز اور اس کے متعلقات (۲۳) روزہ اور صدقہ فطر (۲۴) اعتکاف (۲۵) قربانی اور حج و عمرہ اور اس کے متعلقات۔ (میزان، صفحہ ۱۰، طبع دوم اپریل ۲۰۰۲ء لاہور)

☆ سنت یہی ہے اور اس کے بارے میں یہ بالکل قطعی ہے کہ ثبوت کے اعتبار سے اس میں اور قرآن مجید میں کوئی فرق نہیں ہے وہ جس طرح صحابہ کے اجمالی اور اقوالی تواتر سے ملا ہے، یہ اسی طرح ان کے اجماع اور عملی تواتر سے ملی ہے اور قرآن ہی کی طرح ہر دور میں امت کے اجماع سے ثابت قرار پائی ہے۔ (میزان، صفحہ ۱۰، طبع دوم اپریل ۲۰۰۲ء)

☆ اس (حدیث) سے دین میں کسی عقیدہ و عمل کا کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ (ایضاً، صفحہ ۶۴)

☆ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے قول و فعل اور تقریر و تصویب کی روایتیں جو زیادہ تر اخبار احاد کے طریقے پر نقل ہوئی ہیں اور جنہیں اصطلاح میں حدیث کہا جاتا ہے، ان کے بارے میں یہ دو باتیں ایسی واضح ہیں کہ کوئی صاحب علم انہیں ماننے سے انکار نہیں کر سکتا۔ ایک یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کی حفاظت اور تبلیغ و اشاعت کیلئے کبھی کوئی اہتمام نہیں کیا۔ دوسری یہ کہ ان سے جو علم حاصل ہوتا ہے وہ کبھی علم یقین کے درجے تک نہیں پہنچتا۔ (ایضاً، صفحہ ۶۸)

☆ ان (امام ابن شہاب زہری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) کی کوئی روایت بھی بالخصوص اس طرح کے اہم معاملات میں قابل قبول نہیں ہو سکتی۔ (ایضاً، صفحہ ۳۱)

☆ قرآن کی دعوت اس کے پیش نظر جن مقدمات سے شروع ہوتی ہے وہ یہ ہیں (۱) دین فطرت کے حقائق (۲) سنت ابراہیمی (۳) نبیوں کے صحائف۔ (میزان، صفحہ ۴۸، طبع دوم۔ مطبوعہ اپریل ۲۰۰۲ء)

☆ معروف و منکر، وہ باتیں (ہیں) جو انسانی فطرت میں خیر کی حیثیت سے پہچانی جاتی ہیں اور وہ جن سے فطرت ابا کرتی اور انہیں برا سمجھتی ہے۔ انسانی ابتداء ہی سے معروف و منکر، دونوں کو پورے شعور کے ساتھ بالکل الگ الگ پہچانتا ہے۔ (ایضاً، ص ۴۹)

☆ کسی کو کافر قرار دینا ایک قانونی معاملہ ہے۔ پیغمبر اپنے الہامی علم کی بنیاد پر کسی گروہ کی تکفیر کرتا ہے۔ یہ حیثیت اب کسی کو حاصل نہیں۔ (ماہنامہ اشراق۔ دسمبر ۲۰۰۲ء صفحہ ۵۴، ۵۵)

☆ امام غلطی کرے اور اس پر خود متنبہ نہ ہو تو مقتدی اسے متنبہ کر سکتے ہیں۔ اس کیلئے سنت یہ ہے کہ وہ 'سبحان اللہ' کہیں گے۔ عورتیں اپنی آواز بلند کرنا پسند نہ کریں تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ وہ ہاتھ مار کر متنبہ کر دیں۔ (قانون عبادات، صفحہ ۸۴ مطبوعہ اپریل ۲۰۰۵ء)

☆ ریاست اگر چاہے تو حالات کی رعایت سے کسی چیز کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ قرار دے سکتی ہے اور جن چیزوں سے زکوٰۃ وصول کرے ان کیلئے عام دستور کے مطابق کوئی نصاب بھی مقرر کر سکتی ہے۔ (ایضاً، صفحہ ۱۱۹)

☆ بنی ہاشم کے فقراء و مساکین کی ضرورتیں بھی زکوٰۃ کے اموال سے اب بغیر کسی تردد کے پوری کی جاسکتی ہیں۔ (ایضاً، صفحہ ۱۱۹)

☆ (الف) ان دو جرائم (قتل نفس اور فساد فی الارض) کے سوا، فرد ہو یا حکومت یہ حق کسی کو بھی حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کی جان کے درپے ہو اور اسے قتل کر ڈالے۔ (برہان، صفحہ ۱۴۳، طبع چہارم، جون ۲۰۰۶ء)

(ب) اللہ تعالیٰ نے پوری صراحت کے ساتھ فرمایا ہے کہ ان دو جرائم (قتل نفس اور فساد فی الارض) کو چھوڑ کر، فرد ہو یا حکومت یہ حق کسی کو بھی حاصل نہیں ہے کہ وہ کسی شخص کی جان کے درپے ہو اور اسے قتل کر ڈالے۔ (میزان، صفحہ ۲۸۳، طبع دوم اپریل ۲۰۰۲ء)

☆ چنانچہ اس (قرآن) نے اس (دیت) کے معاملہ میں 'معروف' کی پیروی کا حکم دیا ہے۔ قرآن کے اس حکم کے مطابق ہر معاشرہ اپنے ہی معروف کا پابند ہے۔ ہمارے معاشرے میں دیت کا کوئی قانون چونکہ پہلے سے موجود نہیں ہے اس وجہ سے ہمارے ارباب حل و عقد کو اختیار ہے کہ چاہیں تو عرب کے اس دستور کو برقرار رکھیں اور چاہیں تو اس کی کوئی دوسری صورت تجویز کریں۔ وہ جو صورت بھی اختیار کریں گے معاشرہ اسے قبول کر لیتا ہے تو ہمارے لئے وہی معروف قرار پائے گی۔

(برہان، صفحہ ۱۸، ۱۹، طبع چہارم، جون ۲۰۰۶ء)

☆ اسلام نے دیت کی کسی خاص مقدار کا ہمیشہ کیلئے تعین کیا ہے، نہ عورت اور مرد، غلام اور آزاد اور کافر اور مومن کی دیتوں میں کسی فرق کی پابندی ہمارے لئے لازم ٹھہرائی ہے۔ (ایضاً، صفحہ ۱۸)

دیوبندی فرقے کے عقائد و نظریات

عقیدہ..... دیوبندی پیشوا اشرف علی تھانوی اپنی کتاب حفظ الایمان میں لکھتا ہے کہ پھر یہ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب امر یہ ہے کہ غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم تو زید و عمر بلکہ ہر صبی (بچہ) مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔

مطلب یہ کہ (معاذ اللہ) سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم غیب کو پاگل، جانوروں اور بچوں سے ملایا۔

(بحوالہ کتاب حفظ الایمان، صفحہ نمبر ۸ کتب خانہ اشرفیہ راشد کمپنی دیوبند۔ مصنف: اشرف علی تھانوی)

عقیدہ..... دیوبندی پیشوا قاسم نانوتوی اپنی کتاب تحذیر الناس میں لکھتا ہے کہ اگر بالفرض زمانہ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں کچھ فرق نہیں آئے گا۔

مطلب یہ کہ قاسم نانوتوی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننے سے انکار کیا۔

(بحوالہ کتاب تحذیر الناس، صفحہ نمبر ۳۳ دارالاشاعت مقابل مولوی مسافر خانہ کراچی۔ مصنف: قاسم نانوتوی)

عقیدہ..... دیوبندی پیشوا مولوی خلیل احمد انپٹھوی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

مطلب یہ کہ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علم پاک سے شیطان و ملک الموت کے علم کو زیادہ بتایا گیا۔ مولوی خلیل احمد کی اس کتاب کی دیوبندی مولوی رشید احمد گنگوہی نے تصدیق بھی کی۔

(بحوالہ کتاب براہین قاطعہ، صفحہ نمبر ۵۱ مطبوعہ بلال ڈھورا۔ مصنف: مولوی خلیل احمد انپٹھوی مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی)

☆ لیکن فقہاء کی یہ رائے (کہ ہر مرتد کی سزا قتل ہے) محل نظر ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ حکم (کہ جو شخص اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کر دو) تو بے شک ثابت ہے مگر ہمارے نزدیک یہ کوئی حکم عام نہ تھا، بلکہ صرف انہی لوگوں کے ساتھ خاص تھا جن میں آپ کی بعثت ہوئی اور جن کیلئے قرآن مجید میں امیین یا مشرکین کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے۔ (برہان، صفحہ ۱۴۰، طبع چہارم، جون ۲۰۰۶ء)

☆ سورہ نور میں زنا کے عام مرتکبین کیلئے ایک متعین سزا ہمیشہ کیلئے مقرر کر دی گئی۔ زانی مرد ہو یا عورت اس کا جرم اگر ثابت ہو جائے تو اس کی پاداش میں اسے سو کوڑے مارے جائیں گے۔ (میزان، صفحہ ۲۹۹، ۳۰۰، طبع دوم اپریل ۲۰۰۲ء)

☆ قطع ید کی یہ سزا (جزاء بما کسبا نکالامن اللہ) ہے۔ لہذا مجرم کو دوسروں کیلئے عبرت بنادینے میں عمل اور پاداش عمل کی مناسبت جس طرح یہ تقاضا کرتی ہے کہ اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔ (ایضاً، صفحہ ۳۰۶، ۳۰۷)

☆ (الف) یہ بالکل قطعی ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اگر شراب نوشی کے مجرموں کو پٹوایا تو شارع کی حیثیت سے نہیں بلکہ مسلمانوں کے حکمرانوں کی حیثیت سے پٹوایا اور آپ کے بعد آپ کے خلفاء نے بھی ان کیلئے چالیس کوڑے اور اسی کوڑے کی یہ سزائیں اسی حیثیت سے مقرر کی ہیں۔ چنانچہ ہم پورے اطمینان کے ساتھ یہ کہتے ہیں کہ یہ کوئی حد نہیں بلکہ محض تعزیر ہے جسے مسلمانوں کا نظم اجتماعی اگر چاہے تو برقرار رکھ سکتا ہے اور چاہے تو اپنے حالات کے لحاظ سے اس میں تغیر و تبدل کر سکتا ہے۔ (برہان، صفحہ ۱۳۹، طبع چہارم، جون ۲۰۰۶ء)

(ب) یہ (شراب نوشی پر اسی کوڑوں کی سزا) شریعت ہر گز نہیں ہو سکتی۔ (ایضاً، صفحہ ۱۳۸)

☆ حدود کے جرائم ہوں یا ان کے علاوہ کسی جرم کی شہادت، ہمارے نزدیک یہ قاضی کی صوابدید پر ہے کہ وہ کس کی گواہی قبول کرتا ہے اور کسی کی گواہی قبول نہیں کرتا۔ اس میں عورت اور مرد کی تخصیص نہیں ہے۔ (ایضاً، صفحہ ۲۷)

☆ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی (قربت نافعہ) کے پیش نظر جزیرہ نمائے عرب کے مشرکین اور یہودی نصاریٰ کے بارے میں فرمایا: **لا یرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم** (بخاری رقم: ۶۷۳۷) نہ مسلمان ان میں سے کسی کافر کے وارث ہوں گے اور نہ یہ کافر کسی مسلمان کے۔ یعنی اتمام حجت کے بعد جب یہ منکرین حق خدا اور مسلمانوں کے کھلے دشمن بن کر سامنے آ گئے ہیں تو اس کے لازمی نتیجے کے طور پر قربت کی منفعت بھی ان کے اور مسلمانوں کے درمیان ہمیشہ کیلئے ختم ہو گئی۔ چنانچہ یہ اب آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہو سکتے۔ (میزان، صفحہ ۱۷۱، طبع دوم، اپریل ۲۰۰۲ء لاہور)

☆ (الف) اولاد میں دو یا دو سے زائد لڑکیاں ہی ہوں تو انہیں بچے ہوئے ترکے کا دو تہائی دیا جائیگا۔ (میزان، صفحہ ۷۰ طبع مئی ۱۹۵۸ء)

(ب) وہ سب (والدین اور زوجین کے حصے) لازماً پہلے دیئے جائیں گے اور اس کے بعد جو کچھ بچے کا صرف وہی اولاد میں تقسیم ہوگا۔ لڑکے اگر تنہا ہوں تو انہیں بھی یہی ملے گا اور لڑکے اور لڑکیاں دونوں ہوں تو ان کیلئے بھی یہی قاعدہ ہوگا۔ اسی طرح میت کی اولاد میں اگر تنہا لڑکیاں ہی ہوں تو انہیں بھی اس بچے ہوئے ترکے ہی کا دو تہائی یا آدھا دیا جائے گا۔ ان کے حصے پورے ترکے میں سے کسی حال میں ادا نہ ہوں گے۔ (میزان، صفحہ ۱۶۸، طبع اپریل ۲۰۰۲ء)

☆ (الف) ان علاقوں میں جہاں سور کا گوشت بطور خوراک استعمال نہیں کیا جاتا، وہاں سور کی کھال اور دوسرے جسمانی اجزاء کو تجارت اور دوسرے مقاصد کیلئے استعمال کرنا ممنوع قرار نہیں دیا جاسکتا۔ (ماہنامہ اشراق، شمارہ اکتوبر ۱۹۹۸ء، صفحہ ۷۹)

(ب) یہ سب چیزیں (خون، مردار، سور کا گوشت اور غیر اللہ کے نام کا ذبیحہ) جس طرح کہ قرآن کی ان آیات سے واضح ہے، صرف خورد و نوش کیلئے حرام ہیں۔ رہے ان کے دوسرے استعمالات تو وہ بالکل جائز ہیں۔ (میزان، صفحہ ۳۲۰، طبع دوم اپریل ۲۰۰۲ء)

☆ دوپٹہ ہمارے ہاں مسلمانوں کی تہذیبی روایت ہے، اس بارے میں کوئی شرعی حکم نہیں ہے دوپٹے کو اس لحاظ سے پیش کرنا کہ یہ شرعی حکم ہے اس کا کوئی جواز نہیں۔ (ماہنامہ اشراق، صفحہ ۷۷-۷۸، شمارہ مئی ۲۰۰۲ء)

☆ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کے ذریعے اسے (انسان کو) بتایا کہ سور، خون، مردار اور خدا کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کئے گئے جانور بھی کھانے کیلئے پاک نہیں ہیں اور انسان کو ان سے پرہیز کرنا چاہئے۔ اس معاملے میں شریعت کا موضوع اصلاً یہ چار ہی چیزیں ہیں۔ قرآن نے بعض جگہ **(قُلْ لَا أَحَدَ فِيمَا أَرَجَىٰ إِلَيْهِ)** اور بعض جگہ **(أَنَّمَا)** کے الفاظ میں پورے حصر کے ساتھ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف یہی چار چیزیں حرام قرار دی ہیں۔ (میزان، صفحہ ۳۱۱، اپریل ۲۰۰۲ء)

☆ اللہ تعالیٰ ان رسولوں کو کسی حال میں ان کی تکذیب کرنے والوں کے حوالے نہیں کرتا۔ نبیوں کو ہم دیکھتے ہیں کہ ان کی قوم ان کی تکذیب ہی نہیں کرتی، بارہا ان کے قتل کے درپے ہو جاتی ہے اور ایسا بھی ہوا ہے کہ وہ اس میں کامیاب ہو جاتی ہے لیکن قرآن ہی سے معلوم ہوتا ہے کہ رسولوں کے معاملے میں اللہ کا قانون مختلف ہے۔ (میزان، حصہ اول صفحہ ۲۱، مطبوعہ ۱۹۸۵ء)

☆ (الف) حضرت مسیح علیہ السلام کو یہود نے صلیب پر چڑھانے کا فیصلہ کر لیا تو فرشتوں نے ان کی روح ہی قبض نہیں کی، ان کا جسم بھی اٹھالے گئے کہ مبادا یہ سر پھری قوم ان کی توہین کرے۔ (ایضاً، صفحہ ۲۲)

(ب) مسیح علیہ السلام کو جسم و روح کے ساتھ قبض کر لینے کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا، جب اللہ نے کہا، اے عیسیٰ! میں تجھے قبض کر لینے

☆ ہمارا نقطہ نظر یہ ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قیامت کے قریب یا جوج ماجوج ہی کے خروج کو دجال سے تعبیر کیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ یا جوج ماجوج کی اولاد یہ مغربی اقوام، عظیم فریب پر مبنی فکر و فلسفہ کی علم بردار ہیں اور اسی سبب سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں دجال (عظیم فریب کار) قرار دیا ہے۔ روایات میں دجال کی ایک صفت یہ بھی بیان ہوئی ہے کہ اس کی ایک آنکھ خراب ہوگی۔ یہ بھی درحقیقت مغربی اقوام کی انسان کی روحانی پہلو سے پہلو تہی اور صرف مادی پہلو کی جانب جھکاؤ کی طرف اشارہ ہے۔ اسی طرح مغرب کی طرف سے سورج کا طلوع ہونا بھی غالباً مغربی اقوام کے سیاسی عروج ہی کیلئے کنایہ ہے۔ (ماہنامہ اشراق، صفحہ ۶۱۔ شمارہ جنوری ۱۹۹۶ء)

☆ انہیں (نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کو) قتال کا جو حکم دیا گیا، اس کا تعلق شریعت سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے قانون اتمام حجت سے ہے۔ (میزان، صفحہ ۲۶۴ طبع اپریل ۲۰۰۲ء لاہور)

☆ یہ بالکل قطعی ہے کہ منکرین حق (کافروں) کے خلاف جنگ اور اس کے نتیجے میں مفتوحین پر جزیہ عائد کر کے انہیں محکوم اور زبردست بنا کر رکھنے کا حق اب ہمیشہ کیلئے ختم ہو گیا ہے۔ (ایضاً، صفحہ ۲۷۰)

نوٹ..... یہ تقریباً حوالے جاوید احمد غامدی کی کتاب میزان سے نقل کئے گئے ہیں جن پر نشانات لگیں اصل کتب ادارے کے پاس موجود ہے۔

اسلام کے ماخذ دین چار ہیں

۱.....قرآن مجید

۲.....سنت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۳.....اجماع اُمت

۴.....قیاس

غامدی کے ماخذ دین یہ ہیں

۱.....دین فطرت کے بنیادی حقائق

۲.....سنتِ ابراہیمی

۳.....انبیائے کرام کے صحائف

۴.....قرآن مجید

غامدی کے اصل اصول تو یہی چار ہیں جبکہ ان چار کے علاوہ بھی غامدی کے کچھ اصول ہیں جن سے ضرورت پڑنے پر استدلال کرتے ہیں لیکن ان کو مستقل ماخذ دین نہیں سمجھتے۔ یہ اصول درج ذیل ہیں:-

۴.....حدیث

۵.....اجماع

۶.....'امین احسن اصلاحی' جسے وہ امام کہتے ہیں۔

- ☆ پشاور پولیس کلب میں گفتگو کرتے ہوئے جاوید غامدی نے جو باتیں کہی تھیں اس کی رپورٹ اخبار میں چھپی، وہ اس طرح تھی:-
- ☆ علمائے کرام خود سیاسی فریق بننے کے بجائے حکمرانوں اور سیاستدانوں کی اصلاح کریں تو بہتر ہوگا۔ مولوی کو سیاست دان بنانے کی بجائے سیاستدان کو مولوی بنانے کی کوشش کی جائے۔
- ☆ زکوٰۃ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ٹیکسیشن ممنوع قرار دے کر حکمرانوں سے ظلم کا ہتھیار چھین لیا ہے۔
- ☆ جہاد تبھی جہاد ہوتا ہے جب مسلمانوں کی حکومت اس کا اعلان کرے، مختلف مذہبی گروہوں اور جہتوں کے جہاد کو جہاد قرار نہیں دیا جاسکتا۔
- ☆ فتوؤں کا بعض اوقات انتہائی غلط استعمال کیا جاتا ہے۔ اس لئے فتویٰ بازی کو اسلام کی روشنی میں ریاستی قوانین کے تابع بنانا چاہئے اور مولویوں کے فتوؤں کے خلاف بنگلہ دیش میں فیصلہ صدی کا بہترین عدالتی فیصلہ ہے۔

محترم قارئین کرام! آپ نے دورِ حاضرہ کے خشکی داڑھی والے ماڈرن عالم دین جاوید احمد غامدی کی گہرا فٹنایاں ملاحظہ کیں موجودہ دور کے اس نام نہاد مذہبی اسکا لرنے اپنی تیز رفتار زبان سے فائدہ اٹھا کر میڈیا میں اپنی جگہ بنالی ہے، یہی وہ لوگ ہیں جو ہمارے نوجوانوں کو گمراہیت کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ جاوید احمد غامدی کی سوچ یہ ہے کہ ہم اسلام کے مطابق نہ چلیں بلکہ اسلام کو اپنے مطابق چلائیں۔ ماڈرن اسلام کا نفاذ کیا جائے، دین میں فساد پیدا کیا جائے۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کے بارے میں چودہ سو سال قبل میرے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حدیث شریف..... حضرت زید بن وہب جہنی بیان کرتے ہیں کہ وہ اس لشکر میں تھے جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ خوارج سے جنگ کیلئے گیا تھا۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے لوگو! میں نے سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری امت میں سے ایک قوم ظاہر ہوگی وہ ایسا قرآن پڑھیں گے کہ انکے پڑھنے کے سامنے تمہارے قرآن پڑھنے کی کوئی حیثیت نہ ہوگی۔ نہ ان کی نمازوں کے سامنے تمہاری نمازوں کی کچھ حیثیت ہوگی۔ وہ یہ سمجھ کر قرآن پڑھیں گے کہ وہ ان کیلئے مفید ہوگا لیکن درحقیقت وہ ان کیلئے مضر ہوگا۔ نماز ان کے گلے کے نیچے سے نہیں اتر سکے گی اور وہ اسلام سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیرکمان سے نکل جاتا ہے۔ (بحوالہ: مسلم شریف کتاب الزکوٰۃ، ابوداؤد: کتاب السنہ)

عوام الناس کو چاہئے کہ میڈیا پر ان کے لیکچر ہرگز نہ سنیں، ان کے پروگراموں میں شرکت نہ کریں۔ ان لوگوں کی کتابوں کو ہرگز نہ پڑھیں اور نہ ہی ان کے بحث و مباحثہ دیکھیں۔ کیونکہ شیطان مردود کو بہکاتے دیر نہیں لگتی۔ اگر بالفرض ایسے گمراہ لوگوں کی کوئی بات آپ کے کانوں تک پہنچ جائے تو بھی ان کی باتوں کو نظر انداز کر دیں کیونکہ ایسے لوگوں کی باتوں پر غور کرنا بھی ایمان کو کمزور کرنے کا باعث ہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو موجودہ ابھرنے والے فتنوں سے محفوظ رکھے اور مسلمانوں کی جان و مال بالخصوص عقیدے و ایمان کی حفاظت فرمائے۔ (آمین ثم آمین)

شیعہ فرقے کے عقائد و نظریات

شیعہ مذہب میں کئی فرقے ہیں انہیں رافضی بھی کہا جاتا ہے یہ اپنے آپ کو مجانب علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور مجانب اہل بیت بھی کہتے ہیں۔
شیعہ کے تمام فرقے خلفائے راشدین یعنی حضرت ابو بکر و عمر و عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خلافت کو نہ ماننے پر متفق ہیں۔
یہی نہیں بلکہ حضرت ابو بکر و عمر و عثمان و معاویہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو کھلے عام گالیاں دیتے ہیں اس کے علاوہ ان کی مستند کتب میں بھی کئی کفریہ کلمات موجود ہیں۔

ہم آپ کے سامنے ان کے کفریہ کلمات کی فہرست انہی کی مستند کتب سے پیش کرتے ہیں:-

عقیدہ..... اللہ تعالیٰ کبھی کبھی جھوٹ بھی بولتا ہے اور غلطی بھی کرتا ہے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ اصول کافی جلد ۱ صفحہ ۳۲۸ یعقوب کلینی)

عقیدہ..... موجودہ قرآن تحریف شدہ ہے۔ (بحوالہ حیات القلوب، جلد ۳ صفحہ ۱۰۔ مصنف مرزا بشارت حسین)

عقیدہ..... جمع قرآن جو بعد از رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا گیا اصولاً غلط ہے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ ہزار تہاری دس ہماری، صفحہ ۵۶۰ عبدالکریم مشتاق کراچی)

عقیدہ..... امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب آئیں گے تو اصلی قرآن لے کر آئیں گے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ احسن المقال جلد ۲ صفحہ ۳۳۶ صفدر حسین نجفی)

عقیدہ..... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حالت حیض میں جماع کرتے تھے۔ (بحوالہ تحفہ حنفیہ صفحہ ۷۰ غلام حسین نجفی جامع المنظر)

عقیدہ..... تمام پیغمبر زندہ ہو کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماتحت ہو کر جہاد کریں گے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ تفسیر عیاشی جلد اول صفحہ ۱۸۱)

عقیدہ..... حضرت یونس علیہ السلام نے ولایت علی کو قبول نہ کیا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انہیں مچھلی کے پیٹ میں ڈال دیا۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ حیات القلوب جلد اول صفحہ ۴۵۹۔ مصنف ملا باقر مجلسی مطبوعہ تہران)

عقیدہ..... مرتبہ امامت مرتبہ پیغمبری سے بالاتر ہے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ حیات القلوب جلد سوم صفحہ ۲۔ ملا مجلسی مطبوعہ تہران)

عقیدہ..... بارہ امام حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ بقیہ تمام انبیاء کے استاد ہیں۔ (بحوالہ مجموعہ مجالس، ص ۲۹۔ صفدر رڈوگر اسرگودھا)

عقیدہ..... حضرت ابوبکر و عمر و عثمان حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت ترک کر دینے کی وجہ سے مرتد ہو گئے۔ (معاذ اللہ)

(بحوالہ اصول کافی جلد اول صفحہ ۴۲۰ حدیث ۴۳۔ مطبوعہ تہران طبع جدید)

عقیدہ..... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے بے حیا اور بے غیرت تھے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ نور الایمان صفحہ ۷۵۔ امامیہ کتب خانہ لاہور)

عقیدہ..... حضرت ابوبکر و عمر و عثمان کی خلافت کے بارے میں جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے یہ خلافت حق ہے وہ عقیدہ بالکل گدھے کے عضو تناسل کی مثل ہے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ حقیقت فقہ حنفیہ صفحہ ۷۲۔ غلام حسین نجفی)

عقیدہ..... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی وفات کے بعد تین صحابہ کے علاوہ باقی سب مرتد ہو گئے۔ (بحوالہ روزہ کافی ج ۸ ص ۲۴۵ حدیث ۳۳۱)

عقیدہ..... حضرت عباس اور حضرت عقیل ذلیل النفس اور کمزور ایمان والے تھے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۶۱۸)

عقیدہ..... معاویہ کی ماں کے چار یار تھے اس لئے سنی چار یار کا نعرہ لگاتے ہیں۔ (خصائص معاویہ صفحہ ۳۲۔ مصنف غلام حسین نجفی لاہور)

عقیدہ..... عائشہ طلحہ و زبیر واجب القتل تھے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ کتاب بغاوب بنو امیہ و معاویہ، صفحہ ۴۷۔ مصنف غلام حسین نجفی)

عقیدہ..... حضرت عائشہ کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔ (معاذ اللہ) (شریعت و شیعیت، صفحہ ۴۵)

عقیدہ..... ہمارے مذہب کا بنیادی اور اساسی عقیدہ ہے کہ ہمارے امام اس مقام و مرتبہ کے مالک ہیں جس تک کوئی فرشتہ

مقرب اور نبی مرسل نہیں پہنچ سکتا۔ (الحکومت الاسلامیہ، صفحہ ۵۲)

عقیدہ..... جب امام مہدی ظاہر ہونگے تو خدا فرشتوں کے ذریعے ان کی مدد کریگا اور سب سے پہلے ان سے بیعت کرنے والے

محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہونگے اور آپ کے بعد دوسرے نمبر پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیعت کریں گے۔ (حق الیقین، ص ۱۳۹ مطبوعہ ایران)

عقیدہ..... امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے قرآن سے بہت ہی آیات گرا دی گئیں مگر جو زیادہ کیا گیا ہے

وہ کہیں کہیں حرف بڑھا دیا گیا۔ (تفسیر صافی، صفحہ ۱۱)

عقیدہ..... ملا باقر مجلسی لکھتا ہے وہ دونوں (ابوبکر و عمر) اس دنیا سے چلے گئے اور توبہ نہ کی اور نہ اسکو یاد کیا جو انہوں نے امیر المؤمنین

(حضرت علی) کے ساتھ کیا۔ ان پر اللہ کی فرشتوں کی اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔ (فروع کافی کتاب الروضہ صفحہ ۱۱۵ مطبوعہ لکھنؤ)

عقیدہ.....شیعہ کے امام خمینی لکھتے ہیں عمر کا فروز ندیق تھا۔ مزید لکھتے ہیں کہ عثمان غارت گر تھا اس کے دورِ خلافت میں فحاشی کا سلسلہ شروع ہوا۔ (کشف الاسرار، صفحہ ۱۰۷)

عقیدہ.....محمد بن یعقوب کلینی امام باقر کے نام سے یہ عقیدہ لکھتے ہیں کہ شیعہ کے سوا سب لوگ حرام زادے ہیں۔ (فروغ کافی کتاب الروضہ صفحہ ۱۳۵ مطبوعہ لکھنؤ)

عقیدہ.....حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ظاہر و باطن میں تضاد تھا۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ تفسیر عیاشی جلد ۲ صفحہ ۱۰۱ از محمد بن مسعود عیاشی)

عقیدہ.....اللہ تعالیٰ نے پیغام رسالت دے کر جبرائیل کو بھیجا کہ علی کو پیغام رسالت دو لیکن جبرائیل بھول کر محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو دے گئے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ انوار نعمانیہ صفحہ ۲۳۷ از نعمت اللہ جبرائلی)

عقیدہ.....جس نے ایک دفعہ متعہ کیا اس کا درجہ حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر۔ جس نے دو دفعہ متعہ کیا اس کا درجہ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر۔ جس نے تین دفعہ کیا اس کا درجہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برابر۔ جس نے چار دفعہ متعہ کیا اس کا درجہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے برابر ہو جاتا ہے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ برہان متعہ ثواب معۃ صفحہ ۵۲)

عقیدہ.....شیعہ مذہب کا کلمہ اسلامی کلمے کے خلاف ہے شیعہ مذہب کا کلمہ یہ ہے:-

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفۃ بلا فصل

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد اللہ کے رسول، یہی علی اللہ کے ولی اور رسول کے بلا فصل خلیفہ ہیں۔

یہ کفریات شیعہ مذہب کی کچھ کتابوں سے لئے ہیں ورنہ شیعہ مذہب کی کتب لاتعداد کفریات سے بھری ہوئی ہیں جن کو لکھتے ہوئے ہاتھ کانپتے ہیں۔

شیعوں کے سترہ فرقے

شیعوں کے بائیس فرقے ہیں ہر ایک دوسرے کی تکفیر کرتا ہے۔ ان میں بنیادی فرقے تین ہیں: غلاة، زیدیه اور امامیہ۔ غلاة سے اٹھارہ فرقے پیدا ہوئے۔

(۱) سبائیہ

کہا گیا ہے کہ عبداللہ بن سبا (م تقریباً ۴۰ھ) ایک یہودی شخص تھا۔ اس نے اسلام ظاہر کیا اور حقیقت یہودی رہا۔ وہ موسیٰ علیہ السلام کے وصی یوشع بن نون کے بارے میں ویسی بات کرتا تھا جیسی اس نے حضرت علی کے بارے میں کہی۔ وہ پہلا شخص ہے جس نے علی کی امامت کے واجب ہونے کا قول کیا اس سے مختلف قسم کے غلاة پیدا ہوئے۔

اس نے حضرت علی سے کہا، آپ یقیناً معبود ہیں اور کہا کہ انہیں نہ موت آئی اور نہ انہیں قتل کیا گیا۔ ابن ملجم نے تو ایک شیطان کو قتل کیا جس نے حضرت علی کی شکل اختیار کر لی تھی علی بادل میں ہیں۔ رعد (گرج) ان کی آواز ہے، برق (بجلی کی چمک) ان کا کوڑا ہے۔ اس کے بعد وہ زمین پر اتریں گے اور اس کو عدل سے بھر دیں گے یہ لوگ گرج کی آواز سننے کے وقت کہتے ہیں کہ 'اے امیر آپ پر سلام ہو' (علیک السلام یا امیر)۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

(۲) کاملیہ

یہ فرقہ ابو کامل کی طرف منسوب ہے۔ ابو کامل کے اقوال یہ ہیں:-

- ☆ حضرت علی کی بیعت نہ کرنے کے سبب صحابہ کافر ہیں۔
- ☆ حق طلب نہ کرنے کے سبب حضرت علی کافر ہیں۔
- ☆ موت کے وقت روحوں میں تنازع ہوتا ہے۔
- ☆ امامت ایک نور ہے جو ایک شخص سے دوسرے کی طرف منتقل ہوتا رہتا ہے۔
- ☆ کبھی یہ نور کسی شخص میں نبوت کے طور پر ہو جاتا ہے اس کے بعد کہ دوسرے شخص میں امامت کے طور پر۔

بنان (یا بیان) بن سمعان تمیمی نہدی یمنی کی جانب منسوب ہے۔ اس کے اقوال درج ذیل ہیں:-

☆ اللہ انسان کی صورت پر ہے۔

☆ اس کا کل جسم ہلاک ہو جائے گا صرف چہرہ باقی رہے گا دلیل اللہ تعالیٰ کا یہ قول ہے: **کل شیء ہالک الا وجہہ**۔

☆ اللہ کی روح حضرت علیؑ میں حلول کر گئی پھر ان کے بیٹے محمد بن حنیفہ میں پھر ان کے بیٹے ابو ہاشم میں پھر بنان میں۔

(۴) مغیرہ

مغیرہ بن سعید عجمی (م ۱۱۹ھ) کی جماعت ہے۔ اس کے اقوال یہ ہیں:-

☆ اللہ نور کے ایک مرد کی صورت میں جسم ہے۔ اس کے سر پر نور کا ایک تاج ہے۔ اس کا دل حکمت کا سرچشمہ ہے۔

☆ جب اللہ نے مخلوق کو پیدا کرنا چاہا تو اسم اعظم کا تکلم فرمایا تو وہ اُڑا اور تاج بن کر اس کے سر پر واقع ہو گیا۔ پھر اللہ نے

اپنی جھیلی پر بندوں کے اعمال لکھے تو معاصی سے غضبناک ہوا اور پسینہ چھوٹا۔ اس پسینے سے دو سمندر پیدا ہوئے ایک کھارا اور

تاریک، دوسرا شیریں اور روشن۔ پھر اللہ تعالیٰ نے روشن دریا میں دیکھا تو اس میں اپنا عکس پایا تو اس سے تھوڑا سا عکس نکال کر

چاند اور سورج پیدا کیا اور باقی عکس کو فنا کر دیا اور فرمایا کہ مناسب نہیں کہ میرے ساتھ کوئی دوسرا معبود ہو۔ پھر دونوں سمندروں سے

مخلوق کو پیدا کیا تو کفار تاریک سمندر سے ہیں اور مومن روشن سمندر سے ہیں۔ پھر محمد (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کو رسول بنا کر بھیجا

WWW.NAFSEISLAM.COM

جب لوگ گمراہیوں میں تھے۔

☆ رب نے آسمانوں، زمینوں اور پہاڑوں پر امانت پیش کی تو سب نے اسے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے خوف کیا اور

انسان نے اسے اٹھا لیا وہ کہتا ہے کہ یہ امانت حضرت علیؑ کو امانت سے باز رکھنے کا کام تھا۔ جسے انسان یعنی ابو بکر نے اٹھا لیا۔

ابو بکر نے اسے عمر کے حکم سے اٹھایا جب عمر نے ذمہ لیا کہ وہ اس پر ابو بکر کی مدد کریں گے بشرطیکہ ابو بکر اپنے بعد عمر کو خلیفہ بنائیں۔

☆ اللہ تعالیٰ کا قول **کمثل الشیطان اذ قال للانسان اکفر فلما کفر قال انی بری منك** یعنی 'شیطان کی

طرح جب اس نے انسان سے کہا تو کفر کر تو جب اس نے کفر کر لیا تو کہا کہ میں تم سے بیزار ہوں' ابو بکر و عمر کے حق میں نازل ہوا۔

☆ امام منتظر، زکریا بن محمد بن علی حسین بن علی ہیں اور وہ زندہ ہیں۔ کوہِ حجاز میں مقیم ہیں جب اس سے نکلنے کا حکم ہوگا

تو نکلیں گے۔

ان میں سے بعض کہتے ہیں کہ امام منتظر وہ مغیرہ ہی ہے اس لئے جب وہ قتل ہوا تو اس کے مریدوں میں اختلاف رونما ہوا۔

بعض نے کہا کہ وہی امام منتظر ہے اور بعض نے کہا کہ زکریا، جیسا کہ مغیرہ کہا کرتا تھا۔

عقیدہ..... زنا کے وسوسے سے اپنی بیوی کی محامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا انہی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہوں اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے آپ کو نیکل اور گدھے کی صورت میں مستغرق کرنے سے زیادہ برا ہے۔

مطلب یہ کہ دیوبندی اکابر اسماعیل دہلوی نے نماز میں سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خیال مبارک کے آنے کو جانوروں کے خیالات میں ڈوبنے سے بدتر کہا۔

(بحوالہ کتاب صراطِ مستقیم، صفحہ نمبر ۱۶۹ اسلام اکاڈمی اردو بازار لاہور۔ مصنف: مولوی اسماعیل دہلوی)

عقیدہ..... دیوبندی پیشوا اشرف علی تھانوی کے ایک مرید نے اپنے پیر اشرف علی تھانوی کو اپنے خواب اور بیداری کا واقعہ لکھا کہ وہ خواب میں کلمہ شریف میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نام نامی اسم گرامی کی جگہ اپنے پیر اشرف علی تھانوی کا نام لیتا ہے یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی جگہ لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ (معاذ اللہ) پڑھتا ہے اور اپنی غلطی کا احساس ہوتے ہی اپنے پیر سے معلوم کرتا ہے تو جواب میں اشرف علی تھانوی توبہ و استغفار کا حکم دینے کے بجائے کہتا ہے 'اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔'

مطلب یہ کہ کلمہ کفر کو اشرف علی تھانوی صاحب نے عین اتباع سنت کہا۔

(بحوالہ کتاب الامداد، صفحہ نمبر ۳۵ مطبع امداد المطابع تھانہ بھون انڈیا۔ مصنف: اشرف علی تھانوی)

عقیدہ..... دیوبندی مولوی حسین علی دیوبندی نے اپنی کتاب بلغۃ الخیران میں لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پل صراط سے گر رہے تھے میں نے انہیں بچایا۔ (معاذ اللہ)

عقیدہ..... دیوبندی پیشوا مولوی خلیل احمد انیسٹھوی لکھتا ہے کہ رسول کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔ (معاذ اللہ)

(بحوالہ کتاب براہین قاطعہ، صفحہ نمبر ۵۵۔ مصنف: خلیل احمد انیسٹھوی)

عقیدہ..... دیوبندی مولوی اسماعیل دہلوی لکھتا ہے کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔

(بحوالہ کتاب تقویۃ الایمان تذکیر الاخوان، صفحہ نمبر ۴۳ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ مرکز علم و ادب آرام باغ کراچی۔ مصنف: مولوی اسماعیل دہلوی)

عقیدہ..... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنا چاہئے۔ (معاذ اللہ)

(بحوالہ کتاب تقویۃ الایمان، صفحہ نمبر ۸۸۔ مصنف: مولوی اسماعیل دہلوی)

عقیدہ..... ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔ (معاذ اللہ)

(بحوالہ کتاب تقویۃ الایمان، صفحہ نمبر ۱۳۔ مصنف: مولوی اسماعیل دہلوی)

یہ عبداللہ بن معاویہ بن عبداللہ بن جعفر ذوالجناحین (م ۱۲۹ھ) کے متبعین ہیں۔ اس کے عقائد و اقوال یہ ہیں:-

- ☆ روحوں میں تنازع ہوتا ہے۔
- ☆ اللہ کی روح آدم میں آئی پھر شیث میں پھر انبیاء اور ائمہ میں یہاں تک کہ علی اور ان کے تینوں بیٹوں میں پہنچی پھر اس عبداللہ بن معاویہ میں آئی۔
- ☆ جناحیہ کہتے ہیں کہ عبداللہ زندہ ہے۔ اصفہان کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ میں مقیم ہے اور عنقریب نکلے گا۔
- ☆ وہ قیامت کے منکر ہیں۔
- ☆ شراب، مردار، زنا وغیرہ محرمات کو حلال سمجھتے ہیں۔

(۶) منصوریہ

- یہ ابو منصور عجمی کے متبع ہیں۔ اس کے عقائد و اقوال یہ ہیں:-
- ☆ امامت ابو جعفر محمد باقر کیلئے ہو گئی۔ پھر جب باقر اس سے علیحدہ ہو گئے تو وہ اپنے حق میں امامت کا مدعی ہو گیا۔
 - ☆ منصور یہ کہتے ہیں ابو منصور آسمان پر گیا تو اللہ نے اس کے سر پر اپنا ہاتھ پھیرا اور کہا اے بیٹے جا اور میری طرف سے پیغام پہنچا پھر زمین پر اتر۔

- ☆ اللہ تعالیٰ کے قول **ان یروا کسفا من السماء ساقطا یقولوا سحاب مرکوم** یعنی 'اگر وہ لوگ آسمان سے کوئی ٹکڑا گرتے دیکھیں تو کہتے ہیں کہ یہ بادل ہے' میں کسف مذکور یہی (ابو منصور) ہے۔
- ☆ ابو منصور اپنے لئے امامت کا دعویٰ کرنے سے پہلے کہتا تھا کہ **ذُو الْکِسْفِ** علی بن ابی طالب ہیں۔
- ☆ (رسول ہمیشہ مبعوث رہیں گے) رسالت کبھی منقطع نہ ہوگی۔

- ☆ جنت ایک مرد ہے جس سے دوستی کا ہمیں حکم دیا گیا۔ جہنم بھی ایک مرد ہے جس سے دشمنی کا ہمیں حکم دیا گیا اور وہ امام کی ضد اور اس کا دشمن ہے جیسے ابو بکر اور عمر۔

- ☆ ایسے ہی فرائض کچھ ایسے مردوں کے نام ہیں جن سے دوستی کا ہمیں حکم دیا گیا اور محرمات بھی کچھ ایسے مردوں کے نام ہیں جن سے دشمنی کا ہمیں حکم دیا گیا۔ اس عقیدے سے ان کا مقصد یہ ہے کہ جو ان میں سے اس مرد (یعنی امام) تک پہنچ جاتا ہے اس سے تکلیف شرعیہ اور خطاب اٹھالیا جاتا ہے اس لئے کہ وہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔

ابوالخطاب کی طرف منسوب ہے۔

☆ ابوالخطاب (محمد بن ابوزینب اجدع) اسدی نے ابو عبد اللہ جعفر صادق کیلئے امر (امامت) کا دعویٰ کیا۔ جب جعفر صادق کو اپنے حق میں اس کے غلو کا علم ہوا تو اس سے بیزاری کا اظہار کیا پھر اس نے خود اپنے لئے امامت کا دعویٰ کر دیا۔ خطابیہ گمان کرتے ہیں کہ ائمہ نبی ہیں اور ابوالخطاب نبی تھا اور انبیاء نے لوگوں پر اس کی اطاعت فرض کی ہے۔

☆ پھر اور آگے بڑھے اور گمان کیا کہ ائمہ خدا ہیں اور حسن و حسین کے بیٹے اللہ کے بیٹے اور دوست ہیں اور یہ کہ جعفر خدا ہیں اور ابوالخطاب، جعفر اور علی بن ابی طالب سے افضل ہے۔

☆ وہ اپنے ہم نواؤں کے حق میں مخالفین کے خلاف جھوٹی گواہی کو حلال سمجھتے ہیں۔ پھر ابوالخطاب کے قتل کے بعد فرقہ خطابیہ میں پھوٹ پڑ گئی۔

کسی نے کہا کہ ابوالخطاب کے بعد امام معمر بن حشیم ہے تو اس کی عبادت کی جیسے ابوالخطاب کی عبادت کرتے تھے اور گمان کرتے تھے کہ جنت دنیا کی ان بھلائیوں اور آسائشوں کا نام ہے جو لوگوں کو میسر آتی ہیں اور جہنم دنیا کی ان مصیبتوں اور تکلیفوں کو کہتے ہیں جو لوگوں کو پیش آتی ہیں وہ محرمات اور ترک فرائض کو مباح سمجھتے تھے۔

بعض نے کہا کہ ابوالخطاب کے بعد بزلیغ بن یونس امام ہیں اور یہ کہ ہر مومن کے پاس وحی آتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس قول سے استدلال کیا **وما کان لنفس ان تموت الا باذن اللہ** یعنی 'کسی نفس کیلئے موت نہیں مگر اللہ کے اذن سے' یعنی اللہ کی وحی سے۔

ان کا گمان ہے کہ ان میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو جبریل اور میکائیل سے افضل ہیں اور انہیں موت نہ آئے گی۔ جب ان میں کوئی انتہا کو پہنچتا ہے تو اسے عالم ملکوت میں پہنچا دیا جاتا ہے۔

بعض کا نظریہ یہ ہے کہ ابوالخطاب کے بعد امام عمرو بن بنان عجل ہے مگر وہ لوگ مرتے ہیں۔

بعض نے ابوالخطاب کے بعد مفضل صیر فی کیلئے اور بعض نے سریغ کیلئے امامت کا دعویٰ کیا۔

غرابیہ کہتے ہیں کہ محمد اور علی کی صورت میں مشابہت تام تھی جیسے ایک کو دوسرے کوے سے مشابہ بلکہ اس سے زیادہ۔ اللہ نے جبریل کو حضرت علی کے پاس بھیجا تو جبریل نے غلطی کی اور بجائے علی کے محمد کے پاس وحی (رسالت) پہنچادی۔ چنانچہ ان کا ایک شاعر کہتا ہے ۔

غلط الامین فجازها عن حیدرہ

یعنی جبریل نے غلطی کر کے نبوت حیدر کی بجائے دوسرے کے پاس پہنچادی۔

غرابیہ صاحب الریش پر لعنت کرتے ہیں اور صاحب الریش سے حضرت جبرائیل امین کو مراد لیتے ہیں۔

ذبابیہ غرابیہ سے بھی آگے بڑھے اور کہا کہ علی خدا ہیں اور محمد نبی، اور ان دونوں خدا و نبی میں اس سے زیادہ مشابہت تھی جتنی ایک مکھی سے ہوتی ہے (اللہ تعالیٰ انہیں ہلاک کرے)۔



یہ لقب اس وجہ سے ہے کہ اس فرقے نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مذمت کی۔ ان کا گمان ہے کہ علی خدا ہیں انہوں نے محمد کو اسلئے بھیجا کہ لوگوں کو ان کی طرف بلائیں مگر انہوں نے اپنے لئے نبوت کا دعویٰ کر لیا (اس گروہ کا نام عَلِیَّیَّة یا عَلِیَّاوِیَّة ہے) بعض نے محمد اور علی دونوں کو الہ کہا ہے اس لئے اس گروہ کو اِثْنِیْنِیَّة کہا جاتا ہے۔ ان میں الہیت کی تقدیم کے سلسلے میں اختلاف ہے۔ بعض احکام الہیہ میں علی کو تقدیم و ترجیح دیتے ہیں اور بعض محمد کو۔

ان میں بعض کا عقیدہ یہ ہے کہ خدا پانچ شخص ہیں اور وہ اصحاب عبا ہیں۔ یعنی محمد، علی، فاطمہ، حسن اور حسین۔ ان کا قول ہے کہ یہ پانچوں تن در حقیقت شخص واحد ہیں کہ ایک روح پانچوں قابلوں میں سمائی ہے کسی کو کسی پر کچھ فضیلت نہیں۔ وہ لوگ تانیث کے عیب سے بچنے کیلئے فاطمہ نہیں بلکہ 'فاطم' کہتے ہیں۔ یہ جماعت خمسیہ یا خمسہ کے لقب سے مشہور ہے۔

(یا حکمیہ، سالمیہ، یا جوالیقیہ) ہشام بن حکم (م تقریباً ۱۹۰ھ) اور ہشام بن سالم جو ایقنی کے تابعین ہیں۔ ان کا قول ہے کہ اللہ جسم ہے اس پر ان فرقوں کا اتفاق ہے پھر اختلاف پیدا ہوا تو ابن حکم نے کہا کہ وہ طویل، عریض و عمیق ہے اور وہ صاف و شفاف جالی کی طرح ہے وہ ہر جانب سے چمکتا ہے اس کیلئے رنگ، بو اور ذائقہ ہے۔ ان کا عقیدہ ہے کہ مذکورہ صفات ذاتِ باری تعالیٰ کا غیر نہیں ہیں۔ اللہ اٹھتا بیٹھتا ہے، حرکت و سکون کو اختیار کرتا ہے۔ اس کو اجسام سے مشابہت ہے اگر ایسا نہ ہو تو وہ جاننا نہ جائے۔ تحت الثریٰ میں ایک شعاع ہے جو اس سے جدا ہو کر اس کی طرف جاتی ہے۔ وہ اپنے بالشت سے سات بالشت ہے۔ وہ عرش سے مماس اور متصل ہے دونوں کے درمیان کوئی تفاوت نہیں۔ اس کا ارادہ ایک ایسی حرکت ہے جو نہ اس کی عین ہے نہ غیر ہے اسما کو ان کے باوجود میں آنے کے بعد جانتا ہے اس سے پہلے نہیں۔ اس کا جاننا ایسے علم کے ساتھ ہوتا ہے جو نہ قدیم ہے نہ حادث اس لئے کہ علم ایک صفت ہے اور صفت کی صفت نہیں ہوتی۔ اس کا کلام صفت ہے نہ مخلوق ہے نہ غیر مخلوق اس کی دلیل بھی وہی ہے جو علم سے متعلق پیش کی۔ ائمہ اس کا کلام صفت ہے نہ مخلوق ہے نہ غیر مخلوق اس کی دلیل بھی وہی ہے جو علم سے متعلق پیش کی۔ ائمہ معصوم ہیں اور انبیاء معصوم نہیں۔ اس لئے کہ نبی کی طرف وحی آتی ہے تو وہ اس سے اللہ کا قرب حاصل کرتا ہے برخلاف امام کے کہ اس کے پاس وحی نہیں آتی تو اس کا معصوم ہونا ضروری ہے۔

ابن سالم نے کہا کہ اللہ انسان کی صورت پر ہے۔ اس کیلئے ہاتھ پاؤں اور حواس خمسہ ناک، کان، آنکھ، منہ اور سیاہ زلفیں ہیں۔ اس کا نصفِ اعلیٰ کھوکھلا اور نصفِ اسفل ٹھوس ہے مگر یہ کہ وہ گوشت و خون کا مجموعہ نہیں۔

زرارہ ابن اعین کو فی (م ۱۵۰ھ) کے متبعین ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ صفت حادث ہیں۔

یونس بن عبد الرحمن قتی (م ۲۰۸ھ) کے اصحاب ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ عرش پر ہے جس کو فرشتے اٹھاتے ہیں۔ اللہ ان سے قوی تر ہے اس کے باوجود فرشتوں نے اس کو اٹھا رکھا ہے۔ جیسے سارس کہ اس کے قوی اور توانا جسم کا بوجھ اس کے کمزور اور ناتواں پیروں پر ہے۔

محمد بن نعمان صیر فی ملقب بہ شیطان الطاق کے پیرو ہیں۔ اس نے کہا کہ اللہ غیر جسمانی نور ہے اس کے باوجود وہ انسان کی صورت پر ہے وہ چیزوں کو ان کے پیدا ہونے کے بعد جانتا ہے۔

رزام کے اصحاب ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ

- ☆ امامت علی کے بعد محمد بن حنیفہ کیلئے، پھر ان کے بیٹے عبداللہ، پھر علی بن عبداللہ بن عباس پھر منصور تک ان کی اولاد کیلئے ہے۔
- ☆ خدا ابو مسلم میں حلول کر گیا انہیں قتل نہیں کیا گیا ہے۔
- ☆ وہ محارم اور ترک فرائض کو حلال جانتے ہیں۔
- ☆ ان میں سے وہ بھی ہیں جو مفتح کے خدا ہونے کے مدعی ہیں۔

ان کا عقیدہ یہ ہے کہ اللہ نے محمد کو پیدا کر کے دنیا کی تخلیق کا کام ان کے سپرد کر دیا اسلئے دنیا و مافیہا کے پیدا کرنے والے محمد ہیں۔ انہیں میں سے بعض کا خیال یہ ہے کہ تخلیق کا کام اللہ نے علی کے سپرد کر دیا ہے۔

انہوں نے بداء کو جائز جانا یعنی اللہ تعالیٰ ایک چیز کا ارادہ فرماتا ہے پھر دوسری چیز کا خیال ظاہر ہوتا ہے جو پہلے اس پر ظاہر نہ تھا۔ اس سے لازم آتا ہے کہ اللہ امور کے انجام سے باخبر نہیں ہے۔

ان کا قول ہے کہ اللہ نے علی میں حلول کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جسمانی بدن میں روحانی وجود کا ظہور ناقابل انکار ہے۔ جانب خیر میں اس کی مثال حضرت جبرئیل کا صورتِ انسانی میں ظہور اور جانب شر میں شیطان کا انسانی صورت میں ظہور ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب علی اور ان کی اولاد غیر سے افضل ہیں اور ایسی تائیدات سے مؤید ہیں جن کا تعلق اسرارِ باطنی سے ہے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی صورتوں میں ظاہر ہوا، ان کی زبان سے کلام فرمایا اور ان کے ہاتھ سے پکڑا۔ اسی سبب سے ہم ائمہ پر لفظ الہ کا اطلاق کرتے ہیں۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ نبی علیہ السلام نے مشرکین سے جنگ کی اور علی نے منافقین سے۔ کیونکہ نبی علیہ السلام ظاہر پر حکم لگاتے ہیں اور اللہ باطن کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

بہائی فرقہ کیونکر عالم وجود میں آیا؟

بہائی فرقہ نے شیعہ اثنا عشریہ سے جنم لیا۔

بہائی فرقہ کا بانی مرزا علی محمد شیرازی ۱۲۵۲ھ مطابق ۱۸۳۰ء ایران میں پیدا ہوا۔ یہ اثنا عشری شیعہ سے تعلق رکھتا تھا مگر اثنا عشریوں کی حدود سے تجاوز کر گیا۔ اس نے اسماعیل فرقہ کے عقائد باطلہ اور فرقہ سبائیہ کا ایک معجون مرکب تیار کیا جسے اسلامی عقائد سے دور کا بھی واسطہ نہ تھا۔

یہ ایک طے شدہ بات ہے کہ امام مستور کا عقیدہ اثنا عشری شیعہ کے اساسی عقائد میں سے ہے۔ ان کے عقیدے کے مطابق بارہواں امام 'سمن رائی' کے شہر میں غائب ہو گیا تھا اور ابھی تک وہ اس کے منتظر ہیں۔ مرزا علی محمد بھی دیگر اثنا عشریہ کی طرح یہی عقیدہ رکھتا تھا۔ اکثر اہل فارس جن میں یہ نوجوان (مرزا علی محمد) پروان چڑھا۔ اسی نظریہ کے حامل تھے اس نے اثنا عشری فرقہ کی حمایت میں بڑی غیرت کا ثبوت دیا۔ جس کے نتیجے میں یہ لوگوں کا توجہ کا مرکز بن گیا۔ فن نفسیات سے اسے گہرا لگاؤ تھا یہ فلسفیانہ نظریات کے درس و مطالعہ میں بھی لگا رہتا۔ لوگوں کی حوصلہ افزائی کے صلہ میں مرزا علی محمد نے یہ دعویٰ کر دیا کہ وہ امام مستور کے علوم و فنون کا واحد عالم بے بدل ہے اور اس کی طرف رخ کئے بغیر وہ علوم نہیں کئے جاسکتے اسلئے کہ شیعہ فرقہ کے قول کے مطابق دیگر ائمہ اثنا عشریہ کی طرح امام مستور ائمہ سابقین کی وصیت کی بناء پر قابل اتباع علوم کا جامع اور مصدر ہدایت و معرفت ہوتا ہے۔

اس مفروضہ کی بناء پر کہ مرزا علی ائمہ سابقین کے علوم کے حامل ہے اسے قابل محبت سمجھا جانے لگا اور بلا چون و چرا اس کی اطاعت کی جانے لگی۔ ایک کامل امام کی حیثیت حاصل ہونے پر مرزا علی محمد ایک متبوع عام قرار پائے اور بلا استثناء ان کے جملہ اقوال کو قبولیت عامہ حاصل ہوئی۔

کچھ عرصہ گزارنے پر علی محمد غلو سے کام لینے لگا اور اس نظریہ کو مطلقاً نظر انداز کر دیا کہ وہ امام مستور کے علوم کا ناقل ہے۔ اس نے مستقل مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا جن کا ظہور غیبت امام کے ایک ہزار سال بعد ہونے والا تھا۔ امام غائب ۲۶۰ھ میں نظروں سے اوجھل ہوئے تھے۔ مرزا نے اس سے بڑھ کر یہ دعویٰ بھی داغ دیا کہ ذاتِ خداوندی اس میں حلول کر آئی ہے اور اللہ تعالیٰ اس کے توسط سے مخلوقات کے سامنے جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ اس نے یہ بھی کہا کہ آخری زمانہ میں موسیٰ و عیسیٰ علیہما السلام کا ظہور اس کے ذریعہ ہوگا۔ اس نے نزولِ عیسیٰ کے عام عقیدہ سے تجاوز کر کے اس رجوع موسیٰ کا اضافہ کیا اور کہنے لگا کہ ان دونوں انبیاء کا ظہور اس کے توسط سے ہوگا۔

مرزا علی محمد کی شخصیت میں اتنی جاذبیت پائی جاتی تھی کہ لوگ اس کے بلند بانگ دعوے کو بلا چون و چرا مان لیتے تھے۔ مگر علماء نے امامیہ ہوں یا غیر امامیہ یک زبان ہو کر اس کے خلاف آواز بلند کی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اس کے موعومات و دعویٰ قرآن کے پیش کردہ حقائق و عقائد کے سراسر منافی تھے۔ مرزا نے علماء کی مخالفت کی پرواہ نہ کی بلکہ انہیں منافق لالچی اور تملک پسند کہہ کر لوگوں کو ان سے متنفر کرنے لگا۔ بایں ہمہ لوگ اس کی باتوں کو سننے اور بلا حجت و برہان اس کی پیروی کا دم بھرتے رہے۔

بانی بھائیت کے عقائد و اعمال

ان دعویٰ باطلہ کے بعد مرزا علی محمد چند عقائد و اعمال کا اعلان کرنے لگا، ہم ذیل میں وہ اُمور ذکر کرتے ہیں، اعتقادی امور یہ تھے:

☆ مرزا علی محمد روزِ آخرت اور بعد از حساب دخول جنت و جہنم پر ایمان نہیں رکھتا تھا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ روزِ آخرت سے ایک جدید روحانی زندگی کی جانب اشارہ کرنا مقصود ہے۔

☆ وہ بالفعل ذاتِ خداوندی کے اس میں حلول کر آنے پر اعتقاد رکھتا تھا۔

☆ رسالتِ محمدی اس کے نزدیک آخری رسالت نہ تھی۔ وہ کہتا تھا کہ ذاتِ باری مجھ میں حال ہے اور میرے بعد آنے والوں میں بھی حلول کرتی رہے گی۔ گویا حلول الوہیت کو وہ اپنے لئے مخصوص نہیں ٹھہراتا تھا۔

☆ وہ کچھ مرکب حروف ذکر کر کے ہر حرف کے عدد نکالتا اور اعداد کے مجموعہ سے عجیب و غریب نتائج اخذ کرتا تھا۔ وہ ہندسوں کی تاثیر کا قائل تھا۔ انیس کا ہندسہ اس کے نزدیک خصوصی مرتبہ کا حامل تھا۔

☆ اس کا دعویٰ تھا کہ وہ تمام انبیاء سابقین کی نمائندگی کرتا ہے۔ وہ مجموعہ رسالت ہے اور اس اعتبار سے مجموعہ ادیان بھی۔

ہنء بریں بھائی فرقہ یہودیت نصرانیت اور اسلام کا معجونِ مرکب ہے اور ان میں کوئی حدِ فاصل نہیں پائی جاتی۔

مرزا نے اسلامی احکام میں تبدیلی پیدا کر کے عجیب و غریب قسم کے عملی اُمور مرتب کئے تھے۔ وہ عملی اُمور حسبِ ذیل ہیں:-

☆ عورت میراث کے امور میں مرد کے برابر ہے۔ یہ آیتِ قرآنی کا صریح انکار ہے جو موجبِ کفر ہے۔

☆ وہ بنی نوع انسان کی مساوات مطلقہ کا قائل تھا۔ اس کی نگاہ میں جنس و نسل دین و مذہب اور جسمانی رنگت موجب امتیاز

نہیں ہے۔ یہ بات اسلامی حقائق سے میل کھاتی ہے اور ان کے منافی نہیں۔

یہ اذکار و آراء مرزا نے اپنی تحریر کردہ تصنیف میں جمع کر دیئے تھے۔ جس کا نام البیان ہے۔ بحیثیت مجموعی ان کے جملہ اذکار عقائد اسلام سے اعراض و انحراف بلکہ انکار پر مبنی تھے۔ اس نے حلول کے نظریہ کو از سر نو زندہ کیا۔ جسے عبد اللہ سب نے حضرت علی کیلئے گھڑا تھا اور جو صریح کفر ہے۔ انہی وجوہات کے پیش نظر حکومت اس کے خلاف ہو گئی اور مرزا علی محمد اور اس کے اتباع کو ادھر ادھر بھگا دیا۔ مرزا ۱۸۵۰ء میں صرف تیس سال کی عمر میں راہی ملک عدم ہوا۔

مرزا علی نے اپنی نیابت کیلئے اپنے دو مریدان با صفا کو منتخب کیا تھا۔ ایک صبح ازل نامی اور دوسرا بہاء اللہ۔ ان دونوں کو فارس سے نکال دیا گیا تھا۔ صبح ازل قبرص میں سکونت پذیر ہوا اور بہاء اللہ نے آدرنہ کو اپنا مسکن ٹھہرایا۔ صبح ازل کے پیرو بہت کم تھے۔ اس کے مقابلہ میں بہاء اللہ کا حلقہ ارادت خاصا وسیع تھا۔ بعد ازاں اس مذہب کو بہاء اللہ کی طرف منسوب کر کے بہائی کہنے لگے اس فرقہ کو بانی و موسس کی جانب کر کے باہی بھی کہا جاتا ہے۔ مرزا علی محمد نے اپنے لئے 'باب' کا لقب تجویز کیا تھا۔

صبح ازل اور بہاء اللہ میں نقطہ اختلاف یہ تھا کہ اول الذکر باہی و بہائ مذہب کو اسی طرح چھوڑ دینا چاہتا تھا جیسے اس کے بانی نے اسے منظم کیا تھا۔ اس کا کام صرف تبلیغ و اشاعت تھا۔ بخلاف ازیں بہاء اللہ نے مرزا کی طرح بہت سی اختراعات کیں۔ وہ بھی مرزا کی طرح حلول کا قائل تھا اور اپنے آپ کو مظہر الوہیت قرار دیتا تھا۔

وہ کہتا کرتا تھا کہ مرزا علی محمد نے میرے متعلق بشارت دی تھی۔ مرزا کا وجود میرے لئے تمہید کا حکم رکھتا تھا جس طرح نصاریٰ کی نظر میں حضرت یحییٰ علیہ السلام ظہور مسیح کا پیش خیمہ تھا۔

مشہور مستشرق گولڈزیہر اپنی کتاب 'العقیدہ والشریعہ' میں لکھتے ہیں بہاء اللہ کی شخصیت میں روح الہی کا ظہور ہوا تا کہ اس عظیم کام کی تکمیل کی جائے، جسے بہائیت کا بانی تھنہ تکمیل چھوڑ گیا تھا۔ بناء بریں بہاء اللہ کا منصب و مقام باب کی نسبت رفیع تر ہے اسلئے کہ باب بہاء اللہ کی ذات سے قائم ہے اور بہاء اللہ اس کو قائم رکھنے والا ہے بہاء اللہ اپنے آپ کو ذات الہی کا مظہر قرار دیتا تھا اور کہا کرتا تھا کہ وہ ذات باری کے حسن و جمال کی جلوہ گاہ ہے اور اس کے محاسن شیشہ کی طرح ذات بہاء اللہ میں صوفشاں ہیں۔ بہاء اللہ کی شخصیت بذات خود وہ جمال اللہ ہے جو ارض و جمادات میں تاباں و درخشاں ہے جیسے عمدہ قسم کے پتھر کو پالش کیا جائے تو وہ تابانی کے جوہر دکھاتا ہے۔ بہاء اللہ وہ عظیم شخصیت ہے جس کا ظہور اس جوہر (مرزا علی محمد) سے ہوا۔ اس جوہر کی معرفت بہاء اللہ کے بغیر حاصل نہیں کی جاسکتی۔ بہاء اللہ کے پیرو اسے فوق البشر تصور کرتے اور اسے اکثر صفات الہی کا مجموعہ

قرار دیتے تھے۔ (العقیدہ والشریعہ، صفحہ ۲۳۲ ترجمہ محمد یوسف عبدالعزیز عبدالحق علی حسن عبدالقادر)

جس طرح عوام کا لانعام شخص پرستی کے عادی ہوتے ہیں۔ اسی طرح بہاء اللہ کے پیرو بھی اسی جرم کے مرتکب تھے۔ بعد ازاں بہاء اللہ اور صبح ازل کے اختلافات کی خلیج وسیع تر ہوتی چلی گئی۔ یہ دونوں قریب قریب رہتے تھے۔ ایک آدرنہ میں قیام پذیر تھا اور دوسرا قبرص میں۔ چنانچہ دولت ترکیہ نے بہاء اللہ کو عکا کی طرف ملک بدر کر دیا جہاں اس نے اپنے مشرکانہ عقائد کو مدون کرنے کا بیڑا اٹھایا۔ اس نے قرآن کریم کے خلاف بہت کچھ لکھا اور اپنے استاد کی مرتب کردہ کتاب البیان کی تردید پر قلم اٹھایا۔ بہاء اللہ نے عربی و فارسی دونوں زبانوں کو تعبیر و بیان کا ذریعہ بنایا۔ اس کی مشہور ترین تصنیف 'الاقدس' ہے جس کے متعلق اس کا دعویٰ تھا کہ وہ وحی الہی پر مبنی اور ذات خداوندی کی طرح قدیم ہے۔ وہ اعلانیہ کہا کرتا تھا کہ اس کی تصنیفات جملہ علوم کی جامع نہیں بلکہ اس نے بہت سے علوم کو اپنے برگزیدہ اصحاب کیلئے الگ محفوظ کر رکھا ہے۔ اس لئے کہ دوسرے لوگ ان باطنی علوم کے متحمل نہیں ہو سکتے۔

بہاء اللہ کا دعویٰ تھا کہ جس مذہب کی وہ دعوت دے رہا ہے وہ اسلام سے الگ ایک جداگانہ مسلک کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ بات بہاء اللہ اور اس کے استاد میں مابہ الامتياز ہے۔ اس کے استاد مرزا علی محمد کا دعویٰ تھا کہ وہ اپنے افکار سے اسلام کی تجدید و احیاء کر رہا ہے اور وہ اسلام کے دائرہ سے خارج نہیں ہے۔ وہ بزعم خود اسلام کو ایک جدید مذہب قرار دیتا تھا اور اس کی اصلاح کا مدعی تھا۔

بخلاف ازیں بہاء اللہ اپنے مذہب کو دین اسلام سے ایک الگ مذہب تصور کرتا تھا۔ یہ کہہ کر اس نے دین اسلام پر بڑا احسان کیا اور اسے اپنے مزعومات باطلہ کی آلودگی سے پاک رکھا۔ بہاء اللہ اپنے مذہب کو بین الاقوامی حیثیت دیتا اور اس بات کا دعویدار تھا کہ یہ مذہب جمیع ادیان مذاہب کا جامع اور سب اقوام کیلئے یکساں حیثیت رکھتا ہے۔ وہ وطن پرستی کے خلاف تھا اور کہا کرتا تھا کہ زمین سب کی ہے اور وطن سب کا ہے۔

چونکہ بہاء اللہ اپنے مذہب کو بین الاقوامی مذہب سمجھتا اور مظہر الہی ہونے کا دعویدار تھا۔ اس لئے اس نے مشرق و مغرب کے سلاطین و حکام کو تبلیغی خطوط ارسال کئے اور ان میں یہ دعویٰ کیا کہ ذات الہی اس میں حلول کر آتی ہے وہ قرآنی اجزاء کی طرح اپنی تحریروں کو سور (سورت کی جمع) کہا کرتا تھا۔ اسے غیب دانی کا بھی دعویٰ تھا۔ وہ مستقبل میں وقوع پذیر ہونے والی پیشین گوئیاں بھی کیا کرتا تھا۔ اتفاق سے بعض باتیں درست ثابت ہو جاتیں مثلاً اس نے پیشین گوئی کی تھی کہ نپولین سوم کی حکومت ختم ہو جائیگی چنانچہ چار سال کے بعد یہ پیشین گوئی پوری ہو گئی۔ اس پیشین گوئی کے ظہور سے اس کے پیروؤں کی تعداد میں بڑا اضافہ ہوا۔ بہاء اللہ نے ہوشیاری سے کام لے کر زوال حکومت کی کوئی تاریخ متعین نہیں کی تھی۔ ممکن ہے اس نے سیاسی بصیرت کی بناء پر یہ بھانپ لیا ہو کہ یہ حکومت زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکتی۔ مگر یہ دعویٰ کسی شخص نے بھی نہیں کیا کہ بہاء اللہ کی سب پیشگوئیاں حرف بحرف صحیح ثابت ہوئیں۔ یہاں تک کہ اس کے بڑے سرگرم پیروکار بھی یہ دعویٰ نہ کر سکے۔

بہاء اللہ اپنی دعوت کو پھیلانے کیلئے اپنے اتباع کو ترغیب دلایا کرتا تھا کہ وہ دوسری زبانیں سیکھیں۔

بہاء اللہ کی دعوت خصوصی خد و خال

بہاء اللہ کی دعوت کے خصوصی نکات یہ تھے:-

☆ بہاء اللہ نے تمام اسلام قواعد و ضوابط کو ترک کر دیا تھا۔ بناء بریں اس کا مذہب اسلام سے قطعی طور پر بے تعلق تھا۔ یہ بات بہاء اللہ اور اس کے استاد مرزا علی محمد میں مابہ الامتیاز ہے۔

☆ وہ انسانوں کے رنگ و نسل اور ادیان مذاہب کے اعتبار سے مختلف ہونے کے بعد باوجود ان کی مساوات کا قائل تھا۔ مساوات بنی آدم کا نظریہ اس کی تعلیمات میں مرکزی حیثیت رکھتا تھا۔ تعصب و اختلافات سے پرکائنات عالم میں بہاء اللہ کا یہ نظریہ بڑا جاذب نظر تھا۔

☆ بہاء اللہ نے عالمی نظام مرتب کیا اور اس میں اسلام کے بنیادی قوانین کی خلاف ورزی کی۔

چنانچہ وہ تعدد ازواج سے روکتا تھا اور شاذ و نادر حالات میں اس کی اجازت دیتا تھا۔ بصورت اجازت بھی وہ دو بیویوں سے تجاوز نہیں کرنے دیتا تھا۔ طلاق کی اجازت وہ ناگزیر حالات میں دیتا تھا۔ اس کے یہاں مطلقہ کیلئے کوئی عدت مقرر نہ تھی بلکہ طلاق کے بعد وہ فی الفور نکاح کر سکتی تھی۔

☆ نماز باجماعت منسوخ کر دی۔ صرف نماز جنازہ میں جماعت کی اجازت تھی۔

☆ وہ خانہ کعبہ کو قبلہ قرار نہیں دیتا تھا بلکہ اس کا اپنا سکونت مکان قبلہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ چونکہ وہ حلول باری تعالیٰ کا عقیدہ رکھتا تھا لہذا قبلہ وہی جگہ ہونا چاہئے جہاں خدا کی ذات حال ہو اور وہ بزعم خویش بہاء اللہ کا مکان تھا۔ جب بہاء اللہ اپنی سکونت تبدیل کر لیتا تو بہائی بھی اپنا قبلہ تبدیل کر لیا کرتے تھے۔

☆ بہاء اللہ نے اسلام کی پیش کردہ طہارت جسمانی و روحانی کو بحال رکھا تھا۔ بناء بریں وہ وضو اور غسل جنابت کا قائل تھا۔

☆ بہاء اللہ نے حلال و حرام سے متعلق جملہ احکام اسلام کو نظر انداز کر دیا اور اس ضمن میں عقل انسانی کو حاکم تصور کرنے لگا۔

اگر حق کی توفیق شامل حال ہوتی تو اسے معلوم ہوتا کہ اسلام کی حلال کردہ اشیاء عقل کے نزدیک بھی حلال ہیں محرمات کے حق میں عقل بھی حرمت کا فیصلہ صادر کرتی ہے۔ اس ضمن میں ایک اعرابی کا واقعہ ذکر کرنے کے قابل ہے۔ اس سے جب پوچھا گیا کہ

تم محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر کیونکر ایمان لائے؟ اس نے جواباً کہا میں نے کوئی ایسی بات نہیں دیکھی جس میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

اس کو انجام دینے کا حکم صادر کریں اور عقل انسانی کہے کہ ایسا نہ کر اور نہ کوئی ایسا معاملہ میری نگاہ سے گزرا کہ عقل منع کرے اور

آپ وہ کام کرنے کا حکم دیں۔ اگر بہاء اللہ اس اعرابی کی بات پر غور کرتا تو حقیقت کو پالیتا۔ مگر اس کا مقصد صرف تخریب تھا۔

ظاہر ہے کہ تخریب کیلئے صرف پھاؤڑا مطلوب ہے جو ہر چیز کو تھس تھس کر کے رکھ دیتا ہے۔

عقیدہ..... مولوی اسماعیل دہلوی نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر افتراء باندھا کہ گویا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی ایک دن مرکز مٹی میں ملنے والا ہوں۔ (بحوالہ کتاب تقویۃ الایمان، صفحہ نمبر ۵۳)

عقیدہ..... مولوی خلیل دیوبندی نے اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صفحہ نمبر ۵۲ پر لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یوم ولادت منانا کنہیا کے جنم دن منانے کی طرح ہے۔ (معاذ اللہ)

عقیدہ..... مولوی خلیل دیوبندی اپنی کتاب براہین قاطعہ کے صفحہ نمبر ۳۰ پر لکھتا ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اردو زبان علمائے دیوبند سے سیکھی۔ (معاذ اللہ)

عقیدہ..... مولوی اشرف علی تھانوی مولوی فضل الرحمن کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ ہم نے خواب میں حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ انہوں نے ہم کو اپنے سینے سے چٹایا۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ کتاب افاضات الیومیہ، ص ۳۷/۶۲ از مولوی اشرف علی تھانوی)

عقیدہ..... انبیائے کرام اپنی امت میں ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔

مطلب یہ کہ عمل اگر امتی زیادہ کر لے تو نبی سے بڑھ جاتا ہے۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ کتاب تحذیر الناس، ص ۵ از مولوی قاسم نانوتوی)

عقیدہ..... لفظ رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نہیں ہے اگر (کسی) دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے۔ (بحوالہ فتاویٰ رشیدیہ، جلد دوم صفحہ ۹۔ مولوی رشید گنگوہی دیوبندی)

عقیدہ..... محرم میں ذکر شہادت حسین کرنا اگرچہ بروایات صحیح ہو یا سبیل لگانا، شربت پلانا، چندہ سمیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب ناجائز اور حرام ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۳۳۵۔ مصنف: رشید احمد گنگوہی دیوبندی)

عقیدہ..... دیوبندی پیشوا حسین احمد مدنی اپنی کتاب میں لکھتا ہے کہ ایک خاص علم کی وسعت آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہیں دی گئی اور ابلیس لعین کو دی گئی ہے۔ (الشہاب ثاقب، ص ۹۱۔ مصنف: مولوی حسین احمد مدنی)

عقیدہ..... دیوبندی پیشوا بانی دارالعلوم دیوبند مولوی قاسم نانوتوی اپنی کتاب تصفیۃ العقائد صفحہ نمبر ۲۵ پر لکھتا ہے کہ دروغ صریح بھی کئی طرح کا ہوتا ہے ہر قسم کا حکم یکساں نہیں ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔ بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں۔ خالی غلطی سے نہیں۔

(تصفیۃ العقائد، ص ۲۵/۲۸۔ مصنف: قاسم نانوتوی)

☆ اگرچہ بہاء اللہ اور اس کا استاد مرزا علی محمد انسانی مساوات کے قائل تھے۔ مگر جمہوریت کو تسلیم نہیں کرتے تھے۔ بادشاہ کو معزول کرنا ان کے نزدیک جائز نہ تھا۔ شاید اس کی وجہ یہ تھی کہ سلطان کو معزول کرنا ان کے نظریات سے میل نہیں کھاتا تھا۔ ان کے مذہبی نظریات کی اساس یہ تھی کہ ذاتِ باری انسانوں میں حلول کر آتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اندریں صورت انسانوں کی تقدیس کا قائل ہونا پڑتا ہے۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ کی ذات ان میں حال نہ بھی ہو اس لئے کہ ان میں حلول کا امکان ہوتا ہے۔ بناء بریں تقدیس سلاطین کا نظریہ ان کی عقل و منطق کے ساتھ ہم آہنگ تھا۔

تقدیس سلطان کے باوجود بہاء اللہ علماء کی فضیلت و عظمت کو تسلیم کرتا تھا بلکہ اس کا استاد مرزا علی محمد ان علماء کے خلاف جنگ آزما رہا جو اس کے نظریات کا ابطال کرتے تھے۔ اسی طرح بہاء اللہ بھی علمی اجارہ داری کے خلاف معرکہ آراء رہا۔ خواہ وہ مسلمانوں میں پائی جاتی ہو یا یہود و نصاریٰ میں۔

بہاء اللہ کا جانشین عباس آفندی

بہاء اللہ کا اقدار ۱۶ مئی ۱۸۹۲ء کو اس کی موت کے ساتھ ختم ہو گیا۔ اس کے بعد اس کا بیٹا عباس آفندی جسے عبدالبہا یا غصنِ اعظم (بڑی شاخ) بھی کہتے تھے اس کا نائب قرار پایا۔ چونکہ سب عقیدت مند بہاء اللہ سے خلوص رکھتے تھے اس لئے کوئی بھی بہاء اللہ کا خلیفہ بننے میں اس کا مزاحم نہ ہوا۔ عباس آفندی مغربی تہذیب و تمدن سے پوری طرح باخبر تھا۔ اس لئے اس نے اپنے والد کے افکار کو مغربی طریق فکر و نظر میں ڈھال دیا۔ اس نے حلول کے عقیدہ کو اپنے مذہب سے خارج کر دیا۔ مغربی تہذیب و ثقافت کے زیر اثر اس نے یہود و نصاریٰ کی مقدس کتابوں کا مطالعہ کرنا شروع کیا۔ (بہائی مذہب کی تدریجی ترقی کی داستان بڑی عجیب ہے) اس مذہب کے اولین بانی نے اسلام کی تجدید و اصلاح کے نام سے اس کی تعلیمات کا بیڑا اٹھایا تھا۔ جب اس کا نائب بہاء اللہ مسند نشین اقدار ہوا تو اس نے جملہ تعلیمات اسلامی کا انکار کر کے اپنے استاد کے مشن کی تکمیل کر دی۔ جب تیسرے گدی نشین نے مسند سنبھالی تو اس نے اصول اسلامی کے انکار پر ہی بس نہ کی بلکہ قرآن کریم کی بجائے کتب یہود و نصاریٰ کی جانب متوجہ ہوا اور ان سے اخذ و استفادہ کرنے لگا۔

اسی کے زیر اثر یہ مذہب یہود و نصاریٰ اور مجوس میں پھیلنے لگا اور ان مذاہب کے لوگ جوق در جوق بہائیت میں داخل ہونے لگے۔ دوسری وجہ یہ تھی کہ جب عباس آفندی اور اس کا والد بہاء اللہ مسلمانوں سے مایوس ہو گئے تو انہوں نے اپنی توجہ دیگر مذاہب والوں کی طرف منعطف کرنا شروع کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سر زمین فارس اور اس کے قرب و جوار میں یہود و نصاریٰ کثرت سے بہائیت کے حلقہ بگوش ہو گئے انہوں نے بلاد ترکستان میں عمارتیں تعمیر کر رکھی تھیں جہاں اجلاس منعقد کیا کرتے تھے۔ یہ مذہب یورپ و امریکہ میں بڑی تیزی سے پھیلنے لگا اور بہت سے لوگ ان کے دام تزویر میں پھنس گئے۔

مشہور کتاب 'العقیدہ والشریعہ' کا مصنف لکھتا ہے، بہاء اللہ نے محسوس کیا کہ یورپ و امریکہ کے بعض لوگ بڑے جوش و خروش سے بہائیت اختیار کرتے جا رہے تھے۔ یہاں تک کہ عیسائیوں میں بھی ان کے حلقہ بگوش پیدا ہو گئے۔ امریکہ میں جن ادبی انجمنوں کا قیام عمل میں آیا وہ بہائیت کے اصول و ضوابط کے استحکام میں مدد و معاون ہوتی تھیں۔ امریکہ سے ۱۹۱۰ء میں ایک مجلہ 'نجم الغرب' نامی نکلتا شروع ہوا۔ جس کے سال بھر میں انیس شمارے شائع ہوا کرتے تھے انیس کے عدد کی وجہ تخصیص یہ تھی کہ یہ ہندسہ ان کے یہاں بڑا مؤثر تھا۔ بہائی یوں بھی اعداد کی قوت تاثیر کے قائل تھے جیسا کہ ہم مرزا علی محمد کا حال بیان کرتے وقت تحریر کر آئے ہیں۔ مصنف مذکور مزید لکھتا ہے، بہائیت اضلاع متحدہ امریکہ کے دور افتادہ علاقوں میں پھیل گئی اور شکاگو میں ایک مرکز بھی قائم کر لیا۔ (العقیدہ والشریعہ، صفحہ ۲۵۰)

WWW.NAFSEISLAM.COM

بہائی فرقہ والوں نے عیسائیوں کو ورغلانے کیلئے ان کی کتابوں سے استدلال کرنا شروع کیا اور یہ دعویٰ کھڑا کر دیا کہ عہد نامہ قدیم و جدید میں بہاء اللہ اور اس کے بیٹے کی بشارت موجود ہے۔ گولڈز ہیہر اس ضمن میں لکھتا ہے، عباس آفندی کے ظہور سے بہائی مذہب نے تورات و انجیل سے مدد لے کر نیا قالب اختیار کیا۔ تورات و انجیل میں عباس آفندی کے ظہور کی خبر دی گئی تھی اور بتایا گیا تھا کہ وہ امیر و رئیس ہوگا اور عجیب و غریب القاب سے ملقب ہوگا۔ یہ ذکر کتاب اشعیاء کے انیسویں باب کی آیت نمبر ۶ میں مذکور ہے۔ اس میں مرقوم ہے، ہمارے یہاں ایک لڑکا (بہاء اللہ) پیدا ہوگا جس کے گھر میں ایک بچہ جنم لے گا جو بڑا نام پائے گا۔ اسے بڑے القاب و آداب سے یاد کیا جائے گا اور رئیس الاسلام کے نام سے پکارا جائے گا۔ (العقیدہ والشریعہ)

قارئین آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ 'بہائی' فرقہ باطل عقائد پر مشتمل ہے اس فرقے کے باطل عقائد میں سب سے زیادہ باطل عقیدہ یہ ہے کہ (نعوذ باللہ) خدا انسان میں حلول کرتا ہے۔ اس کے بعد نماز و زکوٰۃ کا انکار کرنا اور روزہ، حج و جہاد کا ساقط قرار دینا ہے۔

کیا یہ لوگ مسلمان کہلانے کے اور اسلام کی چاہت کا دعویٰ کرنے کے حقدار ہیں؟

اسماعیلی (آغا خانی) فرقے کے عقائد و نظریات

تعارف فرقہ آغا خانی

یہ بھی شیعہ فرقے کی ایک شاخ ہے۔ سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت تک یہ سب ایک تھے ان کے بعد اثنا عشریہ سے یہ فرقہ علیحدہ ہو گیا۔ یہ فرقہ سیدنا حضرت اسماعیل بن امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت کے معتقد ہوئے۔ چنانچہ ابوزہرہ مصری المذاہب الاسلام لکھتا ہے کہ فرقہ اسماعیلیہ امامیہ کی ایک شاخ ہے۔ یہ مختلف اسلامی ممالک میں پائے جاتے ہیں۔ اسماعیلیہ کسی حد تک جنوبی و وسطی فریقہ بلاد شام پاکستان اور زیادہ تر انڈیا میں آباد ہیں۔ کسی زمانہ میں یہ برسر اقتدار بھی تھے۔ فاطمیہ مصر و شام اسماعیلی تھے۔ قرامطہ جو تاریخ کے ایک دور میں متعدد ممالک پر قابض ہو گئے تھے اسی فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔

اسماعیلیہ کا تعارف

یہ فرقہ اسماعیل بن جعفر کی طرف منسوب ہے۔ یہ ائمہ کے بارے میں امام جعفر صادق تک اثنا عشریہ کے ساتھ متفق ہیں۔ امام جعفر صادق کے بعد ان دونوں میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اثنا عشریہ کے نزدیک امام جعفر کے بعد ان کے بیٹے موسیٰ کاظم امامت کے منصب پر فائز ہوئے۔ اس کے برعکس اسماعیلیہ امام جعفر صادق کے بیٹے اسماعیل کو امام برقرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک جعفر صادق کے بعد ان کے فرزند اسماعیل اپنے والد کی نص کی بناء پر امام ہوئے۔ اسماعیل گوا اپنے والد سے قبل فوت ہو گئے مگر نص کا فائدہ یہ ہوا کہ امامت ان کے اخلاف میں موجود رہی۔ کیونکہ امام کی نص کو قابل عمل قرار دینا اس کو مہمل کر کے رکھ دینے سے بہتر ہے۔ اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں کیونکہ اقوال امام امامیہ کے یہاں شرعی نصوص کی طرح واجب التعمیل ہیں۔ اسماعیل سے منتقل ہو کر خلافت محمد المکتوم کو ملی یہ مستور ائمہ میں سے اولین امام تھے امامیہ کے نزدیک امام مستور بھی ہو سکتا ہے اور اس کی اطاعت بھی ضروری ہوتی ہے محمد مکتوم کے بعد ان کے بیٹے جعفر مصدق پھر ان کے بیٹے محمد حبیب کو امام قرار دیا گیا۔ یہ آخری مستور امام تھے۔ ان کے بعد عبد اللہ مہدی ہوئے جس کو ملک المغرب بھی کہا جاتا ہے اسکے بعد ان کی اولاد مصر کی بادشاہ ہوئی اور یہی فاطمی کہلائے۔

دوسرے فرقوں کی طرح شیعہ کا یہ فرقہ بھی سرزمین عراق میں پروان چڑھا اور دیگر فرقوں کی طرح وہاں تختہ مشق ظلم و ستم بنا نہیں فارس و خراسان اور دیگر اسلامی ممالک مثلاً ہندوستان کی طرف بھاگنا پڑا۔ وہاں جا کر ان کے عقائد میں قدیم فارسی افکار اور ہندی خیالات گڈمڈ ہو گئے اور ان میں عجیب و غریب خیالات کے لوگ پیدا ہونے لگے جو دین کے نام سے اپنی مقصد برآری کرتے رہے۔ یہی وجہ ہے کہ متعدد فرقے اسماعیلیہ کے نام سے موسوم ہو گئے بعض امور کے اندر محدود رہے اور بعض اسلام کے اساسی اصولوں کو ترک کر کے اسلام سے باہر نکل گئے۔

اسماعیلیہ فرقہ کے افراد ہندو برہمنوں، اشراقی فلاسفہ اور بدھ والوں سے ملے جلے۔ ایرانیوں میں روحانیت اور کواکب و نجوم سے متعلق جو افکار پائے جاتے ہیں وہ بھی اخذ کئے پھر ان مختلف النوع افکار و نظریات کا ایک معجون مرکب تیار کیا۔ ایسے لوگ دائرہ اسلام سے بہت دور نکل گئے۔ بعض اسماعیلیہ نے صرف واجبی حد تک ان افکار سے استفادہ کیا اور اسلامی حقائق سے وابستہ رہنے کی کوشش کی۔ ان کے سب سے بڑے داعی باطنیہ تھے جو جمہور امت سے کٹ گئے تھے اور اہل سنت کے نظریات سے انہیں کوئی تعلق نہ تھا۔ یہ جس قدر حقائق کو چھپاتے تھے اسی قدر عام مسلمانوں سے دور نکلتے جاتے تھے۔ ان کے جذبہ اخفاء کا یہ عالم تھا کہ خطوط لکھتے وقت اپنا نام نہیں لکھتے تھے۔ مثال کے طور پر رسائل اخوان الصفاء باطنیہ کی کاوش قلم کا نتیجہ ہے۔ یہ رسائل بڑے مفید علمی معلومات پر مشتمل ہیں اور ان میں بڑے عمیق فلسفہ پر خیال آرائی کی گئی ہے۔ مگر یہ نہیں پتا چلا کہ کن علماء نے ان کی تسویدہ تحریر میں حصہ لیا۔ یہ فرقہ کئی فرقوں اور ناموں سے ہر دور میں موجزن رہا۔ ابوزہرہ مذکورہ بالا تقریر لکھ کر اسماعیلیہ کا باطنیہ کے نام کی وجہ تسمیہ لکھتے ہیں کہ

اسماعیلیہ کو باطنیہ کے نام سے موسوم کرنے کی وجوہات

اسماعیلیہ کو باطنیہ یا باطنین بھی کہتے ہیں۔ اسماعیلیہ کو یہ لقب اس لئے ملا کہ یہ اپنے معتقدات کو لوگوں سے چھپانے کی کوشش کرتے تھے۔ اسماعیلیہ میں اخفاء کا رُحان پہلے پہل جو رستم کے ڈر سے پیدا ہوا اور پھر ان کی عادت ثانیہ بن گئی۔

اسماعیلیہ کے ایک فرقہ کو حشائین (بھاگ نوش) بھی کہتے ہیں جن کی کرتوتوں کا انکشاف صلیبی جنگوں اور حملہ تاتار کے آغاز میں ہوا اس فرقہ کے اعمال قبیحہ کی بدولت اس دور میں اسلام اور مسلمانوں کو بڑا نقصان پہنچا۔

ان کو باطنیہ کہنے کی وجہ یہ بھی ہے کہ یہ اکثر حالات میں امام کو مستور مانتے ہیں۔ ان کی رائے میں مغرب میں ان کی سلطنت کے قیام کے زمانہ تک امام مستور رہا۔ یہ حکومت پھر مصر منتقل ہو گئی۔

ان کو باطنیہ انکے اس قول کی وجہ سے بھی کہا جاتا ہے کہ شریعت کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن لوگوں کو صرف ظواہر شریعت کا علم ہے باطن کا علم صرف امام کو معلوم ہوتا ہے۔ اسی عقیدہ کے تحت باطنیہ الفاظ قرآن کی بڑی دور از کار تاویلیں کرتے ہیں۔ بعض نے تو عربی الفاظ کو بھی عجیب و غریب تاویلات کا جامہ پہنا دیا۔ ان تاویلات بعیدہ اور اسرار امام کو وہ علم باطن کا نام دیتے ہیں۔ ظاہر و باطن کے اس چکر میں اثنا عشریہ بھی باطنیہ کو ہمنوا ہیں۔ بہت سے صوفیاء نے بھی باطنی علم کا عقیدہ اسماعیلیہ سے اخذ کیا۔

بہر کیف اسماعیلیہ اپنے عقائد کو پس پردہ رکھنے کی کوشش کرتے اور مصلحت وقت کے تحت بعض افکار کو منکشف کرتے۔ باطنیہ کے اخفاء عقائد کا یہ عالم تھا کہ مشرق و مغرب میں برسر اقتدار ہونے کے دوران بھی وہ اپنے افکار و آراء کو ظاہر نہیں کرتے تھے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

باطنیہ کے اصول اساسی

اعتدال پسند افکار و آراء دراصل تین امور پر مبنی تھے۔ ان سب میں اثنا عشریہ ان کے ساتھ برابر کے شریک ہیں۔

☆ علم و معرفت کا وہ فیضان الہی جس کی بناء پر ائمہ فضیلت و عظمت اور علم و فضل میں دوسروں سے ممتاز ہوتے ہیں۔ علم و معرفت کا یہ عطیہ ان کی عظیم خصوصیت ہے۔ جس میں کوئی دوسرا ان افراد کا سہیم و شریک نہیں۔ جو علم انہیں دیا جاتا ہے وہ عام انسانوں کے بالائے ادراک ہوتا ہے۔

☆ امام کا ظاہر ہونا ضروری نہیں بلکہ وہ مستور بھی ہوتا ہے اور اس حالت میں بھی اس کی اطاعت ضروری ہوتی ہے۔ امام ہی لوگوں کا ہادی اور پیشوا ہوتا ہے کسی زمانہ میں اگر وہ ظاہر نہ بھی ہو تو کسی نہ کسی وقت وہ ظاہر ہوگا۔ قیام قیامت سے قبل امام کا منظر عام پر آنا ان کے نقطہ نگاہ کے مطابق ضروری ہے۔ امام جب ظاہر ہوگا تو کائنات عالم پر عدل و انصاف کا دور دورہ ہو جائیگا۔ جس طرح اس کی عدم موجودگی میں جو استبداد کا سکہ جاری رہتا تھا اب اسی طرح ہر طرف عدل و انصاف کی کار فرمائی ہوگی۔

☆ امام کسی کے سامنے جوابدہ نہیں ہوتا اور اس کے افعال کیسے بھی ہوں کسی کو ان پر انگشت نمائی کا حق حاصل نہیں ملے گا۔

(اسلامی مذاہب صفحہ ۷۷ اُردو مطبوعہ لاہور پاکستان)

یہی باطنیہ آگے چل کر مختلف اسماء اور مختلف عقیدوں و طریقوں سے اُبھرا جس کی طویل داستان کو مولانا نجم الغنی مرحوم نے مذاہب الاسلام میں صفحہ ۲۰۵ سے صفحہ ۳۵ تک پھر اسی کتاب میں مختلف جگہوں میں تفصیل سے لکھا ہے۔

اسماعیلیہ اپنے اسماء تاریخ کے آئینے میں

بابکیہ..... بزمانہ معقم باللہ من ہارون الرشید ۲۲۰ھ

خرمہ..... خرم کی طرف منسوب ماں بہن سے جواز نکاح کے قائل۔

حرمہ..... تنازع کے معتقد تھے۔

حرمیہ..... یہ دونوں ابن بابک کے متعلق ہیں بابک ۲۲۳ھ میں مارا گیا حرمہ و حمیرا سرخ لباس پہنتے تھے۔

تعلیمینہ..... ان کا عقیدہ تھا کہ معرفت الہی امام کے بغیر ناممکن ہے نسیم الریاض۔

شرح شفاء میں ہے کہ اسماعیلیہ کے جملہ فرقے معطلہ میں سے ہیں۔

مبارکیہ..... محمد بن اسماعیل بن جعفر کے پیروکار ۵۹ھ میں یہ مذہب شروع ہوا۔

اسی فرقہ سے واسطہ ہے۔

میمونیہ..... یہ لوگ عبداللہ بن میمون کے پیروکار ہیں۔

باطنیہ..... اسی میمونیت سے نام بدلا گیا اس لئے ان کے نزدیک قرآن وحدیث کے ظاہر پر نہیں باطن پر عمل فرض ہے۔

خلفیہ..... یہ فرقہ خلف نامی کے متبع تھے یہ قیامت کے منکر تھے۔

قرامطہ..... جس نام سے یہ فرقہ بہت مشہور ہوا۔

یہ فرقہ دہشت گردی اور اسلام کے مٹانے میں بہت مشہور ہے اس کی قابل نفرت حرکات سے تاریخ کے صفحات بھرے پڑے ہیں۔

یہی قرامطہ ہیں جن کے ہاتھوں بیت اللہ شریف میں ہزاروں حجاج کرام نے جام شہادت نوش کیا۔ یہی قرامطہ ہیں جو کعبہ سے

حجر اسود اُکھاڑ کر لے گئے جو ۲۳ سال بعد ٹکڑوں کی صورت میں واپس ہوا۔ یہی نہیں بلکہ انہوں نے شریعت محمدی کو چھوڑ کر

ایک باطل اصول ایجاد کیا جس کی رو سے جملہ املاک بشمول خواتین مشترک قومی ملکیت قرار پائے۔ قرامطہ کے بعد حسن بن صباح

یعنی ایران میں قلعہ الموت کے شیخ الجبال کا نمبر آتا ہے جس کے فدائیوں کی دہشت گردی اور قتل و غارت سے پورا مشرق وسطیٰ

حتیٰ کہ یورپ بھی چیخ اُٹھا تھا۔ یہ فدائی وہی ہیں جن کو حشیش پلا کر فردوس بریں کے وعدہ پر ہر مذہب و موم کام کرایا جاتا تھا حتیٰ کہ

صلیبی جنگوں میں کامیابی کا باعث و افتخار جنرل صلاح الدین ایوبی کو بھی انہوں نے کئی بار قتل کی ناکام کوشش کی بلکہ صلیبی جنگوں میں

مسلمانوں کے مقابلہ میں عیسائیوں کا ساتھ دیا۔

برقعیہ..... یہ فرقہ محمد بن علی برقی کے قائل ہیں۔ ۲۵۵ھ میں ظاہر ہوا۔

جنابیہ..... ابوسعید بن حسن بن بہرام جنابی کے تابعدار ہیں۔

مہدویہ..... عبداللہ مہدی کے پیروکار۔

دیسانیہ..... دیسان کی طرف منسوب ہیں۔

نوٹ..... یہ وہی عبداللہ مہدی کی پارٹی ہے اس فرقہ کو باطنیہ سے تعلق ہے۔ انکے عہد میں تمام مصر میں مذہب اسماعیلیہ کا رواج ہو گیا مفتی قاضی تمام کے تمام شیعہ ہوتے تھے کوئی ان کے خلاف کرتا تو قتل کر دیا جاتا۔

فائدہ..... مہدویہ کی حکومت ۲۹۶ھ میں شروع ہوئی۔ ۲۶ برس عبدالسلام مہدی نے حکومت کی اس کے بعد یکے بعد دیگر مذہب کی ترقی سے امام بدلتے رہے۔ مصر میں اسماعیلیہ کی ابتداء ۲۹۶ھ، ۲۹۷ھ میں ہوئی اور اس کا خاتمہ ۵۶۷ھ میں ہوا۔ دو سو ستر سال حکومت رہی۔

فائدہ..... ابوعبداللہ سے آخری امام تک کل ائمہ ۱۱۴ ہوئے۔

مستعلزیہ..... مستنصر کے بعد مہدویہ میں اختلاف ہوا تو ایک گروہ نے بالاکو امام مانا۔

نزاریہ صاحبہ حمیریہ..... یہ نزار اور اس کے چیلوں کی طرف منسوب ہیں۔

حشیشین..... قرامطہ کے ایک گروہ کا نام۔

سبعیہ..... سات اشخاص کی مناسبت سے۔

ان تمام فرقوں کی تفصیل اور ان کے علاوہ اور بھی مزید تحقیق مفتی فیض احمد اویسی صاحب نے مذاہب الاسلام کی مدد سے تاریخ مذہب آغا خانی میں لکھی ہے۔

مختصر خاکہ تاریخ مذہب آغا خانی ناظرین نے ملاحظہ فرمایا۔ اب اہل اسلام اپنے اسلاف صالحین کی زبانی انکی کہانی ملاحظہ فرمائیں تاکہ اہل حق کو یقین ہو کہ یہ گروہ کتنا خطرناک ہے۔

اسماعیلی (آغا خانی) فرقے کے کفریات

جس فرقہ کا اعتقاد کفر تک پہنچے تو از روئے شریعت یہ فرقہ مرتد ہے۔ جیسا کہ شیعوں میں ایک فرقہ ہے جسے اسماعیلیہ کہا جاتا ہے۔ جس کا نام قرامطہ اور باطنیہ ہے ان کے عقائد یہ ہیں:-

☆ ہمارا سلام: یا علی مدد..... جواب سلام: مولاعلی مدد۔ تو یہ سلام قرآن مقدس کے حکم کے خلاف ہے۔ قرآن مقدس میں سلام اور جواب سلام ثابت ہے اور وہ یہ ہے **(واذا حییتم بتحیۃ فحیوا باحسن منها)** جب سلام کیا جائے تو جواب سلام اچھے طریقے سے دیا جائے تو اس مشروعیت حکم سے انکار کفر ہے۔

☆ اسماعیلیہ فرقہ کا کلمہ شہادت:

اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ و اشھد ان علی اللہ

اس کلمہ میں علی کو خدا کی نسبت کی گئی اور یہ کفر ہے۔

اسماعیلیہ فرقہ یہ کہتا ہے کہ وضو کی ضرورت نہیں دل کی صفائی چاہئے۔ حالانکہ حکم خداوندی ہے کہ نماز کیلئے وضو فرض ہے۔

یا ایہا الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا وجوہکم وایدیکم الی المرافق و امسحوا برؤسکم وارجلکم الی الکعبین

اے ایمان والو! جب تم نماز کیلئے کھڑے ہو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کلائی تک دھولو، اپنے سروں کا مسح کرو اور اپنے پاؤں کو ٹخنوں تک دھولو۔

پس قرآن سے ثابت ہوا کہ غسل اعضاء ثلاثہ اور مسح سرفرض ہے۔

☆ اسماعیلیہ فرقہ آغا خانی کے نام سے مشہور ہے کہتے ہیں ہماری نماز میں قبلہ رو کھڑا ہونا ضروری نہیں۔ حالانکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

و حیث ما کنتم فولوا وجوہکم شطرہ

جس جگہ بھی ہو تو تم اپنے کو کعبہ شریف کی جانب کرو۔

☆ فرقہ آغا خانی کہتا ہے کہ ہمارے مذہب میں پانچ وقت نماز نہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ (ترجمہ) تم نماز قائم کرو اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ، تو فرض نماز سے انکار صراحتاً کفر ہے۔ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فسبحان الله حين تمسون وحين تصبحون وله الحمد

في السموات والارض وعشيا وحين تظهرون

پاکی بیان کرو اللہ تعالیٰ کیلئے جب تم شام کرو اور جب صبح کرو۔ اور ثناء ہے اللہ تعالیٰ کیلئے آسمانوں اور زمینوں میں نیز پاکی بیان کرو جب تم رات کرو اور جب دن ڈھلے۔

☆ آغا خانی فرقہ کا عقیدہ ہے کہ روزہ اصل میں کان آنکھ اور زبان کا ہوتا ہے کھانے پینے سے روزہ نہیں جاتا بلکہ روزہ باقی رہتا ہے کہ ہمارا روزہ سہ پہر کا ہوتا ہے جو صبح دس بجے کھولا جاتا ہے وہ بھی اگر مومن رکھنا چاہے ورنہ ہمارا روزہ فرض نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يا ايها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام ط

اے ایمان والو! تم پر روزہ فرض ہے۔

اس آیت مبارکہ سے روزہ رکھنا ہر بالغ مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے اور یہ کہتا ہے کہ ہمارا روزہ سہ پہر کا ہوتا ہے۔
ارشاد رب العزت ہے:

كلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط

الاسود من الفجر ثم اتم الصيام الى الليل ط

کھاؤ اور پیو اس وقت تک حتی کہ تمہیں نظر آجائے دھاری سفید جدا دھاری سیاہ سے فجر کی پھر پورا کرو روزہ رات تک۔

☆ آغا خانی فرقہ کا ساتواں عقیدہ یہ ہے کہ حج ادا کرنے کی بجائے ہمارے امام کا دیدار کافی ہے۔ حج ہمارے لئے فرض نہیں اس لئے کہ زمین پر خدا کا روپ صرف حاضر امام ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا

اے لوگو! تم پر فرض ہے حج بیت اللہ شریف کا اپنی استطاعت کے مطابق۔

تو حج اللہ تعالیٰ کا فرض ہے۔ حج سے انکار کرنا کفر ہے۔

☆ عقیدہ آغا خانی فرقہ کا یہ ہے کہ زکوٰۃ کی بجائے ہم اپنی آمدنی میں دو آنہ فی روپیہ کے حساب سے فرض سمجھ کر جماعت خانوں میں دے دیتے ہیں جس سے زکوٰۃ ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

واتو الزکوٰۃ

زکوٰۃ دیتے رہو۔

بقولہ علیہ السلام ادوزکوٰۃ اموالکم (و علیہ الاجماع الامۃ)

حضور علیہ السلام کا فرمان ہے کہ اپنے مالوں سے زکوٰۃ ادا کرتے رہو۔ اور اس بات پر اجماع اُمت ہے۔

☆ عقیدہ آغا خانی فرقہ کا یہ ہے کہ گناہوں کی معافی امام کی طاقت میں ہے۔ یہ سراسر کفر ہے۔ کیونکہ گناہوں کی معافی خداوند کریم کی طاقت میں ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔ معافی مخلوق کے بس میں نہیں اور نہ ہی گھٹ پاٹ یعنی گندہ پانی چھڑکانے یا پینے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ اس لئے فرائض میں کسی ایک فرض کا انکار بھی کفر ہے۔

☆ آغا خانی کلمہ:

اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمد رسول اللہ و اشھد ان امیر المومنین علی اللہ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک محمد اللہ کے رسول ہیں

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ علی اللہ ہیں یا (علی اللہ میں سے ہیں)۔

(بحوالہ: شکشہن مالا بال منک، منظور شدہ درسی کتاب۔ مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے ہند بمبئی)

☆ یا علی مدد..... آغا خانیوں کا سلام ہے۔ (بحوالہ: شکشہن مالا سبق نمبر ۲، ص ۶ درسی کتاب: نائب اسکولز۔ مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن)

☆ مولا علی مدد..... آغا خانیوں کے سلام کا جواب ہے۔ سلام کی جگہ یا علی مدد کہنا۔ (بحوالہ: سبق نمبر ۲، ص ۷، کتاب شکشہن مالا)

(درسی کتاب برائے فارسی نائب اسکولز، اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا)

☆ پیر شاہ..... پیر شاہ ہمارے گناہ بخش دیتے ہیں۔ پیر شاہ ہم کو اچھی سمجھ عطا فرماتے ہیں۔ پیر ہماری دعا قبول کرتے ہیں۔

دعا پڑھنے سے حاضر امام خوش ہوتے ہیں۔ حاضر امام کو پیر شاہ کہتے ہیں۔ (بحوالہ: شکشہن مالا سبق نمبر ۱، ص ۱۲، درسی کتاب:

ریلیجنس نائٹ اسکول مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی)

☆ پیر شاہ یعنی نبی اور علی..... ہمارے پہلے پیر حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہیں ہمارے پہلے امام حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

ہمارا پچاسواں پیر حضرت شاہ کریم الحسنی ہے۔ ہمارا انچاسواں امام حضرت مولانا شاہ کریم الحسنی ہے۔ (بحوالہ: شکشہن مالا

سبق نمبر ۱، ص ۱۱، درسی کتاب برائے ریلیجنس نائٹ اسکول مطبوعہ اسماعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا بمبئی)

یہ تمام کفریہ عقائد مختصر کر کے پیش کئے ہیں اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے موجودہ اسماعیلیہ آغا خانی فرقہ باطل عقائد پر مشتمل ہے

جس کا اسلام سے دور دور تک کا بھی واسطہ نہیں۔

- عقیدہ..... یہ عقیدہ کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم غیب تھا صریح شرک ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، حصہ دوم، صفحہ ۱۰۔ مولوی رشید احمد گنگوہی)
- عقیدہ..... نبی کو جو حاضر و ناظر کہے۔ بلا شک شرع اس کو کافر کہے۔ (جواہر القرآن، صفحہ ۶۔ مولوی غلام اللہ خان دیوبندی پنڈی والا)
- عقیدہ..... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یوم ولادت منانا ایسا ہے جیسے ہندو کنہیا کے پیدائش کو ہر سال مناتے ہیں۔ (براہین قاطعہ، ص ۱۳۸)
- عقیدہ..... جس شخص سے کوئی معجزہ نہ ہو اس کو پیغمبر نہ سمجھنا یہ عادتیں یہود اور نصاریٰ اور مجوس اور منافقوں اور اگلے مشرکوں کی ہے (یعنی پیغمبر کیلئے معجزہ ضروری نہیں)۔ (کتاب تقویۃ الایمان، صفحہ نمبر ۱۶، ۱۷۔ مصنف: مولوی اسماعیل)
- عقیدہ..... جو کچھ اللہ اپنے بندوں سے کرے گا دنیا خواہ قبر خواہ آخرت و حشر اس کی حقیقت کسی کو معلوم نہیں معلوم نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال معلوم نہ دوسروں کا۔ (تقویۃ الایمان، صفحہ نمبر ۳۲۔ مصنف: مولوی اسماعیل دہلوی دیوبندی)
- عقیدہ..... یوں کہنا کہ نبی یا رسول اگر چاہے تو فلاں کام ہو جاوے گا شرک ہے۔ (بہشتی زیور، حصہ اول ص ۴۵۔ اشرف علی تھانوی)
- عقیدہ..... سہرا باندھنا شرک ہے۔ (بہشتی زیور، حصہ اول صفحہ ۳۲۔ مصنف: اشرف علی تھانوی دیوبندی)
- عقیدہ..... علی بخش، حسین بخش، عبدالنبی وغیرہ نام رکھنا شرک ہے۔ (بہشتی زیور، حصہ اول، صفحہ نمبر ۳۲۔ اشرف علی تھانوی دیوبندی)
- عقیدہ..... چالیس سال کی عمر میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبوت ملی۔ (بہشتی زیور، حصہ آٹھواں، صفحہ نمبر ۴۰۲۔ اشرف علی تھانوی دیوبندی)
- عقیدہ..... قبلہ و کعبہ کسی کو لکھنا ناجائز نہیں ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۶۵)
- عقیدہ..... عیدین میں (عید الفطر و عید الاضحیٰ) کو معانقہ کرنا (گلے ملنا) بدعت ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۴۳)
- عقیدہ..... مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی اپنی فتاویٰ کی کتاب امداد الفتاویٰ جلد دوم صفحہ ۲۸، ۲۹ میں لکھتا ہے کہ شیعہ سنی کا نکاح ہو سکتا ہے لہذا سب اولاد ثابت النسب ہے اور محبت حلال ہے۔

عقیدہ..... مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندی کتاب الافاضات الیومیہ جلد چہارم صفحہ ۱۳۹ پر لکھتا ہے کہ شیعہ سنی کی لڑائی اسلام اور کفر کی لڑائی ہے شیعہ صاحبان کی شکست اسلام اور مسلمانوں کی شکست ہے اسلئے اہل تعزیر کی نصرت (مدد) کرنی چاہئے۔

بوہری فرقے کے عقائد و نظریات

بوہری فرقہ شیعہ فرقے سے ملتا جلتا ایک فرقہ ہے۔ شیعہ حضرات بارہ امام کو مانتے ہیں جبکہ بوہری فرقے کے لوگ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد کسی بھی امام کو نہیں مانتے وہاں سے ان کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔

بوہری فرقے کے لوگ اپنے وقت کے پیر کو مانتے ہیں اُسی کا حکم مانتے ہیں پیر کا حکم ان کیلئے حجت ہے یہ لوگ تبلیغ نہیں کرتے اور نہ ہی ان کی کوئی مستند کتاب ہے۔

ایک عرصہ قبل بوہریوں میں چھریوں اور زنجیروں سے ماتم ہوتا تھا مگر بعد میں بوہریوں کے موجودہ پیر برہان الدین نے چھریوں اور زنجیروں سے ماتم کرنے سے منع کر دیا اس نے اپنے مریدین کو صرف ہاتھ سے ماتم کرنے کا حکم جاری کیا لہذا اب وہ ہاتھ سے ماتم کرتے ہیں۔

بوہری فرقہ بھی شیعوں کی طرح حضرت ابو بکر و عمر و عثمان و معاویہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو نہیں مانتا اور گستاخیاں بھی کرتا ہے۔ شیعوں کی طرح یہ لوگ بھی فجر، ظہرین اور مغربین پڑھتے ہیں۔ نماز شیعوں کی طرح ہاتھ چھوڑ کر پڑھتے ہیں۔ سجدے میں لنگی نہیں رکھتے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ لوگ خلیفۃ الرسول مانتے ہیں اس کے علاوہ ان کا عقیدہ ہے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو Slow Poison یعنی زہر دیا گیا۔ بوہریوں کے نزدیک سیاہ لباس پہننے کی ممانعت ہے۔ لباس، داڑھی اور مخصوص ٹوپی پہننے کا شدید حکم ہے۔

بوہریوں کا ایک مخصوص مصری کلیئڈر ہوتا ہے جس کے حساب سے وہ سارا سال گزارتے ہیں۔ دنیا میں ان کی تعداد کچھ زیادہ نہیں یہ مخصوص اور اقلیتی فرقہ ہے۔

اب ہم آپ کے سامنے بوہرہ برہان الدین کے کچھ کفریہ کلمات پیش کرتے ہیں:-

عبارت نمبر ۱..... گجراتی زبان میں شائع کردہ اپنے ایک کتابچے میں کہا ہے کہ سورۃ النجم میں **والنجم اذا ہوی** کہہ کر اللہ تعالیٰ نے داعی سیدنا نجم الدین کی بزرگی اور عظمت کی قسم کھائی اور انہیں نجم کا لقب دیا ہے۔ واضح رہے کہ نجم الدین موجودہ پیشوا برہان الدین کا دادا تھا۔ (معاذ اللہ)

مزید لکھا ہے کہ یہ آیت **قد جاءکم برہان من ربکم و انزلنا الیکم نورا مبینا** پیر برہان الدین کیلئے ہے۔ (معاذ اللہ)

عبارت نمبر ۲..... مجھے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اختیارات حاصل ہیں اور میں بھی شارع ہونے کے وہ جملہ اختیارات رکھتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاصل تھے۔ (معاذ اللہ)

عبارت نمبر ۳..... برہان الدین لکھتا ہے کہ میں اختیار کلی رکھتا ہوں کہ قرآن مجید کے احکام و تعلیمات اور شریعت کے اصول و قوانین میں جب اور جس وقت چاہوں ترمیم کرتا رہوں۔ (معاذ اللہ)

عبارت نمبر ۴..... میرے تمام ماننے والے میرے ادنیٰ غلام ہیں اور انکے جان و مال، ان کی پسندنا پسند اور ان کے جملہ مرضیات کا مالک میں اور صرف میں ہوں۔

عبارت نمبر ۵..... میں خیرات و صدقات کے نام سے وصول ہونے والی جملہ رقم کو خود اپنی ذات اور اپنے خاندان پر خرچ کرنے کا بلا شرکت غیر مجاز ہوں اور کسی کو یہ حق نہیں کہ وہ اس سلسلے میں مجھ سے کچھ پوچھے کوئی سوال کرے۔

عبارت نمبر ۶..... میں کسی بھی ملک میں حکومت کے اندر حکومت ہوں میرا حکم ہر ملک میں میرے ماننے والوں کیلئے اس ملک کے مروجہ قانون سے افضل ہے جس کی پابندی ضروری ہے خواہ وہ میرا حکم اس ملک کے آئین و قانون کے منافی ہی کیوں نہ ہو۔

عبارت نمبر ۷..... میں تمام مساجد، قبرستان خیرات و زکوٰۃ اور بیت المال کا مطلق مالک ہوں بلکہ نیکی بھی میری ملکیت ہے میری طاقت و قدرت عظیم اور مطلق ہے میری اجازت اور میرے آگے سر تسلیم خم کئے بغیر کسی کا بھی کوئی نیک عمل بارگاہِ خداوندی میں قابل قبول نہیں۔

عبارت نمبر ۸..... جس کسی کو میں مجاز نہیں ہوا اس کی نمازیں بھی فضول ہیں۔ میری اجازت کے بغیر حج درست نہیں۔

یہ تمام عبارات کتاب ’کیا یہ لوگ مسلمان ہیں؟‘ جسے اعیان جماعت کے ارکان نے مرتب کی ہے سے لی گئی ہیں۔ یہ لوگ مسلمانوں کو مسئلہ کہہ کر یاد کرتے اور پکارتے ہیں اور اپنے آپ کو مومن کہتے ہیں۔

ہمیں بوہری فرقے سے متعلق مزید معلومات نہ مل سکیں جو کچھ ملی ہیں انہیں تحریر کر دیا گیا ہے جسے پڑھ کر آپ با آسانی سمجھ گئے ہوں گے کہ ان کے عقائد و نظریات کیا ہیں۔

اب فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے!

قادیانی فرقے کے بانی کا تعارف

- ☆ مرزا غلام احمد قادیانی 'قادیانی مذہب' کا بانی تھا۔
- ☆ مرزا ۱۸۳۹ء میں قادیان ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب انڈیا میں پیدا ہوا۔
- ☆ ۱۸۶۳ء میں ضلع کچہری سیالکوٹ میں بحیثیت محرر (منشی کلرک) ملازمت اختیار کی۔
- ☆ بعد میں مرزا نے مذاہب کا تقابلی مطالعہ شروع کیا نیز عیسائیوں اور آریوں سے مباحثے اور مناظرے شروع کئے۔ اس طرح مولوی، مبلغ و مناظر کہلایا اور یوں شہرت حاصل کی۔
- ☆ اس دوران میں ولی، مطہم صاحب وحی، محدث کلیم اللہ (اللہ سے ہم کلام ہونے والا)، صاحب کرامات، امام الزماں، مصلح امت، مہدی دوراں، مسیح زمان اور مثیل مسیح بن مریم ہونے کے دعوے کئے۔
- ☆ ۱۸۸۵ء کے آغاز میں مرزا نے ایک اشتہار کے ذریعے کھلم کھلا اعلان کر دیا کہ وہ اللہ کی طرف سے مجدد مقرر کر دیا گیا ہے تمام اہل اسلام پر اس کی اطاعت ضروری ہے۔
- ☆ ۱۸۸۸ء میں باقاعدہ بیعت لینے کا سلسلہ شروع کر کے مرید سازی کی گئی۔
- ☆ ۱۸۹۰ء میں پوری امت کے متفقہ عقیدہ 'حیات مسیح' کا کھلا انکار کیا اور 'وفات مسیح' کے موضوع پر ایک مستقل کتاب 'فتح اسلام' تصنیف کر ڈالی۔
- ☆ ۱۸۹۱ء کے آغاز میں 'مہدی موعود اور مسیح موعود' ہونے کا اشتہار کیا۔
- ☆ ابھی تک مرزا قادیان 'ختم نبوت' کا قائل اور معتقد تھا۔ چنانچہ دور تک کی تصانیف میں صراحتاً یہ تحریر اور تسلیم کرتا رہا کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا کافر ہے۔ (بعض قادیانیوں سے جب کوئی جواب نہ بن پڑتا تو منافقت سے کام لیتے ہوئے مرزا کی اس دور کی لکھی ہوئی کتابیں رکھ کر کہتے ہیں کہ ہم تو ختم نبوت کو مانتے ہیں)۔
- ☆ ۱۹۰۱ء میں مرزا نے اپنی زبان کھلم کھلا نبی اور رسول ہونے کا اعلان کر دیا۔
- ☆ ۱۹۰۱ء میں ملت اسلامیہ سے جدا ہو کر ایک علیحدہ نام 'فرقہ احمدیہ' رکھا۔
- ☆ ۱۹۰۶ء میں آخر کار مرزا ۲۶ مئی کو صبح سوادس بجے ممتاز عالم دین پیر جماعت علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کی پیشین گوئی کے مطابق میضے کی بیماری میں مبتلا ہو کر براڈر تھر روڈ کی احمدیہ بلڈنگ میں بیت الخلاء کے اندر ہی مرا۔ قادیان میں دفن کر دیا۔

مرزا قادیانی اور قادیانیوں کے کفریہ عقائد

عقیدہ..... مرزا لکھتا ہے کہ میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔ سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا۔ (بحوالہ کتاب البریہ، ص ۷۸، ۷۹، آئینہ کمالات اسلام، ص ۵۶۴، ۵۶۵)

عقیدہ..... مرزا لکھتا ہے کہ خدا نے مجھ سے کہا (اے مرزا) ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں گویا آسمان سے خدا اترے گا۔ (بحوالہ حقیقۃ الوحی، صفحہ ۹۵)

عقیدہ..... مرزا لکھتا ہے کہ دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں میکائیل کا لفظی معنی 'خدا کی مانند' کے ہیں۔ (بحوالہ اربعین، ص ۳، صفحہ ۳۱)

عقیدہ..... قرآن مجید خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔ (بحوالہ حقیقۃ الوحی، صفحہ ۸۴)

عقیدہ..... مرزا لکھتا ہے کہ مجھے خدا نے کہا کہ (اے مرزا) اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو پیدا نہ کرتا۔ (ایضاً، صفحہ ۹۹)

عقیدہ..... مرزا لکھتا ہے کہ مجھے اللہ نے وحی کی کہ ہم نے تجھ کو (اے مرزا) تمام دنیا پر رحمت کرنے کیلئے بھیجا ہے۔ (ایضاً، صفحہ ۸۲)

عقیدہ..... مرزا لکھتا ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیشین گوئیاں بھی غلط نکلیں اور مسیح ابن مریم پر دابۃ الارض اور یاجوج ماجوج کی حقیقت بھی ظاہر نہ ہوئی۔ (معاذ اللہ)

عقیدہ..... مرزا لکھتا ہے کہ خدا نے مجھ سے کہا آسمان سے کئی تخت (نبوت کے) اترے پر تیرا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا۔ (ص ۸۹)

عقیدہ..... مرزا لکھتا ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کے پرندوں کے زندہ ہونے کا معجزہ بھی درست نہیں، بلکہ وہ بھی مسمریزم کا عمل تھا۔ (ازالہ اوہام، صفحہ ۳۰۲/۶)

عقیدہ..... مرزا لکھتا ہے کہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح عیسیٰ کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو میرے ہاتھ سے جام پئے گا وہ ہرگز نہیں مرے گا۔ (ازالہ اوہام، صفحہ ۲/۱)

عقیدہ..... مرزا لکھتا ہے کہ ابن مریم کا ذکر چھوڑو اس سے بہتر ذکر 'غلام احمد قادیانی' ہے۔ (دافع البلاء، صفحہ ۲۰)

عقیدہ..... مرزا لکھتا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایمان نہیں رکھتا وہ مسلمان نہیں کافر ہے۔ (بحوالہ حقیقۃ الوحی، صفحہ ۱۶۳)

عقیدہ..... مرزا لکھتا ہے کہ جو ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا، سو سمجھا جائے گا اس کو ولد الحرام (زنا کی اولاد) بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ نور الاسلام، صفحہ ۳۰)

قارئین! یہ مرزا غلام احمد قادیانی کی خود اپنی کتابوں سے حوالے جات پیش کئے گئے ہیں اس میں کچھ الفاظ یقیناً آپ کی طبیعت پر ناگوار گزر رہے ہوں گے لیکن قادیانیوں کے گندے خیالات اور عقائد آپ تک پہنچانے کیلئے ان کا لکھنا ضروری تھا ساری کی ساری عبارات کفر سے بھرپور ہیں ایسی کئی عبارات لکھنا باقی ہیں لیکن ہاتھ کانپ رہے ہیں کس طرح لکھوں جو لکھا عوام الناس کی اصلاح کیلئے تھا۔ کیا ایسے لوگ مسلمان کہلانے کے حقدار ہیں؟

بالآخر علمائے اہلسنت خصوصاً علامہ شاہ احمد نورانی صدیقی صاحب علیہ الرحمۃ، علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری علیہ الرحمۃ، علامہ عبدالستار خاں نیازی علیہ الرحمۃ، علامہ سید شاہ تراب الحق قادری مدظلہ العالی کی دن رات محنتوں سے حکومت پاکستان نے ۷ ستمبر ۱۹۷۷ء کے مبارک دن قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔

علمائے اہلسنت کی کوششوں سے پاکستان میں قادیانیت نے اتنا فروغ نہیں پایا مگر باہر ممالک میں یہود و نصاریٰ کی سرپرستی سے امریکہ، کینیڈا، بیلجیئم، سری لنکا، افریقہ، لندن، سوئزر لینڈ جیسے ممالک میں ان کے بڑے بڑے مراکز قائم ہیں۔ جو مسلمانوں کی طرح حلیہ بنا کر، زبان پر کلمہ بھی ہماری طرح پڑھتے ہیں، مسجدیں بھی مسلمانوں کی طرح بناتے ہیں، مال و دولت اور لڑکیوں کی لالچ دے کر مسلمانوں کا ایمان خرید لیتے ہیں۔

قادیانی 'احمدی گروپ' 'لاہوری گروپ' 'طاہری گروپ' 'فرقہ احمدیہ' 'احمدی' یہ سب کے سب قادیانی ہیں، ختم نبوت کے منکر ہیں، دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

ذکری فرقے کے عقائد و نظریات

ذکری مذہب کو 'داعی' بھی کہا جاتا ہے اور عوامی زبان میں یہ لفظ بگڑ کر 'دین ڈاہی' بن گیا ہے۔ یہ مذہب صرف بلوچ قوم تک محدود ہے۔ ذکری تحریرات کے مطابق اس مذہب کے بانی ملا محمد انکی کا ظہور ۱۷۹۷ھ مطابق ۱۵۶۹ء میں ہوا۔ (قلمی نسخہ شے محمد قصر قذی، صفحہ ۱۵۳ حصہ منظوم) ملا محمد انکی کا ظہور ابتداءً انک (کیمبل پور) میں ہوا۔ (حقیقت نور پاک و سفرنامہ مہدی، صفحہ ۷)

ذکریوں کی مشہور قلمی کتاب 'سیر جہانی' کے بموجب محمد انکی نے دنیا کے اطراف و کناف میں کافی چکر لگایا مگر کہیں اس کی پذیرائی نہ ہوئی، کہیں ایک آدھ ہمنوا مل گیا، ورنہ کچھ نہیں۔

ملا محمد انکی نے اس عرصے میں پہلے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کیا، پھر نبی اور رسول پھر خاتم النبیین اور خاتم المرسلین ہونے کا بھی دعویٰ کیا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ شریعت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اب منسوخ ہو چکی ہے۔ چنانچہ نماز، روزہ رمضان اور حج بیت اللہ کی فرضیت کے خاتمہ کا اعلان کر دیا۔ زکوٰۃ کو ایک ترمیم کے ساتھ بحال رکھا اور اس کا مصرف مذہبی پیشواؤں کو قرار دیا خواہ وہ کیسے ہی مالدار کیوں نہ ہوں۔ کوہ مراد کو مقام محمود قرار دیا جس کی اب ہر سال حج و زیارت کی جاتی ہے۔ چنانچہ ہر سال ذکری لوگ حج کیلئے کوہ مراد تربت چلے جاتے ہیں۔ آب زم زم کے نام سے ایک پانی کو متعارف کرایا۔ صفا، مروہ، عرفات، کوہ امام، مسجد طوبیٰ اور اس قسم کی بہت سی چیزیں اپنے جاہل ماننے والوں میں رائج کر دیں جو تاحال قائم ہیں۔ جب سے اب تک اس مذہب نے عروج و زوال کے بہت سے ادوار دیکھے ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

ذکری مذہب کے چند کفریہ عقائد

ذکری مذہب والوں کے عقائد و نظریات کا خلاصہ یہ ہے:-

ذکریوں کا کلمہ مسلمانوں کے کلمہ سے الگ ہے۔ وہ محمد انکی کو مہدی، رسول، نبی، خاتم المرسلین، خاتم النبیین اور اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا مانتے ہیں اور کلمہ بھی اس کے نام کا پڑھتے ہیں، مہدی انکی کے منکرین کو کافر سمجھتے ہیں، قرآن مجید کی تاویل و تشریح کیلئے مہدی انکی کے قول کو معتبر مانتے ہیں۔ قرآن کریم کی جن آیات میں لفظ 'محمد' آیا ہے یا آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب کیا گیا ہے اس سے مراد 'محمد انکی' لیتے ہیں، دیگر انبیاء کی توہین کر کے محمد انکی کو سب سے افضل سمجھتے ہیں، کوہ مراد (تربت) کو مقام محمود سمجھتے ہیں اور ہر سال اسی کا حج کرتے ہیں، تمام ارکان اسلام کے منکر ہیں بالخصوص نماز کو موجب کفر و گناہ سمجھتے ہیں وغیرہ۔

اس سلسلے میں بعض حوالہ جات ذکریوں کی اپنی کتاب سے ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

ذکریوں کا کلمہ مسلمانوں کے کلمہ سے الگ ہے

ذکریوں کا کلمہ مسلمانوں کے کلمہ سے جدا ہے۔ وہ چند طریقوں سے کلمہ پڑھتے ہیں، ان کی قبروں پر جو کتبے لگے ہیں ان پر ان کا اپنا کلمہ لکھا ہوا ہے۔ ان کے چند کلمے یوں ہیں:-

لا الہ الا اللہ نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ

عام طور پر ذکری اس طرح کلمہ پڑھتے ہیں لیکن سفرنامہ مہدی صفحہ ۵ میں اس کلمہ میں نور پاک کا لفظ نہیں لکھا ہے۔

لا الہ الا اللہ الملك الحق المبين نور پاک نور محمد مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامين

(ذکر وحدت صفحہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ وغیرہ۔ نور تجلی، صفحہ ۱۱۸، ۱۱۹۔ ذکر الہی، صفحہ ۱۱، ۱۰ وغیرہ)

ذکریوں کی کتاب ذکر توحید صفحہ ۴۷ میں ذکریوں کا کلمہ یوں درج کیا گیا ہے:

لا الہ الا اللہ نور محمد مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامين

سفرنامہ مہدی از شیخ عزیز لاری صفحہ ۴ میں اس کو کلمہ طیبہ کہا گیا ہے۔

ذکریوں کا ان تمام کلموں میں قدر مشترک نور محمد مہدی رسول اللہ ہے جس میں محمد مہدی کو رسول اللہ کہا گیا ہے جبکہ اسلام کے کلمہ میں کسی قسم کا تغیر و تبدل کفر ہے۔

ملاحظہ..... واضح رہے کہ ذکری جہاں نور محمد یا محمد مہدی کا لفظ استعمال کرتے ہیں اس سے ان کی مراد محمد انکی ہی ہوتا ہے۔ چنانچہ نور تجلی صفحہ ۵۹، ۶۰ میں لکھا ہے کہ جس کو ہم مہدی موعود یا مہدی آخر الزماں کہتے ہیں وہ محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت سے ایک ہزار سال بعد میں پیدا ہوگا نیز اسی کتاب کے صفحہ ۶۲ میں لکھا ہے کہ جس کو روح محمدی بولتے ہیں اس سے نور محمدی مراد ہیں نہ کہ کوئی اور۔

’ذکری‘ محمد اٹکی کو رسول، نبی، آخر الزماں،

خاتم المرسلین اور خاتم النبیین مانتے ہیں

ذکری ملا محمد انکی کو مہدی، نبی آخر الزماں اور تمام انبیاء کا سردار مانتے ہیں۔ چنانچہ شیخ عزیز لاری لکھتے ہیں:

’و نعت در شان حضرت سید المرسلین محمد مہدی اول و آخرین، ہادی برگزین نور رب العالمین‘ (سفر نامہ مہدی، صفحہ ۳)

حضرت سید المرسلین نور محمد مہدی کی شان کے بیان میں جو کہ اولین و آخرین ہے اور برگزیدہ ہادی ہے، رب العالمین کا نور ہے۔

قلمی نسخہ شے محمد قصر قندی میں ہے:

’موسیٰ گفت یارب! بعد از مہدی رسولے دیگر پیدا کنی یا نہ؟ حق تعالیٰ گفت

اے موسیٰ! بعد از مہدی پیغمبری دیگر نیا فریدم، نور اولین و آخرین ہمیں است کہ پیدا خواہم کرد‘

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ یارب! مہدی کے بعد کوئی دوسرا پیغمبر پیدا کرو گے یا نہیں؟ تو حق تعالیٰ نے فرمایا کہ اے موسیٰ! مہدی

کے بعد کوئی دوسرا پیغمبر میں نے پیدا نہیں کیا، نور اولین و آخرین یہی ہے کہ میں پیدا کروں گا۔ (قلمی نسخہ شے محمد قصر قندی، صفحہ ۱۱)

ذکری رہنما ملا محمد اسحاق دڑاری نے مہدی کے اوصاف بیان کرتے ہوئے لکھا ہے:

’تاویل قرآن، نبی تمام، سید امام، مرسل ختم، رفیع الاکرام، نور محمد مہدی اول آخر الزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام‘

قرآن کی تاویل کرنے والا ہے، آخری نبی ہے، اماموں کا سید ہے اور خاتم النبیین ہے،

نور محمد مہدی اول آخر الزماں علیہ الصلوٰۃ والسلام (ذکر الہی، صفحہ ۳۹۔ مطبوعہ ۱۹۵۶ء)

یہ ترجمہ خود مؤلف کتاب نے کیا ہے جس کی ذمہ داری خود مؤلف کتاب ذکری رہنما پر ہے۔

یہی الفاظ بغیر ترجمہ کے ذکر توحید، صفحہ ۴۶ میں بھی درج ہیں۔ نیز یہ عبارت نور تجلی، صفحہ ۱۲۱ میں بھی درج ہے۔

رسولی کہ بر جملہ راسرور است امین خدا تاج پیغمبر است
رسول خدا خواجه ہر چہ است زبہروی ایں جملہ رانقش بست
(ترجمہ) وہ رسول جو تمام رسولوں کا سردار ہے۔ خدا کا امین پیغمبروں کا تاج ہے۔
رسول خدا دو جہان کا آقا ہے۔ اسی کی خاطر ساری کائنات کا نقش قائم ہوا۔

آگے لکھتے ہیں کہ

توئی خاتم جملہ پیغمبراں توئی تاجدار ہمہ سروراں
تو بودی پیغمبر بحق الیقین کہ آدم نہاں بود در ماء و طین
(ترجمہ) تو ہی تمام پیغمبروں کا خاتم ہے اور تو ہی تمام سرداروں کا تاجدار ہے۔ بحق الیقین تم تو اس وقت سے پیغمبر تھے
جبکہ آدم علیہ السلام بین الماء والطين تھے (یعنی ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے)۔ (نور تجلی، صفحہ ۶۹)

آگے مصنف نے یہ بھی لکھا ہے کہ

ہمہ انبیاء را بتو افتخار توئی بندہ خاص پروردگار
(ترجمہ) تمام انبیاء کو تم پر فخر ہے کہ تو پروردگار کا خاص بندہ ہے۔ (نور تجلی، صفحہ ۱۷۱)

صاحب 'در صدف' کے اشعار 'نور ہدایت' میں زیر عنوان 'نعت در شان حضرت محمد مہدی علیہ السلام' یوں نقل کئے ہیں کہ
امام رسل پیشوائی سبل ہمہ بچو برگ است او ہجو گل

(ترجمہ) پیغمبروں کے امام اور راہِ راست کے پیشوا ہیں، دوسرے سب پتے کی مثل ہیں اور وہ پھول کی مانند ہیں۔

(نور ہدایت، صفحہ ۱۷۹)

ان کے علاوہ ذکریوں کی منجملہ دیگر کتب کے درج ذیل کتابوں میں بھی محمد انکی کی پیغمبری کا دعویٰ اور ان پر ختم نبوت اور ختم رسالت کا
ادّعا درج ہے نیز نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ختم نبوت کا ضمناً انکار بھی ہے جن میں سے بعض کتب یہ ہیں:-

ثنائے مہدی، صفحہ ۷، ۹، ۱۰۔ قلمی سیر جہانی، صفحہ ۵۹، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۶۶، ۱۶۷۔ فرمودات مہدی، صفحہ ۲ وغیرہ۔

ذکریوں کا عقیدہ ہے کہ

جس مہدی کا انتظار تھا وہ وہی ہے جو آگیا ہے

ذکری کتاب ثنائے مہدی میں ان لوگوں کو منکرین کا نام دیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ مہدی ابھی تک نہیں آیا۔ لکھتے ہیں ۔

چشم امید از عقب دارند اہل منکران تاجداراں جملہ شاہان مہدی صاحب زمان

(ترجمہ) مہدی کے منکر ابھی اُمید رکھتے ہیں کہ مہدی آئے گا۔ حالانکہ تمام بادشاہوں کا سردار مہدی تو آگیا ہے۔

(ثنائے مہدی، صفحہ ۱۰)

قلمی ابیات شے محمد قصر قذی صفحہ ۱۵۶، ذکر وحدت صفحہ ۱۱، قلمی نسخہ سیر جہانی صفحہ ۴۴ اور دیگر کتب ذکر یہ میں اس عقیدہ کا برملا اظہار کیا گیا ہے۔

ذکریوں کا عقیدہ ہے کہ

قرآن مجید کی تاویل و تفسیر کیلئے نور محمد مہدی کا قول معتبر ہے

ذکری عقیدہ کے مطابق قرآن مجید ان کے پیغمبر محمد مہدی انکی پر نازل ہوا ہے۔ وہ کبھی اس کا نام 'برہان' بھی رکھتے ہیں۔ البتہ ان کا عقیدہ ہے کہ قرآن رسول عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے سے نازل ہوا ہے جس کی تاویل و تشریح کیلئے مہدی انکی کا قول ہی معتبر ہے۔ وہ مہدی انکی کی صفات میں سے ایک صفات 'تاویل قرآن' بھی بیان کرتے ہیں۔

ذکریوں کی بعض مذہبی کتابوں میں اس کتاب کا نام 'کنز الاسرار' بھی آیا ہے۔ نیز ذکری رہنما یہ بھی لکھتے ہیں کہ فرقان (یعنی قرآن) چالیس اجزاء پر مشتمل تھا جن میں سے دس اجزاء مہدی نے منتخب کر لئے اور یہی اہل باطن کا دستور العمل ہے۔ باقی تیس اجزاء اہل ظاہر کیلئے چھوڑ دیئے گئے۔ چنانچہ مشہور ذکری رہنما ملا مرزا عومرانی نے سفر نامہ مہدی کے ترجمہ میں لکھا ہے:-
فرقان حمید چالیس اجزاء پر مشتمل تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم فرمایا کہ جس قدر آپ چاہیں فرقان حمید سے لے سکتے ہیں پس میں نے دس اجزاء جو کہ اسرار خداوندی تھے نکالے۔ یہ دس اجزاء قرآن مجید کے مغز تھے۔

من ز قرآن مغز را برداشتم استخوان پیش سگاں بگذاشتم

میں نے قرآن کا مغز نکال لیا اور ہڈیاں کتوں کے آگے چھوڑ دیں۔ (ترجمہ از ناقل)

آپ نے مولوی اسماعیل دہلوی کی گستاخانہ کتاب تقویۃ الایمان کی عبارتیں ملاحظہ کیں اس کتاب کے متعلق دیوبندی اکابرین کیا لکھتے ہیں ملاحظہ کریں۔

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی اپنی فتاویٰ کی کتاب فتاویٰ رشیدیہ میں تقویۃ الایمان کے بارے میں لکھتا ہے:-

☆ کتاب تقویۃ الایمان نہایت ہی عمدہ کتاب ہے اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۳۵۱)

☆ جو تقویۃ الایمان کو کفر اور مولوی اسماعیل کو کافر کہے وہ خود کافر اور شیطان ملعون ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۳۵۶، ۲۵۲)

☆ مولوی اسماعیل دہلوی قطعی جنتی ہیں۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۲۵۲)

عقیدہ..... نذر و نیاز حرام ہے۔

عقیدہ..... پیر یا استاد کی برسی کرنا خلاف سنت و بدعت ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۴۶۱)

عقیدہ..... بروز ختم قرآن شریف مسجد میں روشنی کرنا بدعت ناجائز ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ، ص ۴۶۰)

عقیدہ..... اللہ کے مکر سے ڈرنا چاہئے۔ (تقویۃ الایمان، ص ۵۵)

عقیدہ..... اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے اور ہر انسانی نقص و عیب اس کیلئے ممکن ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ)

عقیدہ..... حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے والدین کریمین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد دیوبندیوں کے نزدیک مشرک ہیں۔

عقیدہ..... دیوبندیوں کے نزدیک یزید (امیر المؤمنین جنتی اور بے قصور) ہے۔ (رشید ابن رشید)

بقایا تیس پارے اہل ظاہر کیلئے چھوڑ دیئے اور وہ دس پارے خاصانِ خدا کیلئے ہیں، جنہیں برہان کہا جاتا ہے۔ برہان کو کنز الاسرار بھی کہتے ہیں۔ تیس پاروں کی تحویل (تاویل) سید محمد جوہوری کی زبان سے ظاہر ہوئی ہے۔ کنز الاسرار میرے خاص امتیوں کے پاس ہوگی۔ (حقیقت نور پاک و سفرنامہ مہدی، صفحہ ۵۴، ۵۵)

قلمی نسخہ شے محمد قصر قندی موسیٰ نامہ صفحہ ۱۱ میں ہے کہ مہدی کو 'برہان نامی' کتاب دی گئی ہے۔
ثنائے مہدی، صفحہ ۵ پر ہے۔

بیانیکہ او کرد ز تاویل قرآن باب گنج و علم دریا مہدی آخر الزمان

انہیں کا ایک دوسرا شعر اس طرح ہے۔

فکا (پکا) است دل و جان و تن سرتا پیا فائق الاصاب تاویل قرآن مہدی آخر الزمان

ذکریوں کی ایک مطبوعہ کتاب 'ذکر الہی' میں مہدی کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے:

بلبل شکرستان، تاویل قرآن نبی تمام الخ

میٹھے باغ کا بلبل ہے، قرآن کی تاویل کرنے والا ہے، آخری نبی ہے۔ (ترجمہ از مولف ذکر الہی) (ذکر الہی، صفحہ ۳۹)

ان کے علاوہ ذکر توحید، صفحہ ۳۱ میں مہدی انکی کو خلیفہ رحمان اور تاویل قرآن کہا گیا ہے۔ ثنائے مہدی، صفحہ ۷ میں ایک شعر کے ضمن میں مہدی کو تاویل کہا گیا ہے۔ قلمی نسخہ شے محمد قصر قندی حصہ ایات، صفحہ ۱۵۳ میں ہے۔

بعد ازاں تا سال عالم خلق را دعوت نمود از حدیث لوح محفوظ ز تاویل قرآن

مہدی نے دنیا میں آ کر کئی سالوں تک لوگوں کو دعوت دی اور لوح محفوظ کے مطابق قرآن کی تاویل و تفسیر کر کے لوگوں کو نصیحت کی۔

ذکریوں کا عقیدہ ہے کہ

مقام محمود سے مراد 'کوہ مراد' ہے

قرآن کریم کی آیت **‘عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا’** سے مراد ذکریوں کے نزدیک تربت مکران کا وہ پہاڑ ہے جس کا ہر سال وہ طواف و حج کرتے ہیں جس کا نام کوہ مراد ہے۔ اس کی تصریح ذکری رہنما جی ایس بجا رانی نے اپنی کتاب 'نور تجلی' میں کی ہے۔ انہیں کے الفاظ ملاحظہ ہوں:-

زیارت کوہ مراد

یہ مقدس جگہ مقام محمود ہے۔ اس لئے ذکری عقائد کی بنیاد پر مقام محمود کی زیارت کرنا فرض اور لازمی ہے کیونکہ مقام محمود کبریٰ کی جگہ ہے۔ چند علمایان دین کا خیال ہے کہ مقام محمود چوتھے آسمان پر ہے۔ یہ مقام شفاعت کبریٰ کی جگہ ہے۔ بھلا کوئی بتائے کہ آسمان پر کون انسان جاسکتا ہے، اس لئے ہمارے عقائد کی رو سے مقام محمود یہی ہے۔ (نور تجلی، صفحہ ۴۱)

واضح رہے کہ آیت مذکورہ میں واضح طور پر رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خطاب ہے مگر ذکری حضرات اس سے مراد محمد انجی اور مقام محمود سے مراد کوہ مراد لے رہے ہیں۔

توہین انبیائے کرام و ملائکہ عظام

ذکریوں کی کتابوں میں نہ صرف مہدی انجی کو انبیائے کرام علیہم السلام سے افضل کہا گیا ہے بلکہ تمام انبیائے کرام اور ملائکہ عظام کی توہین بھی کی گئی ہے۔ معراج نامہ کے تیس صفحات کا حوالہ ہم پچھلے صفحات میں دے چلے ہیں نور تجلی میں ہے ۔

خلیل از جواہر فروشان تو کلیم اللہ از بادہ نوشان تو

حضرت ابراہیم خلیل اللہ تیرے جو ہر فروشوں میں سے ہیں اور حضرت کلیم اللہ تیرے بادہ نوشوں میں سے ہیں۔

نور تجلی کے اسی صفحہ پر بہت ساری دیگر خرافات بھی موجود ہیں۔ نور تجلی، صفحہ ۶۹ میں ہے ۔

ہمہ چاکر و خیل و احتشام تو از جملہ را سکہ از نام تو

نبی تیری عزت و حشمت کے نوکر ہیں، سب کا سکہ تیرے نام سے چلتا ہے۔

نور ہدایت، صفحہ ۸۳، ۸۷ و دیگر صفحات میں بھی بہت کچھ انبیاء و ملائکہ کی توہین آمیز اشعار موجود ہیں۔

ذکریوں کا عقیدہ ہے کہ

شریعت محمد عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منسوخ ہو چکی ہے

ذکریوں کی تمام کتابوں میں مہدی انکی کے ماننے والوں کو اُمتِ مہدی، امتانِ مہدی کہا گیا ہے۔ ایسے ہی مہدی کے خود ساختہ مذہب کو مذہبِ مہدی، دینِ مہدی، شریعتِ مہدی وغیرہ الفاظ سے یاد کیا گیا ہے۔ ظاہر ہے کہ شریعت اسلام کے مقابلے میں کسی دین و شریعت کا تصور اور کسی دیگر امت کا تصور جب ہی ہو سکتا ہے جبکہ شریعت اسلام کو منسوخ مانا جائے۔ اس سلسلے میں شے محمد قصر قندی نے یہ وضاحت بھی کر دی ہے کہ **قول افعال مذاہب خط باطل کشید** (موسیٰ نامہ، صفحہ ۱۵۳)

اس کی مزید وضاحت کیلئے کہ ذکر کری اپنے مذہب کو مستقل دین و شریعت مانتے ہیں اور اپنے کو الگ اُمت تصور کرتے ہیں، ذیل کے حوالہ جات ملاحظہ ہوں:-

قلمی نسخہ قصص الغیبی، ص ۴، ۸، ۴۳، ۴۴ وغیرہ ہے۔ معراج نامہ قلمی نسخہ، صفحہ ۳۲، ۳۵، ۴۴ وغیرہ۔

ذکری مذہب اور نماز ﴿﴾

ذکری مذہب کے لوگ نماز کے منکر ہیں چنانچہ ایک بھی ذکری نماز نہیں پڑھتا۔ نماز پڑھنے والے کو وہ مرتد اور بد دین شمار کرتے ہیں۔

ملا نور الدین نے اپنے قلمی نسخہ، صفحہ ۱۲۱ پر نماز جمعہ وعیدین پڑھنے والوں کو کافر اور باقی نمازیں پڑھنے والوں کو گنہگار لکھا ہے۔

ذکری مذہب اور روزہ رمضان المبارک ﴿﴾

تمام ذکری بلا استثناء روزہ رمضان المبارک کے منکر ہیں اور رمضان کے روزے نہیں رکھتے۔ البتہ مغالطہ کے طور پر کہتے کہ ہم ایام بیض، ہر پیر اور عشرہ ذی الحجہ کے روزے رکھتے ہیں۔ (ملاحظہ ہو! میں ذکری ہوں، صفحہ ۷، ۳۷، ۳۹)

ذکری مذہب اور زکوٰۃ ﴿﴾

شرعی زکوٰۃ کے بھی ذکری منکر ہیں۔ انہوں نے اپنے مفاد کی خاطر زکوٰۃ کم از کم دسواں حصہ مقرر کر رکھا ہے اور زکوٰۃ کا مصرف صرف ان کا مذہبی پیشوا کر سکتا ہے اور کسی کو زکوٰۃ نہیں دی جاسکتی۔ گویا ذکریوں کی زکوٰۃ دس فیصد ٹیکس یا بھتہ ہے جو مذہبی پیشواؤں کو دیا جاتا ہے۔ (قصص الغیبی، ص ۴۸)

ذکری مذہب اور حج بیت اللہ ﴿﴾

ذکری مذہب کے نزدیک حج بیت اللہ کی فرضیت منسوخ ہے اور اس کا قائم مقام اگرچہ ذکر اللہ ہے تاہم وہ اس کے بدلے ۲۷ رمضان اور ۹ ذی الحجہ کو ہر سال کوہ مراد تربت میں جا کر حج کرتے ہیں۔ کوہ مراد کے بارے میں ہم پیچھے ذکر یوں کی عبارات نقل کر چکے ہیں انہیں دیکھ لیا جائے۔ قلمی نسخہ شمس محمد قصر قندی میں ہے کہ اگر تراپرسند کہ چہ روز بود کہ حضرت مہدی از مدینہ روانہ شد بگو کہ آن روز عید بود کہ بر نمازیں حج فرض شد و بر ذکریاں ذکر فرض آمد (موسیٰ نامہ، صفحہ ۱۳۳) (ترجمہ) اگر تم سے پوچھا جائے کہ وہ کون سا دن تھا کہ مہدی مدینہ سے روانہ ہوئے تو جواب میں کہہ دو کہ وہ عید کا دن تھا وہ دن جس میں نماز پڑھنے والوں پر حج فرض ہوا اور ہم ذکریوں پر ذکر فرض ہوا۔

اس میں صاف اقرار ہے کہ ذکریوں پر حج فرض نہیں ہے اور یہی حج کا انکار ہے۔

الہدی انٹرنیشنل فرحت ہاشمی کے عقائد و نظریات

الہدی انٹرنیشنل کا نام اب ہمارے ملک میں غیر معروف نہیں رہا۔ یہ ادارہ درس قرآن کے حلقوں کے ذریعے بڑے بڑے ہوٹلز شیرٹن اور میرٹ میں جلسے منعقد کرتا ہے۔ اس ادارے کی بانی ڈاکٹر فرحت ہاشمی ہے۔ فرحت ہاشمی کے تعارف کے بارے میں یہ بات سامنے آئی ہے کہ وہ انگلینڈ سے علوم اسلامیہ میں پی ایچ ڈی کر کے آئی ہے۔

فرحت ہاشمی کے باطل عقائد و نظریات

الہدی انٹرنیشنل کی نگراں ڈاکٹر فرحت ہاشمی کے نظریات کا نچوڑ پیش خدمت ہے:-

۱..... اجماع اُمت سے ہٹ کر ایک نئی راہ اختیار کرنا۔

۲..... غیر مسلم اور اسلام بیزار طاقتوں کے نظریات کی ہمنوائی۔

۳..... تلخیص حق و باطل۔

۴..... فقہی اختلافات کے ذریعے دین میں شکوک و شبہات پیدا کرنا۔

۵..... آسان دین۔

۶..... آداب و مستحبات کو نظر انداز کرنا۔

اب ان بنیادی نقاط کی کچھ تفصیل درج ذیل ہے:-

(۱) اجماع اُمت سے ہٹ کر نئی راہ اختیار کرنا ﴿

☆ قضائے عمری سنت سے ثابت نہیں۔ صرف توبہ کر لی جائے قضا ادا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

☆ تین طلاقوں کو ایک طلاق شمار کرنا۔

(۲) غیر مسلم، اسلام بیزار طاقتوں کے خیالات کی ہمنوائی ﴿

☆ مولوی (علماء) مدارس اور عربی زبان سے دور رہیں۔

☆ علماء دین کو مشکل بناتے ہیں۔ آپس میں لڑاتے ہیں۔ عوام کو فقہی بحثوں میں الجھاتے ہیں بلکہ ایک موقع پر تو کہا کہ

اگر کسی مسئلے میں صحیح حدیث نہ ملے تو ضعیف حدیث لے لیں لیکن علماء کی بات نہ مانیں۔

☆ مدارس میں گرائمر، زبان سکھانے، فقہی نظریات پڑھانے میں بہت وقت ضائع کیا جاتا ہے۔ قوم کو عربی زبان سیکھنے کی

ضرورت نہیں بلکہ لوگوں کو قرآن صرف ترجمے سے پڑھا دیا جائے۔

(۳) تلبیس حق و باطل ﴿

☆ تقلید کو شرک کہتی ہے۔

(۴) فقہی اختلافات کے ذریعے دین میں شکوک و شبہات پیدا کرنا ﴿

☆ اپنا پیغام مقصد اور متفق علیہ باتوں سے زیادہ دوسرے مدارس اور علماء پر طعن و تشنیع۔

☆ ایمان، روزہ، نماز، زکوٰۃ، حج کے بنیادی فرائض، سنتیں، مستحبات، مکروہات سکھانے سے زیادہ اختلافی مسائل میں

الجمہاد یا گیا۔ (پروپیگنڈہ ہے کہ ہم کسی تعصب کا شکار نہیں اور صحیح حدیث کو پھیلارہے ہیں)۔

☆ نماز کے اختلافی مسائل رفع یدین، فاتحہ خلف الامام، ایک وتر، عورتوں کو مسجد جانے کی ترغیب، عورتوں کی جماعت

ان سب پر زور دیا جاتا ہے۔

☆ زکوٰۃ میں غلط مسائل بتائے جاتے ہیں خواتین کو تملیک کا کچھ علم نہیں۔

(۵) آسان دین ﴿

☆ روزانہ یسین شریف پڑھنا صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ نوافل میں اصل صرف چاشت اور تہجد ہے۔ اشراق اور اوابین کی

کوئی حیثیت نہیں۔

☆ دین آسان ہے۔ بال کٹوانے کی کوئی ممانعت نہیں۔ اُمہات المؤمنین میں سے ایک کے بال کٹے ہوئے تھے۔

☆ حدیث میں آتا ہے کہ آسانی پیدا کرو تنگی نہ کرو۔ لہذا جس امام کی رائے آسان معلوم ہو وہ لے لیں۔

☆ دین کی تعلیم کے ساتھ پنک پارٹی، اچھا لباس، زیورات کا شوق اور محبت۔

☆ خواتین دین کو پھیلانے کیلئے گھر سے ضرور نکلیں۔

(۶) آداب و مستحبات کی رعایت نہیں ﴿

☆ خواتین ناپاکی کی حالت میں بھی قرآن چھو سکتی ہیں اور آیات بھی پڑھ سکتی ہیں۔ قرآن نیچے ہو ہم اوپر کی طرف ہوں

اس میں کوئی حرج نہیں۔

☆ قرآن کا ترجمہ پڑھا کر ہر معاملے میں خود اجتہاد کی ترغیب دینا۔

☆ قرآن وحدیث کے فہم کیلئے جو اکابر علمائے کرام نے علوم سیکھنے کی شرائط رکھی ہیں وہ بے کار، جاہلانہ باتیں ہیں۔

ڈاکٹر فرحت ہاشمی کے سارے نظریات باطل ہیں وہ ان عقائد کے ذریعے عورتوں کو بہکا رہی ہے عورت چھپی ہوئی چیز کا نام ہے اس طرح عورت کی آواز بھی عورت ہے جبکہ ڈاکٹر فرحت ہاشمی ٹی وی چینلوں پر سرے عام اپنی آواز پوری دنیا کے غیر محرم لوگوں کو سناتی ہے۔

ایک مرتبہ اس عورت نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو (معاذ اللہ) ان پڑھ کہا اور نذرو نیاز کو حرام قرار دیا FM 100 پر یہ باتیں ریکارڈ ہیں۔ فرحت ہاشمی درس قرآن کے ذریعے لوگوں میں فتنہ و فساد پیدا کرتی ہے تاکہ لوگ قرآن کو دیکھ کر اس کے قریب آئیں اور پھر اس کے جال میں پھنس جائیں۔

مسلمان عورتوں کو چاہئے کہ وہ اس فتنے سے بچیں اس کے عقائد باطل ہیں نہ تین میں ہیں نہ تیرہ میں ہیں۔ اس عورت کے پیچھے کن لوگوں کا ہاتھ ہے جو اس عورت پر کروڑوں روپیہ خرچ کر رہے ہیں اس کو ڈالراور ریال پال رہے ہیں۔

چکڑالوی فرقہ (منکرین حدیث) کے عقائد و نظریات

منکرین حدیث کو چکڑالوی فرقہ اور پرویزی فرقہ بھی کہا جاتا ہے۔ چکڑالوی اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس فرقے کا بانی عبداللہ چکڑالوی ہے۔

چکڑالوی پہلے غیر مقلد تھے

سر سید احمد خان، غیر مقلد مولوی چراغ اور عبداللہ چکڑالوی ہم خیال تھے۔ ان تینوں انسانوں نے اسلام میں تحریف کا سلسلہ شروع کیا اور اہل تہجد اور اہل قرآن کے نام سے موسوم ہونے لگے۔ غلام احمد پرویز جس کی وجہ سے پرویزی بھی کہا جاتا ہے پرویز بھی پہلے غیر مقلد تھا۔ بحر العلوم علامہ محمد زاہد الکوثری الترمذی فرماتے ہیں کہ تعجب ہے کہ بہت سے چکڑالوی یعنی حدیث کے نہ ماننے والے غیر مقلد تھے پھر کوئی رافضی ہو گیا اور کوئی قادیانی ہو گیا۔ (بحوالہ: ترجمہ: مولانا محمد شہاب الدین نوری)

سب سے پہلے عبداللہ چکڑالوی نے انکار حدیث کا فتنہ برپا کیا مگر یہ فتنہ چند روز میں اپنی موت خود مر گیا۔ حافظ اسلم جیراج پوری نے دوبارہ اس فتنے کو ہوا دی اور بجھی ہوئی آگ کو دوبارہ سلگایا پھر اس کے بعد غلام احمد پرویز بٹالوی نگر اس 'رسالہ طلوع اسلام' نے اس آتش کدہ کی تولیت قبول کر کے رسول دشمنی پر کمر باندھ لی۔

منکرین حدیث (اپنے آپ کو اہل قرآن کہلوانے والے)۔

منکرین حدیث فرقے کے چند باطل عقائد

پرویزی فرقے کا پیشوا غلام احمد پرویز اپنے رسالے 'طلوع اسلام' میں اپنے باطل نظریات یوں لکھتا ہے:-

☆ منکرین حدیث ایک جدید اسلام کے بانی ہیں۔ (بحوالہ رسالہ طلوع اسلام، صفحہ ۱۶۔ اگست، ستمبر ۱۹۵۲ء)

☆ مرکز ملت کو ان میں (جزیات نماز میں) تغیر و تبدل کا حق ہوگا۔ (بحوالہ رسالہ طلوع اسلام، صفحہ ۴۶۔ جون ۱۹۵۰ء)

☆ میرا دعویٰ تو صرف اتنا ہے کہ فرض صرف دو نماز ہیں جن کے اوقات بھی دو ہیں باقی سب نوافل۔ (صفحہ ۵۸۔ اگست ۱۹۵۰ء)

☆ پھر آج کل مسلمان دو نمازیں پڑھ کر کیوں مسلمان نہیں ہو سکتا۔ (بحوالہ لاہوری طلوع اسلام، صفحہ ۶۱۔ اگست ۱۹۵۰ء)

☆ روایات (احادیث نبویہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) محض تاریخ ہے۔ (بحوالہ طلوع اسلام، صفحہ ۴۹۔ جولائی ۱۹۵۰ء)

☆ پرویز کہتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت اور احادیث مبارکہ دین میں حجت نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اقوال کو رواج دے کر جو دین میں حجت ٹھہرا گیا ہے یہ دراصل قرآن مجید کے خلاف عجمی سازش ہے۔

☆ حج ایک بین الملتی کانفرنس ہے اور حج کی قربانی کا مقصد بین الملتی کانفرنس میں شرکت کرنے والوں کیلئے خورد و نوش کا سامان فراہم کرنا ہے۔ مکہ معظمہ میں حج کی قربانی کے سوا اضحیہ (عید کی قربانی) کا کوئی ثبوت نہیں۔ (معاذ اللہ)

(بحوالہ رسالہ قربانی از ادارہ طلوع اسلام)

☆ بقر عید کی صبح بارہ بجے تک قوم کا کس قدر روپیہ نالیوں میں بہہ جاتا ہے۔ (ادارہ طلوع اسلام، صفحہ ۱۔ ستمبر ۱۹۵۰ء)

☆ حدیث کا پورا سلسلہ ایک عجمی سازش تھی اور جس کو شریعت کہا جاتا ہے وہ بادشاہوں کی پیدا کردہ ہے۔ (معاذ اللہ)

(بحوالہ طلوع اسلام، صفحہ ۱۷۔ ماہ اکتوبر ۱۹۵۲ء)

قارئین! آپ نے منکرین حدیث جو اپنے آپ کو اہل قرآن کہتے ہیں انکے باطل عقائد ملاحظہ کئے دشمنان رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مقصد انکار حدیث نہیں بلکہ یہ لوگ درحقیقت اسلام کے سارے نظام کو مخدوش ثابت کر کے ہر حکم سے آزاد رہنا چاہتے ہیں نمازوں کے اوقات خمسہ، تعداد رکعات، فرائض و واجبات کی تفصیل، صوم و صلوة کے مفصل احکام، مناسک حج و قربانی، ازدواجی معاملات ان تمام امور کی تفصیل حدیث ہی سے ثابت ہے۔

یہ اپنے آپ کو اہل قرآن کہتے ہیں آج کل ٹیلی ویژن پر 'نجم شیراز گروپ' جو کہ ساری رات کلبوں میں بینڈ باجے بجاتے ہیں گانے گاتے ہیں اور دن میں قرآن کی تفسیر بیان کرتے ہیں اور کہتے پھرتے ہیں کہ حدیث کی کیا ضرورت، صرف اور صرف قرآن کو تمام لوگوں کی ایک ویب سائٹ بھی جو الرحمن الرحیم ڈاٹ کام کے نام سے ہے اس کے ذریعہ بھی یہ قوم کو برگشتہ کر رہے ہیں چہرے پر داڑھی ایسی جیسے داڑھی کا مذاق۔ جسم پر انگریزوں والا لباس پینٹ اور شرٹ، ہاتھوں میں بینڈ باجے، زبان پر گانا اور کہتے ہیں کہ ہم تو قرآن سکھائیں گے۔ پہلے اپنا حلیہ تو بدلو پھر مقدس قرآن کی بات کرنا۔

یہ چکڑالوی بھی کہلواتے ہیں، پرویزی بھی کہلواتے ہیں، منکرین حدیث بھی کہلواتے ہیں، نام نہاد اہل قرآن بھی کہلواتے ہیں۔

ان کے وہی عقائد ہیں جو پیچھے بیان کئے گئے ہیں لہذا قوم اس زہر آلود فتنے سے بچے اور اپنا ایمان خراب نہ کرے۔

نیچری فرقے کے عقائد و نظریات

نیچری وہ فرقہ ہے جس کا عقیدہ یہ ہے کہ جیسی آدمی کی نچر ہو ویسا دین ہونا چاہئے مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احکامات و قوانین کا نام دین نہیں ہے بلکہ جو آدمی کی نچر ہو ویسا دین ہونا چاہئے اس فرقے کو نیچری کہتے ہیں۔ نیچری فرقے کا بانی سرسید احمد خان ہے۔ سرسید احمد خان خود نیچری تھا اس کے نظریات باطل تھے۔

سرسید کے اسلام کے خلاف جرائم اور اس کے کفریہ عقائد

سرسید کے خاص اور چہیتے شاگرد اور پہنچے ہوئے پیروکار خالد نیچری کی خاص پسندیدہ شخصیت ضیاء الدین نیچری کی کتاب 'خودنوشت افکار سرسید' کی چند عبارتیں آپ کے سامنے پیش کی جاتی ہیں:-

عقیدہ..... خدا نہ ہندو ہے نہ مسلمان، نہ مقلد نہ لامذہب نہ یہودی نہ عیسائی بلکہ وہ تو پکا چھٹا ہوا نیچری ہے۔ (خودنوشت، صفحہ ۶۳)

عقیدہ..... خدا نے اُن پڑھ بدوؤں کیلئے ان ہی کی زبان میں قرآن اُتارا یعنی سرسید کے خیال میں قرآن انگریزی جو اسکے نزدیک بہتر و اعلیٰ زبان ہے اس میں نازل ہونا چاہئے لیکن خدا نے اُن پڑھ بدوؤں کی زبان عربی میں قرآن نازل کیا۔ (کتاب خودنوشت)

عقیدہ..... شیطان کے متعلق سرسید کا عقیدہ یہ تھا کہ وہ خود ہی انسان میں ایک قوت ہے جو انسان کو سیدھے راستے سے پھیرتی ہے۔ شیطان کے وجود کو انسان کے اندر مانتا ہے انسان سے الگ نہیں مانتا۔ (بحوالہ کتاب خودنوشت، صفحہ ۷۵)

عقیدہ..... حضرت آدم علیہ السلام کا جنت میں رہنا، فرشتوں کا سجدہ کرنا، حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ظہور، دجال کی آمد، فرشتے کا صور پھونکنا، روز جزا و میدانِ حشر و نشر، پل صراط، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت، اللہ تعالیٰ کا دیدار ان سب عقائد کا انکار کیا ہے جو کہ قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔ (بحوالہ کتاب خودنوشت، صفحہ ۲۴-۱۳۲)

عقیدہ..... خلفائے راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں یہ کہتا ہے کہ خلافت کا ہر کسی کو استحقاق تھا جس کی چل گئی وہ خلیفہ ہو گیا۔ (بحوالہ کتاب خودنوشت، صفحہ ۲۳۳)

عقیدہ..... حج میں قربانی کی کوئی مذہبی اصل قرآن سے نہیں پائی جاتی۔ آگے لکھتا ہے کہ اس کا کچھ بھی نشان مذہب اسلام میں نہیں ہے حج کی قربانیاں درحقیقت مذہبی قربانیاں نہیں ہیں۔ (معاذ اللہ) (بحوالہ کتاب خودنوشت، صفحہ ۱۳۹)

اصل اختلاف

اہلسنت وجماعت سنی حنفی بریلوی مسلک اور دیوبندیوں کا اصل اختلاف یہ نہیں ہے کہ اہلسنت کھڑے ہو کر درود و سلام پڑھتے، نذر و نیاز کرتے ہیں، ویلے کے قائل ہیں، مزارات پر حاضری دیتے ہیں اور دیوبندی اس تمام کارِ خیر سے محروم ہیں بلکہ اصل اختلاف جس نے اُمتِ مسلمہ کو دو دھڑوں میں بانٹ دیا وہ اکابر دیوبندی یعنی دیوبندی پیشواؤں کی وہ کفریہ عبارات ہیں جو ہم نے پیچھے تحریر کیں جن میں کھلم کھلا سرکارِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں گستاخی کا ارتکاب کر کے اسلام کی دھجیاں بکھیری گئی ہیں۔ دیوبندی ادارے آج بھی ان کفریہ عبارات کو کتابوں میں شائع کرتے ہیں اس کی تردید بھی نہیں کرتے، اس کے خلاف بھی کچھ نہیں کہتے۔ اسلامی جمعیت طلباء، جمعیت تعلیم القرآن، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، وفاق المدارس، سواد اعظم، تبلیغی جماعت، جمعیت علماء اسلام، جماعت اسلامی، سپاہ صحابہ، جمعیت علماء ہند، تنظیم اسلام جش محمد، حزب المجاہدین وغیرہ تمام دیوبندی تنظیمیں ان باطل عقائد پر مشتمل ہیں جو اپنے آپ کو آج کل اہلسنت وجماعت سنی حنفی دیوبندی مکتبہ فکر کا لیبل لگا کر پیش کرتے ہیں ان کے علماء کفریہ عبارات سے توبہ کرتے ہیں نہ یہ کہتے ہیں کہ ان عبارات کو لکھنے والے ہمارے اکابرین نہیں ہیں بلکہ ان سب کو اپنا امام، مجدد اور حکیم الامت کہتے ہیں اور مانتے بھی ہیں۔

اختلاف کا حل

اگر آج بھی دیوبندی اپنے ان بڑوں کی کفریہ عبارات سے توبہ کر کے ان تمام کفر آمیز کتب سے بیزاری کا اظہار کر کے انہیں دریا برد کر دیں تو اہلسنت کا اعلان ہے کہ وہ ہمارے بھائی ہیں۔

دیوبندی شاطروں کی چال

علماء دیوبند یا عوام دیوبند کبھی بھی اپنے ان عقائد کو آپ پر ظاہر نہیں کریں گے بلکہ ان عبارات کا زبان سے انکار بھی کریں گے تاکہ بھولی بھالی عوام کو دھوکہ دے سکیں یا در کھئے زہر کھلانے والا کبھی بھی سامنے زہر نہیں دے گا ورنہ کوئی اسے نہیں کھائے گا اس کی چال یہ ہوتی ہے کہ مٹھائی کے اندر ڈال کر دے اور کہے گا کہ کھاؤ یہ مٹھائی ہے اس مٹھائی کو دیکھ کر قوم اسے کھائے گی۔

آج دیوبندی یہ چال چل کر لاکھوں لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں نماز نماز کہہ کر لوگوں کو لے کر جاتے ہیں اس طرح انہوں نے لاکھوں لوگوں کو بد مذہب کر دیا، لاکھوں نوجوانوں کو مفتی بنا دیا کہ وہ مسلمانوں پر بدعتی اور مشرک کے فتوے لگائیں یہی وجہ ہے کہ آج گھر میں یہ مار دھاڑ ہے اولاد والدین پر بدعتی اور مشرک کے فتوے لگاتی ہے۔ خدارا! اپنی نوجوان نسل کا خیال رکھو ان کی تربیت کرو، انہیں عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف مائل کرو یہی فلاح و کامرانی کا راستہ ہے۔

عقیدہ..... الطاف حسین حالی حیاتِ جاوید میں لکھتا ہے کہ جب سہارن پور کی جامع مسجد لیلئے ان سے چندہ طلب کیا گیا تو انہوں نے (سر سید نے) چندہ دینے سے انکار کر دیا اور لکھ بھیجا کہ میں خدا کے زندہ گھروں (کالج) کی تعمیر کی فکر میں ہوں اور آپ لوگوں کو اینٹ مٹی کے گھر کی تعمیر کا خیال ہے۔ (معاذ اللہ) (صفحہ ۱۰۱)

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب محدث بریلوی علیہ الرحمۃ نے اس کے لٹریچر وغیرہ کے تجزیے کے بعد یہ فتویٰ دیا ہے کہ سر سید احمد خان نیچری گمراہ آدمی تھا۔

دیوبندی فرقے کے مولوی یوسف بنوری نے اپنے بڑے مولوی انور شاہ کشمیری کی کتاب 'مشکلات القرآن' کے مقدمے تہمۃ البیان، صفحہ ۳۰ پر سر سید کے کفریات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھا کہ سر سید زندیق، ملحد اور جاہل گمراہ تھا۔

محترم حضرات! سر سید احمد خان فرقہ و ہابیت سے تعلق رکھتا تھا بعد میں اس نے نیچری فرقے کی بنیاد رکھی انگریزوں کا ایجنٹ، نام نہاد لمبی داڑھی والا مسٹر احمد خان بھی کچھ اس قسم کا آدمی تھا جس کی وجہ سے اس کے ایمان میں بگاڑ پیدا ہوا اور آہستہ آہستہ اس نے اسلامی حقائق و عقائد کا مذاق اڑانا شروع کیا اور بے ایمان، مرتد اور گمراہ ہو گیا۔

دین اسلام میں نیچری سوچوں کیلئے کوئی جگہ نہیں ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقرر اور بیان کردہ قوانین پر عمل کرنے کا نام اسلام ہے۔

سر سید احمد خان 'سید' نہ تھا بلکہ مسٹر احمد خان تھا اس کو اسلام کا خیر خواہ کہنے والے اس کے باطل عقائد پڑھ کر ہوش کے ناخن لیں اس کو اچھا آدمی کہہ کر یا لکھ کر اپنے ایمان کے دشمن نہ بنیں کیونکہ ہر مکتبہ فکر کا عالم مسٹر احمد خان (سر سید احمد خان) کو نیچری فرقہ کا بانی، گمراہ اور زندیق لکھتا ہے۔

ناصبی فرقے کے عقائد و نظریات

دیگر فتنوں اور فرقوں کی طرح ناصبی فرقہ بھی منظر عام پر آیا یہ بھی گمراہ ہے اس فرقے کی بیماری یہ ہے کہ یہ اپنے جلسوں اور اپنے لٹرچروں کے ذریعہ خباثتیں پھیلاتے ہیں اس فرقے کے کچھ بنیادی نظریات ہیں یہ لوگ عوام الناس میں خاموشی سے داخل ہو جاتے ہیں اس فرقے کی کوئی بڑی تعداد نہیں ہے چند بنیاد پرست اور اپنے نام اور اپنی ناک کو اونچا رکھنے کیلئے جاہل مولوی اس فتنے کو فروغ دیتے رہے ہیں۔

ان کے گمراہ کن عقائد یہ ہیں

عقیدہ..... اہل بیت اطہار سے حسد رکھنا۔

عقیدہ..... اہل بیت اطہار کی شان گھٹانے کی ناکام کوشش میں حضرات صحابہ کرام علیہم الرضوان کا نام استعمال کرنا۔

عقیدہ..... حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مکمل بغض و عداوت رکھنا اور جنگِ جمل کو آڑ بنا کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات پر تبراکرنا۔

عقیدہ..... واقعہ کربلا رونما ہونے کا مکمل انکار کرنا بلکہ یہ کہہ دینا کہ اہل بیت کا قافلہ جا رہا تھا راستے میں ڈاکوؤں نے لوٹ لیا یعنی واقعہ کربلا کو من گھڑت کہنا۔

عقیدہ..... حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر الزام لگانا کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کرسی اور حکومت کیلئے کربلا گئے۔

عقیدہ..... حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر الزام لگانا کہ آپ مدینے سے کربلا گئے کیوں نہ وہ جاتے نہ یہ واقعہ ہوتا۔

عقیدہ..... حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر یزید کو فوقیت دینا۔

عقیدہ..... یزید کو حضرت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور امیر المومنین کہنا۔

عقیدہ..... یزید کو جنتی کہنا۔

عقیدہ..... حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر طعنہ زنی کرنا۔

عقیدہ..... سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کچھ ازواجِ مطہرات پر بیہودہ الزامات لگانا۔

یہ عقائد رکھ کر قوم میں ایک انتشار پیدا کرنا ناصبی فرقے کا اہم مقصد ہے جس میں مولوی شاہ بلخ الدین کا اہم کردار ہے۔ موجودہ دور میں شاہ بلخ الدین نے اپنی تقریروں کے ذریعہ اہل بیت سے مکمل عداوت کا ثبوت دیا۔ حکومت پاکستان نے اس کی کئی تقاریر پر پابندی بھی عائد کی اور اس پر بھی پابندی لگادی۔

شاہ بلخ الدین کی کیسٹ ہمارے ریکارڈ میں موجود ہے یہ جلسے میں موجود عوام سے امیر المومنین یزید کا نعرہ لگواتا ہے۔

ناصبی فرقہ بھی گمراہ ہے اس سے بھی بچنا چاہئے۔

فرقہ معتزلہ

یہ فرقہ واصل بن عطا کی پیداوار ہے یہ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا شاگرد تھا ایک مسئلہ خاص میں سرعام استاد کی مخالفت کی۔ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا اعتزل عنا یعنی ہم سے دور ہو جا۔ چنانچہ اس نے علیحدگی اختیار کر لی اور فرقہ معتزلہ کا وجود ہو گیا۔

واقعہ یہ تھا کہ ایک شخص حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پاس آیا اور دریافت کیا کہ ایک جماعت ظاہر ہوئی ہے جو گناہ کبیرہ کرنے والے کو کافر کہتی ہے اور ایک دوسری جماعت ہے جو مرتکب کبیرہ کی نجات کا دعویٰ کرتی ہے ان کا کہنا ہے کہ ایمان کے ہوتے ہوئے معصیت مضر نہیں جیسے کفر کے ہوتے ہوئے اطاعت مفید نہیں۔ تو ہمیں کون سا عقیدہ رکھنا چاہئے؟ حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کچھ سوچنے لگے کہ اتنے میں واصل بن عطا بول پڑا کہ گناہ کبیرہ کرنے والا نہ مومن ہے نہ کافر۔ پھر اٹھا اور مسجد کے ایک ستون سے ٹیک لگا کر تقریر کرنے لگا کہ مرتکب کیلئے منزلة بین المنزلتین یعنی (ایمان و کفر کے درمیان ایک درجہ) ہے۔ اس نے کہا کہ مومن قابل تعریف ہے اور فاسق قابل تعریف نہیں لہذا وہ مومن نہیں اور چونکہ شہادتین کا اقرار کرتا ہے اور دوسرے نیک کام بھی کرتا ہے اس لئے وہ کافر نہیں ہے۔ لہذا مرتکب کبیرہ اگر بغیر توبہ کئے مرجائے تو ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔ اس لئے کہ آخرت میں دو ہی قسم کے لوگ ہوں گے ایک جنتی دوسرے جہنمی۔ فرق اتنا ہے کہ اہل کبار کا عذاب کفار سے ہلکا ہوگا۔

جب اس کی تقریر ختم ہوئی تو حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ قد اعتزل عنا واصل یعنی واصل ہم سے الگ ہو گیا اسی دن سے وہ اور اس کی جماعت معتزلہ کے نام سے مشہور ہو گئی۔

معتزلہ کو قدر یہ بھی کہا جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ بندوں کے تمام افعال بندوں کی قدرت اور تخلیق سے ہوتے ہیں اور ان افعال میں قضا اور قدر کا کوئی دخل نہیں۔ اسی لئے وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ قدر یہ کہلانے کے ہم سے زیادہ مستحق وہ لوگ ہیں جو افعال خیر و شر کو تقدیر الہی سے مانتے ہیں کیونکہ جس نے قدر کو ثابت مانا وہی قدر یہ ہوگا ہم تو قدر کے منکر ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح قدر کا ثابت ماننے والوں کو قدر یہ کہنا صحیح ہے اسی طرح اس کے منکرین کو قدر یہ کہنا درست ہے کیونکہ انہوں نے قدر کا انکار کرنے میں بڑا مبالغہ کیا ہے۔ نیز حدیث رسول سے اسی کی تائید ہوتی ہے القدریۃ مجوس ہذہ الامۃ 'قدریہ اس امت کے مجوس ہیں' کیونکہ قدری اور مجوس دونوں اس عقیدے میں باہم شریک ہیں کہ خالق متعدد ہیں فرق اتنا ہے کہ مجوسی وہی خالق مانتے ہیں خالق خیر کو یزداں اور خالق شر کو اَبَر مَن کا نام دیتے ہیں اور قدریہ ہر بندے کو اس کے افعال کا خالق مانتے ہیں اور معتزلہ اس خاص عقیدے میں قدریہ کے شریک ہیں۔

اور ایک دوسری حدیث جو قدریہ کے بارے میں ہے کہ ہم خصماء اللہ فی القدر یعنی قدری مسئلہ قدر میں اللہ کے دشمن ہیں۔ ظاہر ہے کہ جو سارے امور، جملہ افعال خیر و شر کو اللہ کی جانب منسوب کرے اور تقدیر الہی سے جانے وہ اللہ کا دشمن نہیں ہو سکتا بلکہ قدر کے منکر ہی اللہ کے دشمن ہوں گے۔ کیونکہ ان کا گمان یہ ہے کہ بندہ ان افعال کے کرنے پر قادر ہے جو مشیت الہی کے خلاف ہیں۔ معتزلہ نے اپنا نام اصحاب عدل و توحید رکھا ہے۔ اس نام کا انتخاب انہوں نے اپنے مندرجہ ذیل عقائد کی وجہ سے کیا ہے:-

☆ اللہ تعالیٰ پر بندوں کی بھلائی مطیع و فرمانبردار کو ثواب دینا واجب ہے اور اللہ اس امر میں کوتاہی نہیں کرتا جو اس پر واجب ہے اسی کا نام عدل ہے۔

☆ قدیم صرف اللہ کی ذات ہے صفات مثلاً سمع، بصر، کلام، ارادہ وغیرہ قدیم نہیں ہیں ورنہ تعدد قدما کا ماننا لازم آئے گا یعنی قدیم ہونا اللہ کی ذات کے ساتھ خاص ہے یہ وصف کسی اور ذات یا کسی صفت یہاں تک کہ اللہ کی صفات کیلئے بھی ثابت نہیں اور یہی توحید خالص ہے۔

☆ کلام اللہ مخلوق، حادث اور حروف و آواز سے مرکب ہے۔

☆ آخرت میں اللہ تعالیٰ کو نگاہوں سے نہیں دیکھا جاسکتا۔

☆ اشیا میں حسن قبح عقل سے ثابت ہے اور عقل جسے خوب کہے اسے کرنا اور جسے ناخوب کہے اسے چھوڑنا ضروری ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ پر اپنے افعال میں حکمت و مصلحت کی رعایت، مطیع اور توبہ کرنے والے کو ثواب دینا اور مرتکب کبیرہ کو عذاب دینا واجب ہے۔

معتزلہ میں کل بیس فرقے ہیں اور ہر فرقہ دوسرے کو کافر کہتا ہے ہم الگ الگ ان کے نام و عقائد تحریر کرتے ہیں:-

یہ ابو حذیفہ واصل بن عطا (۸۰ھ-۱۳۱ھ) کی جماعت ہے۔

واصلیہ کے عقائد

☆ صفات باری تعالیٰ کا انکار کرتے ہیں۔

شہرستانی نے کہا ہے کہ اس جماعت نے فلاسفہ کی کتابوں کے مطالعہ سے متاثر ہو کر یہ مسئلہ نکالا اور تمام صفات باری تعالیٰ کو اس کی دو صفتوں علم اور قدرت میں سمیٹ دیا پھر یہ کہا کہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی ذاتی صفتیں ہیں۔ جبائی نے بھی یہی کہا ہے اور ابو ہاشم نے کہا ہے کہ یہ دونوں صفتیں حال ہیں۔

☆ بندوں کے افعال بندوں کی قدرت سے وجود میں آتے ہیں۔ افعال شرکی نسبت اللہ کی طرف ممنوع ہے۔

☆ منزلة بین المنزلتین یعنی ایمان اور کفر کے درمیان ایک درجہ کے قائل ہیں اور کہتے ہیں کہ مرتکب کبیرہ نہ مومن ہے نہ کافر۔

☆ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور قاتلین عثمان میں سے ایک خطا کار ہے۔ حضرت عثمان نہ مومن ہیں نہ کافر۔ وہ ہمیشہ جہنم میں رہیں گے۔ ایسا ہی عقیدہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور قاتلین علی کے بارے میں رکھتے ہیں۔

مزید براں یہ کہتے ہیں کہ علی، طلحہ اور زبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) واقعہ جنگ جمل کے بعد اگر خچر کی دم جیسی حقیر چیز پر شہادت دیں تو قبول نہ کی جائے گی۔ جیسے لعان کرنے والے مرد و عورت کی شہادت قبول نہیں کی جاتی کیونکہ ان دونوں میں سے ایک بہر حال فاسق ہے۔

(۲) **عمریہ**

یہ فرقہ عمرو بن عبید (۸۰ھ-۱۴۴ھ) کی جانب منسوب ہے۔ عمرو راویان حدیث میں شمار کیا جاتا ہے اس کا زہد مشہور تھا۔ عقائد میں واصل بن عطا کا پیرو تھا بلکہ اس سے بھی کچھ بڑھا ہوا کہ اس نے عثمان و علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے مسئلے میں دونوں کو فاسق کہا ہے۔ دیگر عقائد واصلیہ کے مثل ہیں۔

ابو ہذیل علاف حمدان (یا محمد) بن ہذیل (۱۳۵ھ-۲۳۵ھ) کے ماننے والے ہیں یہ شخص معتزلہ کا پیشوا اور ان کے طریقے کا پرزور حامی تھا۔ عثمان بن خالد طویل تلمیذ واصل بن عطا سے مذہب اعتزال اخذ کیا۔ اس کے اقوال یہ ہیں:-

☆ اللہ کے مقدورات فانی و متناہی ہیں۔ یہی جہم بن صفوان کے مذہب سے قریب ہے۔ اس لحاظ سے کہ جہمیہ جنت و دوزخ کے فنا ہونے کے قائل ہیں۔

☆ جنتیوں اور جہنمیوں کی حرکتیں ضروری اور اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ہیں۔ کیونکہ اگر خود ان کی مخلوق ہوں گی تو وہ مکلف ہوں گے حالانکہ مکلف ہونا آخرت کے اُمور سے نہیں ہے۔ لہذا اہل جنت اور اہل دوزخ کی حرکات منقطع ہو جائیں گی اور ایک ایسا جمود پیدا ہوگا جس میں اہل جنت کیلئے لذتیں اور اہل دوزخ کیلئے مصیبتیں جمع ہوں گی۔

☆ کوئی شے دائمی اور ابدی نہیں، ہر شے فانی ہے۔ حرکتیں غیر متناہی نہیں ہیں بلکہ متناہی ہیں ان کا انجام سکون ہے اور یہ کہ جو چیز حرکت میں لازم ہے وہ سکون میں لازم نہیں۔ اس لئے معتزلہ نے ابو ہذیل کا نام جہمی الاخرہ رکھا ہے اور ایک قول یہ ہے کہ وہ قدری الاولیٰ اور جہمی الاخریٰ ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ عالم ہے اور اس کا علم اس کی ذات ہی ہے۔ قادر ہے اور اس کی قدرت اس کی ذات ہی ہے، حی ہے اور اس کی حیات اس کی ذات ہی ہے۔ یہ عقیدہ اس نے فلاسفہ نے سے اخذ کیا ہے جن کا قول یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام جہتوں سے واحد ہے۔ اس میں کثرت کو بالکل دخل نہیں یعنی صفات الہی ذات الہی کے سوا کچھ نہیں جو اس کے ساتھ قائم ہو۔ جتنی صفات اس کی ثابت ہیں وہ یا تو سلب (سلب) ہیں یا لوازم (لازم)۔

(سلب ان صفات کو کہتے ہیں جو بغیر سلب کے اللہ کی صفت نہ بن سکیں جیسے جسم، جوہر، عرض وغیرہ مثلاً اللہ تعالیٰ نہ جسم ہے نہ جوہر ہے نہ عرض ہے۔ اور لوازم سے مراد یہ ہے کہ واجب الوجود کا وجود عین ماہیت ہے اور اس کی وحدت حقیقی ہے) (مذہب الاسلام، صفحہ ۱۱۵)

☆ اللہ تعالیٰ ایک ایسے ارادے کے ساتھ ارادہ فرمانے والا ہے جو حادث ہے مگر کسی محل میں نہیں۔ اس کا سب سے پہلا قائل یعنی علاف ہے۔

☆ اللہ کے بعض کلام کیلئے محل نہیں جیسے لفظ گُن۔ اور بعض کیلئے محل ہے جیسے امر، نہی، خبر وغیرہ۔ کیونکہ اشیاء کا وجود کلمہ گُن کے بعد ہوا تو لفظ گُن سے پہلے محل متصور نہیں۔

☆ اللہ کے ارادہ اور مراد میں مغایرت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا کسی شے کی تخلیق کا ارادہ کرنا اور ہے اور شے کی تخلیق اور۔ بلکہ تخلیق ان کے نزدیک ایسا قول ہے جس کیلئے محل نہیں ہے یعنی لفظ گُن۔

☆ غائب پر تو اتر سے حجت قائم نہیں ہوتی جب تک کہ بیس ایسے افراد خبر دینے والے نہ ہوں جن میں ایک یا زیادہ اہل جنت سے ہوں۔

☆ زمین اولیاء اللہ سے خالی نہیں۔ وہ معصوم ہیں نہ جھوٹ بولتے ہیں نہ معاصی کا ارتکاب کرتے ہیں۔ تو حجت انہیں کا قول ہے وہ تو اتر نہیں جو اسے منکشف کرنے والا ہے۔ علاف نے ۲۳۵ھ میں وفات پائی۔ ابو یعقوب سحام اس کے اصحاب میں سے ہے۔

یہ ابراہیم بن سيار نظام (م ۲۳۱ھ) کی جماعت ہے وہ شیطین القدریہ سے تھا فلاسفہ کی کتابوں کا مطالعہ کیا اور ان کا کلام معتزلہ کے کلام سے ملا دیا۔

نظامیہ کے عقائد

- ☆ اللہ دنیا میں بندوں کیلئے ایسے افعال پر قادر نہیں جن میں بندوں کیلئے بھلائی نہیں۔
- ☆ آخرت میں اہل جنت و دوزخ کے واسطے ثواب و عذاب میں کمی بیشی کرنا اللہ کی قدرت میں نہیں۔
- ☆ اس کے نزدیک برائیوں سے اللہ کی سب سے بڑی تنزیہ یہی ہے کہ اس کو ان کی تخلیق پر قادر نہ مانا جائے اس عقیدہ میں وہ ایسا ہی ہے کہ کہا جائے 'هرب من المطر وقام تحت المیزاب' بارش سے بھاگ کر پرنا لہ کے نیچے کھڑا ہو گیا۔
- ☆ اللہ کا ارادہ اپنے کاموں کیلئے یہ ہے کہ وہ ان کو اپنے علم کے موافق پیدا کرتا ہے اور بندوں کے افعال کیلئے ارادہ یہ ہے کہ وہ ان کے کاموں کے کرنے کا حکم دیتا ہے۔
- ☆ انسان صرف روح کا نام ہے اور بدن ایک آلہ ہے۔ نظام نے یہ عقیدہ فلاسفہ سے اخذ کیا ہے مگر یہ کہ وہ فلاسفہ طبعیین کی طرف مائل ہے تو اس نے کہا کہ روح ایک جسم لطیف ہے جو بدن میں اس طرح سرایت کئے ہوئے ہے جیسے گلاب کا پانی گلاب میں، تیل تل میں اور گھی دودھ میں سرایت کئے ہوئے ہے۔
- ☆ اعراض جیسے رنگ، مزہ، بو وغیرہ جسم میں جیسا کہ ہشام بن حکم کا مذہب ہے تو کبھی یہ کہتا ہے کہ اعراض جسم میں ہیں اور کبھی کہتا ہے کہ جسم اعراض ہیں یعنی جسم طاہر، اعراض انسان سے مرکب ہے۔
- ☆ جوہر، اعراض مجتمعہ سے مرکب ہے۔
- ☆ تمام ماہیت میں علم جہل مرکب کے مثل اور ایمان کفر کے مثل ہے۔ یہ قول اس نے فلاسفہ سے لیا ہے کہ قوتِ عاقلہ میں کسی شے کے مفہوم کے حاصل ہونے کا نام علم و جہل ہے کہ یہی مفہوم انکشاف و ادراک کا موجب ہوتا ہے یہاں تک تو دونوں شریک ہیں پھر علم و جہل میں فرق ایک امر خارجی کی وجہ سے ہے کہ علم و جہل میں وہ مفہوم جسے موجود ذہنی اور صورت بھی کہتے ہیں اپنی اصل کے مطابق ہوتا ہے اور جہل میں مطابقت نہیں ہوتی۔

☆ اللہ نے جملہ مخلوقات یعنی معدنیات، نباتات، حیوان و انسان وغیرہ کو یک بارگی اسی حالت پر پیدا کیا جس پر وہ اس وقت موجود ہیں۔ ان میں تقدیم و تاخیر نہیں کہ آدم علیہ السلام اپنی اولاد سے پہلے پیدا کئے گئے بلکہ اللہ تعالیٰ نے بعض کو بعض میں پوشیدہ رکھا تقدیم و تاخیر فقط پوشیدہ ہونے اور ظاہر ہونے کے اعتبار سے ہے یہ قول بھی فلسفیوں کی تقلید میں ہے۔

☆ قرآن کا اعجاز فقط اس اعتبار سے ہے کہ اس میں غیب کی خبریں ہیں یعنی گزشتہ اور آئندہ کی باتیں بتائی گئی ہیں۔ نظم قرآن معجزہ نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اہل عرب کو قرآن کا جواب لانے سے عاجز کر دیا ورنہ ممکن تھا کہ وہ قرآن کا مثل بلکہ اس سے عمدہ کلام پیش کر دیں۔

☆ متواتر کو محتمل کذب جانتا، اجماع اور قیاس کے حجت ہونے کا منکر تھا۔

☆ طفرہ کا قائل تھا (طفرہ کا لغوی معنی کو دنا ہے اور اصطلاحی معنی یہ ہیں کہ متحرک کسی مسافت کو اس طرح طے کرے کہ اس کے صرف بعض اجزاء کے محاذی ہو بعض دیگر کے محاذی نہ ہو)۔

نظام کہتا ہے کہ جسم اجزائے غیر متناہیہ موجود بالفعل سے مرکب ہے تو اس پر اعتراض کیا گیا کہ اس قول سے لازم آتا ہے کہ کسی مسافت متناہی کو زبان متناہی میں طے کرنا محال ہے کیونکہ جب جسم اجزائے غیر متناہیہ سے مرکب ہے تو اس کو غیر متناہی زمانے ہی میں طے کیا جاسکتا ہے تو اس کے جواب میں اس نے کہا کہ متحرک طفرہ کرتا ہے۔

وہ تشیع کی طرف بھی مائل تھا اس کا قول ہے کہ امام کیلئے نص واجب ہے اور نبی کی طرف سے حضرت علی کے حق میں نص ثابت تھا مگر حضرت عمر نے اسے چھپا لیا۔

☆ نصاب سے کم مال کی چوری سے آدمی فاسق نہیں ہوتا مثلاً ۱۹۹ درہم یا چار اونٹ چرائے تو فاسق نہ ہوگا۔ اسی طرح غصب اور ظلم کے طور پر دوسرے کا نصاب سے کم مال لے لیا تو بھی فاسق نہیں ہوگا۔

(ابوعلی عمر بن قائد) اسواری کے متبع ہیں۔ ان کے عقائد بعینہ نظامیہ کے عقائد ہیں۔ مزید براں یہ کہ اللہ نے جس امر کے عدم کی خبر دی ہے یا جس کے عدم کو جانتا ہے اس کے کرنے پر قادر نہیں اور انسان اس پر قادر ہے اس لئے کہ بندے کی قدرت کسی چیز کے وجود اور عدم دونوں کی صلاحیت رکھتی ہے۔ بندہ جب ایک پر قادر ہوگا تو اس کی ضد پر بھی قادر ہوگا اور علم الہی یا خبر الہی کا کسی چیز کے وجود یا عدم سے متعلق ہونا اس کی ضد کے بندے کی قدرت میں ہونے سے مانع نہیں ہے۔

(۶) اسکافیہ

ابو جعفر (محمد بن عبد اللہ) اسکاف (م ۱۴۰ھ) کے پیرو ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ وہ ظلم جو عاقلوں سے صادر ہو اس کی تخلیق پر اللہ کو قدرت نہیں اور وہ ظلم جو بچوں اور پاگلوں سے سرزد ہو اس کی تخلیق پر اللہ قادر ہے۔

(۷) جعفریہ

جعفر بن جعد بن مبشر بن حرب جعفر بن ہمدانی (۱۷۷ھ - ۲۳۶ھ) کے متبع ہیں۔ ان کے عقائد اسکافیہ کے مثل ہیں۔ مزید براں ابن مبشر کی متابعت میں یہ بھی کہتے ہیں کہ اس امت کے فساق میں ایسے لوگ بھی ہیں جو زنادقہ اور مجوس سے بھی بدتر ہیں۔ شراب نوشی کی حد پر امت کا اجماع خطا ہے اس لئے کہ حد میں صرف نص کا اعتبار ہے اجماع کا نہیں اور ایک حبہ کا چور بھی فاسق ہے اس کا ایمان جاتا رہتا ہے۔

(۸) بشریہ

بشر بن معتمر (م ۲۱۰ھ) کے پیرو ہیں یہ افاضل علمائے معتزلہ سے تھا یہی تولید کے قول کا موجد ہے ان کے عقائد مندرجہ ذیل ہیں:

- ☆ جسم میں اعراض رنگ، مزہ اور بو وغیرہ سمع و بصر کے ادراک کی طرح جائز ہے کہ بطور تولد غیر کے فعل سے حاصل ہوں جس طرح ان اعراض کے اسباب غیر کے فعل سے واقع ہوتے ہیں۔
- ☆ قدرت و استطاعت، آفات سے جسم و اعضا کی سلامتی کا نام ہے۔
- ☆ اللہ تعالیٰ تعذیب اطفال پر قادر ہے لیکن اگر انہیں عذاب دے تو ظالم ہوگا مگر اللہ کے حق میں ایسا اعتقاد درست نہیں ہے اس لئے یہ ماننا ضروری ہے کہ اگر وہ کسی بچے کو عذاب دے تو بچہ عاقل و بالغ ہو کر عذاب کا مستحق ہوگا حالانکہ اس میں تعارض ہے اس لئے کہ اس کا حاصل یہ نکلتا ہے کہ اللہ ظلم پر قادر ہے لیکن جب ظلم کرے گا تو عادل ہوگا۔

یہ جماعت ابو موسیٰ بن صبیح مزدار کی پیروی کرتی ہے۔ مزدار اس کا لقب تھا۔ (لفظ مزدار 'ازدیار' مصدر سے اسم فاعل یا اسم مفعول ہے اس کا مجرد 'زیارۃ' آتا ہے۔ مزدار کا معنی زیارت کرنے والا یا وہ جس کی زیارت کی جائے) اس نے بشر سے علم حاصل کیا اور زہد کی وجہ سے راہب المعترز لہ کہلایا۔ اس کے عقائد یہ ہیں:-

- ☆ اللہ تعالیٰ جھوٹ اور ظلم پر قادر ہے۔ اگر ایسا کرے گا ظالم اور کاذب معبود قرار پائے گا۔ (تعالیٰ عنہ علواً کبیراً)
- ☆ وہ فاعلوں سے ایک فعل کا صدور بطور تولید ممکن ہے نہ بطور مباشرت۔
- ☆ انسان قرآن کے مثل لانے پر قادر ہے بلکہ فصاحت و بلاغت میں اس سے عمدہ لاسکتا ہے (جیسا کہ نظام نے کہا ہے)
- ☆ وہ قرآن کو مخلوق ماننے پر مصر تھا اور قدیم ماننے والوں کو کافر کہتا تھا۔
- ☆ جو شخص سلطان سے میل جول رکھے وہ کافر ہے نہ وہ کسی مسلمان کا وارث ہوگا نہ کوئی مسلمان اس کا وارث ہوگا۔
- ☆ یوں ہی وہ شخص بھی کافر ہے جو افعال کو مخلوق الہی جانے اور بلا کیف رویت باری کا اعتقاد رکھے۔

آئینہ دیوبند

آئینہ دیوبند

تصنیف الطیوب

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیض ملت، مفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحاج الحافظ

قدس سرہ
مفتی محمد فیض احمد اویسی رضوی

آئینہ دیوبند

تصنیف لعل

شمس المصنفین، فقیہ الوقت، فیض ملت، مفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ ابوالصالح مفتی محمد فیض احمد اویسی دامت برکاتہم القدسیہ

آئینہ دیوبند

آئینہ شیعہ نما و آئینہ مودودی نما فوراً تیار کر لیا گیا تھا لیکن چونکہ عقائد و مسائل فرقہ دیوبند پر فقیر دیگر تصانیف لکھ کر شائع ہو چکی تھیں اسی لئے اس کی اشاعت میں غیر معمولی تاخیر ہوئی لیکن یہ تاخیر مضر بھی نہیں اس لئے کہ بیمار کا علاج جب بھی بروقت ہے بے وقت ہے۔

حوالہ جات

فقیر نے خود اصل کتابوں سے دیکھ کر نقل کرائے۔ اس سے مقصد صرف اتنا ہے کہ دیوبندیوں، وہابیوں کے مکرو فریب سے عوام محفوظ ہو جائیں۔ اہل اسلام کو معلوم ہونا چاہیے کہ دیوبندیوں، وہابیوں ایسے ہی دیگر جملہ بد مذہب سے ہمارا ذاتی کوئی اختلاف نہیں محض دین و اسلام بالخصوص امام الانبیاء، حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس و عزت کی وجہ سے ہے۔ فقیر کے پیش کردہ حوالہ جات اصل کتب سے دیکھ کر فیصلہ فرمائیں کہ کیا یہ بیانات نبوت کی گستاخی ہے یا نہیں اگر ہے اور یقیناً ہے تو پھر غیرت کا ثبوت دیجئے کہ ان سے دور رہنے کی کوشش فرمائیے۔ یہ لوگ دین اسلام کی باتوں میں پھنسا کر گمراہی کی طرف لے جاتے ہیں۔ مختلف روپ دھارتے ہیں، کبھی بستر اٹھا کر، کبھی رجسٹر میں نام درج کرا کر، کبھی دفتر میں لے جا کر حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نشانیاں اور علامات بتا کر امت کو بار بار تکرار نہایت اسی شدید تاکید سے ان سے دور رہنے کی تلقین فرمائی ہے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب ”دیوبندی وہابی کی نشانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی“

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

پیش لفظ

”فقیر اویسی غفرلہ، گلزار خلیل“ کی تقریر سے فراغت پا کر حضرت پیر محمد ابراہیم صاحب (مدظلہ) کے مکان پر آرام کے لئے واپس ہوا تو مولوی محمد عظیم صاحب ملے جنہوں نے کنری (سندھ) ضلع تھر پارکر کی دعوت کی کیونکہ ان حضرات کا طریقہ ہے کہ حضرت پیر صاحب کے جلسہ پر جو عالم دین تشریف لاتے ہیں وہاں سے تقریر کے لئے کنری جانا پڑتا۔ یہاں پر پیر صاحب موصوت کے مرید بکثرت ہیں اور اہل سنت کا غلبہ ہے مولانا محمد صاحب خطیب ہیں ان کے اہتمام سے مدرسہ جاری ہے اور جامع مسجد کے خطیب بھی آپ ہیں۔ یہاں کے نو جوان بہت بڑے بیدار ہیں صبح پہنچتے ہی یہ حالات معلوم ہوئے۔ فقیر نے آرام کیا عشاء کے بعد جامع مسجد کی بالائی منزل پر تقریر ہوئی اسے فقیر نے ان کو مرتب کیا تھا اور اس کا خلاصہ حوالہ جات مولانا محمد رمضان چشتی سے لکھوائے۔

گلزار خلیل حضرت پیر محمد ابراہیم جان مجددی (مدظلہ) کی رہائش گاہ کا نام ہے جس کی تفصیل فقیر نے فیض الجلیل عرف آئینہ شیعہ نما میں لکھ دی ہے۔ بعض جاہلوں نے کہا کہ فیض الجلیل فیما يتعلق بگلزار خلیل پر اعتراض کیا کہ عربی میں گاف۔ انہیں یہ معلوم نہیں کہ اسماء میں اصلی الفاظ کو باقی رکھنا جائز ہے (وغیرہ) یاد رہے کہ اعتراض بہاؤ پور کے دیوبندی مولویوں نے کیا تھا ایسے ہی فقیر کی ایک عربی تصنیف میں لفظ بہاؤ پور لکھنے پر ملتان کے بعض علماء نے اعتراض کیا اسے کیا کہا جائے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حضرات! آج مجھے احباب نے موضوع منتخب کر کے دیا ہے کیا آپ بھی اس موضوع کو چاہتے ہیں وہ ہے دیوبندی فرقہ کے عقائد و مسائل کی بلا تبصرہ تفصیل۔ سب نے ہاں بیک آواز کہا۔

حضرات میں اس موضوع کو آپ کے لئے بیان کرونگا اگرچہ میرا پروگرام کچھ اور تھا لیکن آپ نے مجبور کر دیا اسی لئے کچھ عرض کرنا پڑا۔ آپ کی مجبوری بھی بجا کہ آپ کے اسٹیج سیکریٹری نے مجھے ایک تحریر لکھ کر دی ہے کہ ان دنوں میں یہاں دیوبندی فرقہ کے چند شرعاً پسند مولوی آئے اور انہوں نے اہل سنت کے خلاف زہراً گلا اور یہ ان کی عادت ہے اور نہ صرف اصاغر بلکہ ان کے اکابر کا بھی یہی حال ہے۔ چند حوالہ جات سنئے۔

نمبر شمار	حوالہ جات	نام کتاب مع صفحہ
۱	ان (بریلوں) پیٹ کے کتوں نے شروع شروع میں اکبر کے دور میں بھی خوب مزے کئے۔	آئینہ صداقت صفحہ ۲۳
۲	اگر بریلی میں ایک بھی حقیقی مسلمان ہوتا تو آج تمام بریلی مسلمان ہوتی۔	افاضات الیومیہ جلد ۳ صفحہ ۱۸۵
۳	نبی کو جو حاضر و ناظر کہے بلا شک شرع اس کو کافر کہے	جواہر القرآن صفحہ ۷۳
۴	کوئی قادری کوئی سہروردی کوئی نقشبندی کوئی چشتی ہے۔ (الی ان قال)	تقویۃ الایمان مع تذکیر الاخوان صفحہ ۷۹
۵	یہ (بریلوی) تو مرزائیوں سے بھی بڑھ گئے۔	بریلوی مذہب صفحہ ۱۸

گالی ہی گالی

یہ لوگ بڑے معصوم بن کر تاثر دیتے ہیں کہ ہم کسی کو کچھ نہیں کہتے۔ لیکن یہ حوالہ جات بتاتے ہیں کہ یہ ایسے سب ہیں کہ جن کو شیعہ سن کر بھی پناہ مانگتے ہیں۔

نوٹ

۱۔ یہ مولوی عبدالغفور اور اس کے رفقاء تھے۔ فقیر کو اس نے مناظرہ کا چیلنج کیا ہزاری تحصیل علی پور ضلع مظفر گڑھ۔ فقیر نے چیلنج قبول کر لیا وہاں یہ مولوی میدان میں نہ اترائی طرح چوری چھپی نکل گیا۔ پھر علی پور فقیر پر مقدمہ کرایا چند دنوں کے بعد مر گیا۔ تفصیل دیکھئے مناظرے ہی مناظرے

ان پانچ حوالوں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ تفصیل فقیر کے رسالہ ”سبی وہابی یا رافضی“ میں ہے۔

غور فرمائیے کہ ان پانچ حوالوں میں کیا کیا کہا ہے

(۱) پیٹ کے کتے

(۲) غیر مسلم

(۳) کافر

(۴) یہودی

(۵) نصرانی

(۶) مرزائیوں سے بڑھ کر

انصاف فرمائیے۔

گستاخی تو نہیں

ان کی تحریریں شاہد ہیں یہ لوگ ہمیں مشرک و بدعتی کہتے نہیں تھکتے اس سے ہمارا کچھ نہیں بگڑتا البتہ ان کو مبارک ہو کہ یہی دوگالی گزشتہ زمانہ میں ہمارے آقاؤں نبی ﷺ اور آپ کے محبوب وارثوں کو بھی کہا گیا۔

نمبر شمار	حوالہ جات	نام کتاب مع صفحہ
۶	منافقین نے نبی اکرم ﷺ پر شرک کی تہمت لگائی	روح البیان صفحہ ۵ تحت آیت من یطع الرسول الخ
۷	کافرون بدعت	مظہری پارہ ۲۶ تحت آیت قل ما كنت، خازن وغیرہ
۸	شرپندوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بدعتی کہا	تاریخ اسلام مصنف حمید الدین بی۔ اے مطبوعہ فیروز سنز لاہور صفحہ ۱۸۳
۹	عبداللہ علی نے حضرت علی و حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کو مشرک کہا۔	تاریخ مذاہب اسلام صفحہ ۷۸

نمونہ کے طور پر چند حوالے لکھ دیئے ہیں تاکہ ناظرین سوچ سکیں کہ یہ دو گالی پہلے کون اور کن کو دی جاتی تھیں اور آج بھی یہ دیکھ لیں کون اور کس کو یہ گالی دی جا رہی ہے کہ منافقین اور شر پسند اور خوارج بھی اپنے آپ کو نہ صرف اسلام کا دعویٰ کرتے تھے بلکہ توحید کے بہت بڑے علمدار تھے اسی لئے اب سوچیں کہ اہل دیوبند اور وہابیوں کو کن کی وراثت ملی اور ہم اہل سنت کو کن حضرات کی وراثت نصیب ہوئی۔

انگریز کا پودا

انگریز کی سیاست سب کو معلوم ہے اس نے ہندوستان میں قدم جماتے ہی مسلمانوں کو آپس میں لڑا دیا۔ اس طریقہ سے اس نے مرزائی، وہابی پودے لگائے دیوبند بھی انگریز کا پودا ہے۔ چنانچہ دیوبندی مولوی احسن نانوتوی کے سوانح نگار نے دیوبندی کے مرکزی مدرسہ ”دیوبند“ کے متعلق برطانیہ کے لیفٹیننٹ گورنر کے ایک معتمد انگریز پامر نامی کا تاثر اس طرح درج کیا ہے کہ اس مدرسہ (دیوبند) نے یوٹا فیو ما ترقی کی ۳۱ جنوری ۱۸۷۵ء بروز یکشنبہ لیفٹیننٹ گورنر کے ایک خفیہ معتمد انگریز مسمی پامر نے اس مدرسہ کو دیکھا تو اس نے نہایت اچھے خیالات کا اظہار کیا اس کے معائنہ کی چند سطور درج ذیل ہیں۔

جو کام بڑے بڑے کالجوں میں ہزاروں روپیہ صرف سے ہوتا ہے وہ یہاں کوڑیوں میں ہو رہا ہے جو کام پرنسپل ہزاروں روپیہ ماہانہ تنخواہ لے کر کرتا ہے وہ یہاں ایک مولوی چالیس روپیہ ماہانہ پر کر رہا ہے۔ مدرسہ خلاف سرکار نہیں بلکہ موافق سرکار و مدد و معاون سرکار ہے۔ (مولانا محمد احسن نانوتوی صفحہ ۲۱ مطبوعہ کراچی)

سامعین جو مرکزی مدرسہ انگریزوں کا پودا ہو تو وہاں سے اکثر فارغ التحصیل ہونے والے بھی یقیناً انگریزوں کے پٹھو اور انہی کے پروردہ ہیں اور یہ مکالمۃ الصدرین مولوی شبیر احمد عثمانی دیوبندیوں کے شیخ الاسلام کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ خطبات عثمانی دیوبندیوں کے شیخ الاسلام کی طرف سے شائع ہوئی ہے خطبات عثمانی میں بھی شامل ہے جبکہ اس نے ہندوستانی شیخ الاسلام کو گلہ و شکوہ کے طور لکھوائی یعنی حسین کانگریسی کے متعلق۔

اشرف علی تھانوی انگریزوں کا وظیفہ خوار

حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی..... ہمارے آپ کے مسلم بزرگ و پیشوا تھے ان کے متعلق بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا کہ ان کو چھ سو روپیہ ماہوار حکومت کی جانب سے دیئے۔ (مکالمۃ الصدرین صفحہ ۹)

تبلیغی جماعت کے سرپرست انگریز

مولانا حفظ الرحمن صاحب نے کہا کہ مولانا الیاس صاحب کی تبلیغی تحریک کو بھی ابتداً حکومت (برطانیہ) کی جانب سے بذریعہ حاجی رشید احمد صاحب کچھ روپیہ ملتا تھا پھر بند ہو گیا۔ (مکالمۃ المصدرین صفحہ ۸)

جمعیت علماء اسلام کو انگریزوں کی مالی امداد

مولانا حفظ الرحمن صاحب کی تقریر کا خلاصہ یہ تھا کہ کلکتہ میں جمعیت العلماء اسلام حکومت کی مالی امداد اور اس کے ایماء سے قائم ہوئی ہے۔ (مکالمۃ المصدرین صفحہ ۷)

ملک الموت اور شیطان

الحاصل غور کرنا چاہیے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلافِ نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر و وعالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

(براہین قاطعہ مصنف مولوی خلیل احمد انیسٹھوی و مصدقہ مولوی رشید احمد گنگوہی مطبوعہ دیوبند صفحہ ۵۱)

اور لکھا.... اعلیٰ علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ۔ (براہین قاطعہ صفحہ ۵۲)

علم شیطان کا ہو علم نبی سے زائد
پڑھوں لاحول نہ کیوں دیکھ کے صورت تیری

شیطان کا علم زیادہ

براہین قاطعہ کے صفحہ ۵۲ پر ہے اعلیٰ علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ۔

نبی علیہ السلام کو اپنے خاتمہ سے بے خبری

معاذ اللہ براہین قاطعہ کے صفحہ ۵۱ پر ہے۔ خود فخر عالم ﷺ فرماتے ہیں

واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم۔

بخدا مجھے خبر نہیں کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا

یہ حدیث مع آیت

وما ادری ما یفعل بی ولا بکم (پارہ ۲۶ رکوع ۱)

منسوخ ہے لیکن افسوس ہے کہ دیوبندی فرقہ رسول اللہ ﷺ پر کتنی بڑی تہمت لگاتے ہیں۔

نبی علیہ السلام کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں

اسی براہین قاطعہ میں ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو (رسول اللہ ﷺ) کو دیوار کے پیچھے کا علم نہیں۔

تبصرہ اویسی غفرلہ

یہ حضور سرور عالم ﷺ پر صریح بہتان و افتر اور ایک موضوع حدیث کا سہارا لے کر نبی پاک ﷺ کی تنقیص و گستاخی کا مظاہرہ کیا گیا ہے حالانکہ یہی شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مدارج النبوة میں اس روایت کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں

جوابش انت کہ اس سخن اصلی ندارد و روایتی بدال صحیح نصدہ۔

ایسی بے اصل روایتوں سے حضور ﷺ کے کمالات علمی کا انکار کرنا بدترین جہالت و ضلالت ہے۔

جانوروں جیسے حضور ﷺ کا علم

حفظ الایمان مصنف مولوی اشرف علی تھانوی صفحہ ۸ میں ہے

پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب۔ اگر بعض علوم عبویہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔

تبصرہ اویسی

اہل سنت کا عقیدہ ہے کہ رسول کریم ﷺ کا علم تمام کائنات کے علم سے ممتاز ہے اور اس قسم کی تشبیہ شان رسالت کی شدید ترین توہین تنقیص ہے۔

حضور ﷺ کا خاصہ نہیں۔

فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم پر تحریر ہے

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ لفظ رحمۃ للعالمین مخصوص حضور ﷺ سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں؟

الجواب: لفظ رحمت للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ ﷺ نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء، انبیاء اور علماء ربانین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں گرچہ جناب رسول اللہ ﷺ سب سے۔ لہذا اگر دوسرے پر اس لفظ کو بتاویل بول دیوے تو جائز ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ جلد ۲ صفحہ ۹)

☆ حضرت گنگوہی صاحب کو حضرت حاجی امداد اللہ صاحب کی وفات کی خبر ملی تو بظاہر یہ معلوم نہ تھا کہ اس قدر محبت حضرت کے ساتھ ہوگی۔ حضرت گنگوہی حضرت کی نسبت بار بار رحمۃ للعالمین فرماتے تھے۔

(افاضات الیومیہ تھانوی جلد ۱ صفحہ ۱۰۵)

☆ آج نماز جمعہ کے موقع پر جائگاہ سن کر دل پر بے حد چوٹ لگی کہ حضرت قبلہ (مفتی محمد حسن) رحمۃ للعالمین دنیا سے سفر آخرت فرما گئے۔ (عزیز الرحمن مہتمم مدرسہ امداد العلوم، ایبٹ آباد، تذکرہ حسن صفحہ ۲۰۶) سامعین!

وہ صفت جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو خصوصیت سے عطا فرمائی ہے یہ لوگ اسے گھٹانے کے خیال میں کیوں ہیں سوچئے۔

دیوبندی حضور ﷺ کے استاد بننے کے مدعی

براہین قاطعہ میں مولوی خلیل احمد صاحب انیسٹھوی صفحہ ۲۶ پر لکھتے ہیں

مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی بارگاہ میں بہت ہے کہ صد ہا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور خلق کثیر کو ظلمات و ضلالت سے نکالا۔ یہی سبب ہے کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں۔ فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔

سامعین غور فرمائیے کیا حضور ﷺ اُردو دیوبندیوں سے سیکھے ہیں اس سے بڑھ کر گستاخی اور کیا ہو سکتی ہے۔

حضور ﷺ پر بہتان

بلغۃ الخیر ان صفحہ ۲۶ پر ہے اور قبل الدخول طلاق دو تو اس عورت پر عدت لازم نہ ہوگی جیسا کہ زینت کو طلاق قبل الدخول دی گئی اور رسول اللہ ﷺ نے اس کو بلا عدت نکاح کر لیا کہ حضور نے عدت گزرنے سے پہلے حضرت زینب سے

نکاح کر لیا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حضور ﷺ نے ان کی عدت گزرنے سے پہلے پیغام نکاح تک نہیں بھیجا جیسا کہ مسلم شریف جلد اول صفحہ ۴۶۰ پر حدیث وارد ہے

لما انقصت عدة زينب قال رسول الله ﷺ لزيد فاذا كرها على الحديث

یعنی جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی عدت پوری ہوگئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید سے فرمایا کہ تم زینب کو میری طرف سے نکاح کا پیغام دو۔

لہذا جو شخص حضور ﷺ پر یہ افتراء کرتا ہے وہ بارگاہ رسالت کا سخت دشمن اور بدترین گستاخ ہے۔

تقویۃ الایمان صفحہ ۳۴ پر مرقوم ہے

یعنی میں بھی ایک دن مرکرمی میں ملنے والا ہوں۔

تبصرہ اویسی غفرلہ

مذکورہ بالا جملہ مولوی اسماعیل دہلوی نے رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کیا ہے حالانکہ یہ حضور ﷺ پر بہتان ہے اور نبوت پر جھوٹ۔ بہتان تراشید ترین ضلالت و گمراہی ہے علاوہ ازیں یہ خود حضور سرور کونین ﷺ کے صریح ارشاد **ان الله حرم على الارض ان تاكل اجساد الانبياء نبي الله حي يرزق۔** (مشکوٰۃ شریف جلد اول صفحہ ۱۲۱) بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کے اجسام کھانا حرام کیا۔ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ سے رزق دیا جاتا ہے۔

لہذا حضور ﷺ کے حق میں یہ اعتقاد رکھنا کہ معاذ اللہ حضور مرکرمی میں مل گئے صریح گمراہی ہے اور حضور ﷺ کی طرف منسوب کر کے یہ کہنا کہ معاذ اللہ میں بھی مرکرمی میں ملنے والا ہوں رسول اللہ ﷺ پر افتراء محض اور شان اقدس میں توہین صریح ہے لیکن ان گستاخوں اور بے ادبوں سے کون پوچھے۔ اُلٹا چوری سینہ زوری کے قاعدہ پردین کی ٹھیکیداری کے دعویدار بھی ہیں۔

عجب رنگ ہیں زمانے کے

دجال سے تشبیہ

اپنی کتاب آب حیات مطبع قدیمی واقع دہلی صفحہ ۱۶۹ پر لکھتے ہیں

چنانچہ حضور ﷺ کا کلام اس ہچمدان کی تصدیق کرتا ہے۔ فرماتے ہیں

تمام عینای ولا ینام قلبی او کما قال۔

لیکن اس قیاس پر دجال کا حال بھی یہی ہونا چاہیے اس لئے کہ جیسے رسول اللہ ﷺ بوجہ منشاءیت ارواح مؤمنین جس کی تحقیق سے ہم فارغ ہو چکے ہیں متصف بحیات بالذات ہوئے ایسے ہی دجال بھی بوجہ منشاءیت ارواح کفار جس کی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں متصف بحیات بالذات ہوگا اور اس وجہ سے اس کی حیات قابل انفکاک نہ ہوگی اور موت ونوم میں استتار ہوگا انقطاع نہ ہوگا اور شاید یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ ابن صیاد جس کے دجال ہونے کا صحابہ کو ایسا یقین تھا کہ قسم کھا بیٹھتے تھے اپنی نوم کا وہی حال بیان کرتا ہے جو رسول اللہ صلعم نے اپنی نسبت ارشاد فرمایا یعنی بشہادت احادیث وہ بھی یہی کہتا تھا کہ

تنام عینی ولا ینام قلبی

میری آنکھ سوتی ہے دل بیدار ہوتا ہے

انتباہ

حضور ﷺ کے خصوصی اوصاف دجال کے لئے ثابت کرنا معاذ اللہ تنقیص شانِ نعت ہے لیکن دیوبندی تو اس کو اسلام سمجھتے ہیں کہ حضور ﷺ ہیں تو ہمارے جیسے آدمی تو پھر انہیں دجال سے تشبیہ دیں یا جانوروں یا پاگلوں سے جیسے قاسم نانوتوی نے اسی کتاب آب حیات میں اور تھانوی نے حفظ الایمان میں۔

سیدہ عائشہ کی گستاخی

مولوی اشرف علی تھانوی نے بڑھاپے میں ایک کمسن شاگردنی سے نکاح کیا۔ اس نکاح سے پہلے ان کے کسی مرید نے خواب میں دیکھا کہ مولوی اشرف علی کے گھر حضرت عائشہ صدیقہ آنے والی ہیں جس کی تعبیر مولوی اشرف علی صاحب نے یہی کی کہ کوئی کمسن عورت میرے ہاتھ آئے گی کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ کا نکاح جب حضور ﷺ سے ہوا تو آپ کی عمر سات سال تھی وہی نسبت یہاں ہے کہ میں بڑھا ہوں اور بی بی لڑکی ہے۔

(رسالہ الامداد، مصنف اشرف علی تھانوی، ماہ صفر ۱۳۳۵ھ)

تبصرہ اویسی غفرلہ

خواب کا معاملہ کہہ دینا ایک بہانہ ہے ورنہ ایماندار سوچے کہ حضور ﷺ کی ساری بیویاں مسلمانوں کی مائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

وازاوجه امہاتہم

کتاب میں اس طرح ہے ہم اہل سنت کہتے ہیں (ﷺ) صلعم و غیرہ لکھتا محرومی کی نشانی ہے تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ ”کراہت صلعم

خصوصاً صدیقہ اکبری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وہ شان ہے کہ دنیا بھر کی مائیں ان کے قدم پاک پر قربان ہوں۔ کوئی کمینہ انسان بھی ماں کو خواب میں دیکھ کر زوجہ سے تعبیر نہ دیگا۔ یہ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سخت توہین بلکہ اس جناب کے حق میں صریح گالی ہے اس سے زیادہ اور کیا بے ایمانی اور بے غیرتی ہو سکتی ہے کہ ماں کو زوجہ سے تعبیر دی جائے۔ یہ نقد سودا ہے کہ اس طرح کا خواب نہ پہلے کسی نے دیکھا اور نہ تھانوی کے سوا کسی اور نے تا حال دیکھا۔

تھانوی کلمہ

مولوی اشرف علی تھانوی کے ایک مرید نے مولوی صاحب موصوف کو لکھا کہ میں نے خواب کی حالت میں اس طرح کلمہ پڑھا

لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ

چاہتا تھا کہ کلمہ صحیح پڑھوں مگر منہ سے یہی نکلتا تھا۔ پھر بیدار ہو گیا تو درود شرف پڑھا تو یوں

اللہم صل علی سیدنا ونبینا و مولنا اشرف علی

بیدار ہوں مگر دل بے اختیار ہے اس کا جواب مولوی اشرف علی صاحب نے یہ دیا کہ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہ تعالیٰ متبع سنت ہے۔

(۲۴ شوال ۱۳۳۵ھ ماخوذ از رسالہ الامداد بابت ماہ صفر ۱۳۳۶ھ صفحہ ۳۵)

درس عبرت

غور کرنا چاہیے کہ مولوی اشرف علی صاحب کا کلمہ پڑھ لو اور ان پر درود پڑھو مگر بے اختیاری زبان کا بہانہ کر دو سب جائز ہے۔ کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور کہے کہ بے اختیار زبان سے نکل گیا طلاق ہو جاتی ہے مگر یہاں یہ بہانہ کافی مانا گیا اور اس کو پیر کے متبع سنت ہونے کی دلیل قرار دیا گیا۔

(معاذ اللہ) حضور باورچی

تذکرۃ الرشید صفحہ ۴۶ میں ہے کہ حاجی امداد اللہ صاحب نے خواب میں دیکھا کہ آپ کی بھانج اپنے مہمانوں کا کھانا پکا رہی ہے کہ جناب رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور ان سے فرمایا کہ اٹھ تو اس قابل نہیں کہ امداد اللہ کے مہمانوں کا کھانا پکائے۔ اس کے مہمان علماء (یعنی دیوبندی) ہیں اس کے مہمانوں کا کھانا میں پکاؤں گا۔ (معاذ اللہ)

سامعین ایمان سے کہے کیا یہ نبی کریم ﷺ کی گستاخی ہے یا نہیں۔ اس کا دیوبندی یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ خواب

کی باتیں ہیں میں کہتا ہوں کہ عام آدمی کا خواب پس آنا اور بات ہے حضور ﷺ کے لئے یہ تو عقیدہ ہے کہ خواب میں آپ خود ہوتے پھر گستاخی نہیں تو اور کیا ہے۔

خدا کے سوا کسی کو نہ مانو

تقویۃ الایمان میں مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے صفحہ ۹ پر لکھا

اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اور اس سے نہ ڈر۔

اور تقویۃ الایمان کے صفحہ ۱۰ پر تحریر کیا

ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہیے کہ اپنے ہر کاموں پر اسی کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام۔ جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا ہے اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر۔

کیا نبی کریم ﷺ کو بھی۔ دیوبندیوں سے پوچھئے۔

فائدہ

اس عبارت میں اللہ تعالیٰ کے سوا مثال دے کر انبیاء و اولیاء (اس میں حضور ﷺ) کو چوہڑے چمار بنا دیا (معاذ اللہ)

تقویۃ الایمان صفحہ ۱۶ پر تحریر ہے کہ

اس کے دربار میں ان کا تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے تو وہ سب رعب میں آکر بے حواس ہو جاتے ہیں۔

تقویۃ الایمان کے صفحہ ۶ پر لکھتے ہیں

اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی جن اور فرشتے جبرائیل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے۔

انتباہ

یہ عقیدہ دیوبندیوں کا اب بھی جوں کا توں ہے ان سے پوچھ لیں۔

اہل سنت کا عقیدہ

اہل سنت کے نزدیک حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مثل و نظیر کے پیدا کرنے سے قدرت و مشیت ایزدی کا متعلق ہونا محال عقلی ہے کیونکہ حضور ﷺ پیدائش میں تمام انبیاء سے حقیقتاً اول ہیں اور بعثت میں تمام انبیاء سے آخر اور خاتم النبیین ہیں

ظاہر ہے کہ جس طرح اول حقیقی میں تعدد محال بالذات ہے اسی طرح خاتم النبیین میں بھی تعدد ممتنع لذاتہ ہے اور اس بناء پر قدرت و مشیت خداوندی کا ناقص ہونا لازم نہیں آتا بلکہ اسی امر محال کا قبیح و مذموم ہونا ثابت ہوتا ہے کہ وہ اس بات کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و مشیت اس سے متعلق ہو سکے۔

لطیفہ

اہل سنت نے جب یہ دلیل قائم کی کہ اللہ تعالیٰ اگر اور محمد پیدا کرے تو اس پر جھوٹ کا الزام آئے گا اس لئے کہ وہ ہمارے محمد ﷺ کو خاتم النبیین کہہ چکا ہے اگر اور محمد بنائے گا تو جھوٹ ثابت ہوگا۔ دیوبندیوں نے کہا اللہ تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔

باری تعالیٰ کی طرف جھوٹ کی نسبت

امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۱۹، براہین قاطعہ صفحہ ۲۷۵)

افعال قبیحہ

افعال قبیحہ کو مثل دیگر ممکنات ذاتیہ مقدور باری جملہ اہل حق (علمائے دیوبند) تسلیم فرماتے ہیں۔

(جہد المقل جلد ۱، صفحہ ۴۱)

فائدہ

یہ امکان کذب کا مسئلہ ہے اور نہایت دقیق ہے یہاں صرف اتنا سمجھ لیں کہ دیوبندی نہ صرف نبی کریم ﷺ کے گستاخ اور بے ادب ہیں بلکہ یہ خود کی گستاخی اور بے ادبی سے بھی نہیں چوکتے۔ اس لئے کہ بے ادبی اور گستاخی ان کی جبلی عادت ہے جیسے بکھوڑ سنے پر مجبور ہے بھلا یہ بھی کوئی عقلمندی ہے کہ خدا تعالیٰ جیسی منزہ ذات کو جھوٹا اور دیگر افعال قبیحہ سے موصوف مانا جائے۔ تو بہ، تو بہ

تحقیق کے لئے دیکھئے اعلیٰ حضرت کی کتاب **سبحان السیوح** اور علامہ کاظمی صاحب کی کتاب **تبیح الرحمن**۔

نبی علیہ السلام معصوم نہیں (معاذ اللہ)

دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے ہر قسم کا حکم یکساں نہیں۔ ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں خالی غلطی سے نہیں۔

یہ عقیدہ مولوی قاسم نانوتوی نے تصفیہ العقائد میں لکھا مولوی عیسیٰ لودھرونی و یو مدی ثم مودودی نے نام لئے بغیر فتویٰ دیوبندی سے منگوا یا وہ بھی سن لیں۔

فتویٰ ۷۸۶/۴۱

الجواب

انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں۔ ان کو مرتکب معاصی سمجھنا العیاذ باللہ اہل سنت و جماعت کا عقیدہ نہیں اسکی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات پڑھنا جائز نہیں۔ فقط واللہ اعلم

سید احمد سعید نائب مفتی دارالعلوم دیوبند

جواب صحیح ہے ایسے عقیدے والا کافر ہے جب تک وہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح نہ کرے اس سے قطع تعلق کرے۔

مسعود احمد عفی اللہ عنہ

مہر دارالافتاء فی دیوبند البند

المشتہ محمد عیسیٰ نقشبندی ناظم مکتبہ اسلامیہ لودھراں ضلع ملتان

فائدہ

اگر ہم اہل سنت ایسا جواب لکھتے ہیں دیوبندی ٹولہ ناراض ہوتا لیکن یہ فتویٰ دارالعلوم دیوبند کا ہے۔

عقیدہ دیوبند

تقویۃ الایمان کے صفحہ ۲۲ پر ہے

جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔

تبصرہ اویسی غفرلہ

حالانکہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو مختار کل بنایا ہے۔ تفصیل دیکھئے فقیر کی کتاب ”اختیار الکل لمختار الکل“

عقیدہ دیوبندی

تقویۃ الایمان صفحہ ۳۵ میں ہے

جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار سوان معنوں پر پیغمبر اپنی اُمت کا سردار ہے۔

غور فرمائیے کہ جن ذہنوں میں نبی علیہ السلام کی قدر و منزلت ایک چودھری اور زمیندار جتنی ہو وہ نبی علیہ السلام کی

بے ادبی اور گستاخی نہ کریگا تو کیا کریگا۔

تمام مفسرین جھوٹے

مولوی حسین علی صاحب شاگرد مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی **بلغۃ الحیر** ان صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں

ادخلوا الباب سجداً۔

باب سے مراد مسجد کا دروازہ ہے جو کہ نزدیک تھی اور باقی تفسیروں کا کذب ہے۔

یہ حوالہ پڑھ کر میں ہنس پڑا اس لئے کہ جس قوم کا عقیدہ ہو کہ خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے تو پھر بیچارے مفسرین کون لگتے ہیں کہ یہ لوگ انہیں جھوٹے کہہ دیں تو کون سی بڑی بات ہے۔

چمار سے بھی ذلیل

ہر چھوٹا بڑا مخلوق (نبی وغیر نبی) اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے۔

(تقویۃ الایمان مصنف مولوی اسماعیل صاحب)

نماز میں حضور ﷺ کا خیال

نماز میں حضور ﷺ کا خیال لانا اپنے گدھے اور بتیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے۔

(صراط مستقیم مصنف مولوی اسماعیل دہلوی)

اس کی تردید فقیر کی کتاب **رفع الحجاب** میں پڑھیے مختصر تحقیق آگے آتی ہے۔

حضور ﷺ پلصراط سے گر رہے تھے

میں نے حضور ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ مجھے آپ پلصراط پر لے گئے اور دیکھا کہ حضور ﷺ گرے جا رہے ہیں تو میں نے حضور ﷺ کو گرنے سے روکا۔ (بلغۃ الحیر ان)

(مبشرات مصنف مولوی حسین علی واں پھر اس ضلع میانوالی پنجاب، شاگرد مولوی رشید احمد گنگوہی)

تبصرہ اویسی غفرلہ

اس گستاخی کا پہلو ظاہر ہے حالانکہ حضور ﷺ کے بعض غلام پلصراط سے بجلی کی طرح گزر جائیں گے اور پلصراط پر پھسلنے والے لوگ حضور ﷺ کی مدد سے سنبھل سکیں گے۔ آپ ﷺ عافراً مائیں گے

رب سلم (حدیث)

جو کہے میں نے حضور ﷺ کو صراط پر گرنے سے بچایا وہ بے ایمان نہیں تو اور کیا ہے۔

امام اہل سنت سیدی اعلیٰ حضرت قدس سرہ نے فرمایا۔

رضائل سے وجد کرتے گزریئے ☆ کہ ہے رب سلم صدائے محمد (ﷺ)

انتباہ

خواب والا عذر جھوٹ ہے بلکہ کہہ دو کہ خود خواب جھوٹا ہے یہ لوگ اپنی شان بڑھانے کے لئے ایسے خواب گھڑنے کے استاد ہیں۔ دیکھئے فقیر کی تصنیف ملبی کے خواب۔

انتباہ

قیامت میں تو حضور ﷺ کی امت کے لئے یہ حال ہوگا کہ

نزع میں گور میں میزان پہ سر پل پہ
نہ چھئے ہاتھ دامان معلیٰ تیرا

میدانِ قیامت کا اپنا پتہ سرورِ عالم ﷺ نے خود بتایا ہے چنانچہ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ حضور ﷺ سے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ قیامت کے روز میری شفاعت فرمائیے گا حضور ﷺ نے فرمایا ہاں میں کروں گا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا حضور ﷺ قیامت کے روز میں آپ کو کہاں تلاش کروں آپ کہاں ملیں گے؟ حضور ﷺ نے فرمایا

اطلبنی اول تطلبنی علی الصراط

سب سے پہلے مجھے پل صراط پر تلاش کرنا

عرض کیا حضور ﷺ اگر آپ وہاں نہ مل سکیں تو پھر کہاں تلاش کروں؟ فرمایا

فاطلبنی عند المیزان

پھر مجھے میزان پر تلاش کرنا

عرض کیا حضور ﷺ اگر وہاں بھی آپ نہ مل سکیں تو؟ فرمایا

فاطلبنی عند الحوض فانی لا اخطئی هذه الثلاثا لمواطف۔ (مشکوٰۃ شریف ۲۸۵)

پھر مجھے حوض کوثر پر تلاش کرنا کہ ان تینوں مقامات سے کسی نہ کسی مقام پر میں ضرور ملونگا۔

امتی نبی سے بڑھ جاتا ہے

اعمال میں بظاہر امتی نبی کے برابر ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں۔

(تحدیر الناس مصنف مولوی محمد قاسم نانوتوی مذکور)

حضور ﷺ جیسے اور

اور حضور ﷺ کا مثل و نظیر ممکن ہے۔ (میکروزی مصنف مولوی اسماعیل صاحب دہلوی مطبوعہ فاروقی صفحہ ۱۴۴)

حضور ﷺ ہمارے بھائی

حضور ﷺ کو بھائی کہنا جائز ہے کیونکہ آپ بھی انسان ہیں۔

(براہین قاطعہ مصنف مولوی خلیل احمد انیسٹھوی)

تبصرہ اویسی غفرلہ

والد صاحب کو بھائی اور والدہ اور زوجہ صاحبہ کو بھائی بہن کہا کریں کیونکہ یہ بھی مسلمان ہیں جائز ہونے میں کوئی شک بھی نہیں۔

ضروری گزارش

مخالفین عوام میں تاثر دیتے ہیں کہ اہل سنت انہیں گالیاں دیتے ہیں ہم گالیاں دینے کو گناہ سمجھتے ہیں لیکن افسوس کہ وہ حضور ﷺ کی جی بھر کر گستاخیاں کرتے ہیں ہم ان کی گستاخیاں عوام کو بتاتے ہیں اگر اس کا نام گالی ہے تو بے شک مخالفین شور مچائیں ہم تو عوام کو ان کی گستاخیوں سے آگاہ کرتے رہیں گے تاکہ عوام ان کے دام و تزویر میں پھنس نہ جائیں۔
سنئے دیوبندی اور غیر مقلد و ہابیوں کے امام اور مجدد اسماعیل قسطلانی نے اپنی کتاب صراط مستقیم میں سرور عالم ﷺ سے کینہ اور بغض کا ثبوت اپنے مندرجہ بالا عقیدے میں روز روشن کی طرح دیا ہے جو کہ درج ہے۔

عقیدہ

از و سوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آں از معظمین گو جناب رسالتآب باشند
پچھدیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خود است۔
(نماز میں) زنا کے و سوسہ سے اپنی بیوی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے بزرگوں کی طرف خواہ رسالتآب ہی ہوں اپنی ہمت (خیال) کو لگا دینا اپنے نیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے زیادہ بُرا ہے۔

(صراط مستقیم فارسی صفحہ ۸۶ مطبوعہ دہلی)

ناظرین کرام! ابوالوہابیہ اسماعیل دہلوی قاتل کا مندرجہ بالا نظریہ اور عقیدہ کس قدر دسوز اور عشاقِ رسول کے جذبات کو چھلنی کر دینے والا ہے اسلاف کا عقیدہ تو یہ ہو کہ جب میں تشہد پڑھتے وقت بارگاہ رسالت میں ہدیہ سلام **السلام علیک ایہا النبی** پیش کرے تو اُس وقت یہ سمجھتے ہوئے پڑھے کہ امام الانبیاء حبیب کبریٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ اقدس میں بالمشافہ سلام عرض کر رہا ہے۔

علامہ عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی نے لکھا ہے کہ میں نے اپنے سردار علی خواص علیہ الرحمۃ کو سنا کہ فرماتے تھے کہ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نمازی کو تشہد میں نبی پاک ﷺ پر درود و سلام عرض کرنے کا اس لئے حکم دیا ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے دربار میں غفلت کے ساتھ بیٹھتے ہیں انہیں آگاہ فرمادے کہ اس حاضری میں اپنے نبی اکرم ﷺ کو بھی دیکھیں اس لئے حضور ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کے دربار سے جدا نہیں ہوتے۔

فیخاطبونه بالسلام مشافہۃ

پس حضور ﷺ پر بالمشافہ سلام عرض کریں۔

(میزان الکبریٰ جلد ۱، صفحہ ۱۶۷ مطبوعہ مصر)

امام غزالی علیہ الرحمۃ کا ارشاد ہے کہ

جب تشہد کے لئے بیٹھو اور تصریح کرو کہ جتنی چیزیں تقرب کی ہیں خواہ صلوٰۃ ہو یا طیبات یعنی اخلاق ظاہرہ۔ وہ سب اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں اسی طرح ملک خدا کے لئے ہے اور یہی معنی التیحات کے ہیں اور نبی پاک ﷺ کے وجود باوجود کو اپنے دل میں حاضر کرو اور **السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ** کہو۔ (احیاء العلوم باب چہارم جلد اول)

شیخ الحدیث عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ القوی نے شرح مشکوٰۃ میں تحریر فرمایا ہے کہ

بعض عرفا گفتہ اند کہ اس خطاب بجهت سریاں حقیقت محمدیہ است در ذرات موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت در ذرات مصلیاں موجود و حاضر است پس مصلی را باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد و ازیں شہود غافل نہ بود تا انوار قرب و اسرار معرفت منور و فائز گردد۔

بعض عارفین فرماتے ہیں کہ ایہا النبی کا خطاب اس لئے ہے کہ حضور ﷺ کی حقیقت محمدیہ موجودات کے ذرہ ذرہ اور ممکنات کے میں موجود و حاضر ہے۔ مصلی پر لازم ہے کہ وہ اس حقیقت سے آگاہ ہو ایسے شہود سے غفلت نہ برتے تاکہ اس پر انوار قرب و اسرار معرفت منور و روشن ہوں۔

مزید تحقیق فقیر کی کتاب ”رفع الحجاب“ میں پڑھیے۔

انبیاء اولیاء سے شفاعت طلب کرنے والا ابوجہل جیسا مشرک ہے

دیوبندیوں کے امام اسماعیل دہلوی نے لکھا کہ جو کوئی (انبیاء و اولیاء) کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھے اور نذرو نیاز کرے گو اس کو اللہ تعالیٰ کا بندہ مخلوق ہے سمجھے سو ابوجہل اور وہ مشرک ہے میں برابر ہے۔

(تقویۃ الایمان صفحہ ۸ مطبوعہ دہلی)

سواب بھی جو کوئی کسی مخلوق کو عالم میں تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھ کر اس کو مانے سو اس پر شرک ثابت ہو جاتا ہے۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۲۷)

انبیاء اور اولیاء اللہ تعالیٰ کی عطا سے تصرف فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہمارے سفارشی اور وکیل ہیں یہ سب کچھ شرک اور خرافات ہیں۔ (تقویۃ الایمان صفحہ ۶ مصنف امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی)

انتباہ

دیوبندیوں وہابیوں کو اس لئے ہم شفاعت کے منکر کہتے ہیں کہ ان کے امام اسماعیل قتیل نے صاف لکھ دیا ہے یا یہ مولوی اسماعیل سے برأت کا اظہار کریں یا مان جائیں کہ وہ شفاعت کے منکر ہیں۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے قیامت میں حضور ﷺ شفاعت کی وجہ سے بے چین ہونگے جب تک اُمت کا ایک فرد بھی بہشت سے باہر ہوگا آپ بے قرار رہیں گے۔

قیامت کے روز جو کچھ ہونے والا ہے اور حضور ﷺ اپنی اُمت کی جس طرح شفاعت فرمائیں گے اس کی تفصیل خود حضور ﷺ ہی کی زبان اور سے سنئے۔

حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ قیامت کے روز جب لوگ حیران و مضطرب ہونگے اور ان میں کھلبلی مچی ہوگی اور سب متحیر ہونگے کہ آج کے دن کون ہماری مدد کرے تو سب لوگ آدم علیہ السلام کی بارگاہ میں حاضر ہونگے اور شفاعت کے لئے عرض کریں گے تو حضرت آدم علیہ السلام شفاعت کرنے سے انکار فرمادیں گے اور فرمائیں گے ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ کے خلیل ہیں۔ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو آپ بھی انکار فرمادیں گے اور فرمائیں گے موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ کہ وہ اللہ کے کلیم ہیں۔ لوگ موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے تو وہ بھی انکار فرمادیں گے اور

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی انکار فرمادیں گے اور فرمائیں گے کہ شفاعت مطلوب ہے تو محمد رسول اللہ ﷺ کے پاس جاؤ۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں پھر لوگ میرے پاس آئیں گے اس کے بعد شفاعت کا دروازہ کھل جائیگا تو تمام انبیاء و اولیاء، علماء و حفاظ نیک نمازی شفاعت کریں گے۔

مزید احادیث شفاعت

(۱) شفاعتی لاهل الكبائر من امتی

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میری شفاعت میری امت کے کبیرہ گناہ کرنے والوں کے لئے ہے۔

(مشکوٰۃ صفحہ ۴۹۴)

(۲) من عوف بن مالک قال قال رسول الله ﷺ ات من عند ربی فخیرونی ان یدخل نصف امتی الجنة

وبین الشفاعة فاخترت الشفاعة وهی لمن مات لا یشرک بالله شیئاً۔

حضرت عوف ابن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور مجھے میری امت جنت میں نصف داخل ہو کر اور شفاعت کو اختیار کیا اور وہ ہر اس شخص کے لئے جو شرک پر نہ مرا ہو۔

(رواہ الترمذی وابن ماجہ مشکوٰۃ صفحہ ۴۹۴)

دیوبند اور شیعہ کا گٹھ جوڑ

دیوبندی وہابی اہل سنت کو بدنام کرنے کے استاد ہیں عوام کو بھی تقریروں اور تحریروں میں سمجھاتے ہیں کہ یہ سنی بریلوی شیعہ ہیں حالانکہ ہم نے شیعوں کے رد میں بے شمار کتابیں لکھی ہیں۔ فقیر کی تصانیف درجنوں چھپ چکی ہیں لیکن دیوبندیوں کا اپنا حال یہ ہے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور شیعہ

ابو اور عمر نے غدیر کے روز کیا پھر علی کو سلام کیا پھر جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے چلے گئے تو وہ کافر ہو گئے۔

(صافی شرح أصول کافی جلد ۲، جلد ۳ صفحہ ۹۸ مطبوعہ نول کشور)

صحابہ کرام کو کافر کہنے والے اور دیوبندی

سوال: صحابہ کرام کو مردود و ملعون کہنے والا..... اپنے اس کبیرہ کے سبب سے سنت و جماعت سے خارج ہو جائے گا یا نہیں؟

جواب: وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا۔ (ملخصاً)

(رشید احمد گنگوہی کا فتاویٰ رشیدیہ جلد ۲، صفحہ ۱۴۰، صفحہ ۱۴۱)

شیعوں کا محرم میں تعزیه نکالنا اور

دیوبندیوں فتوائے جواز

(۱) میں ایک مجمع کے ساتھ ان کی تبلیغ کے لئے وہاں گیا تھا ادھار سنگھ سے بھی اس کا ذکر آیا تو اس نے جواب میں کہا کہ ہم آریہ کس طرح ہو سکتے ہیں ہمارے یہاں تو تعزیہ بنتا ہے۔ میں نے کہا تعزیہ بنانا مت چھوڑنا۔

(افاضات الیومیہ، اشرف علی تھانوی جلد ۴، صفحہ ۵ سطر ۹)

(۲) اس نے کہا کہ میرے یہاں تعزیہ بنتا ہے پھر ہم ہندو کا ہے کو ہونے لگے میں نے اس کو تعزیہ بنانے کی اجازت دے دی..... اور میری اس اجازت کا ماخذ ایک دوسرا واقعہ تھا کہ اجمیر میں حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اہل تعزیہ کی نصرت کا فتویٰ دے دیا تھا۔ (افاضات الیومیہ تھانوی جلد ۴، صفحہ ۱۸۴)

صحابہ کرام پر تبرا

ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت جو علی شیعہ ہیں اور صحابہ کرام پر تبرا کرتے ہیں کیا یہ کافر ہیں؟ فرمایا کہ محض تبرے پر تو کفر کا فتویٰ مختلف فیہ ہے۔ (افاضات الیومیہ تھانوی جلد ۵ صفحہ ۴۳۲ سطر ۱)

رافضی کا ذبیحہ حلال

سوال: ذبیحہ رافضی کے ہاتھ کا جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: شیعہ کے ذبیحہ کی حلت میں علمائے اہل سنت کا اختلاف ہے رائج اور صحیح یہ ہے کہ حلال ہے۔

(امداد الفتاویٰ تھانوی صفحہ ۱۲۸ سطر ۱)

دیوبندیہ عورتیں شیعہ کے نکاح میں

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ہندو سنی المذہب عورت بالغہ کا نکاح زید شیعہ مذہب کے ساتھ برضائے شرعی باپ کی تولیت میں ہو گیا..... دریافت طلب یہ امر ہے کہ سنی و شیعہ کا یہ تفرق مذہب نکاح جیسا کہ ہندوستان میں شائع ہے عند الشرع صحیح ہوتا ہے یا نہیں؟

الجواب: نکاح منعقد ہو گیا لہذا اولاد سب ثابت النسب اور صحبت حلال ہے۔ (امداد الفتاویٰ جلد ۲ صفحہ ۲۴، ۲۵)

رفض دیوبندیت کی جانی و روحانی یگانگت اور ظاہری و اعتقادی رشتہ داری کے وسیع پروگرام سے صرف یہ مندرجہ بالا چند نمونے ناظرین کرام کے لئے کافی ہو سکتے ہیں جس سے صاف طور پر عیاں ہے کہ رفض و تشیع کی اصل محرک صرف دیوبندی جماعت ہے مگر افسوس دیوبندی رافضیوں کو بڑی خوشی سے رشتے دیں، دیوبندی بوقت ذبح روافض سے پاک و حلال کرائیں اور یہ سب پاؤں بیلنے کے بعد شیعیت کی حمایت کی ڈگری کر دی جائے۔ سنی علماء پر الٹا چور کو توال کو ڈالنے۔

پھر ستم بالائے ستم یہ کہ ان کے بڑوں کے فتوے کچھ بولتے ہیں اور ان کے اصاغر شیعہ کافر شیعہ کافر کی رٹ لگاتے ہیں بلکہ ان کے قتل و غارت کو جہاد سے تعبیر کریں۔

عقائد دیوبندیہ کا یہ ایک نمونہ ہے اگر تمام عقائد بیان کئے جائیں تو اس کے لئے دفتر چاہیے۔ حق یہ ہے کہ رافضیوں اور خارجیوں نے تو صحابہ کرام یا اہل بیت عظام ہی پر تہرا کیا مگر دیوبندیوں کے قلم سے نہ خدا کی ذات بچی نہ رسول اللہ ﷺ اور نہ صحابہ کرام کی نہ ازواج مطہرات کی نہ اولیائے کرام سب ہی کی اہانت کی گئی۔ اگر کوئی شخص کسی عام آدمی کو ان کی عبارات کا مصداق بنایا جائے تو وہ اس کو برداشت نہیں کر سکتا۔ ہم ان کے غلامان غلام ہیں ہمیں تو برداشت نہیں ہم اور تو کچھ نہیں کر سکتے صرف قلم ہاتھ میں ہے اس لئے مسلمانوں کو مطلع کر دیتے ہیں کہ مسلمان ان سے علیحدہ رہیں یا وہ لوگ ان عقائد سے توبہ کریں۔

دیوبندیوں کی میلاد دشمنی

دیوبندی بیماروں حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے لکھا تھا

(۱) میلاد شریف و قیام یہ ساری بیوقوفی ہے۔ (الافاضات الیومیہ صفحہ ۱۲۴ جلد ۴، صفحہ ۳۳۴ جلد ۶)

تبصرہ اویسی غفرلہ

لاکھوں کروڑوں اولیاء محدثین اور فقہاء میلاد کرتے رہے اور کر رہے ہیں ان پر فتویٰ کا کیا حال ہے؟ بالخصوص ان کے اس فتویٰ ان کے اپنے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ صاحب بیوقوف تھے یا کیونکہ جب کہ وہ میلاد اور سلام و قیام کے عاشق تھے۔ (فیصلہ مفت مسئلہ)

(۲) بلکہ یہ (میلاد شریف) شرع میں حرام ہے اس وجہ سے یہ قیام حرام ہوا۔ (براہین قاطعہ صفحہ ۱۴۸)

یہ فتویٰ مولوی رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد انیسٹھوی کا ہے میں کہتا ہوں کہ گنگوہی کا یہ فتویٰ براہ راست حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ پر چلے گا تو اس کی زد میں آکر دیوبند کا ستیاناس ہو جائے گا کیونکہ حاجی صاحب دیوبند کے تو بڑوں کے پیرومرشد ہیں۔

(۳) یہ مجلس (میلاد) بدعت ضلالہ ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ جلد ۲ صفحہ ۱۴۵)

پڑھیے

کل بدعة ضلالة و کل ضلالة فی النار

نتیجہ یہ نکلا کہ حاجی امداد اللہ مرتکب البدعة و هو فی النار (معاذ اللہ)

(۴) اہل بدعت کی مثال ایسی ہے جیسے شیطان کی (مزید المجید از اشرف علی تھانوی صفحہ ۷۳)

انتباہ

دیوبندیوں کے نزدیک میلاد بدعت اور اس بدعت کا ارتکاب ان کے پیرومرشدوں نے کیا تو وہ اہل بدعت ہوئے اور اہل بدعت شیطان۔ نتیجہ یہ نکلا کہ بقول ان کے حاجی صاحب شیطان ہوئے۔ (معاذ اللہ)

(۵) مدارات تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کافروں تک فرمائی ہے وہ تو بدعتی نہ تھے۔ کافر کی مدارات میں فتنہ نہیں بدعتی کی مدارات (تغییم) میں فتنہ ہے۔ (الافاضات الیومیہ جلد ۴ صفحہ ۸۷۷)

قول

مسلمانو! غور کرو کہ دیوبندیوں نے کمال کر دیا کہ اپنے پیرومرشد کو پہلے بدعتی کہا پھر شیطان پھر کافر پھر کافروں بھی بُرا بتائیے اب دیوبندیوں کے پیرومرشد کیا ہوئے اور وہ اس سزا کے مستوجب کیوں ہوئے صرف اس لئے کہ انہوں نے میلاد شریف میں کیوں شمولیت کی اور اس میں سلام و قیام کیوں کیا۔

(۶) بلکہ یہ لوگ اس قوم (کفار) سے بھی بڑھ کر ہوئے۔ (براہین قاطعہ صفحہ ۹)

تبصرہ اویسی

لیکن اب دیوبندی میلاد کے جلسے کرنے لگ گئے ہیں ان سے کوئی پوچھے کہ تمہارے اکابر کیا کہتے تھے اور تم کیا کر رہے ہو شتر مرغ تو نہیں ہو۔

دیوبندیوں کے نرالے خواب

(۱) برخورداری خاتون سلمہا کا کارڈ بھی میرے نام آیا جس میں برخورداری نے ایک خواب درج کر کے درخواست کی ہے کہ حضرت والا کی خدمت مبارکہ میں عرض کر کے منگا دوں لہذا ذیل میں نقل کی جاتی ہے۔ **وہو ہذا**

ایک جنگل ہے اس میں میں ہوں ایک تخت ہے کچھ اونچا سا۔ اس پر زینہ ہے ایک میں اور دو تین آدمی ہیں ہم سب کھڑے ہیں۔ حضرت رسول اکرم ﷺ کے انتظار میں اتنے میں ایسا معلوم ہوا کہ جیسے بجلی چمکی تھوڑی دیر میں حضرت محمد ﷺ اشریف لائے اور زینے پر چڑھ کر میرے سے بغلگیر ہوئے اور مجھ کو زور سے بھینچ دیا جس سے سارا تخت ہل گیا۔ الخ (اصدق الروایا جلد ۲، صفحہ ۲۳)

(۲) حضور ﷺ بس اشرف علی جیسے ہی تھے۔ آپ کا قدم مبارک اور چہرہ شریف اور تن شریف حضرت مولانا اشرف علی جیسا تھا۔ (اصدق الروایا صفحہ ۵)

حضور ﷺ ہمارے مولانا تھانوی کی شکل میں ہیں۔ (اصدق الروایا صفحہ ۲۵)

شکل ایسی ہی ہے جیسے ہمارے مولانا تھانوی کی۔ (اصدق الروایا صفحہ ۳۷)

انہوں نے جواب دیا کہ آپ کے پیر حاجی امداد اللہ صاحب ہیں پھر باجی سے سن کر میں نے بھی یہی کہا۔ پھر دریافت فرمایا کہ حاجی صاحب کے پیچھے کون ہیں؟ باجی نے فرمایا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ الخ۔

(اصدق الروایا جلد ۲، صفحہ ۲۶ مصنف اشرف علی تھانوی)

یاد رہے کہ یہ باجی مولوی اشرف علی تھانوی کی بوڑھی بیوی تھی۔

(۳) قرآن پر پیشاب کرنا

میں نے ایسا خواب دیکھا ہے کہ مجھے اندیشہ ہے کہ میرا ایمان نہ جاتا رہے حضرت نے فرمایا ان صاحب نے کہا کہ میں نے دیکھا ہے کہ قرآن مجید پر پیشاب کر رہا ہوں۔ حضرت نے فرمایا یہ تو بہت اچھا خواب ہے۔

(مزید المجید اشرف علی تھانوی صفحہ ۶۶ م افاضات الیومیہ جلد ۱ صفحہ ۱۳۳)

فاطمہ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک دیوبندی مولوی کو سینے سے لگایا۔

(۴) ہم نے خواب میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا انہوں نے ہم کو اپنے سینے سے لگایا۔

(افاضات الیومیہ اشرف علی تھانوی جلد ۶ صفحہ ۳۷)

تبصرہ اویسی غفرلہ

ایمان سے بولو کیا یہ سیدہ خاتونِ جنت کی تو ہیں ہے یا نہیں اگر نہیں تو مرزا قادیانی نے اس قسم کی تو پھر دیوبندیوں نے اسے کیوں گستاخ و بے ادب کہا۔

(۵) ولایت مآب حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور جناب سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو خواب میں دیکھا پس جناب علی المرتضیٰ نے آپ کو اپنے ہاتھ مبارک سے غسل دیا اور آپ کی خوب اچھی طرح شست و شو کی جس طرح والدین اپنے بیٹوں کو نہلاتے اور شست و شو کرتے ہیں اور جناب فاطمۃ الزہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے نہایت عمدہ اور قیمتی لباس اپنے ہاتھ مبارک سے آپ کو پہنایا۔ (صراطِ مستقیم مصنف اسماعیل دہلوی صفحہ ۳۰۷)

(۶) میں نے گھر میں ایک عجیب خواب دیکھا کہ مدینہ منورہ کی مسجد قبا میں حاضر ہیں۔ جناب (اشرف علی) کی چھوٹی بیوی صاحبہ بھی ہیں یہ انہیں دیکھ کر بہت خوش ہوئیں۔ انہوں نے دریافت فرمایا رسول اللہ ﷺ کی تصویر دیکھو گی انہوں نے بڑے اشتیاق کے ساتھ کہا کہ ضرور۔ اتنے میں کسی نے کہا کہ یہ تو عائشہ صدیقہ ہیں اب بڑے غور اور حیرت سے اس کی طرف دیکھ رہی ہیں کہ صورت و شکل وضع و لباس چھوٹی بیوی صاحبہ کا ہے یہ حضرت صدیقہ کیسے ہوئیں۔

(اصدق الرؤیا)

ایک مولوی صاحب نے عرض کیا حضرت عقد ثانی کا داعی کیا پیش آیا تھا فرمایا سادگی، دینداری اور بے نفسی..... جی چاہتا تھا کہ ایسی اچھی طبیعت کا آدمی گھر میں رہے..... ان کے گھر میں رہنے کی بجز عقد کے اور کوئی صورت نہ تھی نیز اس کے متعلق میں نے ایک یہ بھی خواب دیکھی تھی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرے مکان میں تشریف لانے والی ہیں اس سے میں یہ تعبیر سمجھا بہ نسبت عمر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بوقت نکاح حضور ﷺ کے ساتھ تھی وہی نسبت ان کو ہے۔ (افاضات الیومیہ جلد ۱ صفحہ ۶۸)

ماں کے ساتھ نکاح۔ توبہ، توبہ اور تعبیر واہ، واہ، سبحان اللہ۔

صحابہ کرام میں سے کسی کو خواب میں دیکھے مثلاً حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان حضرات کی صورت میں شیطان آسکتا ہے۔ (الافاضات الیومیہ جلد ۲، صفحہ ۱۸۲)

فائدہ

اپنی شکل خواب بے نظیر محبوب خدا کے مطلوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے ملا کر بتایا اور اس کے پیارے یاروں اور قیامت کے ساتھیوں کو شیطان سے۔

انا لله وانا اليه راجعون

ایسے بڑے مذہب پر لعنت کیجئے

حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب نے خواب میں دیکھا کہ جنت ہے اور اس میں ایک چھپر کے مکان بنے ہوئے ہیں فرماتے تھے کہ میں نے دل میں کہا کہ اے اللہ کیسی جنت ہے جس میں چھپر ہیں۔ جس وقت صبح کو مدرسہ آیا مدرسے کے چھپر پر نظر پڑے تو ویسے ہی چھپر تھے۔ (افاضات الیومیہ جلد ۱ صفحہ ۶۶)

گویا دیوبند بہشت ہی ہے تو پھر سارے ملک کے دیوبندی وہاں جا کر ٹھہریں ان کو فائدہ یہی کہ وہ اپنی بہشت میں چلے گئے اور ہمارا فائدہ یہ کہ ان کی شرارتوں سے ہمیں نجات مل جائے گی۔

انتباہ

یہ لوگ من گھڑت خواب تیار کرنے کے بڑے ماہر ہیں وہ صرف اسی لئے کہ لوگ (عوام) ان کے معتقد ہوں ورنہ ایسے بے تکے خواب صرف انہی کو کیوں آتے ہیں پھر یہ ان کے عقیدہ کے بھی خلاف ہے۔ فقیر نے ان کے دیگر بے شمار خواب اور اس کی تعبیریں اور وضاحتیں تصنیف ملی کے خواب میں لکھے ہیں۔

وما علینا الا البلاغ

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ الکریم الامین

وعلی آلہ واصحابہ اجمعین وعلماء ملتہ واولیاء امتہ اجمعین

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

www.NAESEISLAM.COM
۲۹ ج ۲ - ۱۳۹۳ھ - بہاول پور

وہابیوں، دیوبندیوں کو لا جواب کر دینے والی مبارک کتاب



ابحاشۃ اخیرہ

۵۱۳۲۸

تصنیف لطیف

اعلیٰ حضرت، مجدد امام احمد رضا

ALHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

ابحاثِ اخیرہ

۱۳

ھ

۲۸

(یہ مبارک رسالہ وہ ہے کہ جس نے دیوبندیوں کی مناظرہ کی رٹ اور تعلیموں کو خاک میں ملا دیا،
خوارج کے دیوبندیوں نے دعوتِ مناظرہ دی تھی، بیمار سے اپنی طواغیت کی چالبازیوں سے ناواقف تھے
دعوتِ مناظرہ دے بیٹھے، اعلیٰ حضرت قبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ مضمون حقائقِ مشحون بصیغہٴ رہبرِ سببری
ارسال فرمادیا جس کا تاریخی نام "ابحاثِ اخیرہ" ہے، اس کے پہنچنے ہی تھا نووی و ابو دھیا باشتی و
چاند پوری وغیرہ کو سانپ سونگھ گیا اور آج تک اس کی تابشوں سے دیا بنہ ملا عنہ کی آنکھیں خیرہ ہیں
اور قیامت تک اس کا جواب ان سے ممکن نہیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

محمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب مولوی اشرف علی صاحب تھانوی!

الحمد للہ! اس فقیر بارگاہِ غالب قدیر عزِ جلالہ کے دل میں کسی شخص سے نہ ذاتی مخالفت نہ دنیوی خصومت
مجھے میرے سرکار ابد قرار حضور پر نور سید البرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے محض اپنے کرم سے اس خدمت پر مامور فرمایا ہے
کہ اپنے مسلمان بھائیوں کو ایسوں کے حال سے خبردار رکھوں جو مسلمان کہلا کر اللہ واحد قہار جل جلالہ اور محمد رسول اللہ
ماذون مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس پر حملہ کریں تاکہ میرے عوام بھائی مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھالی بھڑکیں ان "ذباب فی ثیاب"

کے جُتوں، عماموں، مواریت، مشیختِ مقدس ناموں، قالِ اللہ و قالِ الرسول کے رغنی کلاموں دھوکے میں آکر شکارِ گراں خونخوار ہو کر معاذ اللہ سقر میں نہ گریں یہ مبارک کام بکھڑا منعم اس عاجز کی طاقت سے بدرجہا خوب تر و فزون تر ہوا اور ہوتا ہے، اور جب تک وہ چاہے گا ہوگا، ذلک من فضل اللہ علینا و علی الناس، والحمد للہ رب العالمین (ہم پر اور لوگوں پر یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، اور سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔ ت) اس سے زیادہ نہ کچھ مقصود نہ کسی کی سب و شتم و بہتان و افتراء کی پروا۔ میرے سرکار نے مجھے پہلے ہی سنا دیا تھا،

و لتسمعن من البذین ادتوا الکتاب من قبلکم
و من الذین اشركوا الذی کثیرا ط و ان تصبروا
و متقوا فان ذلک من عن امر الامور۔

بے شک ضرور تم مخالفوں کی طرف سے بہت کچھ
برا سنو گے اور اگر صبر و تقویٰ کرو تو وہ بڑی ہمت
کا کام ہے۔

الحمد للہ! یہ زبانی ادا نہیں، میری تمام کارروائیاں اس پر شاہدِ عدل ہیں، موافق اور مخالف سب دیکھ رہے ہیں کہ امردین کے علاوہ جتنے ذاتی حملے مجھ پر ہوئے کسی کی اصل پروا نہ کی۔ اصحابِ فقیر نے آپ کی طرف سے ہر قابلِ جواب اشتہار کے لاجواب جواب دئے جو بکھڑا منعم اس عاجز کی طاقت سے بدرجہا خوب تر و فزون تر ہوا اور ہوتا ہے، اور جب تک وہ چاہے گا ہوگا، ذلک من فضل اللہ علینا و علی الناس، والحمد للہ رب العالمین (ہم پر اور لوگوں پر یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، اور سب تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔ ت) اس سے زیادہ نہ کچھ مقصود نہ کسی کی سب و شتم و بہتان و افتراء کی پروا۔ میرے سرکار نے مجھے پہلے ہی سنا دیا تھا،

و لتسمعن من البذین ادتوا الکتاب من قبلکم
و من الذین اشركوا الذی کثیرا ط و ان تصبروا
و متقوا فان ذلک من عن امر الامور۔

بے شک ضرور تم مخالفوں کی طرف سے بہت کچھ
برا سنو گے اور اگر صبر و تقویٰ کرو تو وہ بڑی ہمت
کا کام ہے۔

موجود میں فرق نہ جان سکے، مقدوراتِ الہیہ کو موجودات میں منحصر ٹھہرایا، علم الہی کے نامحدود ہونے میں اپنے آپ کو متائل بنایا اور جلتے ہی رمضان جیسے مبارک مہینہ میں برعکس چھاپ دیا، میں ہر آ یا، ادھر اس پر بھی التفات نہ ہوا، غافلانِ نیکو میدانِ پراگتفا کیا، یہاں تک وقائعِ مکہ معظمہ میں کیسے کیسے معکوس اور مصنوع اکاذیب فاجرہ اخباروں میں کس آب و تاب سے چھپا کئے، ہر چند اجاب کا اصرار ہوا، فقیر اتنا ہی شائع کرتا ہے کہ یہ جھوٹ ہے "اتنا بھی نہ کیا، پھر جب چند ہی روز میں حضرات کے جھوٹ کھل گئے اور واحد قہار کے زبردست ہاتھوں نے اُن کے منہ میں پتھر دے دئے، اس پر بھی میں نے اتنا نہ کہا کہ "کیسا آپ صاحبوں کا جھوٹ کھلا" ایسے وقائع بکثرت ہیں، اور اب جو صاحب چاہیں امتحان فرمائیں، ان شاء اللہ العزیز ذاتی حلوں پر کبھی التفات نہ ہوگا، سرکار سے مجھے یہ خدمت سپرد ہے کہ عزتِ سرکار کی حمایت کروں کہ اپنی۔

میں تو خوش ہوں کہ عینی دیر مجھے گالیاں دیتے، افتراء کرتے، برا کہتے ہیں اتنی دیر محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بدگوئی، منقصد جوئی سے غافل رہتے ہیں، میں چھاپ چکا اور پھر لکھتا ہوں میری آنکھ کی ٹھنڈک

اس میں ہے کہ میری اور میرے ابا کرام کی آبرو میں عزت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے سپر رہیں،
اللہم آمین!

تذکرات

(۱) آپ جانتے ہیں اور زمانہ پر روشن ہے کہ بفضلہ سالہا سال سے کس قدر رسائل کثیرہ و عزیزہ آپ اور آپ کے اکابر جناب مولوی گنگوہی صاحب وغیرہ کے زو میں ادھر سے شائع ہوئے اور کچھ تعالیٰ ہمیشہ
لا جواب رہے۔

(۲) وہ اور آپ صراحتہ مناظرہ سے استغفار دے چکے۔

(۳) سوالات گئے جواب نہ ملے، رسائل بھیجے داخل دفتر ہوئے، رجسٹریاں پہنچی منکر ہو کر واپس فرما دیں۔

(۴) اخیر تدبیر کو دیوبند جلسہ میں ان رئیسوں کے ذریعہ سے جن کا جناب پر بار ہے تحریک کی، اس پر بھی آپ ساکت
ہی رہے۔

(۵) رئیسوں کا دباؤ تھا، ناچار دفعہ وقتی کو وہی چاند پوری صاحب آپ کے وکیل بنے، فیر نے اپنے خط و قلم سے
جناب کو رجسٹری شدہ کارڈ بھیجا، پھر کیا آپ مناظرہ معلوم پر آمادہ ہوئے، کیا آپ نے چاند پوری صاحب
کو اپنا وکیل مطلق کیا؟ سات مہینے سے زائد گزر گئے آپ نے اس کا بھی جواب نہ دیا۔ ظاہر ہے کہ اگر آپ
واقعی آمادہ ہوئے ہوتے، واقعی آپ نے وکیل کیا ہوتا تو ہاں لکھ دینا دشوار نہ ہوتا، مردانہ وار اقرار سے
فرار نہ ہوتا۔ یہ ہے وہ فرضی، لایعنی، غیر واقع، بے بہتی معاہدہ جس سے عدول کا ادھر الزام لگایا جاتا ہے
سبحان اللہ! اپنے وکیل بالادعا کی وکالت آپ نہ مانیں اور عدول جانب خصم سے جانیں۔ ہاں، جناب
تو نہ بولے، سولہ دن بعد انھیں آپ کے موکل صاحب نے لب کھولے کہ ہم جو رؤسا کے سامنے اپنے منہ
آپ ہی دعویٰ وکالت کر چکے ہیں، اب جناب تھانوی صاحب سے دریافت کرنا ذلت اور رسوائی گردن
کا طوق، ناپاک چالیں، بے شرمی کے حیلے ہیں (ملاحظہ ہو ان کا شریفانہ مہذب خط مورخہ ۳۰ ربیع الآخر
شرعیہ ۱۳۲۵ھ) جو ان کی اعلیٰ تہذیبوں سے نمونہ خوار ہے، یہ خطاب محض اس جرم پر ہیں کہ
تھانوی صاحب سے ہماری وکالت کا کیوں استفسار کیا، ان کے قبول وعدوں پر کیوں موقوف رکھا، ہمارا
زبانی ادعا کیوں نہ مان لیا، جناب تھانوی صاحب لاکھ نہ مانیں ہم جو ان کے وکیل بن بیٹھے ہیں، اب نہ ماننا
بے شرمی کا حیلہ ہے، ناپاک چال ہے، ذلت ہے، رسوائی ہے، طوق و بال ہے، جناب تھانوی صاحب!
آپ اپنے موکل یعنی خود ساختہ وکیل صاحب کی بابت خود ہی فیصلہ فرما سکتے ہیں، آج تک ایسی وکالت کسی

غیر مجنون کے نزدیک قابل قبول ہوئی یا کوئی عاقل ایسے حضرات سے خطاب روار کئے گا؟

(۶) جلسہ دیوبند کے بعد جناب مولوی گنگوہی صاحب کے ایک شاگرد رشید مولوی علی رضا مودی نے آپ حضرات سے مناظرہ کر لینے کی تحریک کی، انھیں فوراً لکھا گیا، یہاں تو برسوں سے یہی درخواست ہے، جناب گنگوہی صاحب اپنی راہ گئے، جناب تھانوی صاحب بھی انھیں کی راہ پر مہر برب ہیں، آپ ہی ہمت کیجئے اور تھانوی صاحب سے جواب لادیکجئے۔ اس کے پہنچنے پر ان صاحب نے بھی ہمت ہار دی۔

(۷) اذنب جناب کے افتراءِ عظیم پر مسلمانوں نے پانچ سو روپے نقد کا اشتہار دیا اور آپ کو رجسٹری بھیجا، آپ نہ جواب دے سکے نہ ثبوت۔

(۸) دوسرے اشد افتراء نامہ پر تین ہزار روپے کا اشتہار آپ کو دیا اور رجسٹری بھیجا۔ اگر تمام جماعت سے کچھ بن پڑتی تو اپنے مدرسہ دیوبند کے لئے اتنی بڑی رقم نہ چھوڑی جاتی، مگر نہ جواب ہی ممکن ہوا نہ ثبوت، ناچار چہارہ کار وہی سکوت۔

(۹) یہ مانا کہ جب جواب بن ہی نہ پڑے تو کیا کیجئے، کہاں سے لائے، کس گھر سے دیکجئے؟ مگر جناب والا! ایسی صورتوں میں انصاف یہ تھا کہ اپنے اتباع کا منہ بند کرتے۔ معاملہ دین میں ایسی ناگفتنی حرکات پر انھیں لجاتے شرطتے، اگر جناب کی طرف سے ترغیب نہ تھی تو کم از کم آپ کے سکوت نے انھیں شہہ دی یہاں تک کہ انھوں نے ”سیف النقی“ جیسی تحریر شائع کی جس کی نظیر آج تک کسی آریہ یا پادری سے بن نہ پڑی یعنی میرے رسائل قاہرہ کے قرض اتارنے کا یہ ذریعہ شنیعہ ایجاد کیا کہ میرے والد ماجد و جد امجد و پیر و مرشد قدس است و خود حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسمائے طیبہ سے کتابیں گھڑ لیں، ان کے نام نہاد مطبع تراش لئے، فرضی صفحوں کے نشان سے عبارتیں تصنیف کر لیں جس کی مختصر جدول یہ ہے:

نام کتاب	اسمائے طیبہ مفتری علیہم	مطبع تراشیدہ	صفحہ تراشیدہ	خلاصہ عبارت تراشیدہ	صفحہ افتراء
ہدایۃ البریۃ	والد ماجد قدس سرہ	لاہور	۱۳	مسئلہ علم غیب	۱۱
تحفۃ المقلدین	حضرت خاتم المحققین	صبح صادق سیٹاپور	۴۱	مسئلہ تبدیل گورستان بجایت گنگوہی صاحب	۲۰
			۱۵	تعریف جناب گنگوہی صاحب	۳
ہدایۃ الاسلام	حضور قدوة السالکین جد امجد قدس سرہ	لاہور	۳۰	مسئلہ علم غیب خاص بجایت تھانوی صاحب	۱۱

تحفۃ المقلدین	جد امجد قدس سرہ	لکھنؤ	۱۲	تبدیل گورستان بجایت گنگوہی صاحب	۲۰
خزینۃ الاولیاء	اعلیٰ حضرت شاہ محمد قدس سرہ	کانپور	۱۵	مسئلہ علم غیب بجایت تھانوی صاحب	۱۱
ملفوظات	" " " "	مصطفائی	۱۴	تبدیل گورستان بجایت گنگوہی صاحب	۲۱
مرآۃ الحقیقۃ	حضور پر نور غوث اعظم رضی اللہ عنہ	مصر	۱۸	مسئلہ علم غیب	۱۴

اور بے دھڑک لکھ دیا کہ تم یہ کہتے ہو اور تمہارے اکابر اپنی ان کتابوں میں ان مطابح کی مطبوعات میں ان صفحات پر یہ فرماتے ہیں، حالانکہ ان کتابوں کا جہان میں وجود نہ ان مطابح کا کہ کسی مطبع میں چھپیں، نہ ان حضرات نے تصنیف فرمائیں، نہ حوالہ دہندہ کے فرض و تراش کے باہر آئیں۔ جرات پر جرات یہ کہ صفحہ ۲ پر جو فرضی مطبع لاہور کی خیالی ہدایۃ البریۃ سے ایک فتویٰ گھڑا اس کے آخر میں حضرت خاتم المحققین قدس سرہ کی مہر بھی دل سے تراش لی جس میں مسئلہ لکھے حالانکہ حضرت والا کا وصال شریف ۱۲۹۷ھ میں ہو چکا۔ حضرات کی حیا! یہ سخت گندہ افرائی رسالہ جناب کے مدرسہ دیوبند سے شائع ہوا۔ صاحب مطبع کا بیان ہے کہ آپ کے ایک حکم مصنف مولوی صغیر حسن صاحب دیوبندی نے چھپوایا، آپ کے وکیل مولوی رفیع حسن دیوبندی نے اپنے ایک خط میں اسے افتخار پیش کیا کہ تحریر میں بھی اب آپ کی تحقیقت دیکھنی ہے سیف النقی طبع ہو چکا ہے ملاحظہ سے گزرا ہوگا (ملاحظہ ہو خط ۳۰ ربیع الآخر ۱۳۲۸ھ) جب حیار و دین و غیرت و دیانت و عقل و انسانیت کی نوبت یہاں تک مشاہدہ ہوئی کہ ہر ذی فہم نے جان لیا کہ بحث کا خاتمہ ہو گیا، حضرات سے مخاطب کسی عاقل کا کام نہ رہا، الحمد للہ کتب و رسائل فقیر تو چھتیس سال سے لا جواب ہیں، اصحاب و احباب فقیر کے رسائل بھی بے غم و عز وجلال لا جواب ہی رہے۔ ادھر کے تازہ رسائل ظفر الدین الطیب و کین کش پنجویچ و بارش سنگی و پیکان جاگداز و القذاب البنس اور ضروری نوٹس و نیاز نامہ و کشف راز و اشتہار چہارم و پنجم و ہفتم و ہشتم ہی ملاحظہ فرمائیے، کس سے جواب ہو سکا؟ ان کے اعتراضوں مواخذوں اور مطالبوں کا کس نے قرض ادا کیا؟ بات بدل کر ادھر ادھر کی مہمل لچر اگر ایک آدھ پر سے میں کسی صاحب نے کچھ فرمائی اس کا جواب فوراً شائع ہوا کہ پھر ادھر مہر سکوت لگ گئی والحمد للہ رب العالمین، مگر آپ کی یہ تدبیر حضرات کو ایسی سوجھی جس کا جواب ایک میں اور میرے اصحاب کیا تمام جہان میں کئی عاقل سے نہ ہو سکے، غریب مسلمان اتنی حیار و غیرت ایسی بنے نکان جرات اتنی بیباک طبیعت کہاں سے لائیں کہ کتابوں کی کتابیں دل سے گھڑ لیں، ان کے مطبع تراش لے، ان کی عبارتیں ڈھال لیں اور آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر سربازار چھاپ دیں کہ فلاں چھاپے کی فلاں کتاب فلاں صفحہ پر جناب مولوی گنگوہی صاحب

نے لکھا ہے کہ تھانوی صاحب کافر ہیں، فلاں مطبع کے فلاں رسالے فلاں سطر میں جناب مولوی تھانوی صاحب نے فرمایا ہے کہ گنگوہی صاحب مرتد ہیں، جو اتنا ہو لے وہ حضرات سے مخاطبہ کا نام لے اور قحی سوا اس طریقے کے اور کر ہی کیا سکتے تھے کہ حضرات چھتیس سال کے کتب و رسائل کے بار سے سبکدوش ہوتے۔

وقت ضرورت گر نماز گریز دست بگیر و سر شمشیر تیز

(مصیبت کے وقت جب انسان کو بھاگنے کی بھی طاقت نہیں رہتی تو وہ لڑائی کے لئے کمر بستہ ہو جاتا ہے۔ ت)
(۱۰) الحمد للہ! حق تمام جہان پر واضح ہو لیا اور ہر عاقل اگرچہ مخالفت ہو خوب سمجھ گیا کہ کس نے مناظرہ سے برسوں فرار کیا، کس نے ہر بار مقابلہ و جواب سے انکار کیا، کون اتنا عاجز آیا کہ جیاد انسانیت کا یکسر پردہ اٹھایا، اور مرتد کیا نہ کر تا کہ اس طرف چال برایا آیا جو آج تک کسی منکر اسلام کو بھی اسلام کے مقابل نہ سوجھی۔ مسئلہ ملعون نے جواب قرآن عظیم کے نام سے وہ کچھ ناپاک خباثتیں ہزل و فحش لغو جہالتیں بکس مگر یہ اسے بھی نہ بن پڑی تھی کہ کچھ آیتیں سورتیں گھر کر قرآن عظیم ہی کی طرف نسبت کر دیتا کہ مسلمانو! تم تو یوں کہتے ہو اور تمہارے قرآن میں یہ لکھا ہے۔ یہ خاتمہ کا بند اس آخر دور میں "مدرسہ عالیہ دیوبند" اور اس کے ہوا خواہوں ہی کا حصہ تھا، بایں ہمہ آپ کے بعض بیچارے ناظم عوام یہ امید کئے جاتے ہیں کہ آپ مناظرہ فرمائیں گے۔ اسی کے متعلق اب تازہ شگوفہ نے خورجہ سے خروج کیا ہے جو آپ کے کسی خلیفہ کلن صاحب کا اکلیا ہوا ہے اگرچہ یہاں صد بار کا تجربہ ہے کہ آپ نہ بولے نہ بولیں، محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالیاں لکھ کر چھاپنی تھیں وہ چھاپ چکے اور بار بار چھاپنی جا رہی ہیں، اس پر مسلمانان عرب و عجم مطالبہ کریں، آپ کو کیا غرض پڑی ہے کہ جواب دیں۔ کتنی بار خود آپ سے مطالبے ہوئے جواب غائب۔ جلسہ دیوبند میں خط بھیجا جواب غائب۔ تصدیق و کالت کے لئے رجسٹری گئی، جواب غائب۔ آپ کے یہاں کے شاگرد مودی پتکے، ان کو متوسط کیا، جواب غائب۔ جناب شیخ بشیر الدین وغیرہ روسائے میرٹھ کو متوسط کیا، جواب غائب۔ جب آپ کے آقا یا نعمت کی وساطت پر بھی آپ نے جواب نہ دیا تو اب خورجہ والے آپ کو بلوالیں۔ یہ امید موبہوم۔ بہت اچھا، ہزار بار گنا جھول گئے، ایک بار پھر سہی، آپ کے معتقدین خورجہ نے آپ حضرات کے اقوال سے نا تجربہ کاری یا اپنی سادگی سے لکھ دیا کہ جو صورت یہ فقیر بارگاہ مصطفوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پسند کرے منظور ہے۔ بہت خوب ادھر سے کتنی بار اصول اور اہم شرائط مناظرہ کی تصریح ہو چکی اور تعین مباحث کی گنتی ہی نہیں۔ فقیر نے جو خط جلسہ دیوبند میں بھیجا اس میں بھی ان کی یاد دہانی تھی۔ ظفر الدین الطیب و ضروری نوٹس ملاحظہ ہوں اور ان سوالوں کا جواب صاف صاف

خاص اپنے قلم و مہر و دستخط سے عطا ہو۔ تمام اشتہاروں، تمام مطالبوں میں اگرچہ آپ کو کافی و وافی ملتیں دیں اور ہمیشہ بیکار گئیں کہ آپ تو اپنے ارادوں جیسے جی تک مہلت لے ہوئے ہیں، پھر بھی ربط ضبط کے لئے تعین مدت لازم ہے، یہ سوالات کچھ غور طلب نہیں، تھوڑی عقل والا بھی ان پر فوراً ہاں یا نہ کہہ سکتا ہے مگر بہ لحاظ استعداد جناب شرعی مہلت کہ ابلاغِ اعذار کے لئے معین ہے پیشکش اور وصولِ خط سے تین دن کے اندر ہر سوال کا معقول جواب صاف صریح تحریری مہری عنایت ہو۔ یہ آخری بار ہے، اس دفعہ بھی پہلو تہی فرمائی تو جن کو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمِ اقدس میں ملایا انہی میں آپ کو ملا دینے کی ہمارے لئے اجازت ہو۔

استفسارات

(۱) توہین اور تکذیبِ خدا و رسول جل و علا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے الزاماتِ قطعیہ جو مدتوں سے آپ اور آپ کے اکابر جناب مولوی گنگوہی و نانوتوی صاحبان پر ہیں، کیا آپ ان میں اس فقیر سے مناظرہ پر آمادہ ہیں یا ہونا چاہتے ہیں؟

(۲) کیا آپ بحالتِ صحت نفس و ثباتِ عقل بطورِ رغبت بلا جبر و اکراہ اقرار فرماتے ہیں کہ حامی الحرمین و تمہید ایمان و لبش غیب وغیرہ کے سوالات و اعتراضات کا جواب بالموافقہ مہری و دستخطی دیتے رہیں گے، یونہی ان جوابات پر جو سوالات و رد پیدا ہوں اُن کا یہاں تک کہ مناظرہ انجام کو پہنچے اور بفضلہ تعالیٰ حقی ظاہر ہو۔

(۳) کیا آپ اسی پر اکتفا فرمائیں گے یا حسب ترتیب مذکور نظر الدین الطیب اس کے بعد سبحان السبوح و کو کبر شہادۃ و سل السیوف وغیرہ یا میرے رسائل کے مطالبات سے اپنے اکابر گنگوہی صاحب و اسماعیل دہلوی صاحب کو سبکدوش کریں گے؟

(۴) اگر آپ اپنے ہی اقوال کے ذمہ دار ہوں اور اپنے اکابر جناب گنگوہی و نانوتوی و دہلوی صاحبان پر سے دفعِ کفر و ضلال کی سہمت نہ فرمائیں، تو اتنا ارشاد ہو کہ یہاں دو فریق ہیں: اول مسلمانانِ اہلسنت و عرب و عجم، دوم صاحبانِ مذکور گنگوہ و نانوتہ و دہلی مع الاتباع والاذناب و من بلی۔ جناب اگر فریقِ اول سے ہیں تو الحمد للہ ذلک ما کتا بنح (الحمد للہ یہی ہم چاہتے ہیں۔ ت) تحریر فرمادیجئے کہ جنابانِ گنگوہی و نانوتوی و دہلوی سے بری ہوں وہ اپنے اقوال و کفر و ضلال و توہین و تکذیبِ نبی الجلال و مجہد ذی الجلال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باعث و یسے ہی ہیں جیسا ان کو علمائے حرمین شریفین

لکھتے آئے اور جیسا ان کی نسبت حسام الحرمین و فتاویٰ الحرمین وغیرہما میں لکھا ہے، اس وقت بلاشبہ ان کے اقوال کا مطالبہ آپ سے نہیں ہو سکتا بلکہ آپ خود بھی ان کے اتباع و اذنا ب سے مطالبہ و مواخذہ میں شریک ہوں گے، اور اگر جناب فریق دوم سے ہیں تو ان کے اقوال خود آپ کے اقوال ہیں پھر جواب مطالبات سے پہلوتی کیا معنی؟ اور ظاہر اس کا منظر نہیں کہ جناب فریقین سے جدا ہو کر کسی تیسرے طائفہ مثلاً رافضی، خارجی، قادیانی، نجری وغیرہ میں اپنے آپ کو گنیں اور بالفرض ایسا ہو تو اس کی تصریح فرمادیجئے، یوں بھی اس مطالبہ سے آپ کو برأت ہے۔

(۵) واقعی آپ نے اپنے یہاں کے متکلم اکبر چاند پوری صاحب کو جلسہ دیوبند میں مناظرہ مذکورہ کے لئے اپنا وکیل مطلق و مختار عام کیا تھا یا انھوں نے محض جھوٹ مشہور کر دیا؟ برتقدیر اول کیا سبب کہ اسی کی تصدیق کے لئے جو کارڈ رجسٹری شدہ گیا آج جناب کو آٹھواں مہینہ ہے کہ جواب نہ دیا۔

(۶) وہ آپ نے وکیل کیا یا چاند پوری خود بن بیٹھے؟ بہر حال آپ سے اس کی تصدیق چاہنا ویسا ہی جرم اور انھیں مہذب خطابوں کا مستحق ہے جو چاند پوری صاحب نے تحریر فرمائے یا ان کا وہ زعم محض ہڈیان و مکابرہ و بے عقلی و جنون و زبان درازی و دریدہ دہنی ہے۔ برتقدیر اول شرع، عقل، عرف، کس کا قانون ہے کہ زید جو محض اپنی زبان سے وکیل عموماً ہونے کا مدعی ہوا، اسی قدر سے اس کی وکالت ثابت ہو جائے اور تصرفات وہ جو عموماً کے مال و اہل میں کرے ناقد و تمام قرار پائیں اگرچہ عمر و ہرگز اس کی توکیل کا اقرار نہ دے۔ برتقدیر ثانی کیا ایسا شخص کسی عاقل کے نزدیک قابل خطاب خصوصاً مسائل اصول دینیہ ہو سکتا ہے یا مردود و مطرود و نالائق مخاطبہ ہے؟

(۷) سیف النقی کی نسبت بھی ارشاد ہو، آخر آپ بھی اللہ واحد قہار کا نام تو لیتے ہیں، اسی واحد قہار جبار کی شہادت سے بتائیے کہ یہ حرکات جو آپ کے یہاں کے علماء مناظرین کر رہے ہیں صاف و صریح ان کے عجز کامل اور نہایت گندی حملہ بزدل کی دلیل روشن ہیں یا نہیں؟

(۸) جو حضرات ایسی حرکات اور اتنی بے تکلف اختیار کریں، جو ان کو چھپوائیں، بیچیں، بانٹیں، شائع اور آشکارا کریں، جو ان کو پیش کریں، حوالہ دیں، ان پر افتخار کریں، جو امور مذکورہ کو رد رکھیں، ترک انسا و انکار کریں، کسی عاقل کے نزدیک لائق خطاب ٹھہر سکتے ہیں؟ یا صاف ظاہر ہو گیا کہ مناظرہ آخر ہو گیا، مناظرہ مناظرہ کا جھوٹا نام لینے والے بے رُوح پھڑکتے بے جان ہو سکتے ہیں، لایموت فیہا ولا یحییٰ (اس میں نہ وہ مرے نہ زندہ رہے۔ ت)

(۹) اس واحد قہار جلیل و جبار کی شہادت سے یہ بھی بتا دیجئے کہ وہ رسالہ ملعونہ جو خاص جناب کے

مدرسہ دیوبند سے اشاعت ہو رہا ہے اور جس کے آخر میں آپ کے دیوبندی مولوی کا اعلان لکھا ہے کہ بندہ کی معرفت رسالہ "سیف النقی علی راسل الشقی" بھی مل سکتا ہے قیمت ۲۰ آنہ۔ اور مولانا محمد اشرف علی صاحب وغیرہ بزرگان دین کی جملہ تصانیف بھی مل سکتی ہیں، راقم بندہ سید اصغر حسین عفی عنہ مدرسہ اسلامیہ دیوبند ضلع سہارنپور۔

اس اشاعت کی آپ کو اطلاع تو ظاہر مگر اس میں آپ کا شوری نہیں، آپ کی شرکت ہے یا نہیں؟ نہیں تو آپ کی رضا و رغبت ہے یا نہیں؟ نہیں تو آپ کو سکوت اور سکوت کا محصل اجازت ہے یا نہیں؟ نہیں تو آپ نے کیا انسداد کیا؟ اور اس میں اپنی پوری قدرت صرف کی یا بے پروائی برتی؟ بر تقدیر اول اثر کیوں نہیں ہوتا؟ بر تقدیر ثانی یہ بھی نیم اجازت ہے یا نہیں؟

(۱۰) اسی عزیز، مقتدر، منقسم، متکبر عز وجلالہ کی شہادت سے یہ بھی حبدہً اللہ فرمادیکجے کہ حالات و مقالات جو ظفر الدین الجید تا اشتہار ششم از نامہ حاضرہ مستحی بہ ابکاٹ اخیرہ میں مذکور ہوئی سب حق و صواب ہیں یا ان میں سے کون سا خلاف واقع ہے؟ اور جب سب حق ہیں تو مناظرہ کا طالب کون رہا اور برابر برابر قرار گریز بر گریز پر کس نے قرار کیا؟ یَتَنَوُا تَوَجُّدًا (بیان کجے اجر پائیے۔ ت)

رَبِّ احْكُم بِالْحَقِّ وَ سُبْحَانَكَ رَبِّ اَعِزِّ قَوْلُكَ فَرَادِی، اور ہائے رب المستعان علی ما تصفون

جناب مولوی تھانوی صاحب! یہ دس سوال ہیں صرف واقعات یا آپ کے ارادہ و ہمت سے استفسار یا صاف و اضحات جن کا جواب ہر ذی عقل پر آشکار، بایں ہمہ جواب میں جناب کو تین دن کی مہلت دی گئی اگر جناب کے نزدیک یہ بھی کم ہے تو بے تکلف فرمادیکجے آپ جس قدر چاہیں فقیر تو سیع کرنے کو حاضر ہے مگر جواب خود دیکجے، اب وکالت کا زمانہ گیا، وکلار کا حال کھل گیا، مدقوں جناب کو اختیار تو کیل دیا کہ آپ گھبراتے ہیں تو جسے چاہیں اپنے مہر و دستخط سے اپنا وکیل بنائیے، بار بار رسائل و اشتہارات میں اس کی تکرار کی مگر آپ نے خاموشی ہی اختیار کی، اور بالآخر چاند پوری صاحب محض بزور زبان خود بخود آپ کے وکیل بنے جس کا انجام وہ ہوا، کیا آپ عالم نہیں؟ کیا آپ وضوح حق نہیں چاہتے؟ کیا آپ ان کلمات کے قائل نہیں؟ کیا آپ پر خود اپنا تبریہ لازم نہیں؟ آپ دوسروں کا سہارا چھوڑیے اور اللہ کو مان کر تحقیق حق سے منہ نہ موڑیے، حیرانی و پریشانی میں عوام معتقدین کا دم نہ توڑیے۔ ہاں ہاں آپ سے مطالبہ ہے، آپ پر مواخذہ ہے، اور آپ جواب

دیجئے، اپنے قلم و خط سے دیجئے، اپنے مہر و دستخط سے دیجئے، ورنہ صاف انکار کر دیجئے کہ عوام کی چھپش تو جائے۔
 حق اہل فہم پر ظاہر ہو چکا ہے، آپ کے ان معتقدین پر بھی وضوح پائے پھر ان میں سے جسے توفیق ہو ضلالت چھوڑ کر
 ہدیٰ پر آئے۔ واللہ یہ ہدیٰ من یشاء الی صراط مستقیم، وحسبنا اللہ ونعم الوکیل، ولا حول ولا قوۃ
 الا باللہ العلیٰ العظیم، وصلى الله تعالى على سيدنا ومولينا وناصرنا وما وانا محمد وآله وصحبه
 اجمعين، والحمد لله رب العالمين ۝



دستخط

فقیر احمد رضا خاں قادری عفی عنہ
 آج بستم ذی القعدہ ۱۳۲۸ھ روز چہار شنبہ کو فقیر نے خود لکھا
 اور میری مہر و دستخط سے امضا ہوا۔

کاش یہ بات اُسی وقت طے ہو جاتی!

ایک تاریخی خط

(بافاضہ حضرة علامہ مولانا حسنین رضا خاں بریلوی مدظلہ العالی)

علمائے دیوبند کی وہ دین سوز عبارتیں جن پر سارا عرب و عجم حیرا ہوا تھا، دنیا کے بڑے بڑے علماء کرام و مفتیانِ عظام و مشائخ ذوی الاحترام و عوام لرز گئے تھے، ہر در و مند غلصہ کر رہا تھا کہ کسی صورت پر فتنہ ختم ہو اور ملتِ اسلامیہ سکون و اطمینان کا سانس لے۔

دین اور ملتِ اسلامیہ میں فتنہ اور افتراق کی یہ ہولناکی آگ ایسی نہ تھی جس پر مجددِ اعظم امام احمد رضا خاں بریلوی قدس سرہ خاموش تماشا شای رہتے۔ اسلام کا انتہائی درد، مسلمانوں کی دنیا و آخرت کی تباہی کا خوف اور آپ کے منصب کی ذمہ داری نے آپ کو مضطر اور بے چین کر دیا۔ علماء دیوبند کو دعوت پر دعوت دی۔ بہت سے مطبوعہ و غیر مطبوعہ خطوط لکھے، رجسٹریاں بھیجیں کہ اے اللہ کے بندو! تمہاری ان عبارتوں سے اسلام کی بنیادوں پر ضربیں لگی ہیں مسلمان سخت مشکلات میں پھنس گیا ہے، دنیا کے ساتھ اس کی آخرت بھی برباد ہو رہی ہے، آؤ، ہم تم بیٹھ کر اس معاملہ کو صاف کر لیں اور اس راہ کو اختیار کریں جو اسلام کا عین منشا اور مسلمانوں کے لئے صراطِ مستقیم ہو۔ مگر افسوس کہ اکابر دیوبند نے یا تو اس سے اجتناب کیا یا اگر وعدے بھی کئے تو ایفا نہ کر سکے، خجالت اور شرمندگی دامگیر رہی۔

علمائے دیوبند کی اس روش کا نتیجہ یہ نکلا کہ اس وقت کے اندیشوں کے مطابق یہ فتنہ آج اپنے عروج پر پہنچ گیا جس سے نہ صرف مسلمانوں کی دنیا کو شدید نقصان پہنچ رہا ہے بلکہ ایک بہت بڑی جماعت اور اس کی مختلف شاخوں کی آخرت بھی برباد ہو رہی ہے۔

ہم ذیل میں مجددِ اعظم امام بریلوی قدس سرہ کے ایک تاریخی خط کی نقل پیش کر رہے جو آپ نے آج سے تقریباً ستائیس سال قبل ۱۳۲۹ھ میں مولوی اشرف علی تھانوی کو لکھا تھا اور جو رسالہ "دافع الفساد عن مراد آباد" میں چھپ چکا تھا۔

معادۃً عالیہ امام بریلوی قدس سرہ

بنام

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی

نقل

بسم الله الرحمن الرحيم ۵ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۵

السلام علی من اتبع الهدی، فقیر بارگاہِ عزیز قدیر عزّ جلالہ تو مدتوں سے آپ کو دعوت دے رہا ہے اب حسب معاہدہ قرارداد مراد آباد پھر محرک ہے کہ آپ کو سوالات و مواخذات حسام الحرمین کی جواب دہی کو آمادہ ہوں، میں اور آپ جو کچھ کہیں لکھ کر کہیں اور سنا دیں اور وہی دستخطی چرپہ اُسی وقت فریقین مقابل کو دیتے جائیں کہ فریقین میں سے کسی کو کلمہ کے بدکنے کی گنجائش نہ رہے۔ معاہدہ میں ۲۷ صفر (۱۳۲۹ھ) منظرہ کے لئے مقرر ہوئی ہے، آج پندرہ کو اس کی خبر مجھ کو ملی، گیارہ روز کی مہلت کافی ہے، وہاں بات سی گئی ہے، اسی قدر کہ یہ کلمات شانِ اقدس حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں توہین ہیں یا نہیں؟ یہ بعونہ تعالیٰ ڈومٹ میں اہل ایمان پر ظاہر ہو سکتا ہے، لہذا فقیر اس عظیم ذوالعرش کی قدرت و رحمت پر توکل کر کے یہی ۲۷ صفر روزِ جان افروز دوشنبہ اس کے لئے مقرر کرتا ہے آپ فوراً قبول کی تحریر اپنی مہری دستخطی روانہ کریں اور ۲۷ صفر کی صبح مراد آباد میں ہوں، اور آپ بالذات اس امراہم و اعظم دین کو طے کر لیں اپنے دل کی آپ جیسی بتا سکیں گے وکیل کیا بتائے گا، عاقل بالغ مستطیع غیر مخدرہ کی توکیل کیوں منظور ہو؟ معہذا یہ معاملہ کفر و اسلام کا ہے، کفر و اسلام میں وکالت کیسی؟ اگر آپ خود کسی طرح سامنے نہیں آسکتے اور وکیل کا سہارا ڈھونڈ لیتے تو یہی لکھ دیجئے۔ اتنا تو حسب معاہدہ آپ کو لکھنا ہی ہوگا کہ وہ آپ کا وکیل مطلق ہے اس کا تمام ساختہ و پرداختہ، قبول، سکوت، نکول، عدول سب آپ کا ہے اور اس قدر اور بھی ضرور لکھنا ہوگا کہ اگر بعون العزیز المقدر عزّ جلالہ آپ کا وکیل مغلوب یا معترف یا ساقط یا فارہو تو کفر سے توبہ علی الاعلان آپ کو کرنی اور چھاپنی ہوگی کہ توبہ میں وکالت ناممکن ہے اور اعلانیہ کفر کی توبہ اعلانیہ لازم۔ میں عرض کرتا ہوں کہ آخر بار آپ ہی کے سر رہتا ہے کہ توبہ کرنی ہوئی تو آپ ہی پوچھے جائینگے پھر آپ خود ہی دفع اختلاف کی ہمت کیوں نہ کریں؟ کیا محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں

گستاخی کرنے کو آپ تھے اور بات بنانے دوسرا آئے، لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم۔ آپ برسوں ساکت اور آپ کے حواری رفعِ نخلت کی سعی بے حاصل کرتے ہیں، ہر بار ایک ہی طرح کے جواب ہوتے ہیں آخر تاہ کئے یہ اخیر دعوت ہے اس پر بھی آپ سامنے نہ آئے تو الحمد للہ میں فرضِ ہدایت ادا کر چکا، آئندہ کسی کے غوغہ پر التفات نہ ہوگا، منوادی نامیرا کام نہیں اللہ عزوجل کی قدرت میں ہے واللہ یهدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد و آلہ وصحبہ اجمعین ، والحمد للہ رب العلمین۔

فقیر احمد رضا قادری عفی عنہ ۱۵ صفر المظفر روز چہار شنبہ ۱۳۲۹ھ
(مالِ یہی ہوا کہ اکابر دیوبند گھبراتے رہے، خجالت و شرمندگی نبھاتے رہے،
رجوع و اتحاد سے گریز کیا اور ایک بہت بڑا فتنہ باقی رہ گیا۔)

طبع رسالہ متبرکہ المصنفات تاریخی ابطال غلط فہمیہ و تہفہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بہرحق وصلوٰۃ کو واضح ہو کہ مدت دراز پہلے جو مولوی اسماعیل صاحب مولوی اور مولوی فضل حق صاحب
 خیر کوئی کو در بیان مقام دینی تالیف واقع ہوا تھا مولوی فضل حق صاحب کذب حق مجاہد کو منع کرتے تھے
 اور مولوی اسماعیل صاحب ممکن تھے اور نیز مولوی فضل حق صاحب جلیات خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم
 کو منع تھے تھے اور مولوی اسماعیل صاحب ممکن تھے لیکن عدم وجود مثل مذکور تمام عالم میں قابل تہلیل
 مدت میں مولوی اسماعیل صاحب سہوانی فرمایا کہ اکابرین بحث کرنا بیکار کہ چند مثل جلیات خاتم النبیین صلی
 علیہ وسلم کو دیگر زمینوں میں موجود ہیں پس خاتم النبیین قیام نہیں کرتا فقط اب چند زمینوں میں موجود
 تھا کہ مولوی قاسم صاحب انوری فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین کے معنی آخر الانبیاء کو نہیں ہیں بلکہ اصل النبیین کے
 میں ہیں اگر کیڑوں خزانوں انبیاء انداز کے اس زمین میں بھی قیامت تک یہاں ہوں تو مخالف آیت
 خاتم النبیین کے نہیں ہو کہ اصل سب انبیاء کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ فضیلت کی ہو اور آخر الانبیاء
 کسی نے خاتم النبیین کے کلام کو حقیقت منقیر جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو فقط جب
 کہ تالیف عقیدہ مولوی قاسم صاحب کا تحریر اور تقریر مشہور ہو مقام دینی مولوی قاسم صاحب اور مولوی محمد
 علی شاہ صاحب بخانی سو مناظر ہو گئے باوجود طول بحث کے آخر کو اتباع مولوی قاسم صاحب
 نے کے فرماتے لگو کہ مولوی قاسم صاحب کے اور اتباع مولوی محمد شاہ صاحب کے فرماتے لگو کہ مولوی محمد شاہ
 صاحب غالب کے اس سبب ناواقف ہو گئے اور بھی زیادہ خلجان واقع ہو الخدا شہ گنہگار عبد الغفار نے
 ایک ہفتاد و نون صاحب کے اقوال سونایا اور مولوی قاسم صاحب کے اقوال کو قال عمر کے تعبیر
 کیا اور مولوی محمد شاہ صاحب کے اقوال کو قال زید سے تعبیر کیا اکابر علماء دینی درامپور اور لکھنؤ
 جنی وغیرہ بلاد نے اقوال عمر کو بخیر مولوی قاسم صاحب کے اقوال کو باطل اور قبیح فرمایا
 اور اقوال زید کو بخیر مولوی محمد شاہ صاحب کے اقوال کو حق و صحیح سمجھا دیا
 لہذا واسطے رفع خلجان عوام کے وہ تمہید

فتویٰ علمای دہلی و رامپور و لکھنؤ و بدایون و بکینی

وغیرہ در تصدیق اقوال مولوی محمد شاہ صاحب

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ و نروید اقوال مولوی محمد قاسم صاحب انوار

استفتا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی سید المرسلین و علی آلہ المقربین اصحابہ المکرمین کیا فرماتے ہیں
علماء دین و مفتیان شرع متین اس امر میں کہ قال عمر و بعد حمد و صلوة کو قبل عرض جوابت گذار کر
ہو کہ اقول معنی خاتم النبیین معلوم کر لے چاہیں تاکہ انہم جو ہمیں کہ وقت حضور عوام کا خیال میں
تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خاتم ہونا یا نبی یعنی ہو کر ابجا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ
سب میں آخری ترین گرامل انہم پر ظاہر ہو گا کہ تقدیم یا تاخیر انہیں بالذات کچھ فضیلت نہیں بھری
مقام وح میں لکن رسول اللہ خاتم النبیین فرمایا اس صورت میں کہ جو صحیح ہو سکتا ہے ان اگر اس
وصف کو اوصاف مع سید کہتے ہیں اور اس مقام کو مقام معراج قرار دیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ تعالیٰ باعتبار تاخیر
زمانہ کے صحیح ہو سکتی ہو مگر میں جانتا ہوں کہ اہل اسلام میں جو کسی کو یہ بات گوارا نہ ہو گی کہ ان میں اگر کوئی
خدا کی جانب لغو و بابت زیادہ کوئی کا وہم ہو آخر اس وصف میں اور قدر و قامت و شکل و رنگ و
وہشت سکونت غیر اوصاف میں جنکو نبوت اور انضایل میں کچھ خل نہیں کیا فرق جو اسکو ذکر
کیا اور نہ کہ ذکر کیا دوسری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نقصان قدر کا احتمال کہیں کہ اہل کمال کے
احکامات ذکر کیا کرتے ہیں اور اسی کو ہی اس قسم کے احوال بیان کیا کرتے ہیں اعتبار حضور و انبیاء
کو جو باقی ہیں انہم اہل کمال ہیں آخری دین تھا اسلئے ستر باب اتباع پیغمبران نبوت کیا ہو جو کل کو مذکور
جسکو ذکر کے خلاف کیا کہ لکھنا کہ فی حدیثہ قابل کا ظاہر ہر جملہ ماکل خلیل بالحد من رجاء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور جلد و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین میں کیا تناسب جو ایک دوسرے پر عطف کیا اور ایک کو مستند
 منہ اور دوسرے کو استدرک قرار دیا اور ظاہر ہے کہ ہر قسم کی بے ربطی اور بے ارتباطی خدا کے کلام مجرب نظام
 میں تصور نہیں کر سکتا اب کو منظور ہی تھا تو اس کے لئے اور میں موقع ہو بلکہ بنا برضا تہمت اور با
 برہن جس سے تاخر زمانے اور سنیات کو خود بخود ملازم آجاتا ہے اور فضیلت نبوی و وبالاً ہو جاتی
 ہے تفصیل اس اجمال کی ہے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات ختم ہو جاتا ہے جیسے
 موصوف بالعرض کا وصف موصوف بالذات سے ملتا ہے ہو جاتا ہے موصوف بالذات کا وصف
 جس کا ذاتی ہونا اور غیر ملتبس من الغیر ہونا لفظ بالذات ہی سے مفہوم ہو کسی غیر سے ملتبس اور
 مستعار نہیں ہوتا مثال درکار ہو تو لیجئے زمین و کہسار اور در و دیوار کا نور اگر آفتاب کا فیض
 سے تو آفتاب کا نور کسی اور کا فیض نہیں اور جاری عرض وصف ذاتی ہو جیسے اتنی ہی نہیں باہم
 یہ وصف لکھ آفتاب کا ذاتی نہیں تو جس کا تم کہو وہی موصوف بالذات ہو گا اور اس کا نور ذاتی
 ہو گا کسی اور سے ملتبس اور کسی اور کا فیض ہو گا العرض ہر بات یہی ہو کہ موصوف بالذات سے آگے
 سلسلہ ختم ہو جاتا ہے چنانچہ خدا کی کسی اور خدا کے بنی کی وجہ اگر تو ہی ہو لیجئے ممکنات کا وجود اور
 کمالات وجود سب عرضی یعنی بالعرض اور ہی وجہ کہ جس بھی موجود کو بھی معدوم کبھی صاحب کمال
 کسی کمال ہے من اگر یہ امور مذکورہ ممکنات کے حقیقین ذاتی ہوتے تو یہ انفصال و اتصال نہیں
 کرنا علی الدوام وجود اور کمالات جو ذات ممکنات کو لازم ملازم ہے تو اسی طور رسول اللہ صلی اللہ
 علیہ وسلم کی خاصیت کو تصور فرمائیے لیجئے آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور سوائے ان کے اور
 نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض اور وہی نبوت آپ کا فیض ہے آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں
 آپ پر سلسلہ نبوت ختم ہو جاتا ہے عرض آپ جیسی نبی الامتہ میں ویسے ہی نبی الانبیاء تہی قال عمر
 بن الخطاب تہی انصاف ذاتی بوصف نبوت لیجئے جیسا اس سچا ان نے عرض کیا ہے تو یہ
 سوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی کو فزادہ تصور ہا مخلوق میں سے مماثل نبوی نہیں کہہ سکتی
 بلکہ اس صورت میں فقط انبیاء کی فزادہ خارجی ہو رہی انکی انصاف ثابت ہونے کی فزادہ قدر پر ہی آپ کی
 انصاف ثابت ہو جائیگی بلکہ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کسی کوئی نبی پیدا ہو تو
 پھر بھی خاتمیت محمدی میں فرق نہ آگیا تہی وقال عمر و باقی را آپ کا وصف نبوت میں واسطہ

فی العروض اور موصوف الذات ہونا اور انبیاء علیہم السلام کا آپ فیض کا معروض اور موصو
 بالعروض ہونا وہ تحقیق معنی خاتمیت پر موقوف ہر کسی شرح و بسط کا منہی اور یہ کہ چکا ہوں انتہی و
قال عمر و فی قلم العلوم فی صد المکتوب الاول معنی خاتم النبیین در نظر ظاہر پرستان ہی
 باشد کہ زائد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم آخرت از زمانہ انبیاء گذشتہ و باز نبی دیگر نخواہد آمد مگر سیدانی کہ این
 معنی است کہ بعد از نبوت در آن نہ دومی باز با جمیع ماکان محمدا بالحد من رجالکم امین یعنی ترا جہ علاوہ کہ از
 استدراک فرمودہ فرمودہ و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین اگر از من پس می معنی این است کہ نبوت
 دیگران مستغنا از حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم و نبوت آنحضرت در عالم اسباب مستغنا دارا
 نبوت دیگران نیست انتہی کلام عمر و قال نہ در یہ کلام عمر و کا تفسیر ہے دو مطلب اول مطلب اول
 یہ ہے کہ معنی خاتم النبیین کے آخر الانبیاء والانی بعدہ کرنا یہ خیال عوام کا ہے اور یہ معنی ظاہر پرستوں کے
 میں معنی خاتم النبیین کے نزدیک اہل فہم یعنی نزدیک خواص کے یہ ہے کہ نبوت آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم کی بالذات ہو اور نبوت باقی انبیاء علیہم السلام کی بالعرض ہے اور مطلب ثانی یہ ہے کہ نبوت
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتی ہو بمعنی کہ نبوت آنحضرت کی خود بخود ہو اور نبوت باقی انبیاء کی
 عرضی ہو یا بطور کہ آنحضرت وصف نبوت انبیاء میں اسطر فی العروض میں پس خلاصہ کلام عمر و کا
 مطلب اول میں یہ ہے کہ معنی خاتم النبیین کے آخر الانبیاء والانی بعدہ کرنا یہ خیال عوام اور ظاہر
 پرستوں کا ہے کیونکہ میں نے فضیلت نبیین ہا الکل آیہ و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین کے مقام پر
 میں وارد نہیں جبکہ نبوت خاتم النبیین کے مقام پر میں ہوتی تو اب معنی خاتم النبیین کے آخر الانبیاء
 والانی بعدہ کرنا ہرگز صحیح نہیں کیونکہ اس میں کچھ فضیلت اور برج نہیں ہاں اگر مقام پر میں نہ قرار
 دیا جائے تو البتہ خاتم النبیین معنی آخر الانبیاء والانی بعدہ صحیح ہو سکتا ہے لیکن آیت خاتم النبیین کے
 مقام پر میں نہ قرار دینا باطل ہے و وجہ اول یہ ہے کہ اس میں زیادہ گوئی خدا تعالیٰ کی
 لازم آتی ہے اور وجہ دوسری یہ ہے کہ نقصان قدر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لازم آتا ہے اور یہ
 کہ خاتم النبیین معنی آخر الانبیاء والانی بعدہ میں زیادہ گوئی خدا تعالیٰ کی لازم نہیں آتی اسو
 اگر میں فائدہ عظیم الشان ہو کہ وہ سبب بیان نبوت بعد آنحضرت کو منظور نہ ہو یہ کھنڈ بھی
 دو وجہ باطل ہے وجہ اول یہ کہ جملہ ماکان محمدا بالحد من رجالکم اور جملہ و لکن رسول اللہ

مطلب اول
 مطلب ثانی

نبوت انبیاء واسطی العروض میں جیسا کہ والہ واسطی فی العروض پر قول و سکا اسی
طور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصدیق فرماتے ہیں آپ موصوف بوصف نبوت
بالذات میں اور سوا آپ کے اور نبی موصوف بوصف نبوت بالعرض اور نبی نبوت آپ کا فیض ہے
اور آپ کی نبوت کسی اور کا فیض نہیں آپ پر سلسلہ نبوت ختم ہو جاتا ہے کیونکہ مراد اس سے یہی واسطی
فی العروض ہے جو حکم اس کے قول کو بانی قرار دیا گیا ہے موصوف نبوت میں واسطی فی العروض اور موصوف
بالذات ہوا اور انبیاء تحت علیہم السلام کا آپ کے فیض کا معروض اور موصوف بالعرض ہونا حقیقت میں
خاتمیت پر موقوف ہے جسکی شرح و بسط کما فیہی اور کریم کا ہون انتہی فاذا عرف ذلك فاعلم ان كل
احد منهم مخالف للشرع فاما المطلب الاول فهو باطل مردود عند الشرع لانه قول علماء
الاسلام وقول رسول الله صلى الله عليه وسلم وعقيدة اهل الاسلام قال الشيخ عبد
الحق الدهلوي في ترجمة المشكوة في بابها سماه صلى الله عليه وسلم بالانكروا لمحضرت
الاميان وروثانه ياره كوشه بلند تر از سائر اجزای بدن شریف کہ انرا خاتم نبوت میگفتند یا کہ سائر از ختم
یعنی تمام شدن کایر و رسیدن و باخیر یا بفتح تا یعنی عبر و نشان انکہ خاتم النبیین است و ذکر این
خاتم در کتب مقدمہ از توراہ و انجیل و غیر آن بود و انبیاء علیہم السلام بوجود ظهور و صلی اللہ
علیہ وسلم در آخر زمان بشمارہ او اوہ بودند انتہی وقال الشيخ عبد الحق في ترجمة المشكوة في باب
فضائل السيد المرسلين تحت حديث عن ابي بصير عن رسول الله عليه وسلم
انه قال في عند الله مكتوب خاتم النبیین گفت آنحضرت مدستی من نزوح استعالی تو
شده اتم ختم کنندہ غمیران کہ بعد از من غمیری نباشد انتہی وقال شاه ولی الله الدهلوي في
وصیت فاما این فقیر از روح پر فتوح آنحضرت سوال کرد کہ حضرت چه میفرمایند در باب شمیہ کہ مدعی
محبت البلیت اند و صحابہ بزرگوارند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نوعی از کلام روحانی القافر موند
کہ مذہب ایشان باطل است و بطلان مذہب ایشان از لفظ امام معلوم میشود چون از ان حالت
افت دست و او را لفظ امام مایل کردیم معلوم شد کہ امام باصطلاح ایشان مفترض الطاعة
منصوب الخلق است و حق باطنی در حق امام تجویز نمایند پس در حقیقت ختم نبوت در انکہ زبان آن حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم را خاتم النبیین گفته باشند انتہی وقال شاه عبد العزيز الدهلوي في التحفة انما

الاثنا عشر في الباب السادس عقيدته وهم الكهنة انما خاتم النبيين است لاني بعدد جميع
 فرق الامم من قائل ان الله امر به حين انبأته ثم نبوة الانبياء وازا كان في ربه به نبوة
 انما قائل ان الله امره ان يبعث انبياءا ثم انبأته ثم نبوة الانبياء وازا كان في ربه به نبوة
 النبوة است برأيه اثبات ما ينبغي ومنه من ختم نبوته انتهى وقال الشيخ الاكبر في
 الفصوص والجامع في شرحه لا ينبغي بعدد مشترك او شترعاه والاول هو الا في الاحكام
 الشرعية من غير متابعة نبي الخ قبله كوسى وعيسى ومحمد عليهم السلام والثاني
 هو المتبع لما شرعه له النبي المنقذ كانباء نبي اسرائيل اذ كلمهم كانوا اعيان الى
 شريعة موسى عليه السلام فالنبوة والرسالة منطلقان عن هذا الموطن بانقطاع
 الرسول الخاتم انتهى قال في القاموس من كل شئ عاقبة واخرية كخاتمة واخر القوم
 كاخاتمة انتهى وقال في الصراح يقال ختمت الشئ فهو مختوم وختمت شئ تمام كروا نبي وخاتم
 انتهى آخره انتهى وقال في مجمع البحار الخاتم والخاتمة من اسمائه صلى الله عليه وسلم
 بالفتح اخرهم وبالكسر اسم فاعل انتهى وقال القاري في شرح الشفاء في فضل اسمائه
 صلى الله عليه وسلم من الباب الثالث من القسم الاول وخاتمة النبيين كما قال الله تعالى
 وخاتمة النبيين وهو بفتح التاء على الاسم اي اخرهم وبالكسر على الفاعل لانهم ختم النبيين
 فهو خاتمهم ذكره الانطلي والتحقيق ان المراد بالفتح ما يختم به من الطابع فقوله اي
 اخرهم حاصل المعنى لاجل النبي انتهى قال في شرح شفاء في فضل الايات في خروب
 الحيوانات من الباب الرابع من القسم الاول قال رسول رب العالمين وخاتمة النبيين
 اي اخرهم وهو بفتح التاء على ما قرأه عامم بمعنى ختموا به وبكسرهما بمعنى ختمهم
 ويؤيده قراءة ابن مسعود ولكن نبيا ختم النبيين انتهى وقال الامام الزرقاني في
 شرح المواهب في النوع الثالث من المقصد السادس وخاتمة النبيين بكسر التاء قراءة
 الجمهور بمعنى انه ختم اي جاء اخرهم وقرأه عامم بفتح التاء اي اخبرهم وابتدع هو
 كاخاتمة والطابع اخر انتهى وقال الزرقاني في شرح المواهب بعيد ذلك وختم بي
 النبوة اي اغلق باب الوحي والرسالة فلا ينبغي بعده انتهى وقال القسطلاني في

خروب

شرح الجواز باب خاتم النبيين أي آخرهم الذي ختمهم بأوصافه وأبوابه على قراءة عاصم بالقسم
 انتهى وقال القسطلاني في الواهب في النوع الأول من المقصد السادس أول الأنبياء
 آدم عليه السلام وآخرهم نبينا صلى الله عليه وسلم انتهى وقال القاضي في الشفاء
 في الباب الثالث من القسم الأول والقسطلاني في الواهب في النوع الثاني من المقصد
 الثاني للتقدم في الأنبياء والخاتم لهم كما قال عليه السلام كنت أول الأنبياء في الخلق
 وآخرهم في البعث انتهى وقال النسفي في العقائد أول الأنبياء آدم وآخرهم محمد صلى الله
 عليه وسلم انتهى وقال العلامة النفتاري في شرح العقائد إذا ثبت نبوة رسول كلامه
 وكلام الله المنزل عليه أنه خاتم النبيين وأنه مبعوث إلى كافة الناس بل إلى الحيوان
 ثبت أنه آخر الأنبياء وأن نبوته لا يختص بالعرب انتهى وقال الزمخشري في تفسير الكشاف
 وخاتم النبوة بمعنى الطابع ويكرها بمعنى الطابع وفاعل الختم ويقويه قراءة ابن مسعود
 ولكن نبيا ختم النبيين فازلت كيف كان آخر الأنبياء عليهم السلام وعيسى عليه السلام
 ينزل في آخر الزمان قلت معنى كونه عليه السلام آخر الأنبياء عليهم السلام أنه لا ينبي
 أحد بعده عليه السلام وعيسى عليه السلام من نبي بله عليه السلام انتهى قال في تفسير
 المجالين ولكن رسول الله وخاتم النبيين فلا يكون له من رجل بعده يكون نبيا وفي
 قراءة يفتح التاء كالتاء الختم أي به ختموا أو كان الله بكل شيء علما بأن لا نبي بعده انتهى
 وقال في المجالين حاشية تفسير المجالين خاتم النبيين بكسر التاء الأكثر أي آخرهم انتهى
 وقال في تفسير البصائر وخاتم النبيين آخرهم الذي ختمهم بأوصافه وأبوابه على قراءة عاصم
 بالقسم ولا يقدح فيه نزول عيسى عليه السلام بعده لأنه إذا نزل كان على دينه مع أنه
 آخر من نبي انتهى وقال في تفسير الميزان وخاتم النبيين يفتح التاء عند عاصم بمعنى
 الطابع أي لا نبي أحد بعده وعيسى عليه السلام من نبي قبله وحين ينزل
 ينزل عاملا على شريعة محمد صلى الله عليه وسلم كما أنه بعض أمته وغيره بكسر التاء
 بمعنى الطابع وفاعل الختم ويقويه قراءة ابن مسعود رضي الله عنه لكن نبيا ختم
 النبيين انتهى وقال في التفسير الإجماع وخاتم النبيين أي لم يبعث بعده نبي قط وافتا

نزل بعد صبيحة السلام فقد عمل شريعتة علي الصلوة والسلام ويكون له خليفة ولم
 يحكم بشريعة نفسه وان كان نبيا قبله كما قال علي الصلوة والسلام لابراهيم حين
 توفي لو عاش لكان نبيا هذا تفسير الآية على ما ذكرنا والقصور ان يفهم من الآية ختم
 النبوة على نبينا صلى الله عليه وسلم لان الخاتم يفتح التاء عند عاصم وبكسر التاء عند
 غيره والمال على كل توجيه هو بمعنى الآخر ولذلك ضربنا المدارك فراءة عاصم بالآخر
 وضنا البيضاوي كلا القرائتين بالآخر انتهى مختصرا وقال في تفسير المعالم وخاتم النبيين
 ختم به الله النبوة وقرأ ابن عامر وعاصم بفتح التاء على كل اسم اي اخرهم وقرأ الآخرون
 بكسر التاء على الفاعل لان ختم به النبيين فهو خاتمهم قال ابن عباس يريد لو لم اختم
 به النبيين لجعلت له ابنا يكون بعده نبيا وكان الله بكل شيء عليما اخبرنا ابو محمد
 اخبرنا عبد الله بن محمد بن مسلم اخبرنا يونس بن عبد الاعلى اخبرنا ابن وهب اخبرنا
 يونس بن يزيد عن ابن شهاب عن ابن مسلة قال كان ابو هريرة يقول قال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم مثلي مثل الانبياء كمثل قصصا حسن نبينا ترك منه موضع لنبية فظا
 به النظر شجبون من حسن بيانه الاموضع تلك اللبنة فكنت اناسدست موضع
 اللبنة ختم في البيان وختم في الرسل اخبرنا عبد الله بن عبد الصمد اخبرنا عدي
 بن احمد اخبرنا حاتم بن كليب اخبرنا ابو عيسى الترمذي اخبرنا سعيد بن عبد الرحمن وغير
 واحد قالوا اخبرنا الغني عن الزهري عن محمد بن جبير بن مطعم عن امير قال سمعت
 رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان في اسماء انا محمد انا احمد وانا الماحي الذي
 يمحو الله في الكفر انا الحاشي الذي يحشر الناس على قدمي انا العاقب الذي ليس بعده
 نبي انتهى وقال في تفسير روح البيان خاتم النبيين قرا عاصم بفتح التاء وهو اللفظ
 بمعنى ما يختم به كالطابع بمعنى ما يطبع به والمعنى وكان اخرهم الذي ختموا به بالفارسي
 هم نبيان يعني بروم كروه شدة در نبوت وبنمبر ان ابد ختم كروه اند وقرأ الباقر
 بكسر التاء اي كان خاتمهم اي فاعل الختم والفارسية مصكته مغيما مبرست وهو
 الاول ايضا وفي المفردات ختم النبوة اي قمت بحجبه وايضا ما كان فلو كان له ابن لم

أكان نبيا ولم يكن هو عليه الصلوة والسلام خاتم النبيين كما زعموا أنه قال في آية التواتر
لو عاش لكان نبيا وذلك لأن أولاد الرسل كانوا يرثون النبوة من آبائهم وكان ذلك من
امتنان الله عليهم فكانت علماء امتهم ورثت عليه الصلوة والسلام من جهة الولاية
وانقطع ارث النبوة بختمية ولا يقدر في كونه خاتم النبيين نزول عيسى عليه السلام
بعد لأن معنى كونه خاتم النبيين أنه لا نبيا بعده كما قال لعلي رضي الله عنه أنت
من بمنزلة هرون من موت آلان لا نبى بعدك وعيسى عليه السلام من نبى قبله وحين
ينزل غياثي على شريعة محمد صلى الله عليه وسلم صليا التي قبلت كان بعض امتي فلا
يكون اليروحي لا نصب احكام بل كان خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم وكان
الله بكل شئ عليما ولما نزل قوله تعالى خاتم النبيين استغرب كون باب النبوة مسدودا
فنصب النبي صلى الله عليه وآله عليه وسلم هذا مثلا لا يتقرر في نفوسهم وقال ان مثله ومثلا لا نبيا
من قبله كمثل رجل نبى بديان فاحسنه واجله الاموضع لنبى فجعل الناس يطوفون به
ويتعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة فاما اللبنة فاما خاتم النبيين انتهى قال الامام القاسم
في شرح مسلم في باب فضائل علي رضي الله عنه قال العلماء في هذا الحديث دليل على ان
عيسى عليه السلام اذا نزل في آخر الزمان نزل احكام من احكام هذه الامة يحكم بشريعة محمد
صلى ولا ينزل نبيا انتهى وقال البخاري في صحيحه الجواز باب خاتم النبيين حديثا ثانيا
بسعيد بن مسعود عن ابي عبد الله بن دينار عن ابي صالح عن ابي هريرة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال امثلي ومثلي الانبياء من قبله كمثل رجل نبى بديان
فاحسنه واجله الاموضع لنبى من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويتعجبون له ويقولون
هلا وضعت هذه اللبنة فاما اللبنة فاما خاتم النبيين انتهى وقال مسلم في صحيحه مسلم
كونه صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين حديثا ابن ابي قتيبة وابن حجر والواحد ثنا
ابن مسعود عن ابي عبد الله بن دينار عن ابي صالح عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال امثلي ومثلي الانبياء من قبله كمثل رجل نبى بديان فاحسنه واجله الاموضع لنبى
من زاوية من زواياه فجعل الناس يطوفون به ويتعجبون له ويقولون هلا وضعت هذه

اللبنة فاما اللبنة وانا خاتم النبيين انتهى واخرج عن ابي سعيد قال قال رسول الله
 صلى الله عليه وسلم مثل من قبله كمثل رجل بنى بنا حائسا فجعلها
 موضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويحجون له ويقولون هذا موضع هذه
 اللبنة فاما اللبنة وانا خاتم النبيين رواه مسلم واخرج عن جابر قال قال النبي صلى الله
 عليه وسلم مثل من قبله كمثل رجل بنى دارا فقامها واكملها الا موضع لبنة فجعل
 الناس يدخلونها ويخرجونها ويقولون لو كان موضع اللبنة قال رسول الله صلى الله
 عليه وسلم فاما موضع اللبنة فمجت فمجت الانبياء عليهم السلام واه مسلم واخرج عن ابي هريرة
 قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فضلت على الانبياء عيسى عطيته جوامع الكلم ونفقه
 بالروح املت الى الغنائم وجعلت في الارض مسجدا وطهورا وارسلت الى الخلق كانه وختم
 بي النبيون رواه مسلم واخرج عن سعد بن ابي وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 لعلي انت مني عترته هرون من موسى الا انه لا نبي بعدي متفق عليه واخرج عن سعد بن
 ابي وقاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لعلي اما ترضى ان تكون مني عترته
 هرون من موسى الا انه لا نبي بعدي رواه مسلم اي لا نبوة اصلا لا نبوة نبي لا نبوة رسول
 لان هرون نبي لا رسول واخرج عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
 الرسالة النبوة قد انقطعت فلا رسول بعدي ولا نبي بعده التمسك وقال في الباب عن
 ابي هريرة وحذيفة بن اسيد بن عمار لم يكره هذا حديث حسن صحيح انتهى
 رواه الامام احمد الحاكم باسناد صحيح كما في الزرقاني شرح المواهب اخرج عن ابي عمار
 قال كشف رسول الله صلى الله عليه وسلم اسناده في مرضه الناس صفوف خلفا في بكر
 فقال ايها الناس انه لم يبق من مبشرات النبوة الا الرويا الصالحة يراها المسلم او ترى له
 رواه ابو داود وابن ماجه واخرج عن ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
 لم يبق من النبوة الا المبشرات قالوا اما المبشرات قال الرويا الصالحة ورواه البخاري واخرج عن
 ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم هبت النبوة وهبت المبشرات رواه ابن ماجه
 قال البيهقي ان الوحي منقطع بموتى ولا يبقى ما لم يعلم منه مما سيكون الا الرويا الكذا

في الرفقة واخرج عن جابر بن مطعم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اني اسماء
 انا محمد وانا احمد وانا الماحي الذي يحو الله في الكفر وانا الحاشي الذي يحشر الناس على
 قدمي وانا العاقب العاقب الذي ليس بعده نبي متفق عليه اخرج عن جابر بن مطعم قال
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحي الذي يحو الله
 في الكفر وانا الحاشي الذي يحشر الناس على قدمي وانا العاقب الذي ليس بعده نبي رواه الترمذي
 وقال هذا حديث حسن صحيح انتهى وقال القاضي عياض في الشفاء في فضل اسمائه
 صلى الله عليه وسلم من الباب الثالث من الاول في الصحيح انا العاقب الذي ليس بعده نبي
 انتهى فالحديث اخره كاهل مرفوع واخرج عن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 سيكون في امتي ثلثون كذابون كلهم يزعم اني نبي وانا خاتم النبيين لا نبي بعدي رواه
 الترمذي وقال في الباب عن جابر بن سمرة وابن عمر هذا حديث حسن صحيح واخرج عن
 قتادة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم كنت ازل الانبياء في الخلق واخرهم في البعث ذكره
 القاضي في الشفاء والقسطاني في المواهب رواه ابو نعيم في دلائل و ابن ابي حاتم في
 تفسيره ابو اسحق الجوزقاني عن ابي هريرة كما في الزرقاني واخرج عن ابي هريرة قال قال رسول
 الله صلى الله عليه وسلم كنت ازل الانبياء في الخلق واخرهم في البعث رواه الباقون في
 تفسير المعالم التنزيل قال القسطاني في المواهب الزرقاني في شرح المواهب في النوع الثالث
 من المقصد السادس قال الله تعالى ما كان محمدا بالحد من رجال الكفر ولكن رسول الله و
 خاتم النبيين بكسر التاء قراءة الجمهور ومعنى انه ختمهم اي جاء اخرهم وقرا عاصم بقفتح
 التاء اي اخرهم وابه فهو كالتام والطابع لهذه الآية نص في انه لا نبي بعده واذا كان
 الانبياء بعده فلا رسول بالطريق الاول لان مقام الرسالة انحصر من مقام النبوة فان
 كل رسول نبي لا يتعكس كما قد مضى في اسمائه الشريفة من المقصد الثاني وبذلك ورد في
 الاحاديث عن النبي صلى الله عليه وسلم فروي الامام احمد عن جابر بن عبد الله ان النبي
 صلى الله عليه وسلم قال مثل في النبيين كمثل رجل نبي اذا فاحسها واكملها وترك فيها
 موضع لينة لم يرضعها فجعل الناس يطوفون بالبنيان ويحبون منه ويقولون

لوقر موضع هذه فانما في النبيين موضع تلك اللبنة ورواه الترمذي عن عامر العقدي وقال
حديث حسن صحيح وفي حديث ابن عباس بن مالك من نوع الرسل والنبوة قد انقطعت
فلا رسول بعدك ولا نبي ورواه الترمذي وغيره كالامام احمد والحاكم واسناد صحيح وفي حديث
جابر بن جعفر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل الانبياء مثل رجل ابنتي
بيوتاه احسنها واجملها واكملها الاموضع لبنة فكان من دخلها فظنوا ان احسنها الا
موضع هذه اللبنة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فانما موضع تلك اللبنة ختم
في الانبياء ولم يسم ختم فخرتم الانبياء عليهم السلام وفي حديث ابي هريرة قال
قالا اللبنة وانما خاتم النبيين رواه ابو داود والطبراني وكذا البخاري ومسلم نحوه عن جابر
والخرجاه ايضا من حديث ابي هريرة وفي حديث ابي سعيد الخدري فخرتم انما فخرتم
تلك اللبنة رواه مسلم وفي حديث ابي هريرة عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلى الله عليه وسلم
فضلت على الانبياء ببيت اعطيت جوامع الكرام بضر بالربح حلت لي المغنم
وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا وادخلتني الخلق كانه وخرتم في النبيون اى
باب الوحي الرسالة فلا نبي بعد من تشريف الله له ختم الانبياء والمرسلين به وقد
اخبار الله تعالى في كتابه رسول في السنة للتواتر عنه انه لا نبي بعدك ليعلموا ان كل
من ادعى هذا المقام بعدك فهو كذاب اذك دجال ضال مضل ولو تخذلق و
تشبهوا في انواع السموات الامام محمد الذين هو في عرف الشرع كل امر يخفى سببه
ويخيل على غيره حقيقة ويجري مجرى المسمومة والخذاع قال الله تعالى يخيل اليها فتبع
والطلاسم والنيرخيات كلها محال ضلالة عند اولي الابواب لا يقدر في هذا نزول
عيني عليه السلام الا اذا اراد من السماء وكان علي بن ابي طالب صلى الله عليه وسلم ومنها
مع ان المراد انه اخر من نبي ارسل فلا يضرب جود واحد بعدك لو اكرم من نبي قبله
قال ابن حبان من ذهب الى ان النبوة مكتسبة لا تقطع او الى ان الولي افضل من النبي
فهو نذيق يجب قتله لتكذيب القرآن وخاتم النبيين انتهى وقال ابن كثير في تفسيره هذه
الآية هي موضع على انه لا نبي بعدك واذا كان لا نبي بعدك فلا رسول بالطريق الاولى و

الأخرى لأن مقام الرسالة احض من مقام النبوة فإن كل رسول نبي لا يعكس
 وبذلك وردت الأحاديث المتواترة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فمن رآه الله بالعبادة
 أو سال محمد صلى الله عليه وسلم تشريف الله له ختم الأنبياء والمرسلين بمحمد صلى الله عليه وسلم
 وقد أخبر الله تعالى في كتابه ورسوله في السنة المتواترة عنه أنه لا نبي بعده ليعلموا أن كل
 من ادعى هذا المقام بعده فهو كذاب فأك دجال ضال مضل لو اتخذوا تشعبه
 وأتى بأفوع السحر والطلاسم والنيجيات فكلمها محال ضلالا لتعندوا إلى الألباب كما
 أجرى على يد الأسود الغضب باليمن ومسيلة الكذاب بالبهامة من الأحوال الفاسدة
 والأقوال الباردة ما علم كل ذي لب فخرهم بما كاذبان ضالان لعنهما الله تعالى و
 كذلك كل ما دعى لذلك إلى يوم القيمة حتى نمت وأبالمسيح الدجال يخلق الله معه
 في الأمور شهيد العلماء والمؤمنون يكذب ما جاء بها انتهى ذكره في تفسير روح البيا
 وقال القاضي عياض في شفاء القاتل في شرح الشفا في الباب الثالث من القسم الرابع و
 كذلك من ادعى النبوة لحد مع نبينا عليه الصلوة والسلام كأصحاب مسيلة والاسود
 العيسوي وغيره كالعبودية أصحاب عيسى بن اسحق بن يعقوب الأصغر ما في كان موجودا
 في خلافة المنصور ومن البهوت القائلين بتخصيص رسالتهم إلى العرب خاصة وكالحزب
 القائلين بتواتر الرسل أي لا ينطقون ما دامت الدنيا وكأكثر الرافضة القائلين بمشاركتهم
 على الرسالة للنبي صلى الله عليه وسلم وكذلك كل امام أي من الأئمة الاثنا عشر
 عندهم هو لاء الرافضة يقوم مقامه في النبوة والحجة يعني أراد بها الحقيقة و
 كاليزيدية والبيانية منهم أي الرافضة القائلين بنبوة يزيد وبيان أي ابن سفيان
 الحمد من غلاة الرافضة ومن ادعى النبوة لنفسه كالحقار بن أبي عبيد الثقفي
 أو جوزاكتسابها أي تحصيل النبوة بالمجاهدة والرياضة والبلوغ بصفاء القلب إلى مرتبة
 أي منزلة النبوة باخذ الغرض من القلب من الرب كالغلاة أي الحكماء وغلاة
 المتصوفة أي الجمالاء وكذلك من ادعى منهم أو من غيرهم أي يحيى بن عجلية
 لا إلهما يسمي في حياضها كما يحصل لأرباب المكاشفة وأصحاب الفراسة كما

يشير اليه قوله تعالى ان في ذلك لآيات للمتوسمين اي المتغرسين وقوله عليه الصلاة
 والسلام في امتي محلثون اي ملهون وان لم يدع النبوة او انه اي يدعي حال اليقظة
 انه يصعد الى السماء ويدخل الجنة وياكل من ثمراتها ويعانق الحور العين فيه ان
 هذا كله مقضى الكذب لا الكفر كما لا يخفى فصولا الطوائف كلهم كفار فانهم
 يكذبون النبي صلى الله عليه وسلم لانه لا خبر خاتم النبيين لا نبى بعده اي يبدل ولا يرد
 عيسى عليه السلام لانه نبى قبله ونزل بعده ويحكم شرعيته ويصلى الى قبلته ويكون
 من جملة امته واخبر عن الله انه خاتم النبيين وانه ارسل كافة للناس اجمعين الامة
 على حل هذا الكلام على ظاهره وان مفهومه المراد به دون تاويل في ظاهره ولا
 تخصيص في عمومته فلا شك في كونه هؤلاء الطوائف كلها تكذيبهم الله ورسوله قطعا
 اي بلا شبهة اجماعا اي بلا مخالفة مع ما في من الكتاب السنة ما يدل على كفرهم
 بلا رتبة انتهى وقال في تفسير روح البيان قال في بحر الكلام وصنف من الروافض قالوا
 ان الارض لا تخلو من النبي والنبوة صارت ميراثا للعدة واولاده ويفرض على المسلمين
 اطاعة علي بن كل من لا يرى طاعته يكفر وقال اهل السنة والجماعة لا نبى بعد نبينا
 عليه الصلاة والسلام لقوله تعالى ولكن رسول الله وخاتم النبيين وقوله عليه الصلاة
 والسلام لا نبى بعدك ومن قال بعد نبينا نبى يكفر لانه انكر النص كذا لك لو شك فيه
 انتهى وقال في تمهيد الشكور قالت الروافض ان العالم لا يكون خاليا من النبي قط و
 هذا كفر لان الله تعالى قال وخاتم النبيين من ادعى النبوة في زماننا فانه يصير كافرا
 ومن طلب منه المعجزات فانه يصير كافرا لانه شك في النص ويجب الاعتقاد بانه كافرا
 لا بد من شك في النبوة لمحمد صلى الله عليه وسلم بخلاف ما قالت الروافض ان عليا شيكا
 لمحمد صلى الله عليه وسلم في النبوة وهذا منهم كفر انتهى وغير ذلك مما لا يحصى فقد ثبت
 بما ذكرنا مع خاتم النبيين خيرا لانبيا الانبياء بعدك هو قول العلماء الكرام وقول رسول
 عليه السلام وعقيد اهل الاسلام فكان قوله سوعوام كخيال من تورسول الله كخاتم
 سوعوا يعني بوجه انما زمانه انبياء سابق كزمانه كسب من اخر نبى من انبياء

بعد كونه موددا بما ذكر لا يخلو من الكفر لأن ذلك الكلام يستلزم أن أهل ذلك القول من
 العوام وقد ثبت بما ذكر أن أهل ذلك القول قول علماء الإسلام ورسول عليه السلام و
 عقيدة أهل الإسلام وكذلك كان قوله بلكه إذا فرض بعد زمانه بنو صلى الله عليه وسلم
 يحيى كوفي بنى يابو توحيه يحيى خاتمت محمدى بين فرقنا أي انتهى بعد كونه موددا بما
 ذكر لا يخلو من الكفر لأنه انكار معنى خاتمة النبيين الثابت عند اللغة وعلماء
 الإسلام ورسول عليه السلام وكذلك كان قوله مكررا لم يفهم يرشون هو كما تقدم يأتي آخر
 زانين من الذات كفضلت نبين به مقام مح من ولكن رسول الله وخاتمة النبيين
 فرنا اس صورت من كونه صحيح هو كما هي المودود لما اخرج عن أبي هريرة أن رسول الله
 صلى الله عليه وسلم قال فضلت على الأنبياء بستان أعطيت جوامع الكلم ونصرت بالرعب
 وأحلت الغنائم وجعلت في الأرض مسجدا وطهورا وأرسلت إلى الخلق كافة وختم
 في النبوة نبي الله صلى الله عليه وسلم وأخرج عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال مثل
 مثل الأنبياء من قبله كمثل رجل نبي بيتا فاحسنه واجله لا موضع لنبية من نراوية
 فجعل الناس يطوفون به ويتعجبون ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة فقالوا اللبنة
 التي خاتمة النبيين متفق عليه أخرج عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 مثل مثل الأنبياء من قبله كمثل رجل نبي ما رافقها وأكملها لا موضع لنبية فجعل الناس
 يدخلونها ويتعجبون منها ويقولون لولا موضع اللبنة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 عليه السلام قالوا موضع اللبنة حيث فحمت الأنبياء عليهم السلام رواه مسلم وقال
 الإمام النووي في شرح مسلم قوله صلى الله عليه وسلم مثل الأنبياء من قبله إلى قوله
 والخاتمة النبيين فيه فضيلة صلى الله عليه وسلم لأنه خاتمة النبيين انتهى وقال القسطلاني
 في المواهب من تشریف الله تعالى له ختم الأنبياء والمرسلين به وقد أخبر الله تعالى
 في كتابه ورسوله في السنة المتواترة عنه أنه لا نبي بعده ليعلموا أن كل من ادعى هذا
 المقام بعدة فهو كذاب أن قال رجال ضال مضل انتهى وقال ابن كثير في تفسيره من حجة
 تعالى بالعباد رسال محمد صلى الله عليه وسلم ومن تشبه الله تعالى له ختم الأنبياء

والرسولين صلى الله عليه وسلم ثم ما أخبر الله تعالى في كتابه رسول في السنة المتواترة عن
 انه لا نبي بعده ليعلموا ان كل من ادعى هذا المقام بعد فهو كذاب فانك مجال ضال
 مضل انتهى وغير ذلك مما لا يحصى كذلك كان قوله رجاء ما كان محمداً اباً لحد من
 رجال الكفر ورجله ولكن رسول الله وخاتم النبيين من كياناً مناسباً لها الحمد وذا الامة على
 وفق قولنا العرب فانه تعالى لما قال ان كان محمداً اباً لحد من رجال الكفر ليعلم من ذلك الكلام
 نفى الابوة مطلقاً فحفظ عليه بلفظ لكن الموضوع لرفع التوهم الناشئ من الكلام
 السابق لا ثبات الابوة من طريق آخر وهو كون رسول الله صلى الله عليه وسلم رسول الله ثم عطف عليه قوله خاتم
 النبيين لانادة انه لم يكن له ابن بالغ ولا فائدة الزيادة ايضاً فكان للغة هكذا ما كان محمداً
 اباً لحد من رجال الكفر ولكن رسول الله وكل من كان سول فهو ابوا مئة كافي كتب التفسير قال
 رسول الله صلى الله عليه وسلم انما انا اناكم مثل الوالد لولده اعلمكم رواه ابن ماجه
 والدارمي ابوداود وخاتم النبيين وكل من كان خاتم النبيين فهو زيد شفقة
 اكثر نصيحة واكمل بنا ولا يكون بعده نبي فلا يكون له صلى الله عليه وسلم ابن بالغ
 يكون بعده نبياً قال محي السنة في تفسير معالم التنزيل خاتم النبيين ختم به النبوة
 وقيل ابن عامر وعاصم بفتح التاء على الاسم اي اخوه وقر الاخرون بكسر التاء على
 الفاعل لانه ختم به النبيين فهو خاتمهم قال ابن عباس يريد لولم اهتم به النبيين لم جعلت
 له ابناً يكون بعده نبياً انتهى قال في تفسير روح البيان فلو كان له ابن بالغ لكان نبياً ولم
 يكن هو عليه السلام خاتم النبيين كما يريد انه قال في ابن ابراهيم لوعاش لكان نبياً و
 ذلك لان اولاد الرسل كانوا يرثون النبوة قبل من ابائهم وكان ذلك من امتنا الله عليهم
 فكان علماء امتهم ورثة عليه السلام من جهة الولاية وانقطع اريث النبوة بجمعت اليه
 قوله خاتم النبيين يفيد زيادة الشفقة من جانب التقدير من جهة لان
 ذلك بعد نبى يجوز ان يترك شيئاً من النصيحة والبيان لانها مستدركة من
 واما من لا نبي بعده يكون اشفق على امته واهل كهم من كل الوجوه انتهى
 المطلب الثاني فهو باطل عند الشرع بالوجوه لكن بطلانه موقوف على معرفة

١٨
 الواسطة في العوض فالواسطة في العوض عبارة عن امر كان متصفا بصفة حقيقة
 وتنسب تلك الصفة الى امر آخر مجازا لاجل العلاقة بينهما قال المولانا ابي الكون
 في بيان الكافي شرح الشرح للقاض تحت قوله بواسطة في العوض هي عبارة عن امر يكون متصفا
 بصفة حقيقة وتنسب تلك الصفة الى امر آخر بعلاقة مع ذلك الامر كالسفينتين المتصفتين
 بالحركة بالذات فهي واسطة في عرض الحركة لجالسها فيكون هناك عارض واحد ثابت
 للواسطة بالذات منسوب الى ذي الواسطة بالعرض واحد يسمى الواسطة في الثبوت
 اعلم ان الواسطة في الثبوت عبارة عما يكون علته لاتصاف شئ بصفة بان ذلك الشئ
 متصف بتلك الصفة حقيقة وبالذات يكون تلك الواسطة علته لاتصافها وهي على
 قسمين الاول ما بين بقوله وهو ان يكون كل منهما ما اى من الواسطة وذي الواسطة
 معروض حقيقيا لاي للمعرض يعني يكون كل منهما متصفا بالصفة بالذات فيكون
 فخر ان احدهما قائم بالواسطة والاخر قائم بذات الواسطة لكن قيام فرد منهما بالواسطة يكون
 سبب قيام فرد منهما بذات الواسطة كاليد فان قيام الحركة بها سبب لقيام الحركة بالفتح
 والثاني ما لا يكون الواسطة متصفا بالصفة اصلا ويكون لها حظ من العلية
 فقط كالصباغ الذي هو واسطة في انصاف الثوب بالصبغ وينبغي بقوله وان كان بينهما واسطة
 في الثبوت بان يكون المعرض الحقيقي هو ذو الواسطة دون الواسطة فيكون لها حظ من
 العلية انتهى وقال بحر العلوم عبد العلي اللكهنوي قدس سره في الحاشية على حاشية ميرزا هادي
 ساجد اعلم ان الواسطة قد يطلق على ما كان علته للعلم يقال لها الواسطة في الاثبات و
 هذا انما يكون في التصديق وقد يطلق على امر يكون متصفا بصفة وينسب بعلاقة مع
 امر اخر فيقال لهذا الامر واسطة في العوض والصفة في هذه الواسطة يكون واحدة عارضا
 للواسطة حقيقة وينسب الى ذي الواسطة نوع من العلاقة وهذا كما يعرض الحركة
 لجالس السفينة فالجالس متحرك متحرك بحركة السفينة لا بحركة نفسه وهذه الواسطة
 هي الواسطة في العوض قد يطلق الواسطة على ما يكون سببا لثبوت صفة للعرض
 فمما صفة ثابتة لذات الواسطة حقيقة وبالذات لكن بسبب علته وجعل جعله يقال لهذا

الواسطة واسطة في الثبوت هو على قسمين احدهما لا يكون الواسطة موصوفة اصلا
 بهذه الصفة انما كان بها السببية لا غير الصباغ الذي كان واسطة للثبوت كونه مصبوغا
 وليس الصباغ مصبوغا والثاني ان يكون الواسطة ايضا متصفة بالذات فيكون هناك
 للصفة فردان احدهما قائم بالواسطة والاخر قائم بذات الواسطة واتصا الواسطة بالصفة
 علته لا تضاد في الواسطة بها انتهى وقال مولانا عبد التحليم اللكهنوتي قدس سره في القول
 الاسلامي محل شرح السلم قوله تقضي بان يكون ثبوت الصفة وهو التحقق والوجود للواسطة
 او لا وبالذات لذات الواسطة بالعروض كما هو شأن الواسطة في العروض كالسفينة فانها
 واسطة لثبوت الحركة لجالسها وهي عارضة لها وانما تنسب الى الجالس مجازا للمقارنة قوله
 الواسطة في الثبوت ان لها قسمين الاول واسطة تكون سفيرا محضا في ثبوت الصفة
 لذيها كالصباغ في صبغ الثوب الثاني واسطة تكون متصفة بالصفة او لا
 بسببها يتصف بها ذواتها ايضا كاليد يتحرك ولا تم يتحرك بمفتاح انتهى وقال الملا
 صبين قدس سره في مرآة الشرح على السلم وموضوع كل علم ما يبحث فيه عن عوارض
 الذاتية والعوارض الذاتية ما يلحق الشيء لذاته كالحقوق ادراك الامور الفورية للانسان
 بالقوة وبواسطة امر خارج مساو له كالحقوق التعجبيا ادراك الامور المستغرقة والمراد
 بالحقوق بالذات عدم الواسطة في العروض بان يكون العارض عارضا للواسطة بالذات
 ولا يكون لذات الواسطة الا بالمجاز كما الحركة العارضة لجالس السفينة بواسطتها انتهى
 وقال الملا صبين في الشرح المذكور قبيل ذلك فان الوصف في الواسطة في العروض لا
 يتعد كجالس السفينة فان الحركة تنسب الى السفينة بالذات الى الجالس والعرض انتهى
 فقد حصل بما ذكر من نقول الفحول في التعقولات ان الواسطة في العروض لا يميزها من الامر
 فالاول ان يكون الوصف في الواسطة ذوى الواسطة في الواسطة في العروض غير متعد
 بان يكون الواسطة موصوفة بالصفة حقيقة منسوبة تلك الصفة الى الواسطة مجازا
 لا حقيقة فيضح حينئذ ان يقال ان السفينة متحركة حقيقة والجالس فيها ليس
 بتحرك حقيقة بخلاف الواسطة في الثبوت فان الوصف في الواسطة فيها متعد

لهما قائم بالواسطة حقيقة والآخره فمبذى الواسطة حقيقة فيصح حينئذ ان
 يقال ان اليد متحركة حقيقة والمفتاح متحرك حقيقة بخلاف ثانی فمبها فان الواسطة
 فيه واحد لا متعدد بان يكون ذو الواسطة موصوفا بالصفة حقيقة ولا يكون
 الواسطة موصوفة بتلك الصفة اصلا لا حقيقة ولا مجازا فيصح حينئذ ان يقال
 ان الثوب مصبوغ حقيقة والصباغ ليس بمصبوغ اصلا لا حقيقة ولا مجازا ولا كما
 الثاني ان يكون اتصا الواسطة وذی الواسطة في زمان واحد ان كان اتصاف
 الواسطة باعتبار الرتبة مقدما على اتصاف ذی الواسطة كما هو واضح من مثال
 السفينة والجالس فيها فاذا عرف ذلك فالوجه الاول ان الایاء كلها متساوون
 في نفس النبوة عند السلف الخلف لان النبوة في الشرع هي الوحي من الله
 تعالى حقيقة بالاحكام الشرعية قال الله تعالى وبعث الله النبيين مبشرين ومنذرين
 وقال الله تعالى وما نرسل المرسلين الا مبشرين ومنذرين وقال الله تعالى ما كنا
 معذبين حتى نبعث رسولا وقال الله تعالى ولقد بعثنا في كل امرة رسولا وقال الله
 تعالى ما منع الناس ان يؤمنوا ان جاءهم الهدى الا ان قالوا بعث الله بشرا
 رسولا وقال الله تعالى ما ارسلنا من قبلك الا رجا الانوح اليهم فاسئلوا اهل
 الذكر ان كنتم لا تعلمون وقال الله تعالى ما ارسلنا قبلك الا رجا الانوح اليهم
 فاسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون وقال الله تعالى ما ارسلنا من قبلك من
 رسول الا نوحي اليه هذه الضووص بوضووص في نسبة الوحي الى الله تعالى حقيقة
 فدللت الايات القرآنية على ان النبوة في الشرع هي الوحي من الله تعالى حقيقة فقد
 ثبت بالايات المذكورة ان ماهية النبوة هي الوحي من الله تعالى بالاحكام الشرعية
 كما ان ماهية الانسان هي الحيوان مع الناطق فاذا كان الامر كذلك كان الانبياء كلهم
 متساوون في نفس النبوة كما ان افراد الانسان كلهم متساوون في نفس الماهية
 الانسانية كما قال الله تعالى انا اوحينا اليك كما اوحينا الى نوح والنبيين من
 بعده قال في تفسير البضاوي في تفسير تلك الاية امره في الوحي كسائر الانبياء انتهى

الشفاعة

ان قال عليه الصلوة والسلام لا تفضلوني على الخوفا في المرسلين فانهم يقولون انك انت
 رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما يرد عن ربه لا ينبغي لعدان يقول انه خير من يونس بن متى فانه
 الجحاد في صحيحه وقال البخاري في صحيحه في كتاب التفسير باب قوله انا اوحينا اليك كما
 اوحينا الى نوح والنبيين من بعده الى قوله ويونس وهارون وسليمان
 حدثنا محمد بن سنان حدثنا ابي حنيفة عن عطاء بن يسار عن ابي هريرة قال قال رسول
 الله صلى الله عليه وسلم من قال المغيرة بن يونس بن متى فقد كذب استي اي نفس النبوة
 وقال المحافظ احمد على حاشية البخاري في مطابقة الترجمة قوله فقد كذب لان الانبياء
 كلهم متساوون في مرتبة النبوة استي وقال الشيخ عبد الحق في ترجمة للشكوة لا تفضلوا عمل
 ابن نبي يارو وادست قبل انزول وحى تفضل يا تفضل برؤي
 كتحقيق وزوراء وغير لازم اي وقال الامام النووي في شرح مسلم في صدر كتاب الفضائل
 واما الحديث لا تفضلوا بين الانبياء فجوابه من خمسة اوجه احدها انه صلى الله
 عليه وسلم قال قبل ان يعلم انه سيد لدارهم فلما علم اخبر به والثاني انه قال ما دبا وقواضعا
 والثالث ان النبي لما هو عن تفضل يود الى نقص الفضول الرابع انه انما هي عن تفضل
 يود الى الخصومة والفتنة كما هو المشهور في سبب الحديث والخامس ان النبي يختص
 بالتفضل في نفس النبوة فلا تفاضل فيهما واما التفاضل بالخصائص فضائل اخرى
 ولا بد في اعتقاد التفضل فقد قال الله تعالى تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض
 استي وقال القاضي في الشفاء والقار في شرحه الوجه الرابع منع التفضل في حق النبوة
 والرسالة اي باعتبار اصلها وحققتها ماهيتها لا في ذات الانبياء وزيادة نقص
 الاصفياء فان الانبياء فيها على حد واحد هي اي مادة النبوة والرسالة شيء واحد
 وهو البعثة المجردة الحاصلة بالوحى فقط وتسمى بالنبوة او متضمنة الى تبليغ الخير
 وتسمى بالرسالة وهي في حد ذاتها شيء واحد لا تفاضل فيهما فلا يقال مثلا نبوة
 ادرا فضل من نبوة غيره وهذا معنى قوله عليه الصلوة والسلام لا تفضلوني على الخوفا
 للرسولين فانهم يقولون كما ثبتت واما التفاضل في زيادة الاحوال والخصوص والكرامات

والرثك الا لطاف اما النبوة في نفسها فلا تقاضل فاما التقاضل بامور اخر ائدة عليها
اي على حقيقتها انتهى وقال الامام الزرقاني في شرح الواهب تحت قوله اما النبوة
في نفسها فلا تقاضل قال السنوسي في شرح عقائد ويدل عليه منع ان يقال لفلان
النصيب الاقل من النبوة ونقل ان النصيب الاوفر منها ونحوه من العبارات التي تقتض
ان النبوة مقولة بالتشكيك ولا شك في ان امتناع ذلك معلوم من الذين بالضرورة
بين السلف والخلف فدل على ان حقيقة النبوة في المتواطي المستوف افراده ولا يلتفت
الى من خالف مقتضاه لوضح فساد انتهى وقال التفتازاني في شرح العقائد الرسول ان
بعث الله تعالى الى الخلق لتبليغ الاحكام بخلاف النبي فانه اعم انتهى وقال القسطلاني
في الواهب في صدر الفصل الاول من المقصد الثاني والرسول انسان بعث الله تعالى
الى الخلق بشريعة مستجدة والصحيح ان كل رسول نبي ليس كل نبي رسولا انتهى وقال
القاضي في الشفاء في الفصل الثاني من الباب الرابع من القسم الاول والصحيح الذي
عليه الحجة الغفير ان كل رسول نبي ليس كل نبي رسولا انتهى قال عبد المحكم سيبالكوتي
في حاشية الحيا الى اعلم انه قد اختلف في الفرق بين الرسول والنبي فقال بعضهم انهما
متساويان فكل نبي رسول وكل رسول نبي لا فرق الا بحسب المفهوم فانه من حيث
انه قال الله تعالى انا ارسلتك وما في معناه يسمى بالرسول ومن حيث انه انباء للخلق
عن الاحكام يسمى بالنبي هذا مذهب جمهور المعتزلة واليه ذهب الشارح وقال بعضهم
ان النبي اعم لان الرسول اما صا كتابا وشريعة مستجدة بخلاف النبي كما بيته المحشي
وهذا مذهب اهل السنة وقال بعضهم ان الرسول اعم وعرفوه بانه انسان او ملك
مبعوث بخلاف النبي فانه مختص بالانسان انتهى فقد ثبت بما ذكر ان النبوة وهي كون
البعثة والوحي من الله تعالى حقيقة متساوية الافراد عند السلف والخلف بالنصوص
للمذكورة بار كل نبي من الانبياء موصوف بالنبوة حقيقة فكان القول بكونه صلى
الله عليه وسلم في وصف نبوة الانبياء واسطة في العوض مردودا عند السلف والخلف
بالنصوص المذكورة من كلام الله واحاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم والوحي

انزل انزل الله تعالى بعث الله النبيين مبشرين ومنذرين قال الله تعالى وما ارسل
 المرسلين الا مبشرين ومنذرين وقال الله تعالى وما ارسلنا من قبلك الا رجا الانوح اليهم
 وقال الله تعالى وما ارسلنا قبلك الا رجا الانوح اليهم وقال الله تعالى وما ارسلنا من
 قبلك من رسول الا نوحي اليه قال الله تعالى انا اوحينا اليك كما اوحينا الى نوح ونبيين
 من بعده وقال عليهم السلام لا تقضوني على اخواني المرسلين فافهم بعثوا كما بعثوا في
 القار في شرح الشفاء هذه النصوص بخصوص في ان كل احد من الانبياء مبعوث
 من الله تعالى حقيقة ونوحى اليه من الله تعالى عليحدة حقيقة كما هو مدلول
 قوله بعث الله وقوله وما ارسل وما ارسلنا وقوله نوحى اليهم وقوله نوحى اليه
 وقوله انا اوحينا اليك كما اوحينا الى نوح والنبيين من بعده فكان وصف النبوة متعدد
 بان كل نبي من الانبياء موصوف بالنبوة حقيقة فكان القول بكونه صلى الله عليه وسلم
 في وصف نبوة الانبياء واسطة في العرض مرودا لتلك النصوص القرآنية القطعية
 والوجه الثالث انه قال الله تعالى وما ارسلنا قبلك الا رجا الانوح اليهم وقال الله تعالى
 ما ارسلنا من قبلك الا رجا الانوح اليهم وقال الله تعالى وما ارسلنا من قبلك من رسول
 وحي اليه وقال الله تعالى بعث الله النبيين مبشرين ومنذرين وقال الله تعالى
 وما ارسل المرسلين الا مبشرين ومنذرين وقال الله تعالى وما ارسلنا الا مبشرين
 يذروا وقال الله تعالى وما ارسلنا الا كافة للناس مبشرا ونذيرا وقال الله تعالى
 ما كان محمدا با احد من رجا الكرم ولكن رسول الله وخاتم النبيين هذه النصوص
 بخصوص ان الوحي الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وبعثه في الجسد في الجسماني
 مؤخر من الوحي الى الانبياء وبعثتهم كما هو مدلول قوله قبلك وقوله وخاتم النبيين
 فكان زمان نبوة رسول الله صلى الله عليه وسلم زمان نبوة الانبياء عليهم السلام متعدد
 لا واحد فكان القول بكونه صلى الله عليه وسلم في وصف نبوة الانبياء واسطة في العرض
 مرودا لتلك النصوص القطعية والوجه الرابع انه قال الله تعالى قل منا بالله وما
 انزل علينا وما انزل على ابراهيم واسماعيل واسحق ويعقوب الاسباط وما انزل

موسى عيسى والنبون من ربه ولا فرق بين احد منهم ونحن مسلمون وقال الله تعالى
 اولئك الذين هدى الله فبهم اقمه وقال الله تعالى فانه ملة ابراهيم حنيفا قال
 البخاري في صحيحه في كتاب التفسير قوله تعالى اولئك الذين هدى الله فبهم اقمه
 ابراهيم بن موسى اخبرنا هشام بن ابراهيم اخبرهم قال اخبرني سليمان الاحول ان مجاهدا
 اخبره انه سأل ابن عباس في صفة فقال نعم وتلا ووهبنا الى قوله فبهم اقمه
 اقمه ثم قال هو منهم زاذ بن زيد بن هرون ومحمد بن عبيد بن سهل بن يوسف عن العوام
 عن مجاهد قلت لابن عباس فقال نبيكم من امر ان يقتدي بهم انتهى وقال القسطلاني
 في المواهب في النوع الاول في المقصد السادس استدلال الفخر الرازي في المعالم بان تعال
 وصف الانبياء بالاولياء الحميدة ثم قال لمحمد صلى الله عليه وسلم اولئك الذين هدى الله
 فبهم اقمه فانه ان يقتدي باقرهم فيكون ايتانه واجبا لا فيكون تاركه لادرا اذا
 ان جميع ما اتوا به من الخصال الحميدة فقد اجتمع فيه ما كان متفردا فيه فيكون
 افضل منهم انتهى وقال شاه عبد العزيز الدهلوي في التفسير العزيز تحت قوله تعالى
 بل ملة ابراهيم حنيفا اتفاق ابن جرير وملت اى ملت ابراهيم وملت مصطفى ووصول
 است لكن وصول چنانچه عقايد را ميگويند هم چنين قواعد شرعيه را كه مسائل جزئيه از ان
 مستخرج ميشوند نيز گويند اصول ملة ابراهيمي باین معنی در شريعت مصطفى عليه صا حيا
 الصلوة والسلام محفوظ اند تفاوتي نيست از وجه و در فروع مستخرج از آنها بحسب اختلاف
 مصلحت زمان تفاوتي باشد مضائق ندارد و معنی اتباع ملة ابراهيمي همين است نه آنكه در فروع
 جزئيه را بعينها باقي دار و عند التحقيق ملة نام همان قواعد شرعيه است نه نام فروع جزئيه و مثال عام
 فهم اين اتباع آنست كه هر دو شاگرد امام اعظم رضي الله عنه كه صاحبين اند امام يوسف و امام محمد
 رحمه الله عليهما بلا شبهه در روش استنباط تابع امام خود اند و قواعد ايشان در وقت استخراج
 مسائل معي ميدانند لهذا اجتهاد ايشان از اجتهاد امام شافعي متمايز است و امام شافعي را تابع
 امام اعظم رحمه الله عليه ميگويند مع هذا صاحبين در فروع مستخرج مخالفت امام خود مينمايند همچنين
 شارح مصطفى عليه الصلوة والسلام سطر ابراهيمي و قانون مخفي را در وقت القاي

ابن شريك مرعياً شتمه برحان قالون فرموده است الرحمة رخص جاني فروع استخراج
 مخاف فروع استخراج ثبوت افع شده باشد اي هذه النصوص مخصوص في انه تعالى
 اضاف الانزال والملة والهدى الى الانبياء عليهم السلام وامره عليه الصلوة والسلام
 بالايان بما انزل عليهم والامتناء بهديهم واتباع ملة عليهم السلام فكان رسول الله
 صلى الله عليه وسلم مأموراً بالايان بما انزل عليهم مأموراً بالامتناء بهديهم ومأموراً
 باتباع ملة عليهم السلام فكان ما انزل عليهم وهدىهم وملة مقدماً على الانزال
 على رسول الله صلى الله عليه وسلم ومأموراً باتباع بالايان والامتناء والاتباع فاذا
 كان الامر كذلك كان القول بكونه صلى الله عليه وسلم واسطة في العروضة وصف
 نبوة الانبياء عليهم السلام مردوداً بتلك النصوص القرآنية فقد حصل بما ذكر
 من النصوص المذكورة من آيات كلام الله واحاديث رسول الله صلى الله عليه
 وسلم ان القول بكونه صلى الله عليه وسلم واسطة في العروضة في نبوة الانبياء عليهم
 الصلوة والسلام مردوداً عند الشرع لا يخلو من الكفر لان حاصل ذلك القول
 ان موسى وغيره من الانبياء عليهم السلام ليسوا انبياء حقيقة كما ان الجالس في
 السفينة ليس بمحرك حقيقة وما هذا الا وهو الكفر لانه انكار النصوص القطعية
 وكون الانبياء عليهم السلام مستفدين من سيد المرسلين عليهم السلام لا يستلزم
 كونه صلى الله عليه وسلم واسطة في العروضة في وصف نبوة الانبياء عليهم السلام
 كما دل عليه حديث المعراج قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما انا في الحطيم
 مضطجعا اذا نلتى آية فتشق ما بين هذه الى هذه فاستخرج قلبي ثم اتيت بطيشت
 من ذهب ملوياً فافسل قلبي ثم حشني ثم اعيد ثم اتيت بداية دون البغل فوق
 الحمار يقال له البراق يضع خطوه عند اقصى طرفه فحملت عليه فانطلق بي جبريل
 حتى اتى السماء الدنيا فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال
 محمد قال وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا بفتح المجي جاء ففتح فلما خلصت فاذا
 فيها آدم فقال هذا ابوك فسلم عليه فسلمت عليه فترد السلام ثم قال مرحبا

من غير ان
 يخرج من

بالاين الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الثانية فاستفتح قيل من
هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا
به فقم المجي جاء ففتح فلما خلصت اذ ايجي وعييتي واما ابنا خالته قال هذا ايجي
وهذا عليتي فسلم عليهما فسلمت فردا ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح
ثم صعد بي الى السماء الثالثة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن
معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فقم المجي جاء ففتح فلما
خلصت اذ يوسف قال هذا يوسف فسلم عليه فسلمت عليه فردا ثم قال مرحبا
بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء الرابعة فاستفتح قيل
من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا
به فقم المجي جاء ففتح فلما خلصت فاذا ادر في قال هذا ادر في فسلم عليه
فسلمت عليه فردا ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي حتى
اتى السماء الخامسة فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال
محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فقم المجي جاء ففتح فلما خلصت
فاذا هرون قال هذا هرون فسلم عليه فسلمت عليه فردا ثم قال مرحبا بالاخ الصالح
والنبي الصالح ثم صعد بي حتى اتى السماء السادسة فاستفتح قيل من هذا
قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه قال نعم قيل مرحبا به فقم
المجي جاء ففتح فلما خلصت فاذا موسى قال هذا موسى فسلم عليه فسلمت
عليه فردا ثم قال مرحبا بالاخ الصالح والنبي الصالح ثم صعد بي الى السماء السابعة
فاستفتح قيل من هذا قال جبريل قيل ومن معك قال محمد قيل وقد ارسل اليه
قال نعم قيل مرحبا به فقم المجي جاء ففتح فلما خلصت فاذا ابراهيم قال هذا ابوك
ابراهيم فسلم عليه فسلمت عليه فردا السلام ثم قال مرحبا بالابر الصالح والنبي
الصالح ثم رفعت الى سدرة المنتهى فاذا بنوها مثل اقلال هجر واذا ورثها مثل
اذا ان القليلة قال هذا سدرة المنتهى ثم رجع الى البيت المعمور ثم اتيت باناء من

پس جبکہ کمالات آنحضرت کے اصل اور ذاتی ہوئے اور کمالات باقی انبیاء کے ظل اور عکس
 ہوئے نہ ذاتی تو اب اگر جمیع کمالات آنحضرت کے کسی نبی میں موجود ہوں اور وہ نبی ساری
 بھی کیا ہو تو کچھ حرج نہیں کیونکہ فضیلت آنحضرت کی اس نبی پر جو صلیت بھی باقی رہی سو یہ قول و عقائد
 مخالف مخصوص کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ کیونکہ مخصوص کلام اور احادیث رسول اللہ وال
 میں مضامین آنحضرت پر اور عمدہ تر فضائل آنحضرت کا خواص آنحضرت کے میں اور خاصہ
 شہ کا وہ جو مختص ہو ساتھ اس کے نہ موجود ہو غیر میں سو اور میں سے یہ حینہ خواص آنحضرت
 سید المرسلین کے یہاں بیان کئے جاتے ہیں کہ کونہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ای
 آخرهم قال الله تعالى ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبیین
 وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت اول الانبياء في الخلق و آخرهم في البعث
 رواه البغوي ابو نعیم وابن ابی حاتم و ذكره القسطلانی فی المواهب القاضی فی الشفاء
 وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثلي مثل الانبياء من قبلي كمثل رجل نبى
 بديانا فاحسنه واجمل الاموضع لبنة من زاوية فجعل الناس يطوفون به ويتعجبون
 له ويقولون هلا وضعت هذه اللبنة فانا اللبنة وانا خاتم النبیین متفق عليه و
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فضلت على الانبياء بست اعطيت بجوامع الكلم
 ونصرت بالرعب احلت لي الغنائم وجعلت لي الارض مسجدا وطهورا و ارسلت الى
 الخلق كافة وختم بي النبيون متفق عليه و قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعلی
 انت مني بمثلته هارن من موسى الا انه لا نبی بعدی متفق عليه و قال رسول
 الله صلى الله عليه وسلم ان لی اسماء انا محمد وانا احمد وانا الماحی الذی یمحو الله بی
 الکفر وانا الحاشر الذی یحشر الناس علی قدیمی وانا العاقبة العاقبة الذی لیس
 بعده نبی متفق علیه کونہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول جمیع الناس كافة بشریة
 مستقلة قال الله تعالى قل يا ايها الناس اني رسول الله اليكم جميعا وقال
 الله تعالى وما ارسلناك الا كافة للناس بشیرا ونذیرا وقال الله تعالى تبارک
 الذی نزل القرآن علی عبدہ لیکون للعلیین نذیرا وقال رسول الله صلى الله

عليه السلام لو كان موسى حيا لما اوسعنا الا اتباعي رواه احمد في الذهب في الدارمي و
وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطيت خمس الميعط من احد قبلي نصرت بالرب
ميرة شهرة جعلت لي الارض سجدا وطهورا واجلست لي الغنائم واعطيت النفاة
يو كان النبي يبعث الى قومه خاصة وبعثت الى الناس عامة منقوش عليه كونه صلى الله
عليه وسلم صاحب المقام المحمود قال الله تعالى عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا
وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحبس المؤمنون يوم القيمة حتى يهرقوا ابدلك
فيقولون لو استشفعنا الى ربنا ندير حينا من مكاننا فياتون ادم فيقولون انت ادم ابونا
خلقك الله بيدك واسكنك جنته واسجد لك ملككته وعلمك اسماء كل شئ في شفيع
لنا عند ربك حتى يريحنا من مكاننا هذا فيقول لست هناك وما اريد كخطيئة
التي اصنعتك من الشجرة وقد نفى عنها ولكن اسئلكم اولي بني بعث الله الى اهل الارض
فياتون فوا فيقول لست هناك وما اريد كخطيئة التي اصاب سوا الرب بغير علم
ولا كن اسئلكم ابراهيم خليل الرحمن فياتون ابراهيم فيقول اني لست هناك وما اريد كذبت
كذابين ولكن اسئلكم موسى عبدا اتاه الله التوراة وكلمه وقرينه فياتون موسى فيقول
الولست هناك وما اريد كخطيئة التي اصاب قتل النفس ولكن اسئلكم عيسى عبدا
وسهرا له روح الله وكلمته فياتون عيسى فيقول لست هناك وما اريد كذبت
غفرا الله له ما تقدم من ذنبه وما تأخر فياتون في فاستاذن على ربي في داره فيوزن
لوعليه فاذر ايتيه وقعت ساجدا فيدعي ما شاء الله يدعي فيقول ارفع محمد قل
تسمع واشفع تشفع وقل قطع فارفع راسي فاشق على ربي ببناء وتحميد يعلمني
ثم اشفع فيخرجني الى جلا فخرجهم من النار وادخلهم الجنة ثم اعود الثانية
فاستاذن على ربي في داره فيوزن لي فلياذر ايتيه وقعت ساجدا فيدعي ما شاء الله
ان يدعي ثم يقول ارفع محمد وقل تسمع واشفع تشفع وقل قطع فارفع راسي فاشق
على ربي ببناء وتحميد يعلمني ثم اشفع فيخرجني الى جلا فخرجهم من النار وادخلهم
الجنة ثم اعود الثالثة فاستاذن على ربي في داره فيوزن لي فلياذر ايتيه وقعت

ساجدا فمد عني ما شاء الله ان يدعني ثم يقول ارفع محمد رقل تسمع واشفع تشفع
 ورسلي نقطة فارفع راسي فانشي على ربي بثناء وتحميد يعطيني ثم اشفع فيحدا لمحمد
 فاخرج فخرجهم من النار وادخلهم الجنة حتى ما بقي في النار الا من جبهه القرآن اى
 وجب عليه الخلود ثم تلى هذه الآية عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا قال هذا
 المقام المحمود الذي وعده نبيكم متفق عليه وقال ابن مسعود قيل للنبي صلى الله عليه
 وسلم ما المقام المحمود قال ذلك يوم ينزل الله على كرسيه ويحيا بكرمه حفاة عراة
 عزلا فيكون اول من يكسى ابراهيم يقول الله اكسوا خليلي فيوتى بربطتين بيضارين
 من رباط الجنة ثم اكسى على اثره ثم اقوم عن يمين الله مقاما يغبطني الاولون
 والاخرون ثم اراه الدارحي وقال ابو هريرة قال النبي صلى الله عليه وسلم فاكسى حلة
 من حلال الجنة ثم اقوم عن يمين العرش ليس احد من المخلوق يقوم ذلك المقام
 غيري رواه الترمذي ذكرهما في المشكوة وقال ابو هريرة سئل رسول الله صلى الله
 عليه وسلم عن قولهم عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا فقال هو الشفاعة راد
 الحمد البهقي قال جابر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطيت خمس الم يعطهن احد
 قبلي بضرت بالرب سيرة شهر جعلت في الارض مسجدا وطهورا واحلت لي الغنائم
 واعطيت الشفاعة وكان النبي يبعث الى قومه خاصة وبعثت الى الناس عامة متفق
 عليه وقال القاضي عياض في شفاؤه في فضل الشفاعة قال تنادى كان اهل العلم يرون
 المقام المحمود وشفاعته يوم القيمة وعلى ان المقام المحمود مقامه عليه الصلوة والسلام
 للشفاعة مذهب السلف من الصحابة والتابعين وعليه ائمة المسلمين انتهى كونه
 صلى الله عليه وسلم سيد المرسلين وافضل المخلوقين قال الله تعالى تلك الرسل نظرت
 بعضهم على بعض منهم من كلف الله ورفع بعضهم درجات قال القاضي عياض
 في الشفاعة الباب الاول من قسم الاول قال اهل التفسير ارا وبقوله ورفع بعضهم
 درجات محمد صلى الله عليه وسلم انتهى وقال ابو هريرة اني رسول الله صلى الله
 عليه وسلم يوما بالحرم فرفع اليه الزراع ففحص منها فاسته فقال اناسيدا الناس يوم القيمة

وهل تدرون يوم ذلك يجمع الله تعالى يوم القيمة الأولين والآخرين في صعد واحد
فيهمهم الداعي ينفذهم البصر وقد نوال الشمس فيبلغ الناس من الغم والكرب ما لا
يطيقونه وما لا يحتملون فيقول بعض الناس لبعض الأثرى ما انتم فيه الأثرى
ما قد بلغكم الا شظرون الى من يشفع لكم الى ربكم فيقول بعض الناس لبعض انوا
آدم فياتون آدم عليه السلام فيقولون يا آدم انت احو البشر خالقك الله بيدك ونفعه
فيك من روحه وامر الملكة فبيد والكاشف لنا الى ربك الأثرى ما نحن فيه
الأثرى ما قد بلغنا فيقول آدم ان ربي غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله
ولن يغضب بعده مثله وانتهى عن الشجرة فعصيت نفسي نفسي اذهبوا
الى غيري اذهبوا الى نوح فياتون نوحا عليه السلام فيقولون يا نوح انت اول الرسل
الى الارض وسماك الله عبدا شكورا اشفع لنا الى ربك الأثرى ما نحن فيه
الأثرى ما قد بلغنا فيقول لهم ان ربي قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله
مثله ولن يغضب بعده مثله وانتهى في دعوة دعوتها على قومي نفسي
نفسى اذهبوا الى غيري اذهبوا الى ابراهيم فياتون ابراهيم عليه السلام فيقولون
انت نبي الله وخليفه من اهل الارض اشفع لنا الى ربك الأثرى ما نحن فيه
الأثرى ما قد بلغنا فيقول لهم ابراهيم ان ربي قد غضب اليوم غضبا لم يغضب
قبله مثله ولن يغضب بعده مثله وذكر كذباته نفسي نفسي اذهبوا الى غيري
اذهبوا الى موسى فياتون موسى عليه السلام فيقولون يا موسى انت رسول الله
فضلك الله تعالى رسالاته وتكليمه على الناس اشفع لنا الى ربك الأثرى
ما نحن فيه الأثرى ما قد بلغنا فيقول موسى ان ربي قد غضب اليوم غضبا
لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله اني قتلت نفسا لم ادر بقتلها نفسي نفسي
اذهبوا الى غيري اذهبوا الى عيسى فياتون عيسى عليه السلام فيقولون يا عيسى انت
رسول الله وكلمت الناس في المهد وكلمت من القاها الى مريم وروح من راسه
الى ربك الأثرى ما نحن فيه الأثرى ما قد بلغنا فيقول لهم عيسى ان ربي

قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله ولم يذكر
 ذنباً أغضب نفسه اذهبوا الى غيري اذهبوا الى محمد بن ابي طالب فيقولون يا محمد انت رسول
 الله وخاتم النبيين وغفر الله لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر استشفع لنا الى
 ربك الا ترى ما نحن فيه الا ترى ما قد بلغنا فانطلقت فاقبت تحت العرش فاقع
 ساجدا لربي ثم يفتح الله تعالى علي ويظهرني من محامدك وحسن الثناء عليه
 شيئا لم يفتح لاحد قبلي ثم يقال يا محمد ارفع راسك وقل تسمع واشفع تشفع فاذن
 راسي فاقول يا رب امقي امتي فيقال يا محمد ادخل الجنة من امتك من احبنا
 عليه من الباب الايمن من ابواب الجنة وهم شركاء الناس فيما سوى ذلك من
 الابواب والذي نفس محمد بيده ان بين المصارعين من مصاريع الجنة لكاه
 بين مكة ومكة متفق عليه وقال ابن عباس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 انا اكرم الاولين والاخرين على الله ولا قصر رطاه الترمذي والدارمي وقال النسفي
 في العقائد وفضل الانبياء محمد صلى الله عليه وسلم انتهى وقال الامام النووي
 في شرح مسلم في كتاب الفضائل في هذا الحديث دليل على تفضيله صلى الله عليه وسلم
 وسلم على الخلق كلهم لان مذهب اهل السنة ان آدميين افضل من الملائكة
 فهو صلى الله عليه وسلم افضل لادميين وغيره انتهى قال القاضي في الشفاء
 في الباب الثالث من القسم الاول انا تقر من القرآن وصحيح الآثار واجماع
 ائمة كونه صلى الله عليه وسلم اكرم البشر افضل الانبياء عليهم السلام انتهى
 وقال الامام الزرقاني في شرح المواهب في النوع الاول من المقصد السادس
 قال الامام الرازي اجمعت الامة على ان بعض الانبياء افضل من بعض ان
 محمد صلى الله عليه وسلم افضل لكل انتهى وقال الزرقاني بعيد ذلك ومحمد صلى
 عليه وسلم افضل الانبياء والرسل نصا واجما انتهى كونه صلى الله عليه وسلم
 صاحب اختيار الدعوة لاجل الشفاعة يوم القيمة قال الله تعالى واستغفر لذنبك
 وللمؤمنين والمؤمنات قال القناري في شرح العقائد لنا قوله تعالى واستغفر

لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات انتهى وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا انا
يوم القيمة تاج الناس بعضهم في بعض فياتون ادم فيقولون اشفع الى ربك
فيقول لست لها ولكن عليكم يا ابراهيم فانه خليل الرحمن فياتون ابراهيم فيقول
لست لها ولكن عليكم بموسى فانه كلم الله فياتون موسى فيقول لست لها ولكن
عليكم بعيسى فانه روح الله وكلمته فياتون عيسى فيقول لست لها ولكن عليكم
بمحمد فياتوني فاقول انا لما فاستاذن علي ربي فيؤذني ويأمرني بحامد احمد
بها لا تحضر الان فاحمد بتلك الحامد واخر له ساجدا فيقال يا محمد ارفع
راسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فاقول يا رب امتي امتي فيقال انطلق
فاخرج من كان في مثقال شعيرة من ايمان فانطلق فاقول ثم اعود فاحمد بتلك
الحامد ثم اخر له ساجدا فيقال يا محمد ارفع راسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع
تشفع فاقول يا رب امتي امتي فيقال انطلق فاجعل من كان في قلبه مثقال ذرة
من ايمان فانطلق فاقول ثم اعود فاحمد بتلك الحامد ثم اخر له ساجدا
فيقال يا محمد ارفع راسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فاقول يا رب امتي
امتي فيقال انطلق فاجعل من كان في قلبه ادنى ادنى مثقال حبة خردلة
من ايمان فاجعل من النار فانطلق فادخل ثم اعود الرابعة فاحمد بتلك الحامد ثم
اخر له ساجدا فيقال يا محمد ارفع راسك وقل تسمع وسل تعطه واشفع تشفع فاقول
يا رب ائذن لي فحين قال لا اله الا الله قال ليس ذلك لك لكن عز وجل لي وكبريائي
وعظمتي لا اخرج من منها من قال لا اله الا الله المتفق عليه وقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم لكل نبي دعوة مستجابة فتجمل كل نبي دعوته وانى اختبات دعوتي لشفاعتي
الا فيوم القيمة فمى نائلة ان شاء الله تعالى من لا يشرك بالله شيئا واه مسلم
كونه صلى الله عليه وسلم حجتنا المشايخ من جميع الانبياء عليهم السلام قال الله تعالى اذ
اخذ الله ميثاق النبيين لما اتيكم من كتاب وحكمة ثم جاءكم رسول مصدق
لما معكم لتؤمنن به ولتنصرنه قال القاصي في الشفاء والقاصي في شرح الشفاء

قال المفسر اخذ الله الميثاق بالوحى الى الانبياء فلم يبعث نبيا الا ذكر له محمد وبعثه و
 اخذ ميثاقه ان ادركه ليوم من يقع النوبة للنبى صلى الله عليه وسلم بقوله حين راي عمرانه
 بنطرح صحيفه من التوراة لو كان موسى حيا لما وسعه الا اتباعى اى لا جعل الميثاق
 بذلك قال على بن ابي طالب رضى الله عنه كمارواه ابن جبر عنده قال وقوفنا كونه
 فى الحكم من فوعا لم يبعث الله نبيا من آدم من بعده الا اخذ عليه العهد فى محضر صلته
 عليه السلام لئن بعث وهو حي يوم من به ولي نصرته وياخذ العهد بذلك على قولي
 انتهى وقال القسطلانى فى المواهب اللدنية فى شرح المواهب عن على بن ابي طالب
 رضى الله عنه ما بعث الله نبيا من الانبياء الا اخذ عليه الميثاق لئن بعث محمد ليوم
 به ولي نصرته رواه ابن جبر وابن عساكر انتهى وقال البغوى فى تفسير المعالم والقاصى فى
 التفسير المظهر قال على بن ابي طالب رضى الله عنه لم يبعث الله آدم ومن بعده الا
 اخذ عليه الميثاق والعهد فى امر محمد صلى الله عليه وسلم اخذ العهد على قومه لئن بعث
 محمد وهم احياء لتؤمنن به ولتنصرنه انتهى فذلك التفسير المراد عن على بن ابي طالب
 قال على اخذ الميثاق من كل نبى من الانبياء بعد بعثته روى عن ابو موسى الاشعري
 انه قال لما خلق الله سبحانه وتعالى آدم عليه السلام قال لربا آدم فقال نعم يا رب قال من
 خلقتك فقال انت يا رب خلقتنى قال فمن ربك قال انت لا اله الا انت قال فاخذ عليك
 الميثاق بهذا قال نعم فخرج من ظهر آدم ذريرة فبدأ بالانبياء منهم وبدأ من الانبياء
 محمد صلى الله عليه وسلم فاخذ عليه العهد كما اخذ على آدم ثم اخذ العهد على الانبياء والرسل
 كذلك وان يومنا محمد صلى الله عليه وسلم وان ينصره ان ادركهم زمانه فالترموادك
 وشهد به بعضهم على بعض وشهد الله سبحانه وتعالى بذلك على جميعهم واخذ بعد
 ذلك العهد على سائر بني آدم ثم امر الله تعالى آدم فرفع راسه ونظر الى ذريرته فراوا
 والعلماء كالسج والكواكب كره وثيمة بن الفرات فى كتاب القصص كفى شرح الشفاء
 للقاص كونه صلى الله عليه وسلم حيا القرآن والمعجزة المسقرة قال الله تعالى وان
 كنتم فى ريب مما نزلنا على عبدنا فانوبسورة من مثله وادعوا شهداءكم من دون

الله اكنتم صدقين فان لم تفعلوا ولم تفعلوا فاقولوا النار التي قد قودها الناس والحجارة
 أعدت للكافرين وقال الله تعالى قل ان الله اجتمعت الانس والجن على ان ياتوا بمثل هذا
 القرآن لا ياتون بمثله ولو كان بعضهم لبعض ظهيرا وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ما من الاثني عشر نبيا الا وقد اعطى من الايات ما مثله من عليه اشهر انما كان الله اوتيت حيا
 اوحى الله اليه فارجوا ان يكون اكثرهم تابعا يوم القيمة متفق عليه وقال الامام الترمذي في شرح
 مسلم في كتاب الايمان تحت ذلك الحديث ومعجزة نبينا صلى الله عليه وسلم القرآن المستقر الى
 يوم القيمة انتهى وقال الامام محمد بن يوسف الشافعي في كتاب الشهرة في الشافعي اوتيت
 معجزة السماوية ان القرآن معجزة مستمرة الى يوم القيمة انتهى وقال الشافعي في شرح الدرر
 المختار قوله بعد القرآن لانه اعظم المعجزات على الاطلاق لانه معجزة مستمرة دائمة انتهى و
 قال شافعي في التفسير العزيز في تفسيره في كتاب النبوة رسول الله صلى الله عليه وسلم
 عليه السلام ثابت بالقرآن لانه معجزة مستمرة انتهى وقال الشيخ عبدالحق في ترجمة المشكوة
 تحت ذلك الحديث ليست معجزة كداده شهده ام كروحي كداده شهده است بسوى من يعنى
 قرآن عظيم كمعجزة عظيم است باقى ببقا وهو انتهى كونه صلى الله عليه وسلم نبيا حال كون آدم
 بين الروح والجسد قال ابوهريرة قالوا يا رسول الله متى وجبت لك النبوة قال وادم
 بين الروح والجسد رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح انتهى وقال مبيدة
 الضبي قلت يا رسول الله متى كنت نبيا قال وادم بين الروح والجسد رواه الامام
 احمد في البغداد في تاريخه وابو نعيم في الحلية وصححه الحاكم وقال العرياض بن سارية
 قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما راني عند الله فحاطم النبیین وان ادم لم يجد في طين
 رواه الامام احمد والبيهقي الحاكم وقال صحيح الاسناد كما في المواهب وهذه الاقوال
 تدل على الخصوصية مما لا يوجد في احد من الانبياء عليهم السلام قال الشيخ عبدالحق
 في ترجمة المشكوة تحت ذلك الحديث وانما يكون نبيا له ز سبق نبوت ان حضرت جبرائيل
 الرعيلم تقدير النبي است نبوت بعد انما اشاعل است واكر الفعل است ان خود ورويا خواهد بود
 هو انش است كمر او اظهار نبوت است صلى الله عليه وسلم نبيا است از وجود عنصرى و در ملائكة

وارواح النبي كونه صلى الله عليه وسلم أحب من الوالد والولد والناس جميعين قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا يوم من أحدكم حتى يكون أحب إليه من والده وولده والناس جميعين متفق عليه
كونه صلى الله عليه وسلم أكثر الأنبياء أمة يوم القيمة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا
أكثر الأنبياء تبعاً يوم القيمة ورواه مسلم وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أهل الجنة
عشرون مائة نصف ثمانون منها من هذه الأمة وأربعون من سائر الأمم رواه الترمذي
والدارمي البيهقي كونه صلى الله عليه وسلم حنا اللواء يوم القيمة قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم أنا سيد ولد آدم يوم القيمة ولا فخر فيما من بنى يومئذ آدم من سواه إلا تحت لواء
رواه الترمذي كونه صلى الله عليه وسلم إمام النبيين وصنا شفاعتهم يوم القيمة قال رسول
الله صلى الله عليه وسلم أنا قائد المرسلين ولا فخر وأنا خاتم النبيين ولا فخر وأنا أول شافع
ومشفع ولا فخر رواه الدارمي وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما إذا كان يوم القيمة
كنت إمام النبيين وخطيبهم وصنا شفاعتهم غير فخر رواه الترمذي كونه صلى الله عليه
وسلم أول من يكسب بعد إبراهيم عليه السلام يوم القيمة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
أنا أول الخلق يكسب يوم القيمة إبراهيم رواه البخاري في صحيحه في الجزء السابع
والعشرين وقال ابن مسعود قيل للنبي صلى الله عليه وسلم ما المقام المحمود قال ذلك يوم
ينزل الله على كرسيه ويحلبكم حفاة غرلاً فيكون أول من يكسب إبراهيم يقول الله
تعالى اكسول خليلي فيوتى بر يطين مضاوين من رباط الجنة ثم أكسى على أثره ثم أقوم
على عيسى الله تعالى مقاماً يعطى الأولون والآخرين رواه الدارمي ذكره في المشكاة
كونه صلى الله عليه وسلم أول من يشق عنه القبر قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا
سيد ولد آدم يوم القيمة وأول من يشق عنه القبر أول شافع وأول مشفع رواه
مسلم كونه صلى الله عليه وسلم أول شافع قال رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا أول
شافع وأول مشفع يوم القيمة رواه الترمذي كونه صلى الله عليه وسلم إمام أول مشفع قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم أنا قائد المرسلين ولا فخر وأنا خاتم النبيين ولا فخر وأنا أول
شافع ومشفع ولا فخر رواه الدارمي كونه صلى الله عليه وسلم أول شافع في الجنة قال رسول الله

صلى الله عليه وسلم انا اول شفيع في الجنة رواه مسلم كونه صلى الله عليه وسلم اولا من يفتح
 له باب الجنة وفتح له قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اول من يفتح باب الجنة رواه
 مسلم وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا في باب الجنة يوم القيمة فاستفتح فيقول
 الخازن من انت فاقول محمد فيقول بك امرت ان لا افتح لاحد قبلك رواه مسلم كونه
 صلى الله عليه وسلم وامتة اول من يجزي الصراط قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
 واضرب الصراط بين ظهري جهنم فاكون انا وامتي اول من يجزيها متفق عليه كونه صلى
 الله عليه وسلم اول الانبياء وآخرهم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كنت اول الانبياء
 في المخلوق وآخرهم في البعث رواه المغيرة وابو يعقوب وابن ابي حاتم وغيرهم قال جابر بن
 عبد الله قلت يا رسول الله يا ابي انت واحي اخبرني عن اول شيء خلقه الله تعالى قبل
 الاشياء قال يا جابر ان الله تعالى خلق قبل الاشياء نور نبيك من نوره ذكره
 في المواهب اللدنية كونه صلى الله عليه وسلم امته خير الامم قال الله تعالى كنتم خيرة
 اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنون بالله وقال الله تعالى
 وكذلك جعلناكم امة وسطا لتكونوا شهداء على الناس ويكون الرسول عليكم شهيدا
 وقال جابر بن حكيم عن ابيه عن جده انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في
 قوله تعالى كنتم خيرة اخرجت للناس قال فانتهم تقسمون بسبعين امة انتم خيرها واكرمها
 على الله تعالى رواه الترمذي وابن ماجه والدارمي كونه صلى الله عليه وسلم امته اول من
 يقضى لهم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نحن الاخرون من اهل الدنيا والاولون
 يوم القيمة المقضى لهم قبل الخلق رواه مسلم وغيره كونه صلى الله عليه وسلم امته اول
 من يدخل الجنة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نحن الاخرون والاولون يوم القيمة
 ونحن اول من يدخل الجنة رواه مسلم قال الامام النووي في شرح مسلم في كتاب الجمعة منه
 الاخرون في الزمان والوجود السابق بالفضل ودخول الجنة انتهى فمذهبا لخواص
 خواص رسول الله صلى الله عليه وسلم لما ثبتت تلك النصوص لا تحلو اما ان توجد في
 احد غيره صلى الله عليه وسلم بالفعل ولم توجد فلو كان القسم الاول فهو باطل تلك النصوص

الدالة على كونه خواص رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان القم الثاني قد دعوى التنازع
باطل لعدم الوجدان في غيره عليه الصلوة والسلام فقد ثبت بما ذكر من النصوص المذكورة
من آيات كلام الله واحاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم ان قوله اس صورت بين
الراصل وظل من تساوي محي دون يخرج نهي كونه انفسه لميت بوجه اصليت بمحي او
سكي انقي باطل وورد بتلك النصوص المذكورة من آيات الله واحاديث رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان ذلك قوله سويها ان زين نبي نبيكم فرما يا هو المراد بوقيتك
النصوص المذكورة من آيات كلام الله واحاديث رسول الله صلى الله عليه وسلم وبقول
تعالى انا اوحينا اليك كما اوحينا الى نوح والنبيين من بعده وقال الله تعالى انا ارسلناك
اليكم برسولا شاهدا عليكم كما ارسلنا الى فرعون رسولا وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لا تقضوني على اخواني المرسلين فالفهم بعثوا كما بعثت ذكره القارئ في شرح الشفاء فاذا
عرف ذلك فقد عرف ان تلك القول الحاد واصلا لانه انكار خواص رسول الله
صلى الله عليه وسلم الثابتة بالنصوص المذكورة من آيات كلام الله تعالى واحاديث
رسول الله صلى الله عليه وسلم انتهى كلام زيد - پس علماء دين کے نزدیک

و دون قول من سے کونسا قول حق و صحیح ہوگا
کونسا باطل و بیجا
بیجا تو جروا

جوابات علماء دینی

<p>ما قال زيد فهو حق والله الموفق كلام زيد صحيح بلا اشتباه وقول المخالف خطأ</p>	<p>ما قال زيد فهو حق والله الموفق كلام زيد صحيح بلا اشتباه وقول المخالف خطأ</p>	<p>ما قال زيد فهو حق والله الموفق كلام زيد صحيح بلا اشتباه وقول المخالف خطأ</p>
<p>والله الموفق والمعين</p>	<p>والله الموفق والمعين</p>	<p>والله الموفق والمعين</p>

ما قال زيد فهو الصحيح وما قال عمر فهو البقيع

بأول زعم فوفق موافق بالكتاب السنة

والله المستعان وعليه

التكاليف فقط

قول زید حق و قول

عظم مردود

فتمت عبد الحکیم
علم شریف قفا

زبدتہ جو اولاً لکھی ہوئی کتابِ سنی کے

من اور ولامل عمر کے غلط و طبعی وضعی فقط

حرره محمد افضل الدين عفا عنه -

مآقال رید فصوح ومآقال عمر وهوباطل والله الموفق والمعین

وخط علماء الكهنه

اقوال زید صبیح و معتبرین و اللہ اعلم حرره الراجی عفورہ القوی البواکسات محمد عبدالحی
تجاوز اللہ عن ذنبہ الخفی و الجلی۔

محمد عبدالرحمن
ابو الحسنات

مواہیر علماء رامپور

لا شك في ان معنى كونه خاتم النبيين صلى الله عليه وسلم اخر النبيين لانني بعد ان نبوة الانبياء
صلوات الله تعالى عليهم اجمعين بالذات بمعنى نفى الواسطة في العرض هذا الاشارة في تحقيق الواسطة
في النبوة فمن خالفه فقد خالف الحق العبد الراجم محمد ارشاد حسين عفي عنه

محمد عبد القادر

ومن خالفه فاقواله ضعيفه وبیاناته رکیکه

حرفه محمد عبدالقادر الواسي عفي عنه

عامة مال اليه عز و امر باطل لا ينبغي ان يصنف اليه مخالف لمصالحا

المفتي لا يليق الاعتماد عليه بل معنى كونه صلى الله عليه وسلم انبياءا وان كان

بعد ذلك القوة للأعيان ثابتة حقيقه بمعنى نفى
الواقعة في العرض والذراع والصوره وعلية ان كل ما

علاء الدین

مواہیر علماء بدلون وکبئی

واللہ الرحمن الرحیم

اقوال زید کے متعلق فقیر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے باطل و قبیح میں احادیث متواترہ اور اقوال صحابہ و تابعین کا نہ مفسرین و محدثین و فقہاء و حکماء سے ثابت ہو کر جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر نسبت ختم ہو گئی نہ ان پر نہ ان میں سے ایک کوئی نیا مبعوث نہ ہوا نہ ایک کے بعد مبعوث ہوا نہ امت تک اور قابل ہر واقعہ کسی نبی کی نبوت کا آپ کے زمانہ میں یا بعد ایک شخص کے بلکہ قابل ہر اجازت و امکان نبوت کسی شخص کا قطع نظر وقوع و وجوب کے ازمنہ ثلثہ میں مستلزم کفر و ایمان تو رہی ہے بعد تحقق معنی ختم نبوت کتاب ختم میں فرمایا جو وہ انکس کہ گوید بعد ازین نبی دیگر ہو یا بہت یا خواہ بود یا نخواستہ گوید کہ امکان و درو باشد کا قرآن بہت شرا وستی ایمان بخاتم انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم الی آخرہ اور تصدیق و غیر و کتاب عقیقہ سے بھی ایسا ہی ثابت ہے اور یہ مشہورہ و قاضی و حنفی و شافعی میں ہی تصریح ہو کر قول ہو کر نبوت کسی شخص کے بعد جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم و کفر جو یہیں مقام انفس کے کہ عمر کے سب مفسرین و محدثین و فقہاء و حکماء کو معنی آیت کریمہ و ناولہ و قاضی جلیل قرار دیا اور جلیلون کہ تجویز نبوت پر واسطے کسی شخص کے بعد جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کہ انکارہ کرنا ائمہ جو اثنی عشری کل اثنی عشر کہیں کہ حقیقہ کی تائید کو قطع نظر سے کہ وہ ارشاد جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں ہے اور حضرت ابن عباس سے ہی صحاح ستہ میں مرزی نہیں ہو بلکہ غیر صحاح میں صرف ایک راوی کی روایت سے منسوب ہے اور علماء کرام کو اسکی روایت میں اختلاف ہے بعض نے موضع نبی کہا بعض نے ضعیف بعض نے صحیح الاسناد و شاذ المتن لیکن بہر حال اوست وقوع نبوت کسی شخص کے بعد جناب خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی صراحت ثابت نہیں ہے اور صرف کاف سے مساوات و مشابہت فی الخصائص کی سبب ثابت نہیں ہو سکتی اور لفظ المرجان و روح البیان وغیرہ ثوابت ہو کر وہ اثر ماول ہو

۱۳۹۱
القلادۃ
الرسول قادری

اقوال محمدیہ کے باوجود کہ ہر اور اختلاف میں مانعہ مستلزم وقوع کفر و ضلال ہیں اللہ ہی فیہ راجع الی صراط مستقیم
قرآن مجید کا صوت اور قول قرآن کا باطل
بلا اذہاب حررہ عبد اللہ عبد الرسول وکبئی
ماہد فاروق
عبد الرسول
اقوال محمدیہ کے باوجود کہ ہر اور اختلاف میں مانعہ مستلزم وقوع کفر و ضلال ہیں اللہ ہی فیہ راجع الی صراط مستقیم
حررہ محمد تقی الدین بدایونی علیہ السلام
۱۳۸۸
نصیب الدین



Handwritten notes in Urdu script along the right margin, including phrases like 'مواہیر علماء بدلون وکبئی' and 'القلادۃ الرسول قادری'.

مصباح الظلام على رِدا اعداء الاسلام

المعروف

الكل سنت ديويند كاعر فان (كامل)

در طریقت سیر شریعت

حضرت علامہ شیخ محمد عبدالوہاب خان

شرف انتساب

فقیر اپنی اس تالیف ناچیز کو حضور پر نور مولیٰ الکریم فقیہ
العظیم فرید الدور ال قطب زماں وحید قرآن سیدی وسندی و مرشدی
مولانا الحاج آل رحمن مصطفیٰ رضا خاں المعروف مفتی اعظم ہند (رضی
اللہ تعالیٰ عنہ) کے نام نامی واسم گرامی سے منسوب کرتا ہے جن کی نگاہ
کرم نے بے شمار لوگوں کو قعر ضلالت و گمراہی سے نکال کر جادہ
مستقیم پر گامزن فرمایا جن کا فیضان کرم آج بھی جاری و ساری ہے اور
انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔

شاہا چہ عجب گر ہوا زند گدارا

WWW.NAFSEISLAM.COM

فقیر ابو الرضا عبد الوہاب خاں القادری الرضوی غفرلہ

تقریظ منیر

علامہ جلیل، ناصر ملت، حامی سنت، ناجی بدعت حضرت مولانا السید الشاہ تراب الحق

قادری صاحب دامت برکاتہم العالیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسٹر ندیم دیوبندی نے ایک کتابچہ ترتیب دیا جس کا نام ”ایمان اور نماز اہلسنت“ رکھا۔ مسٹر ندیم نامی شخص نے اپنی کتاب میں کوئی نئی بات تو نہیں کی ساری وہی پرانی کھسی پٹی باتیں ہیں جن کا جواب صد ہا مرتبہ دیا جا چکا ہے۔ البتہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ نوجوانوں کو گمراہ کرنے کا ایک نیا انداز اختیار کیا گیا ہے گویا نیا جال لائے پرانے شکاری۔ اس کتاب کے طبع ہونے پر عوام اہلسنت میں ایک بے چینی پائی جاتی تھی خصوصاً نوجوانوں کی طرف سے یہ مطالبہ بڑھتا گیا کہ اس کتاب کا جواب ضرور آنا چاہئے۔ میرے مخدوم و محترم فاضل اجل حضرت علامہ مولانا عبدالوہاب خاں صاحب مدظلہ العالی نے اس کا سیرہ اٹھایا اور اس کتاب کا رد تحریر فرمایا اس کتاب میں اٹھائے گئے تمام سوالات کے مسکت اور دندان شکن جوابات تحریر فرمائے۔ علامہ موصوف کے جوابات پڑھ کر مسٹر ندیم کو یقیناً سخت ندامت اٹھانی پڑے گی نیز جوابات کا انداز سرسری نہیں بلکہ نہایت نفیس تحقیق کے بعد حوالہ کتب تحریر کئے گئے ہیں جو علماء اہلسنت اور عوام اہلسنت کے لئے یکساں فائدہ مند ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے صدقے اس سعی جمیلہ کو قبول فرمائے اور علامہ موصوف کو صحت و تندرستی عطا فرمائے اور حضرت کا سایہ کرم ہم اہلسنت و جماعت پر دراز فرمائے۔

آمین ثم آمین بجاہ نبی الکریم علیہ وعلیٰ الہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

الفقیر سید شاہ تراب الحق قادری

12 اکتوبر 1992ء

بسم الله الرحمن الرحيم

مقدمہ

از : مولانا ندیم احمد قادری صاحب

ایم اے و فاضل دارالعلوم امجدیہ - کراچی

آج کے پر فتن دور میں جہاں ایک طرف اسلام دشمن طاقتیں عمارت اسلام کو منہدم کرنے کی کوششوں میں مشغول ہیں تو دوسری طرف نام نہاد مسلمان ناموس رسالت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) عظمت صحابہ (علیہم الرضوان) اور تقدس اولیائے کرام پر ریک حملے کر رہے ہیں اور کوئی اپنی پروفیسری کے زعم میں متفقہ مسائل پر قیاس آرائی کر کے دین میں رخنہ ڈال رہا ہے تو کوئی مفسر قرآن کہلانے والا ایسی مسلمہ شخصیت جسے عرب و عجم اپنا امام و پیشوا تسلیم کرتے ہیں ہدف تنقید بناتا اور اپنی لولی لنگڑی عقل پر اعتماد کرتے ہوئے تحقیقی میدان میں سبقت لے جانا چاہتا ہے۔ بہر حال یہ سب باتیں قرب قیامت کی نشاندہی کرتی ہیں۔ فتنوں کا ظہور ہر دور میں ہوتا رہا ہے کل بھی باطل اپنی تمام تر سروسامانی کے ساتھ حق سے بد سر پیکار تھا اور آج بھی ہے اور تا قیامت رہے گا۔

اس صورتحال کو دیکھتے ہوئے بعض قرآن و حدیث سے تابلہ لوگ کہا کرتے ہیں کہ اسلام میں اس قدر فرقے اور جماعتیں ہو گئیں کہ ہم کہاں جائیں کس کو اختیار کریں وغیرہ۔ اقول : سرکار دو عالم (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے تو پہلے ہی اس امر یقینی پر مطلع فرمایا ارشاد ہوا ”سننقرق امتی ثلاثا و سبعین فرقا کلہم فی النار الا واحدة“ یعنی میری امت میں تہتر (73) فرقے ہوں گے تمام کے تمام جہنم میں جائیں گے سوائے ایک کے۔ موجودہ ماحول کو پیش نظر رکھتے ہوئے جب ہم اس حدیث کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیث میں اسی وقت کی خبر دی گئی ہے کہ آئے دن نئے نئے اعتقادات سامنے آرہے ہیں

جن کا خیر القرون میں نام و نشان تک نہ تھا لہذا فرقوں کا ہونا ایک ایسی حقیقت ہے جسے جھٹلایا نہیں جاسکتا۔ رہا یہ سوال کہ ہم کہاں جائیں کس کو اختیار کریں کون حق پر اور کون باطل پر ہے۔ یہ یلوی اور دیومندی اختلاف کس نوعیت کا ہے تو اس بارے میں میں عرض کرتا ہوں کہ ہر خاص و عام اس حقیقت سے باخبر ہے کہ آخرت کی کامیابی (جنت میں جانے) کا انحصار ایمان پر موقوف ہے اور اصل اسلام و خلاصہ ایمان بنی ہاشم محمد عربی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) سے سچی محبت و الفت ہے اور اس بات کو شاعر مشرق ڈاکٹر محمد اقبال نے با حسن و خوبی جان لیا تھا جس کا اندازہ ان کے اس شعر سے ہوتا ہے۔

مغز قرآن، روح ایمان جان دیں

ہست حب رحمت للعلمین

فرماتے ہیں قرآن کا مغز ایمان کی روح اور دین کی جان تو صرف حب رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہی ہے جب یہ معلوم ہو گیا کہ ایمان نام ہے حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی محبت کا تو اب کہنا پڑے گا کہ کلید کامرانی آخرت جز حب رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے اور کچھ نہیں اور ہمارا یہ دعویٰ بلا دلیل نہیں بلکہ کتاب و سنت کا ایک ایک ورق گواہ ہے کہ جس نے اپنے قلب کو حب رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے منور و مزین کیا اسی کا ایمان ایمان ہے اور اس کے اعمال کو شرف قبولیت حاصل کیونکہ تاجدار مدینہ سرور قلب و سینہ (ﷺ) اور خست اسلام کی جڑ ہیں اور دیگر اعمال مثل شاخ و ٹہنیوں کے اور شاخ و ٹہنیوں کا یہ حال ہے کہ جب تک جڑ سے وابستہ ہیں ہری بھری اور پھول و پھل سے لدی ہوئی ہیں اور جوں ہی جڑ سے تعلق منقطع ہوا بے کار اور آگ میں ڈالنے کے قابل بعینہ یوں سمجھئے کہ جن سے دلوں میں حب رسول (ﷺ) نے گھر کر لیا اور ان کے اعمال کو حضور (ﷺ) کے دم قدم سے وابستگی ہے وہی اللہ (عز و جل) کی بارگاہ میں مقبول و منظور ہیں اور ایسوں ہی کے لئے فرمایا ”اولئک ہم خیر البریہ“ یعنی وہ مخلوق میں سب سے بہتر ہیں اور جن کے دل محبت رسول (ﷺ) سے خالی ہیں اور آپ (ﷺ) پر ایمان نہیں لائے ان کے لئے فرمایا

”عاملۃ ناصبۃ تصلی ناراً حامیہ“ یعنی عمل کریں اور مشقتیں بھریں اور بدلہ کیا ہوگا یہ کہ بھڑکتی آگ میں جائیں گے اور ایسوں ہی کے لئے فرمایا ”اولئک ہم شر البریہ“ یعنی وہ مخلوق میں سب سے بدتر ہیں۔ کیا آپ نہیں جانتے؟ مخلوق میں کتا و سور بھی داخل ہیں لہذا وہ ان چوپایوں سے بھی گئے گزرے ہیں مذکورہ تقریر سے واضح ہوا کہ اولیت حبِ مصطفیٰ (ﷺ) کو حاصل ہے اور اعمالِ ثانیوی ثئے ہے۔

اسی لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں۔

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں

اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

اور بخاری شریف کتاب الایمان میں ہے۔ رسول خدا (ﷺ) نے فرمایا ”والذی

نفسی بیدہ لایومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ“

”اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ تم میں سے

کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کو اس کے باپ اور اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔“

جب کہ اسی حدیث سے مصلادوسری حدیث میں والناس اجمعین کا اضافہ ہے

یعنی تم میں سے کوئی مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اسے تمام لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔

ایک اور حدیث میں فرمایا ”لایومن احدکم حتی اکون احب الیہ من

نفسہ“ یعنی تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کو کسی جان سے زیادہ محبوب نہ ہوں۔

اور اس کو کسی شاعر نے کیا خوب کہا۔

محمد ﷺ کی محبت دین حق کی شرط اول ہے

اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

ان تینوں مذکورہ بالا احادیث کا مفاد یہ ہے کہ سرکار (ﷺ) کی محبت ایمان ہے اور آپ (ﷺ) کی شان میں گستاخی کفر ہے اس تمہید کے بعد جب ہم دیوبندی مذہب کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ روئے زمین پر یہ واحد ایسا مذہب ہے کہ جس کی پوجا پر ستش کرتا ہے اسی کو عیسیٰ بتاتا ہے وگرنہ روئے زمین پر کوئی ایسا مذہب نہیں دیکھا گیا جو اپنے ہی معبود کو عیب لگائے لیکن وہابی جسے خدا کہتا ہے اسی کے لئے جھوٹ کو ممکن جانتا ہے اور جس کو رسول بتاتا ہے اسی کے علم کو چوپائے جانوروں سے تشبیہ دیتا ہے اور کبھی اعمال میں سبقت لے جاتا ہے اور کبھی بھائی بن کر برابری کا دعویٰ کرتا ہے اور کبھی چمار سے زیادہ ذلیل کہہ کر رہی سہی کسر پوری کر دیتا ہے۔

تو دوستو! ابھی آپ نے خود فیصلہ کیا تھا کہ رسول کریم (ﷺ) کی شان میں گستاخی کفر ہے تو خدا لگتی کہیے گا کہ رسول کریم (ﷺ) کے علم کو جانوروں سے تشبیہ دینا، چمار سے زیادہ ذلیل بتانا، کبھی برابری اور کبھی بڑھ جانا کیا گستاخی نہیں؟ اور یقیناً ہے تو بتائیے ایسے عقائد رکھنے والے مسلمان ہو سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

اسی لئے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان فاضل بریلوی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں۔

ذکر رو کے فضل کاٹے نقص کا جویاں رہے

پھر کہے مردک کے ہوں امت رسول اللہ ﷺ کی

دوستو! یہی وہ ٹولہ ہے جو ”یار رسول اللہ“ (ﷺ) کے نعرے پر فساد پھیلاتا ہے اور کبھی صلوٰۃ و سلام پڑھنے پر قتل و غارت گری کرتا ہے اور کبھی بزرگان دین کے مزارات مقدسہ کی حاضری دینے والوں پر آستین چڑھاتا اور نذر و نیاز کرنے والوں کو آنکھیں دکھاتا ہے اور آئے دن اپنی تحریر و تقریر کے ذریعے مسلمانوں کو بات بات پر مشرک اور بدعتی بتاتا ہے اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت الشاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں۔

شرک کی تسبیح ان کا وظیفہ
 شرک ہی جیتے جپاتے یہ ہیں
 شرک ہے ان کی بڑھتی دولت
 چھروں شرک لٹاتے یہ ہیں

گذشتہ دنوں گروہ وہابیہ کے ایک قاری صاحب ندیم دیوبندی کی کتاب ”ایمان و نماز اہلسنت“ نظر سے گزری۔ گروہ وہابیہ کا یہ قاری میدان تصنیف و تالیف میں قلم اٹھائے آگے بڑھا لیکن بے چارہ قرآن و حدیث اور معمول سلف سے ٹلبد۔ نفس کا پرستار حسد و بغض، کینہ و کدورت اور عداوت و نفرت اہلسنت (بریلوی) میں اس قدر آگے بڑھا ہوا کہ جب لکھنے بیٹھا تو اسے کتاب کے شروع میں تسمیہ (بسم اللہ شریف) لکھنے تک کا ہوش نہ رہا کیونکہ اس کا منشاء تو اپنی اس تالیف سے مسلمانوں کو مشرک و بدعتی بنانا تھا لہذا اس نے خوب اپنے دل کا بخار نکالا اور منہ میں جو آیا بکا لہذا ضرورت اس امر کی تھی کہ کوئی عاشق رسول (ﷺ) سُنّت کا درد رکھنے والا اس بے باک کے منہ میں لگام دے لہذا جب لوگ سیدی مرشد من پیر طریقت رہبر شریعت خلیفہ مفتی اعظم عالم اسلام حضرت علامہ مولانا عبدالوہاب خاں صاحب قادری رضوی مصطفوی دامت برکاتہم العالیہ کی بارگاہ میں مُصر ہوئے تو آپ نے باوجود علالت شدیدہ کے دو چار دن میں ہی ”مصبح الظلام علی رد اعداء الاسلام“ (المعروف) ”اہلسنت دیوبند کا عرفان“ کی صورت میں ایک رسالہ تحریر فرما کر وہابیہ دیوبندیہ کے کید و مکر کو واضح فرمایا اور عقائد اہلسنت کی محافظت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ حضرت کا سایہ ہم پر تادیر قائم رکھے اور ان ایمان کے ڈاکوؤں سے تمام مسلمانوں کو محفوظ و مامون فرمائے۔

(آمین جہاں سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

سگ بارگاہ رضا
 ندیم احمد قادری

بسم الله الرحمن الرحيم
نحمده و نصلى و نسلم على رسوله الكريم

پیش لفظ

عزیز دوستو! پیارے بھائی! قیامت قریب سے قریب تر ہوتی جا رہی ہے۔ نئے نئے فتنے طرح طرح کے فرقے حشرات الارض کی مانند پھیلنے جا رہے ہیں۔ مسلمانوں کو قریب دینے کی خاطر اسلامی لباس میں ملبوس بفحوائے ذیاب فی ثیاب (کپڑوں میں بھیزے) اسلام اور سنت کے نام پر مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ وہ مبارک زمانہ جس کے بارے میں سرکارِ ابدِ قرار (ﷺ) نے ارشاد فرمایا ”خیر القرون قرنی“ سب زمانوں میں بہتر میرا زمانہ ہے اس زمانے میں بھی منافق مسلمانوں کو قریب دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن الناس من يقول امنا بالله وباليوم الآخر وما هم بمؤمنين۔ يخدعون الله والذين امنوا وما يخدعون الا انفسهم وما يشعرون اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم اللہ اور پچھلے دن پر ایمان لائے اور وہ ایمان والے نہیں قریب دینا چاہتے ہیں اللہ اور ایمان والوں کو اور حقیقت میں قریب نہیں دیتے مگر اپنی جانوں کو اور انہیں شعور نہیں، پھر انکی علامت اس طرح بیان فرمائی واذا لقوا الذين امنوا قالوا امنا واذا خلوا الى شيطينهم قالوا انا معكم انما نحن مستهزون ”اور جب ایمان والوں سے ملیں تو کہیں ہم ایمان لائے اور جب اپنے شیطانوں کے پاس اکیلے ہوں تو کہیں ہم تمہارے ساتھ ہیں ہم تو یونہی ہنسی کرتے تھے۔“

اس زمانہ برکت نشان کے بعد جتنا بعد (دوری) ہوتا گیا فتنے جنم لیتے رہے گمراہی اور بے دینی بڑھتی گئی۔ نئے نئے فرقے پیدا ہوتے گئے ان ہی فرقوں میں سے ایک فرقہ وہابیہ بھی ہے جو مختلف چولوں میں نظر آ رہا ہے۔ ان میں غیر مقلد جو اپنے کو اہلحدیث کہتے اور تقلید آئمہ کو شرک ٹھہراتے اور مسلمانوں کو مشرک سمجھتے ہیں ان میں بھی متعدد پارٹیاں ہیں دیکھو

کتاب مستطاب ”تقلید آئمہ ملت جواب اصلی اہلسنت“ اور ان ہی وہابیہ میں مقلد بھی ہیں جو اپنے کو سنی اور حنفی بتاتے اور مسلمانوں پر شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں ان میں بھی متعدد گروہ ہیں مثلاً دیوبندی، تبلیغی، مودودی اور سواد اعظم اہلسنت وغیرہم۔ تقریباً ڈھائی تین سو سال پہلے متحدہ ہندوستان (پاک و ہند) میں وہابیت دیوبندیت نام کی کوئی چیز نہ تھی اور نہ ہی غیر مقلد اہلحدیث کا نشان ملتا تھا۔ مولوی اسماعیل دہلوی اور ان کے رفقاء نے انگریزوں کی سرپرستی میں وہابیت کو پروان چڑھایا اور مسلمانوں کو سکھوں سے جہاد کرنے کا فریب دے کر سید صاحب (مولوی اسماعیل کے پیر) نے پہلا جہاد حاکم یا غستان یار محمد خان سے کیا۔ ملاحظہ ہو ارواح ثلاثہ مصدقہ مولوی اشرف علی اور تذکرۃ الرشید مولوی عاشق الہی میرٹھی، آج ہر شہر و قصبہ اور دیہات میں وہابیہ غیر مقلد اہلحدیث اور مقلد دیوبندی تبلیغی مودودی وغیرہ کی یلغار ہے ہر جگہ بستر اٹھائے کتابیں بغل میں دبائے پھرتے اور مسلمانوں کو گمراہی کی جانب دعوت دیتے وہابی بنانے کے درپے ہیں اور مومنین ہی نہیں بلکہ سلف صالحین کو مشرک و گمراہ بتاتے ہیں آپ استنبجے کے لئے اگر ڈھیلا تلاش کریں گے تو بدقت تلاش بیدار کے بعد ہی ملے گا مگر مسجد کی امامت کے لئے وہابی دیوبندی وغیرہ کی تلاش میں کوئی دقت نہیں ہوگی۔ ایک مانگو گے تین وہابی ملیں گے یہ گمراہی کے ثمرات ہیں فسق و فجور، گمراہی اور بے دینی دن بدن بڑھ رہی ہے اور دینداری اور نیک کرداری کم سے کم تر نظر آتی ہے اور متقی اور پرہیزگار خال خال پائے جاتے ہیں یہ اس بات کی بین دلیل ہے کہ یہ سارے جدید فرقے جن کی آج کثرت ہے سب گمراہی کے دھندے ہیں مسلمانوں کو گمراہی کی طرف بلانے اور وہابی بنانے والے جال ہیں ان فرقوں کا ہر سپاہی عزازیل کا لشکری ہے اور اپنے آقائے نعمت مسٹر عزازیل کی نمک خواری کا حق ادا کر رہا ہے ان کی معروف نشانی محبوبان خدا کی شان میں گستاخی کرنا ہے۔ عرس نوری رضوی کے موقع پر حال ہی میں لائنڈھی جانے کا اتفاق ہوا تو احباب نے ایک کتابچہ ”ایمان و نماز اہل سنت“ پیش فرماتے ہوئے طالب جواب ہوئے۔ کتاب ہذا کے مؤلف مسرندیم دیوبندی ہیں، پیش لفظ میں تالیف کتاب کی غرض و غایت یوں

بیان فرماتے ہیں :

”جہاں ناظرہ اور حفظ کو ہی تعلیم کی انتہاء سمجھ لیا جاتا ہے اور ماں باپ اسی کو ہمتی سمجھتے ہیں جب کہ بد قسمتی سے ان میں سنت و بدعت، توحید و شرک میں امتیاز کرنے کی صلاحیت ہی نہیں ہوتی بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ ان فارغ الذہن نو نہالوں کو عقیدہ اہلسنت کا صحیح علم ہی نہیں ہوتا اس لئے وہ عام جہالت کی تاریکی کو ہی نور سمجھ لینے پر مجبور ہوتے ہیں۔

ص لٹیروں نے جنگل میں شمع جلا دی

مسافر یہ سمجھا کہ منزل یہی ہے

اس لحاظ سے یہ بچے قابل رحم ہوتے ہیں ان کو عقائد و اعمال کی خاص اور مختصر تعلیم دینا دینی فریضہ اور وقت کا تقاضا ہے تاکہ وہ بدعات رسومات کے جنگل میں نہ بھٹکیں۔“ (صفحہ ۳۲)

مؤلف کی یہ عبارت غمازی کر رہی ہے کہ والدین کی اکثریت مذہب مہذب اہل سنت کے عقائد کی حامل ہے جن عقائد کو یہ شرک و بدعت سے تعبیر کرتے ہیں خود مؤلف مسٹر ندیم دیوبندی کے شجرہ نسب کا محاسبہ کیجئے تو ممکن ہے کہ ان کے والدین ان ہی عقائد کے حامل ہوں جن کو یہ بدعت و شرک ٹھہراتے ہیں۔ بالفرض والدین نہ سہی تو دادا پر دادا لکڑ دادا کی جانب رجوع کریں تو یقیناً انہیں عقائد اہلسنت ہی کے حامل پائیں گے۔ پھر یہ سلسلہ طویل ان کے جد اعلیٰ تک ان ہی عقائد کا حامل ہو گا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ مسٹر ندیم دیوبندی کی پیدائش کا ہمتی ہی ایسے لوگوں پر ہے جو سارے بدعتی اور مشرک تھے۔

فقیر سراپا تقصیر نے باوجود اپنی بے بضاعتی اور عدم الفرصتی کے احباب کے حکم پر اپنی گردن تسلیم جھکا دی۔ اللہ عزیز و غفار اپنے پیارے حبیب احمد مختار (رحمۃ اللہ علیہ) کے صدقے میں احقاق حق اور ابطال باطل کی توفیق عطا فرمائے۔ اس عجالہ کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور

منارہ نور ہدایت بنائے اور مسلمانوں کو حق و باطل میں امتیاز کرنے کی صلاحیت عطا فرمائے
آمین یا رب العلمین۔

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم وصلى اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ و نور
عرشہ سیدنا و مولانا محمد وآلہ واصحابہ و بارک وسلم ابدًا ابدًا۔

فقیر ابو الرضا عبد الوہاب خاں الفادری (الرضوی) غفرلہ



بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الواحد القهار۔ القوى العزيز المنتقم الجبار المتعالی۔ بصفات
الکمال والجلال المنزه عن قول اهل الکفر والطغیان والضلال والذى ليس
له ضدو لانه ولا مثال۔ ثم الصلوة والسلام على افضل العلمین خاتم الانبیاء
والمرسلین رحمة للعلمین سیدنا و سندننا و مولانا محمد واله واصحابه
اجمعین اما بعد!

عزیز دوستو! اور پیارے بھو! مسٹر ندیم دیوبندی نے اپنی کتاب کا نام ”ایمان و نماز
اہلسنت“ رکھا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ عقائد اہلسنت جن کو ایمان سے تعبیر کرتے ہیں
کیا ہیں اور ان کی نماز کیا ہے مگر اس سے قبل یہ معلوم کرنے کی سخت ضرورت ہے کہ مؤلف
کی مراد اہل سنت سے کیا ہے چنانچہ کتاب کا مؤلف اس کی تشریح اس طرح کرتا ہے۔

”پیارے بھو! آپ کو علم تو ہو گیا کہ دیوبند انڈیا کا ایک شہر ہے وہاں دنیا کی سب
سے بڑی یونیورسٹی ہے اس یونیورسٹی کے پڑھے ہوئے علمائے کرام اولیائے کرام اور ان کے
ماننے والوں کو اہلسنت حنفی دیوبندی کہا جاتا ہے۔“ (کتاب ”ایمان و نماز اہلسنت“ صفحہ 59)

اس عبارت سے یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ اہلسنت دیوبند دارالعلوم دیوبند
سے پیدا ہوئے اس سے پہلے ان کا کوئی وجود نہ تھا۔ اب یہ معلوم کرنا نہایت ضروری ہو گیا کہ
یہ کون سا فرقہ ہے اور ان کے عقائد کیا ہیں۔

اہلسنت دیوبند کی تعریف

عزیزان امت نو نہالان ملت! اب تو آپ نے سمجھ لیا ہو گا کہ اہلسنت سے مراد
اہلسنت دیوبند ہیں۔ مسٹر ندیم دیوبندی جس کی وضاحت اس طرح فرماتے ہیں کہ دارالعلوم
دیوبند کے علمائے کرام اولیائے کرام اور ان کے ماننے والوں کو اہلسنت حنفی دیوبندی کہا جاتا
ہے اس کا حاصل یہ ہوا کہ دارالعلوم دیوبند کے علماء اور اولیاء کے ماننے والوں یعنی ان کے
عقائد پر ایمان لانے والوں کو اہل سنت دیوبند کہا جاتا ہے یہاں سے اس فرقے کی ابتداء ہوتی

ہے اس سے پہلے اہلسنت دیوبند نام کی کوئی چیز نہ تھی اب یہ بات لازم آتی ہے کہ ان علماء دیوبند اور اولیائے دیوبند کے عقائد کیا ہیں اگر عقائد وہی ہیں جو علماء اہلسنت سلف صالحین سے چلے آرہے ہیں تو علامت امتیاز بے سود پس یہ علامت امتیاز ہی اعلان کر رہی ہے کہ ان کے عقائد سلف صالحین کے خلاف و جدا ہیں جیسے گھی تھااب آ گیا ڈالڈا گھی تو دونوں میں فرق ہے۔

دیوبند کے اولیائے کاملین اور بزرگان دین

عزیزان امت و نونہالان ملت! دیوبند کے اولیاء اور بزرگان دین کے اسماء گرامی ملاحظہ فرمائیں۔ پھر ان کے عقائد و ایمان پر نظر فرمائیں تو ان کے دین و مذہب کا حال واضح ہو جائے گا۔ مسٹر ندیم دیوبندی زیر عنوان ”(دیوبند کے) اولیائے کرام اور بزرگان دین“ رقمطراز ہیں: ”ہم چند خاص بزرگوں کے بابرکت نام ذکر کرتے ہیں ان کو اچھی طرح یاد کر لو:

- ۱۔ پیر کامل حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی
- ۲۔ مولانا قاسم نانوتوی دیوبند یونیورسٹی کے بانی پر نسل تھے
- ۳۔ شیخ کامل حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی
- ۴۔ جنگ آزادی کے ہیرو شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی
- ۵۔ پیران پیر حضرت مولانا اشرف علی تھانوی
- ۶۔ قطب الاقطاب حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی دیوبند یونیورسٹی کے بڑے شیخ الحدیث

۷۔ شیخ التفسیر مولانا شبیر احمد عثمانی

۸۔ بے مثال خطیب سید عطاء اللہ شاہ بخاری

۹۔ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف ہوری

۱۰۔ امام المتکلمین حضرت مولانا محمد علی جالندھری

۱۱۔ مفتی اعظم اور عظیم سیاستدان شیخ الحدیث مولانا مفتی محمود پاکستان میں ان سے بڑا مفتی اور سیاستدان پیدا نہیں ہوا۔

۱۲۔ شیخ القرآن والحدیث مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی

۱۳۔ حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی مشہور خطیب تھے

۱۴۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب

۱۵۔ پیر طریقت حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارضی یہ پیران پیر کے خلیفہ تھے

بچوں! یہ تمام بزرگ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں ان سب کے لئے ایصال

ثواب کیا کریں۔“ (ایمان و نماز اہلسنت، صفحہ 60, 61, 62)

عزیزان ملت یہ ہے متاع ولایت اور بزرگان جماعت دیوبند کے اسماء گرامی جن پر

ایمان لانے والوں اور پیروی کرنے والوں کو اہلسنت دیوبند کہا جاتا ہے۔

ایک شبہ اور اس کا ازالہ

اگر کسی کے ذہن میں یہ بات پیدا ہو کہ مسٹر ندیم دیوبندی نے تو یہ کہا کہ دیوبند

یونیورسٹی کے پڑھے ہوئے علمائے کرام، اولیائے کرام اور ان کے ماننے والوں کو اہلسنت حنفی

دیوبندی کہا جاتا ہے۔ آپ نے ایمان لانے اور پیروی کرنے والوں کو اہلسنت دیوبند لکھا۔

اے عزیز! ماننے کا مطلب ہی ایمان لانا ہے چنانچہ ملاحظہ فرمائیں سورہ بقرہ کے

آخری رکوع میں آیت کریمہ ”امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل

امن باللہ والملئکة وکتبه ورسله“ کا ترجمہ مسٹر ندیم دیوبندی کے شیخ الہند مولوی

محمود الحسن دیوبندی اس طرح کرتے ہیں: ”مان لیا رسول نے جو کچھ اتر اس پر اس کے رب

کی طرف سے اور مسلمانوں نے بھی سب نے مانا اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی

کتاہوں کو اور اس کے رسولوں کو۔“

دیکھا آپ نے ندیم صاحب کے شیخ الہند نے ایمان لانے کا مطلب ماننا یعنی مان لیا

اور مانا ہی کیا ہے۔ شاہ دلی اللہ محدث دہلوی کے صاحبزادے شاہ عبدالقادر صاحب محدث

دہلوی اس آیت کے تحت موضح القرآن میں فرماتے ہیں ”یہود و نصاریٰ کی طرح نہیں کہ کسی پیغمبر کو مانا اور کسی پیغمبر کو نہ مانا۔“ اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ اولیائے دیوبند مذکورہ اور علماء دیوبند مسطورہ پر ایمان لانے والے اور ان کی پیروی کرنے والوں کو اہلسنت دیوبند کہا جاتا ہے اور جو ان کو نہ مانے یا ان کے عقیدے کے خلاف عقیدہ رکھے وہ اہلسنت دیوبند ہرگز نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ یہ ثابت ہوا کہ یہ فرقہ بدعتی فرقہ (جو نیا پیدا کیا گیا) ہے۔

دیوبند کے اولیائے کاملین اور بزرگان دین

مسٹر ندیم دیوبندی نے دیوبند کی متاع دین خصوصاً اہلسنت دیوبند کے عمائدین کی فہرست دے کر پچوں کو یاد کرنے کی تاکید فرمائی۔ ان پر خامہ فرسائی کی جائے تو ایک ضخیم کتاب بن جائے۔ یہ مختصر عجلہ اس کا متحمل نہیں ہم صرف چند نظائر پر ہی اکتفا کرتے ہیں جس سے دیوبندی مذہب کی حقیقت واضح ہو جاتی ہے۔ ساری زندگی کے اعمال کا جائزہ امر و شوار اور محض بیکار ہے جس طرح ایک شخص رات دن اللہ عزوجل کی عبادت کرے اللہ تعالیٰ کے لئے لاکھوں سجدے کرنے کے باوجود اگر ایک سجدہ مہاد یو کو کرے تو مہاد یو کو سجدہ کرتے ہی وہ کافر خارج از اسلام ہو جائے گا اس کی ساری عبادت و ریاضت بیکار اس کو کفر سے نہ بچا سکے گی۔ ابلیس لعین کا حال قرآن کریم میں مذکور باوجودیکہ اس نے لاکھوں برس اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت کی یہاں تک کہ فرشتوں کا استاد ہو گیا مگر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم کے انکار نے اس کو مردود کر دیا اسی طرح کسی کے عقائد و اعمال میں ایک بات بھی عقائد اسلام کے خلاف پائی جائے گی وہی اسلام سے خارج کرنے کے لئے کافی ہے اسی اصول کے تحت ہم دیوبند کے اولیاء و عمائدین کو دیکھیں گے کہ وہ کون سے دین کی اشاعت میں سرگرم عمل ہیں۔

شیخ الاسلام دیوبند مولوی محمد قاسم نانوتوی و ختم نبوت

دارالعلوم دیوبند کے بانی اور پرنسپل ارشاد فرماتے ہیں :

”اول معنی خاتم النبیین معلوم کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ

وقت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں تو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا خاتم ہونا بایں معنی کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخر نبی ہیں مگر اہل فہم پر روشن ہو گا کہ تقدم و تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں ولكن رسول اللہ و خاتم النبیین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔“
(تخذیر الناس، صفحہ 2، 3 ماہنامہ خالد دیوبند ربیع الاول 53ھ)

دیوبندی عقیدہ

اول : اس سے معلوم ہوا کہ خاتم النبیین کا مطلب آخری نبی نہیں۔
دوم : حضور (ﷺ) کو آخری نبی سمجھنا عوام کا خیال ہے۔
سوم : آخری نبی ہونے میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔
حضور (ﷺ) کے بعد نیابتی پیدا ہونا خاتم النبیین کے خلاف نہیں
دیوبند کے شیخ اسلام مولوی محمد قاسم نانوتوی فرماتے ہیں :
”بالفرض بعد زمانہ نبی (ﷺ) کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔“

(تخذیر الناس، صفحہ 32 ماہنامہ خالد دیوبند بابت ماہ جمادی الثانی 58ھ صفحہ 40)

دیوبندی عقیدہ

حضور (ﷺ) کے بعد نبی کا پیدا ہونا ممکن ہے محال نہیں۔
امام اعظم ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور ختم نبوت
”خیر الحسان“ میں ہے کہ آپ کے زمانے میں ایک شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا اور
کہا کہ مجھ کو مہلت دو کہ میں تمہارے سامنے کوئی معجزہ پیش کروں تو آپ (رضی اللہ تعالیٰ
عنہ) نے فرمایا جس نے اس سے کوئی علامت طلب کی وہ بھی کافر ہوا۔ اس لئے کہ وہ رسول

(ﷺ) کے قول لانی بعدی کا جھٹلانے والا ہے۔

(ماہنامہ نور الاسلام ستمبر، اکتوبر 1958ء صفحہ 98)

عقیدہ دیوبندی

بانی دارالعلوم دیوبند بعد زمانہ نبوی (ﷺ) کے کوئی نبی پیدا ہونے کو آیت خاتم النبیین کے خلاف نہیں مانتے۔

نبی امت سے علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں

دارالعلوم دیوبند کے بانی اور پرنسپل مولوی محمد قاسم نانوتوی فرماتے ہیں:

”انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا ”عمل“ اس میں بسا اوقات امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔“ (تخذیر الناس صفحہ 4)

دیوبندی عقیدہ

(۱) انبیاء امت سے علم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔

(۲) امتی عمل میں نبی سے بڑھ جاتے ہیں۔

دیوبند کے شیخ کامل مولوی رشید احمد گنگوہی

دیوبندیوں کے امام ربانی رشید احمد گنگوہی اور مولوی خلیل احمد صاحب دونوں

بالا اتفاق لکھتے ہیں:

”شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر عالم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلادلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص (قرآن و حدیث) سے ثابت ہوئی فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک

ثابت کرتا ہے۔

(برائین قاطعہ، صفحہ 51، کتب خانہ امدادیہ دیوبند)

مولوی محمد قاسم نانوتوی نے نبی کو علم میں امت سے ممتاز ٹھہرایا اور جناب رشید احمد صاحب نے علم میں شیطان کو بڑھایا بلکہ شیطان کے لئے علم نص (قرآن و حدیث) سے ثابت فرمایا اور حضور (ﷺ) کے لئے ثابت کرنا شرک ٹھہرایا۔

دیوبندی عقیدہ

شیطان کے لئے علم محیط زمین نص سے ثابت، حضور (ﷺ) کے لئے علم محیط زمین ثابت کرنا شرک اور شرک کا مطلب ہے دوسرا خدا تجویز کرنا چنانچہ دیوبندیوں کے خداؤں میں شیطان اور ملک الموت بھی شامل ہیں۔

حضور (ﷺ) کے استاد علماء دیوبند ہیں

مولوی رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد صاحب بالاتفاق فرماتے ہیں کہ :
”ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔“ (برائین قاطعہ، صفحہ 26)

دیوبندی عقیدہ

جو کسی کو کوئی علم سکھا دے وہ استاد ہے اور حضور (ﷺ) نے اردو علماء مدرسہ

دیوبند سے سیکھی لہذا حضور (ﷺ) علماء دیوبند کے شاگرد ہیں۔ (معاذ اللہ)

نوٹ : حضور (ﷺ) پر شیطان کے علم کو ترجیح دینے پر یہ گمان ہو سکتا تھا کہ بانی دارالعلوم نے تو امتی سے علم میں نبی کو ممتاز مانا ہے مگر یہاں علماء دارالعلوم دیوبند سے اردو سیکھی تو جو علم معاذ اللہ آپ کو نہ تھا علماء دیوبند نے سکھایا علماء دیوبند کو امتی مانیں تو بات نہیں

بنتی اس لئے نبی ہی ماننا پڑے گا کہ بات تو بن جائے اور حضور (ﷺ) کو معاذ اللہ امتی کہ نبی امتی سے علم میں ممتاز ہوتا ہے۔

اولیائے دیوبند اور انگریزوں سے جہاد کی حقیقت

مسٹر ندیم دیوبندی رقمطراز ہیں :

”اس یونیورسٹی (دارالعلوم دیوبند) کے بانی حضرت مولانا قاسم نانوتوی اور ان کے ساتھی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور ان کے شیخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی میدان جہاد میں آئے اور انگریز پادریوں سے مقابلہ کیا اور مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کی۔

پحو! حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی صرف بہت بڑے عالم اور صاحب کرامت بزرگ ہی نہیں تھے بلکہ مجاہد اور سپہ سالار فوج بھی تھے، انہوں نے دیوبند کے محاذ جنگ پر انگریزوں سے جنگ بھی کی اور کئی جگہوں پر انگریز فوجوں کو شکست بھی دی۔“

(ایمان و نماز المسنت، صفحہ 57)

پیارے پحو! یہ تھے مسٹر ندیم دیوبندی اب مولوی عاشق الہی میرٹھی جو خلیفہ مجاز ہیں امام ربانی دیوبند مولوی رشید احمد گنگوہی کے وہ مسلمانوں کی جنگ آزادی کا ایک واقعہ اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

”اس گھبراہٹ کے زمانے میں جبکہ عام لوگ بند کواڑوں گھر میں بیٹھے ہوئے کانپتے تھے حضرت امام ربانی (رشید احمد گنگوہی) اور نیز دیگر حضرات اپنے کاروبار نہایت ہی اطمینان کے ساتھ انجام دیتے اور جس شغل میں اس سے قبل مصروف تھے بدستور ان کاموں میں مشغول رہتے تھے کبھی ذرہ بھر اضطراب نہیں پیدا ہوا اور کسی وقت جبہ برد تشویش لاحق نہیں ہوئی آپ کو اور آپ کے مختصر مجمع کو جب کسی ضرورت کے لئے شامی کرانہ یا مظفر نگر جانے کی ضرورت ہوئی غایت درجہ سکون و وقار کے ساتھ گئے اور طمانیت قلبی کے ساتھ واپس ہوئے ان ایام میں آپ کو ان مفسدوں (مجاہدین اسلام) سے مقابلہ بھی کرنا پڑا جو غول

کے غول پھرتے تھے۔ حفاظت جان کے لئے تلوار البتہ پاس رکھتے تھے اور گولیوں کی بو چھاڑ میں بھادر شیر کی طرح چلے آتے تھے ایک مرتبہ ایسا بھی اتفاق ہوا کہ حضرت امام ربانی (رشید احمد گنگوہی) اپنے رفیق جانی مولانا قاسم العلوم (قاسم نانوتوی) اور طبیب روحانی حاجی (امداد اللہ) صاحب نیز حافظ ضامن صاحب کے ہمراہ تھے کہ بندو قچیوں (مجاہدین اسلام) سے مقابلہ ہو گیا۔ یہ نبرد آزما دلیر جتھا اپنی سرکار (انگریز) کے مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگنے یا ہٹ جانے والا نہ تھا اس لئے اٹل پہاڑ کی طرح ہڈا جما کر ڈٹ گیا اور سرکار (انگریز) پر جان نثاری کے لئے تیار ہو گیا۔ اللہ رے شجاعت جو ان مردی کہ جس ہولناک منظر سے شیر کا پتہ پانی اور بھادر سے بھادر کا زہرہ آب ہو جائے وہاں چند فقیر ہاتھوں میں تلواریں لئے جم غفیر بندو قچیوں (مجاہدین اسلام) کے سامنے ایسے جھے رہے گویا زمین نے پاؤں پکڑ لئے ہیں چنانچہ آپ پرفیریں ہوئیں اور حضرت حافظ ضامن صاحب زیر ناف گولی کھا کر شہید بھی ہوئے۔“

(تذکرۃ الرشید، جلد اول، صفحہ 74-75)

دیوبندی عقیدہ

(۱) جہاد مسلمانوں سے ہوتا ہے کافر سے ہرگز نہیں کیونکہ کافران کے سرکار ہیں اور مسلمان ان کے نزدیک مشرک ہیں۔

(۲) کفار انگریزوں کی حمایت میں جان نثار کرنے والا شہید ہوتا ہے۔

غور طلب یہ امر ہے کہ مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں کہ انگریزوں سے جنگ کی اور مولوی عاشق الہی خلیفہ مولوی رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں اپنی سرکار کے مخالف باغیوں کے سامنے سے بھاگنے یا ہٹ جانے والا نہ تھا۔ اس لئے اٹل پہاڑ کی طرح پراجھا کر ڈٹ گیا اور سرکار پر جان نثاری کے لئے تیار ہو گیا۔ یہ سرکار کون تھی اور اس کے مخالف کون اسی سرکار پر جان نثار کر کے شہید بھی ہو گئے۔

پیارے بچو! دونوں کا بیان ایک دوسرے کے خلاف دونوں میں جھوٹا کون ہے؟

مسٹر ندیم دیوبندی ذرا آنکھ کھول کر دیکھو یہ تمہارے شیخ کامل کے خلیفہ عاشق الہی ہیں جو کہ

جھوٹے کذاب ہیں یا پھر تم بہت بڑے کذاب مفتری۔ اب آپ بھی پڑھیں لعنت اللہ علی
الکذبین۔ جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

دوسری جگہ اپنی سرکار برطانیہ کی حمایت میں فرماتے ہیں :
”جن کے سروں پر موت کھیل رہی تھی انہوں نے کمپنی (انگریز) کے امن و
عافیت کا زمانہ قدر کی نظر سے نہ دیکھا اور اپنی رحمدل گورنمنٹ کے سامنے بغاوت کا علم قائم
کیا۔“ (تذکرۃ الرشید، جلد اول، صفحہ 73)

مسٹر ندیم یہ رحمدل گورنمنٹ کس کی ہے جس کی پاسداری فرمائی جا رہی ہے۔
تمہیں ایسا خبیث جھوٹ بولتے لکھتے شرم نہ آئی۔ شرم تو ایمان کی علامت ہے وہ مفقود پھر شرم
کیسی؟

شیخ الہند محمود الحسن دیوبندی

ان کا شمار بھی اولیاء دیوبند میں ہوتا ہے۔ مولوی رشید احمد گنگوہی کی موت پر ان
کا مرثیہ خوانی کرنا ان کی ولایت کی عکاسی کرتا ہے۔ ملاحظہ ہو، محمود الحسن فرماتے ہیں۔

زبان پر اہل اہوا کے ہے کیوں اہل ہبل
اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

(مرثیہ گنگوہی از محمود الحسن صفحہ 5 رحیمہ دیوبند)
بانی اسلام تو اللہ تعالیٰ ہے یا پھر مجازاً حضور (ﷺ) کو کہہ سکتے ہیں اور محمود الحسن
صاحب اپنے امام ربانی گنگوہی کو بانی اسلام کا ثانی فرما رہے ہیں یعنی خدا کا ثانی (معاذ اللہ)
نیز اپنے امام ربانی کے متعلق فرماتے ہیں۔

خدا ان کا مرئی تھا وہ مرئی تھے خلاق کے
میرے مولیٰ میرے ہادی تھے بیشک شیخ ربانی

(مرثیہ گنگوہی از محمود الحسن صفحہ 9 رحیمہ دیوبند)
مسٹر ندیم کے پیران پیر مولوی اشرف علی تھانوی الحمد للہ رب العلمین کا

ترجمہ اس طرح بیان کرتے ہیں ”سب تعریفیں اللہ کو لائق ہیں جو مرئی ہیں ہر ہر عالم کے۔“
پس مرئی خلاق ترجمہ ہے رب العلمین کا محمود الحسن فرماتے ہیں کہ گنگوہی رب
العلمین ہیں اور ان کا مرئی خدا ہے یہی انداز بیان بانی اسلام کا ثانی ہونے میں ہے گویا دونوں
جگہ خدا کے بعد دوسرا درجہ گنگوہی کا ہے۔

دیوبند کی عقیدہ

(۱) اللہ تعالیٰ بانی اسلام ہے تورشید احمد بانی اسلام کا ثانی ہے۔

(۲) رشید احمد گنگوہی مرئی خلاق (رب العلمین) ہیں اور ان کا مرئی خدا ہے شیخ
دیوبند محمود الحسن کی ولایت کے ثابت کرنے کو یہ دو اشعار کافی ہیں ورنہ اسی طرح متعدد
اشعار مرثیہ میں موجود ہیں۔

دیوبندیوں کے پیران پیر مولوی اشرف علی تھانوی

مسٹر ندیم دیوبندی مولوی اشرف علی تھانوی کو دیوبندیوں کا پیران پیر بتاتے ہیں
اور ہم تمام مسلمان حضور محبوب سبحانی قطب ربانی قندیل نورانی پیر لاٹانی غوث الاعظم
سلطان شاہ سید عبدالقادر جیلانی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو پیران پیر کہتے ہیں۔ اس سے دونوں
فروق کے مذہب کا فرق ظاہر ہے۔

پیر پیران میر میراں یا شاہ جیلاں توئی

مگر دونوں پیران پیر میں فرق ضروری ہے۔ دیوبندیوں کے پیران پیر کے نام کا
کلمہ پڑھنا اور اللہ (عزوجل) کا رسول کہنا تسلی خاطر کلباعث ہے ملاحظہ ہو مولوی اشرف علی
کا مرید اپنا واقعہ کچھ یوں بیان کرتا ہے۔

”کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ پڑھتا ہوں لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور (اشرف علی) نام لیتا ہوں
اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو

صحیح پڑھنا چاہئے اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ (ﷺ) کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے۔ حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور (اشرف علی) کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں اور بھی چند شخص حضور (اشرف علی) کے پاس تھے لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی زمین پر گر گیا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور اثر نا طاقتی بدستور تھا لیکن حالت خواب و بیداری میں حضور (اشرف علی) کا ہی خیال تھا لیکن حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا ارادہ ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے۔ بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے مدارک میں رسول اللہ (ﷺ) پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں ”اللہم صل علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی“ حالانکہ اب بیدار ہوں خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں۔ اس روز ایسا ہی کچھ خیال رہا تو دوسرے روز بیداری میں رقت رہی خوب رویا اور بھی بہت سی وجوہات ہیں جو حضور (اشرف علی) کے ساتھ باعث محبت ہیں کہاں تک عرض کروں۔“

مولوی اشرف علی تھانوی دیوبندیوں کے پیران پیر اس کا جواب یوں عطا فرماتے ہیں :

”جواب : اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بھونہ تعالیٰ متبع سنت

ہے۔“ (رسالہ الامداد بابت صفر 1335ھ صفحہ 35)

مرید بے چارہ تو خوفزدہ بھی تھا مگر پیران پیر نے اس کی ہمت افزائی فرمادی

مریدوں کے لئے تسلی کا سامان فراہم کر دیا۔

دیوبند کی عقیدہ

اشرف علی رسول اللہ کنا اور اپنا نبی نبینا اشرف علی پڑھنا تسلی عیش

ۛ

مولوی حسین احمد شیخ الحدیث دیوبند

مسٹر ندیم دیوبند تحریر فرماتے ہیں: ”قطب الاقطاب حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی یہ دیوبند یونیورسٹی کے بڑے شیخ الحدیث تھے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 61)

خدا کی شان ہے کہ ٹانڈہ میں پیدا ہونے والا دیوبند میں رہنے والا قلم کی فنکاری سے مدنی بن گیا اور قطب الاقطاب کے رتبے پر فائز کر دیا گیا۔ مسٹر ندیم نے شاید شیخ الاسلام نمبر دیوبند ملاحظہ نہیں فرمایا اور نہ اتنے ہی پر اکتفا نہ کرتے ماہنامہ شیخ الاسلام شیخ الحدیث حسین احمد کے بارے میں لکھتا ہے:

”تم نے کبھی خدا کو بھی اپنے کلی کوچوں میں چلتے پھرتے دیکھا ہے کبھی خدا کو بھی اس کے عرش عظمت و جلال کے نیچے فانی انسانوں سے فروتنی کرتے دیکھا ہے؟ تم کبھی تصور بھی کر سکتے کہ رب الغلمین اپنی کبرائیوں پر پردہ ڈال کر تمہارے گھروں میں بھی آ کر رہے گا۔“

(خون کے آنسو صفحہ 197 حوالہ شیخ الاسلام نمبر دیوبند صفحہ 59)

دیوبند کی عقیدہ

حسین احمد کے روپ میں خدا اپنی کبرائیوں پر پردہ ڈال کر دیوبند کی کلی کوچوں میں پھرتا اور فانی انسانوں سے فروتنی کرتا ہے۔

پیارے بھو! دیوبند یونیورسٹی کا فیض دیکھا اشرف علی کونبی اور رسول اور حسین احمد کو جو کہ ٹانڈوی تھے مدنی کر دیا اور پھر خدا! کر دیوبند کی کلیوں میں پھرایا اور رشید احمد گنگوہی کو

مرئی خلائق (رب الغلمین) بنا دیا۔

فانی انسانوں سے فروتنی کرنے والا کھدر پوش کانگریسی

دیوبندیوں کا خدا عرش عظمت و جلال کے نیچے آکر انسانوں سے فروتنی کرنے والا کانگریسی کھدر پوش 'گاندھی جی کی سنت کا دیوانہ جو کھدر کے کفن نہ ہونے پر ناراض ہو جائے ملاحظہ ہو :

”اگلے دن اپنے اسکول کے ساتھیوں میں یہ خبر سنی کہ مولانا (حسین احمد) نے ایک جنازے کی نماز کے وقت نارا ضگی کا اظہار کیا کیونکہ کفن کھدر کا نہیں تھا۔“
(خون کے آنسو اول صفحہ 98 حوالہ شیخ الاسلام نمبر صفحہ 65)

مولوی حسین احمد کا فتویٰ گاندھی کی جنبش لب کے ساتھ

مسٹر ابوالاعلیٰ مودودی جو مسلک دیوبند کے حامی اور مؤید ہیں مولوی حسین احمد صاحب کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ :

”میں صاف کہتا ہوں کہ ان (حسین احمد) کے نزدیک کونسلوں اور اسمبلیوں کی شرکت کو ایک دن حرام اور دوسرے دن حلال کر دینا ایک کھیل بن گیا ہے اس لئے کہ ان کی تحلیل و تحریم حقیقت نفس الامری کے ادراک پر تو مبنی نہیں محض گاندھی جی کی جنبش لب کے ساتھ ان کا فتویٰ گردش کرتا ہے۔“

(خون کے آنسو اول صفحہ 181 حوالہ مسئلہ قومیت صفحہ 63)

مولوی ابوالاعلیٰ مودودی کے بیان سے بھی واضح ہوتا ہے کہ دیوبندیوں کا فانی انسانوں سے فروتنی کرنے والا خدا 'گاندھی جی کا اسیر محبت تھا اس کی محبت کا ثمرہ تھا کہ کھدر کے کفن نہ ہونے پر سخت نارا ضگی کا اظہار کرتا ہے۔

علامہ اقبال اور حسین احمد

ڈاکٹر علامہ اقبال مولوی حسین احمد کے بارے میں فرماتے ہیں۔

عجم ہنوز نداند رموز دین ورنہ
 زیوہند حسین احمد چہ بوالعجبی است
 سرور بر سر منبر کہ ملت از وطن است
 چہ بے خبر ز مقام محمد عربی ﷺ است

دیوہندی دھرم کو جاننے کے لئے ایک حوالہ ہی کافی تھا کہ دیگ میں ایک چاول ہی دیکھتے ہیں اگر چاول خام ہے تو پوری دیگ کے خام ہونے کا ثبوت ہے۔ فقیر نے تو اس قدر حوالہ جات نقل کر دیئے کہ حق پسند دیانتدار کے لئے کافی اور ہٹ دھرم ضدی کے لئے دفتر بھی ناکافی۔ ان حوالہ جات سے معلوم ہو گیا کہ جن کے عقائد ایسے ہیں ان کو اہلسنت دیوہند کہتے ہیں اور جن کے عقائد ایسے نہیں وہ ہرگز اہلسنت دیوہند کہلانے کے مستحق نہیں۔

اہلسنت میں اولیائے کاملین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

مستر ندیم دیوہندی نے اپنی متاع دین اولیائے کاملین میں دیوہندی کی ساری پونجی کھول کر رکھ دی جن کی تعداد کل بیس ہے۔ یہی اولیائے دیوہندی کی اساس ہیں اور ان ہی کی پیروی کرنے والے اہلسنت دیوہند کہلاتے ہیں اور جن کو ان کے عقائد و ایمان سے اختلاف ہے وہ ہرگز دیوہندی نہیں۔

اہلسنت جن کو مسٹر ندیم دیوہندی 'میلوی' کے عنوان سے یاد کرتے ہیں ان کی تعداد لاکھوں بلکہ کروڑوں سے بھی زائد بلکہ بے شمار ہے جن کا شمار طاقت انسانی سے باہر ہے ان ہی میں سے ہم چند اولیائے کرام کے نام بطور تبرک پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں جن کے مزارات مقدسہ آج بھی مرجع خلایق ہیں اور ان کے فیوض و برکات جاری و ساری ہیں۔

سیدنا و سندنا و مولانا ہمہ ائمہ الہیت و ائمہ مجتہدین و ائمہ دین متین و حضرت حسن بصری و حضرت بابزید بسطامی و حضرت معروف کرخی و حضرت سرسقطی و حضرت جنید بغدادی و حضرت شبلی و حضرت ابراہیم بن ادھم و حضرت عبدالواحد تمیمی و حضرت داؤد طائی و حضرت

ابو الفرح طرطوسی و حضرت ابو الحسن ہکامی و حضرت ابو سعید مخزومی و حضور پر نور پیران پیر
 شیخ و سنگیر محبوب سبحانی قطب لامانی غوث صدانی غوث الاعظم عبدالقادر جیلانی و حضرت
 عبداللہ بن مبارک و حضرت ابو بکر عبدالرزاق و حضرت ابو صالح نصر و حضرت محی الدین
 ابوالنصر و حضرت علی و حضرت موسیٰ و حضرت حسن و حضرت احمد جیلانی و حضرت یہاء الدین
 و حضرت ابراہیم ایرجی و حضرت محمد بھکاری و حضرت قاضی ضیاء الدین و حضرت جمال
 الاولیاء حضرت سید محمد و حضرت فضل اللہ و حضرت سلطان الہند معین الدین چشتی اجمیری و
 حضرت علی ہجویری و حضرت یہاء الدین زکریا ملتانی و حضرت صابہ کلیری و حضرت نظام
 الدین اولیاء و حضرت بلال فرید گنج شکر و حضرت قطب الدین مختیار کاکہ و حضرت اشرف سمنانی
 و حضرت شرف الدین یحییٰ منیری و حضرت سفیان ثوری و حضرت حبیب عجمی و حضرت بشر
 حافی و حضرت ذوالنون مصری و حضرت عبداللہ مغربی و حضرت ابو علی جرجانی و حضرت ابو بکر
 واسطی و حضرت شاہد کت اللہ و حضرت شاہ آل محمد و حضرت حمزہ و حضرت شاہ آل احمد اچھے
 میاں و حضرت شاہ آل رسول و حضرت شاہ ابو الحسین نوری و حضرت امام اہلسنت مولانا احمد
 رضا خاں صاحب و حضرت مولانا حجتہ الاسلام حامد رضا خاں و حضرت تاجدار اہلسنت آل
 رحمٰن مصطفیٰ رضا خاں رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

بالفرض باطل اگر کوئی دیوبندی دعویٰ کرے کہ یہ اولیائے کرام ہمارے گروہ سے
 ہیں تو وہ عمائدین علماء دیوبند کے عقائد مذکورہ میں سے ان اولیائے کرام میں سے کسی ایک کا
 بھی کوئی قول پیش کرے جو ان کے عقائد کے مطابق ہو۔ ”ہاتوا برہانکم ان کنتم
 صدقین“

اہلسنت کے علماء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

علماء کرام اہلسنت بے حد و بے شمار ہیں جن کا احصاء و شوار ہی نہیں بلکہ ناممکن
 ہے ہم چند علماء اعلام کے اسماء گرامی تہر کا عرض کرتے ہیں۔

حضرت امام الانبہ سراج الامم ابو حنیفہ امام اعظم و حضرت سیدی امام مالک و

حضرت امام شافعی و حضرت امام احمد بن حنبل و حضرت امام محمد و حضرت امام زفر و حضرت امام
 ابو بکر احمد بن اسحاق و محمد بن محمد بن محمد غزالی و حضرت برہان الدین صاحب ہدایہ و حضرت امام
 طاہر بن احمد بن عبدالرشید بخاری صاحب خلاصہ و حضرت امام کمال الدین محمد و حضرت امام
 علی خواص و حضرت امام عبدالوہاب شعرانی و حضرت امام شیخ الاسلام زکریا انصاری و حضرت
 امام ابن حجر مکی و حضرت امام محمد بن عبداللہ تمرشاشی و حضرت امام علامہ خیر الدین رطبی و
 حضرت امام علی بن سلطان محمد قاری مکی و حضرت امام شمس الدین محمد شارح نقایہ و حضرت
 امام علامہ زین الدین مصری صاحب بحر و حضرت امام عمر بن نجیم مصری و حضرت سید احمد و
 حضرت امام محمد بن علی دمشقی و حضرت امام عبدالباقی زر قانی و حضرت امام ابراہیم بن ابوبکر و
 حضرت امام احمد شریف مصری و حضرت امام آفندی امین الدین محمد شامی صاحب میہ و
 حضرت شیخ محقق شیخ عبدالحق صاحب محدث دہلوی و حضرت امام احمد رضا خاں صاحب
 بریلوی و حضرت مولانا فضل حق خیر آبادی و حضرت مولانا فضل امام صاحب خیر آبادی و
 حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب دہلوی و حضرت مولانا خیر الدین صاحب و حضرت
 مولانا نقی علی خاں صاحب بریلوی و حضرت مولانا رضا علی خاں صاحب بریلوی و حضرت
 مولانا حجتہ الاسلام حامد رضا خاں صاحب و حضرت مولانا تاجدار الہمت آل رحمن مصطفیٰ رضا
 خاں و حضرت مولانا سید محمد صاحب کچھوچھوی و حضرت مولانا سید ظفر الدین صاحب
 بہاری و حضرت مولانا ضیغم اسلام محمد حشمت علی خاں صاحب و حضرت مولانا محبوب ملت
 علی خاں صاحب و حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب و حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب و
 حضرت مولانا امجد علی صاحب و حضرت مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی و حضرت مولانا
 ابراہیم رضا خاں صاحب و حضرت مولانا دیدار علی صاحب و حضرت مولانا رکن الدین
 صاحب و حضرت مولانا سید قطب الدین صاحب وغیرہم رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔
 نوٹ : ان علماء کرام یادگیر معروف علماء اعلام الہمت والجماعت میں سے کسی کے عقائد
 ایسے نہیں جیسے کہ علماء دیوبند کے ہیں مثلاً

۱۔ کذب الہی ممکن ہے۔

۲۔ بعد زمانہ نبوی (ﷺ) کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔

۳۔ حضور (ﷺ) کا زمانہ انبیاء سابق کے زمانہ کے بعد اور آپ (ﷺ) سب سے آخری نبی ہیں یہ عوام کا خیال ہے۔

۴۔ انبیاء امت سے علم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں۔

۵۔ امتی عمل میں نبی سے بڑھ جاتا ہے۔

۶۔ علم محیط زمین شیطان کو نص سے ثابت ہے اور حضور (ﷺ) کے لئے علم محیط زمین ثابت کرنا شرک ہے۔

۷۔ حضور (ﷺ) نے اردو زبان علماء مدرسہ دیوبند سے سیکھی۔

۸۔ اشرف علی کورسول و نبی کہن باعث تسلی خاطر ہے۔

۹۔ کھدر کا کفن نہ دینا باعث ملامت ہے۔

۱۰۔ حسین احمد کے روپ میں خدا دیوبند کی گلیوں میں گھومتا ہے وغیرہ۔

معلوم ہوا کہ جن کے ایمان میں مندرجہ بالا عقائد داخل ہیں وہ ضرور دیوبندی ہے اور جو ان عبارات ملعونہ کو کفر و بے دینی سمجھتا ہے وہ ہرگز دیوبندی نہیں بلکہ بریلوی ہے کیونکہ امام احمد رضا خاں (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے ان عقائد کو کفر ثابت کیا اور دیگر علمائے اسلام نے اس کی تصدیق فرمائی بس یہی خط امتیاز قائم ہو گیا۔ شیطان لعین نے تعظیم سے انکار ضرور کیا مگر ایسی توہین جیسی کہ علمائے دیوبند نے انبیاء مرسلین بلکہ سید المرسلین (ﷺ) کی لکھی اور چھاپی "شیطان کو بھی ایسی جرأت نہ ہوئی۔"

شیطان سے یہ کہہ دو شاگردی کرے اب آکر

توہین مصطفیٰ ﷺ میں ہے ہر دیوبندی امام تیرا

عقیدہ توحید

دیوبندی دھرم والے توحید الہی کیا جانیں جس طرح ان کا دین اسلام سے مختلف ہے اسی طرح ان کی توحید بھی مختلف ہے۔ یہ جس بات کو توحید بتائیں وہی شیطان کے لئے ثابت فرمائیں۔ مثلاً دیوبندیوں کے امام ربانی مولوی رشید احمد گنگوہی علم محیط زمین ثابت کرنا حضور (ﷺ) کے لئے شرک بتاتے ہیں اور اسی علم کو شیطان کے لئے نص سے ثابت کرتے ہیں (حوالہ گزرا)۔ پس شرک مقابل ہے توحید کے۔ علم محیط زمین کو حضور (ﷺ) کے لئے ثابت کرنا شرک ہے تو یہ علم محیط زمین توحید کو لازم ہے اور اس کو شیطان و ملک الموت کے لئے نص سے ثابت کرنے کا معنی یہ ہے کہ مرتبہ توحید میں شیطان و ملک الموت دونوں کو برابر کا شریک کرنا ہے چنانچہ توحیدیتوں کے لئے ثابت ہوئی معلوم ہوا کہ دیوبندی دھرم میں دیو کے بندے جس کو چاہیں خدا بنادیں۔

دیوبندی دھرم کے پرچارک مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں :

”اللہ تعالیٰ کو شرک ناپسند ہے۔ ہر گناہ کو اللہ تعالیٰ بخش سکتے ہیں لیکن شرک کو معاف نہیں کریں گے۔ شرک کرنے والا اسلام سے نکل جاتا ہے۔ مسلمان نہیں رہتا۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 6)

پھر فرماتے ہیں ”اس کی تشریح کچھ یوں ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی پوری کائنات کا مالک و خالق اور پروردگار ہے وہی حاجت روا اور مشکل کشا ہے سب اسی کے حکم سے ہوتا ہے مثلاً رزق وہی دیتا ہے، بیماری اور شفاء اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے آتی ہے۔ اولاد میں بیٹا یا بیٹی دے سب کچھ اسی کے اختیار میں ہے۔ مصیبت سے نجات اللہ تعالیٰ ہی دے سکتے ہیں اس لئے مصیبت میں اللہ تعالیٰ ہی کو پکارنا چاہئے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 5)

شرک کیا ہے؟

دیوبندی دھرم کے پرچارک مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں :

”اگر کوئی اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی انسان، جن، فرشتہ، نبی یا ولی کو یہ سمجھ کہ وہ مشکل

سے نجات دے سکتے ہیں اور حاجت پوری کر سکتے ہیں، کو لا دے سکتے ہیں تو یہ شرک ہے۔“
(ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 5، 6)

پھر فرماتے ہیں :

”بعض جاہل مصیبت میں یا علی مدد یا غوث اعظم یا رسول اللہ پکارتے ہیں یہ کفر ہے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 6)

پھر کہتے ہیں :

”کیونکہ مدد تو اللہ تعالیٰ ہی کر سکتے ہیں اسی لئے ہر نماز میں سورہ فاتحہ کی تلاوت ہوتی ہے اس میں وایاک نستعین پڑھ کر اقرار کرتے ہیں کہ اے اللہ ہم صرف تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں یعنی تیرے سوا کوئی مدد نہیں کر سکتا۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 6)

سبحان اللہ! یہ کہاں سے آگیا کہ تیرے سوا کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ قرآن میں بھی ہیرا پھیری سے باز نہیں آتے اگر اس کا یہی مطلب ہے تو الحمد للہ میں ہے کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے تو اپنے عمائدین جن کو تم لولیاؤ اور بزرگان دین سے تعبیر کرتے ہو ان کی تعریف میں جو کہا گیا وہ بھی شرک و کفر ہونا چاہئے؟ کیا قطب الاقطاب کہنا اور پیران پیر وغیرہ لکھنا تعریف نہیں اور ہر تعریف اللہ کے ہے تو یہ تمہارا کفر و شرک ثلثت ہے اس اصول سے تم خود مشرک و کافر بن گئے۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

حاجت روا

(1) دیوبندی دھرم میں کسی کو حاجت روایا مشکل کشا سمجھنا شرک ہے لیکن قرآن کریم میں مذکور ہے کہ فرعون اور اس کی قوم پر غرق ہونے سے پہلے جو عذاب مثلاً خون اور مینڈک و قمل وغیرہ کے آئے تو وہ لوگ موسیٰ علیہ السلام کی خدمت میں جاتے اور عرض کرتے ”لئن کشفنا عنا الرجز التومنن والمرسلین معک بنی اسرائیل“ اے موسیٰ (علیہ السلام) اگر آپ (علیہ السلام) نے یہ عذاب دور کر دیا تو ہم آپ (علیہ السلام) پر ایمان لے آئیں گے اور بنی اسرائیل کو آپ (علیہ السلام) کے حوالے کر دیں گے۔ تو یہ

لوگ عذاب سے نجات پاتے مگر بعد کو ایمان نہ لاتے اور جب فرعون اور اس کی قوم غرق ہونے لگی تو فرعون خدا کو پکارتا رہا اور کہتا رہا ”امنت برب العلمین و برب موسیٰ و ہارون“ مگر غرق ہوا عذاب سے نجات نہ ملی۔

عزیزان ملت! انبیاء کرام علیہم السلام تو شرک کو مٹانے کے لئے تشریف لائے نہ کہ شرک کو رواج دینے کے لئے اگر اللہ کے سوا کسی سے مدد مانگنا شرک ہوتا تو فرعون اور آل فرعون ان عذابوں سے نجات نہ پاتے جب عذاب غرق میں مبتلا ہوئے موسیٰ علیہ السلام کو نہ پایا۔ ان سے مدد طلب کی خدا کو پکارتے رہے اور غرق ہو گئے۔

(2) عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے ارشاد فرمایا:

”اللہ تعالیٰ فرماتے ہے ”قال من انصاری الی اللہ قال الحواریون نحن انصار اللہ“ عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کون ہے جو میری مدد کرے اللہ کی طرف حواریوں نے کہا ہم مدد کریں گے اللہ کے دین کی۔

(3) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”تعاونوا علی البر و التقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان“ نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر مدد نہ کرو۔

(4) ”ان تنصروا اللہ ینصرکم“ اگر مدد کرو گے تم اللہ کے دین کی وہ مدد کرے گا تمہاری۔

(5) حضور (ﷺ) کے بارے میں تمام انبیاء مرسلین سے عہد لیا گیا ”لقومن بہ ولتنصرنہ“ تم ان پر ایمان لانا اور ضرور ضرور ان کی مدد کرنا۔

(6) حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرماتے ہیں جس کو قرآن کریم نے اس طرح بیان فرمایا

”انی اخلق لکم من الطین کھنۃ الطیر فانفخ فیہ فیکون طیراً باذن اللہ و ابری الاکھہ والابرص و احی الموتی باذن اللہ و انبیئکم مما تاكلون و ما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذالک لایۃ لکم ان کنتم مومنین“ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی صورت بناتا ہوں۔ پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً زندہ ہو جاتی ہے

اللہ کے حکم سے لور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے لور سفید داغ والے کو لور میں مردے جلاتا ہوں اللہ کے حکم سے لور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے ہو لور جو اپنے گھروں میں جمع رکھتے ہو بیشک ان باتوں میں تمہارے لئے نشانی ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔“ (آل عمران 49)

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ جو لوگ ایمان رکھتے ہیں اللہ لور اس کے رسولوں پر اس طرح کہ اللہ تعالیٰ معبود ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں لور یہ اللہ کے رسول ہیں جو مٹی کی مورت کو پھونک مار کر زندہ کر دیتے ہماروں کو شفا دیتے مادر زاد اندھے کو بینا اور مردوں کو زندہ کر دیتے ہیں اور جو کھاتے اور چھپاتے ہیں اس کی بھی خبر رکھتے ہیں اللہ کے حکم سے۔

(7) جبرائیل علیہ السلام نے حضرت مریم سے فرمایا ”قال انما انا رسول ربك لاهب لك غلاما زكيا“ فرمایا میں تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں کہ میں تجھے ایک ستھرا بیٹا دوں۔

دیکھو جبرائیل علیہ السلام حضرت مریم کو ایک ستھرا بیٹا عطا فرما رہے ہیں۔ اس طرح متعدد آیات قرآن کریم میں موجود ہیں ہم صرف سات آیات پر اکتفا کرتے ہیں۔ جن سے حاجت روائی اور مشکل کشائی اور مدد طلب کرنا اور مدد دینا اور بیٹا دینا ثابت ہے۔ دیوبندی دھرم کے اصول سے معاذ اللہ اللہ (عز و جل) اور اس کے پیارے رسول اور جبرائیل علیہ السلام سب ہی مشرک ٹھہرتے ہیں ان کے دین کی بنیاد قرآن کریم پر نہیں بلکہ تقویت الایمان پر ہے دیکھو ہماری کتاب مستطاب ”تقویت الایمان بمقابلہ عظمت قرآن۔“

ابلیس کا کفر

مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں یا علی مدد یا غوث اعظم یا رسول اللہ (ﷺ) پکارنا کفر ہے۔ ہم سوال کرتے ہیں کہ ابلیس کافر ہے یا نہیں؟ اگر ابلیس کافر ہے تو اس نے یا علی مدد یا غوث اعظم یا رسول اللہ (ﷺ) کو پکارا ہے؟ ثابت کیجئے ہر گز نہ کر سکو گے پھر کافر کیوں؟ اقول: ارے نہیں پکارا جب ہی تو کافر ہو گیا اگر پکار لیتا اور حضور (ﷺ) کی رسالت کے

ساتھ ان کی تعظیم و تکریم کرتا ہر گز کافر نہ ہوگا۔ ابلیس نے رسول اللہ (ﷺ) کو نہ پکارا اور تعظیم سے روگردانی کی مگر رسول اللہ کو کسی کا شاگرد نہ بتایا۔ رسول کو بے علم نہ ٹھہرایا۔ خدا کو جھوٹا نہ بتایا۔

حضور (ﷺ) کے بعد کسی نبی کے پیدا ہونے کا کوئی ذکر نہیں کیا۔

ارے دیو کے ہمد! تم نے تو ابلیس کو بھی مات کر دیا جو کام ابلیس انجام نہ دے سکا تم نے وہ سب کر کے دکھا دیا۔

ابلیس سے یہ کہہ دو شاگردی کرے اب آ کر

توہین مصطفیٰ (ﷺ) میں ہے ہر دیو ہندی امام تیرا

یہ دلائل تو قرآن کریم سے تھے تم تو دیو ہندی ہو۔ تم کو قرآن سے کیا واسطہ اب ہم تمہارے گھر کی خانہ تلاشی لیتے ہیں جس کے گھر سے مال نکلے وہ چور یہ اصول تمہارا ہے ہمارا نہیں۔

تم کہتے ہو کہ اللہ کے سوا کسی کو حاجت روا سمجھنا اور مشکل کشا جاننا شرک ہے۔ ہمارا ایمان تو قرآن پر ہے جو فرما رہا ہے کہ یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا ”اذہبو بقمیصی هذا فالقوہ علی وجہ ابی یات بصیرا“ کہ میری یہ قمیص لے جاؤ اور والد ماجد کے منہ پر ڈال دو ان کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی چنانچہ ان کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔

لہذا ہمارے مذہب میں استعانت (مدد) طلب کرنا اسلام کے عین مطابق ہے اور تمہارے دھرم میں یہ شرک ہے ہم آپ کے گھر سے یہ مال مسروقہ نکال کر بطور نمونہ مٹتے از خروارے پیش کرتے ہیں۔

(1) یہ ہیں دیو ہندی دھرم کے شیخ الہند محمود الحسن دیو ہندی، رشید احمد گنگوہی کے انتقال پر اللہ تعالیٰ سے پوچھ رہے ہیں۔

جو انج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی

مسٹر ندیم آپ کے شیخ الہند مولوی رشید احمد گنگوہی کو قبلہ حاجات روحانی و جسمانی بتلا رہے ہیں کہ اب ہم دین و دنیا کی حاجت روائی کے لئے کہاں جائیں کہ ہمارا روحانی و جسمانی حاجت روا چلا گیا۔ فرمائیے یہ محمود الحسن دیوبندی مشرک اور خارج از اسلام ہیں؟ اور جن لوگوں نے ان کو اپنا شیخ مانا وہ سارے کافر و مشرک ہوئے؟ اب اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ یا تو رشید احمد گنگوہی کو اپنا خدا بنائیں یا محمود الحسن کو مشرک اور خارج از اسلام بنائیں۔

(2) یہ لیجئے مسٹر ندیم دیوبندی کے پیران پیر مولوی اشرف علی صاحب تھانوی جو حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو مشکل کشا کہہ رہے ہیں۔

کھول دے دل میں در علم حقیقت میرے یارب
ہادی عالم علی مشکل کشا کے واسطے

(تعلیم الدین صفحہ 134 از اشرف علی)

ملاحظہ فرمائیے کہ آپ کے پیران پیر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہادی عالم اور مشکل کشا فرما رہے ہیں:

عج اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

(3) یہ ہیں آپ کی یونیورسٹی دیوبند کے بانی اور پرنسپل محمد قاسم نانوتوی فرماتے ہیں:

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسم ٹیکس کا کوئی حامی کار

گر کرے روح القدس میری مدد گہری

تو اس کی مدح میں کروں رقم اشعار

(قصائد قاسمی صفحہ 187)

دیکھو نانوتوی تو حضور (ﷺ) اور روح امین دونوں سے مدد طلب کر رہے ہیں بولو
تمہارے پیران پیر مولوی اشرف علی تھانوی اور بانی یونیورسٹی دیوبند نانوتوی دونوں مشرک
خارج از اسلام ہیں؟

مسٹر ندیم یہ دیکھو تمہارے پیران پیر اشرف علی تھانوی کیا کہہ رہے ہیں۔

دنگیری کیجئے میری نبی
کشکش میں ہوں تم ہی ہو میرے ولی
جز تمہارے ہے کہاں میری پناہ
فوج کلفت مجھ پہ آ غالب ہوئی

(نشر الطیب صفحہ 146 کتب خانہ رحیمہ دیوبند)

مسٹر ندیم دیکھو تمہارے پیران پیر تو فرما رہے ہیں کہ اے میرے نبی آپ کے
سوا کوئی مجھے پناہ دینے والا نہیں۔

تمہارے اصول دھرم میں تو یہ کٹر مشرک اور پکے کافر ہوئے۔

مسٹر ندیم دیوبندی یہ ہیں تمہارے دھرم کے پیر کامل حاجی امداد اللہ صاحب

اپنے پیر نور محمد صاحب سے مدد طلب فرما رہے ہیں۔

WWW.NAFSEISLAM.COM

تم ہو اے نور محمد خاص محبوب خدا
ہند میں ہو نائب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ

تم مددگار درد امداد کو پھر خوف کیا
و عشق کی پرسن کے باتیں کانپتے ہیں دست پا

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

آسرا دنیا میں ہے از بس تمہاری ذات کا

تم سوا لوروں سے ہرگز نہیں ہے التجا

بلکہ دن محشر کے بھی جس وقت قاضی ہو خدا

آپ کا دامن پکڑ لوں یوں کہوں گا بد ملا

اے شہ نور محمد وقت ہے امداد کا

(امداد المشتاق صفحہ 116 مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی)

مسٹر ندیم یہ ہیں تمہارے دھرم دیوبند کے پیر کامل حاجی صاحب اپنے پیر نور محمد سے امداد طلب کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ تمہارے سوا کسی سے کوئی التجا نہیں بلکہ حشر میں بھی آپ کا دامن پکڑ کر کہوں گا اے پیر صاحب امداد کا وقت ہے امداد فرمائیے۔

کیا حکم فرماتے ہیں دیوبندی صاحب کیا آپ سب کے پیر کامل 'شہ نور محمد صاحب کو خدا سمجھ کر امداد طلب کر رہے ہیں تو اپنے خداؤں کی فرست پیش کیجئے اور اگر خدا نہیں تو خدا کے سوا کسی سے حاجت طلب کرنا بد چاہنا تمہارے دین کے اصول کے مطابق شرک ہے تو حاجی صاحب مشرک خارج از اسلام ہیں؟ جب پیر کامل مشرک ہیں تو سارے کے سارے مرید بھی مشرک؟

(4) اور لیجئے یہی آپ کے پیر کامل حاجی امداد اللہ صاحب فرماتے ہیں :

”ایک بد مجھے ایک مشکل پیش تھی اور حل نہ ہوتی تھی میں نے حطیم میں کھڑے ہو کر کہا تم لوگ تین سو ساٹھ یا کم و زیادہ اولیاء اللہ کے رہتے ہو اور تم سے کسی غریب کی مشکل حل نہیں ہوتی تو پھر تم کس مرض کی دوا ہو یہ کہہ کر میں نے نماز نفل شروع کر دی۔ میرے نماز شروع کرتے ہی ایک آدمی کالا سا آیا اور وہ بھی پاس نماز میں مصروف ہو گیا اس کے آنے سے میری مشکل حل ہو گئی۔“

(امداد المشتاق صفحہ 121 مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی)

مسٹر ندیم کیا حکم لگاتے ہو اپنے پیر کامل حاجی صاحب پر وہ تو تین سو ساٹھ کو مشکل کشائی کے لئے پکار رہے ہیں تمہارے دھرم میں کیسے کیسے کٹر مشرک ہیں ان کے مشرک ہوتے ہی تمام مرید ان دیوبند مشرک ہوئے۔

پہلے اپنے جنوں کی خبر لو پھر میرے عشق کو آزمانا

مزارات اولیائے کرام پر حاضری اور نذر و نیاز

مسٹر ندیم صاحب دیوبندی رقم طراز ہیں۔ ”بعض لوگ کاروبار میں نقصان یا اولاد نہ ہونے، مصیبت اور بیماری کی وجہ سے گھبرا کر مزارات پر حاضری دیتے ہیں وہاں چادریں چڑھاتے ہیں اور نذریں مانتے ہیں اور کہتے ہیں اے بزرگ میری مصیبت ٹال دے مشکل حل کر دے یا بیٹا دے دے وغیرہ یا یہ سمجھتے ہیں کہ فلاں دربار پر جانے سے کام ہو جائے گا اولاد مل جائے گی یہ سب کفر و شکر ہے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 6 و 7)

ہر چند کہ اس پر تبصرہ کرنے کی حاجت نہ تھی مسٹر ندیم دیوبندی کے اس شرک پر ایک واقعہ جناب حاجی امداد اللہ صاحب کا گزر اجو مشکل کشائی کے لئے تین سو ساٹھ کوپکار رہے ہیں ان کوپکارنے سے ان کی مصیبت ٹل جاتی ہے مگر ہم ایک اور واقعہ ان سب کے دادا پیر جناب سید احمد صاحب (جن کو یہ سارے دیوبندی، وہابی، مودودی اور تبلیغی، شہید کے لقب سے یاد کرتے ہیں) کا ذکر کرتے ہیں:

”دریں منزل قریب نصف شب بوادی سرف کہ مزار
فائض الانوار سر معلیٰ جناب میمونہ علیہا و علی
بعلہا الصلوٰۃ والسلام من اللہ الملک العلام رسیدیم
از اتفاقات عجیبہ آنکہ روز ہیچ طعام نخوردہ بودم
چوں از خواب آن وقت بیدار شدم از غایت گرسنگی
طاقم طاق و بدر ردیم در محاق بود بطلب نان پیش
ہر کس دویدم و بمطلب نہ رسیدم بنا چار برائے زیارت
در حجرہ مقدسہ رفتم و پیش تربت شریفہ گدایانہ ندا
کردہ گفتم کہ اے جدہ امجدہ من مہمان شما ہستم
چیزے خوردنی غایت فرما و نامرا محروم از الطاف
کریمانہ خود منما آنگاہ سلام کردم و فاتحہ اخلاص

خوانده ثوابش بروح و فتوحش فرستادم آنگاه
نشسته سر بر قبرش نهاد بودم از ازا ق مطلق و دانائے
برحق دو خوشه انگور تازه بدستم رفتاده طرفه تر
آنکہ ان ایام سرما بود، بیچ جا انگور تازه میسر نہ بود
بحیرت افتادم ویکے ازاں ہر دو خوشه ہمچوں
جاننشسته تناول نموده از حجرہ بیرون شدم و یک یک
دانه بہر یک تقسیم کروم۔“ (مخزن احمدی، صفحہ 99)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ مولوی اسماعیل صاحب کے پیرومرشد جناب سید احمد
صاحب اس منزل میں آدمی رات کے قریب وادی سرف میں کہ مزار فائض الانوار سیدنا
میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تھا پہنچے عجیب اتفاقات سے یہ کہ اس روز کچھ نہ کھایا اور رات کو اس
وقت بیدار ہوئے جب کہ نہایت سخت بھوک کی وجہ سے طاقت نہ رہی ہر آدمی کے پاس گئے
اور روٹی تلاش کی مگر مطلب حاصل نہ ہوا۔ مجبوراً حجرہ مقدسہ سیدنا میمونہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہا کے مزار پر انوار پر حاضر ہو کر قبر شریف کے سامنے فقیرانہ انداز میں سوال کیا اور عرض
کیا کہ اے جدہ امجدہ میں آپ کا مہمان ہوں ہم کو کھانے کے لئے کچھ عنایت فرمائیے اور اپنے
لطف و کرم سے محروم نہ کیجئے۔ اس وقت سلام عرض کیا اور فاتحہ اور اخلاص پڑھ کر ان کی
روح کو ثواب اس کا نذر کیا اور بیٹھ کر اپنا سر ان کی قبر شریف پر رکھ دیا۔ رزاق مطلق و دانائے
برحق کی طرف سے دو خوشہ انگور تازہ میرے ہاتھ میں گرے اور عجیب تریہ کہ وہ موسم سرما
تھا انگور تازہ کہیں بھی نہ تھا حیرت میں پڑ گیا اور دونوں خوشوں میں سے وہیں بیٹھ کر کھایا پھر
حجرہ سے باہر آیا اور ایک ایک دانہ سب کو تقسیم کیا۔

یہ آپ تمام دیوبندیوں اور وہابیوں کے امام و شہید اور خدا جانے کیا کیا ہیں۔ دیکھو!
مصیبت پڑی تو مزار کی طرف بھاگے اور گدایانہ سوال کیا۔ یہ بات تو واضح ہے کہ حاجت روا
اور مشکل کشا سمجھ کر ہی تو گئے اور اپنی مشکل کشائی کی فریاد کی پھر وہاں نذر و نیاز جو کہ فاتحہ کے

ہم معنی ہے کی اور ان کی جناب میں سورۃ فاتحہ اور اخلاص کے ثواب کا تحفہ نذر کیا۔ پھر بیٹھ کر ان کے مزار پر انوار پر سر رکھ دیا تو انگور تازہ کا خوشہ پایا۔

اس حکایت کی بار بار تلاوت کیجئے اور شمار کیجئے کہ کتنے شرک اس کے دامن سے وابستہ ہیں۔ اب آپ فرمائیے کہ آپ کے سید احمد شہید اور ان کے سارے متبعین جو ان امور کو عین اسلام و ایمان تصور کرتے ہیں سارے کے سارے پکے مشرک کٹر کافر اگر ان کو کافر و مشرک کہنے کی جرأت نہیں تو مسٹر آپ خود کون ہیں؟

سنو! کافر و مشرک کو مسلمان جاننے والا بھی کافر اور مسلمان کو کافر کہنے والا بھی کافر۔ دلیل درکار ہو تو اپنے دارالعلوم دیوبند کے ناظم تعلیمات جناب سید مرتضیٰ حسن صاحب کی کتاب ”اشد العذاب“ کا مطالعہ فرمائیں۔ پھر بتائیں کہ سید احمد صاحب پکے مشرک اور کٹر کافر ہیں یا آپ کافر ہیں؟

اور لیجئے! مسٹر ندیم دیوبندی اور تمام دیوبندیوں کے پیران پیر مولوی اشرف علی تھانوی اپنے پیر حاجی امداد اللہ صاحب کے ملفوظات نقل فرماتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”فرمایا کہ حنبلی کے نزدیک جمعرات کے دن کتاب احیاء تمبر کا ہوتی تھی جب ختم ہوئی تمبر کا دودھ لایا گیا اور بعد دعا کے کچھ حالات مصنف بیان کئے گئے۔ طریق نذر و نیاز قدیم زمانہ سے جاری ہے۔“ (امداد المشتاق صفحہ 92، مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی)

ملاحظہ فرمائیے کہ حاجی امداد اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ طریق نذر و نیاز قدیم زمانہ سے جاری ہے اور مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں کہ صرف اللہ تعالیٰ کی نذر و نیاز کرنی چاہئے۔

مخفی نہ رہے کہ فاتحہ نذر و نیاز عرف عام میں ایصال ثواب کو کہتے ہیں مسٹر ندیم دیوبندی اپنے خدا کو ایصال ثواب کرتے ہیں۔ (معاذ اللہ)

لمحہ فکر یہ !

شرک نام ہے خدا کی خدائی میں کسی کو شریک کرنے کا یا عبادت میں شریک کرنے

کا اس کا حاصل یہ ہو گا کہ کسی کی عبادت کرنا یا خدا کی خدائی میں کسی کو شریک کرنا دوسرا خدا تجویز کرنا ہے۔ مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں :

(1) مصیبت کے وقت مزار شریف پر حاضر ہونا۔

(2) مزار پر چادریں چڑھانا۔

(3) نذریں ماننا۔

(4) مدد مانگنا کہ مشکل حل ہو جائے۔

(5) پیٹا مانگنا وغیرہ سب شرک و کفر ہے۔

اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ مسٹر ندیم صاحب اپنے خدا کے مزار (قبر) پر حاضر ہوتے ہیں۔ خدا کے مزار پر چادریں چڑھاتے ہیں، مزار خدا پر جا کر نذریں مانتے، خدا کے مزار پر جا کر مدد مانگتے اور پیٹا بیٹی طلب کرتے ہیں۔ اسی واسطے دوسروں کو منع فرما رہے ہیں کہ یہ کام تو ہم (مسٹر ندیم) خدا کے لئے کرتے ہیں اور تم اولیائے کرام کے مزارات پر جا کر کرتے ہو۔ لہذا تم یہ کام کر کے مشرک ہو گئے۔ مگر یہ نہ دیکھا کہ جن کا ہم دم بھرتے اور دیوبندی کہلانے میں فخر محسوس کرتے ہیں وہ اولیائے دیوبند اور ان سب کے پیر بھی ان امور کے ارتکاب سے مشرک ہوئے۔ مسٹر ندیم پر یہ فرض ہے کہ پہلے اولیائے دیوبند اور ان کے پیر اور پیر ان پیر سب پر کافرو مشرک ہونے کا فتویٰ صادر کریں پھر ہماری جانب متوجہ ہوں مگر ہمارا دین دیوبندی دین نہیں اللہ کے رسول کا دیا ہوا دین ہے وہاں تک تمہاری رسائی نہیں۔

سوال : مسٹر ندیم دیوبندی تم کہتے ہو کہ نذر و نیاز صرف خدا کی کرنی چاہئے یہ تو بتائیے نذر و نیاز کا ثواب کون دے گا جب کہ تم نذر و نیاز (ایصال ثواب) صرف خدا کو ہی کرتے ہو تو ثواب جو تم اپنے خدا کو بھیج رہے ہو وہ کس نے عطا فرمایا؟

ہو سکتا ہے کہ اس سے تمہاری مراد خدائے دیوبندی مولوی حسین احمد شیخ الاسلام دیوبند ہوں کہ ان کے خدا ہونے کا حوالہ گذرا۔ اگر ثواب نذر و نیاز وہ عطا فرماتے ہیں

تو وہ دوسرا کون سا خدا ہے جس کو تم ایصال کرتے ہو؟ دلیل کے ساتھ ارشاد فرمائیں اور یہ بھی لحاظ رہے کہ دیوبندیوں کے پیر کامل حاجی صاحب فرما چکے ہیں کہ طریق نذر و نیاز قدیم زمانہ سے جاری ہے۔

مسئلہ اہلسنت والجماعت

مزارات لولیائے کرام پر حاضری دینا حصول برکات دنیوی و اخروی کا ذریعہ ہے، دعاؤں کی قبولیت کا وسیلہ ہے اللہ تعالیٰ اصحاب کف کا واقعہ ارشاد فرماتے ہوئے ان کی وفات کے بعد کا حال ارشاد فرماتا ہے: ”اذا یقننا زعون بینہم امرہم فقالوا ابنوا علیہم بنیاننا ربہم اعلم بہم قال الذین غلبوا علی امرہم لتخذن علیہم مسجدا“ یعنی جب وہ لوگ ان کے معاملے میں باہم جھگڑنے لگے (یعنی ان کی وفات کے بعد ان کے گرد عمارت بنانے میں) تو بولے ان کے غار پر کوئی عمارت بناؤ ان کا رب خوب جانتا ہے وہ بولے جو اس کام میں غالب رہے تھے قسم ہے کہ ہم تو ان پر مسجد بنائیں گے۔

مدارک کے حوالے سے خزائن العرفان میں ہے جس میں مسلمان نماز پڑھیں اور ان کے قرب سے برکت حاصل کریں مسئلہ اس سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کے مزارات کے قریب مسجدیں بنانا اہل ایمان کا قدیم طریقہ ہے اور قرآن کریم میں اس کا ذکر فرماتا اور اس کو منع نہ کرنا اس فعل کے درست ہونے کی قوی ترین دلیل ہے۔

مسئلہ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بزرگوں کے جوار میں برکت حاصل ہوتی ہے اسی لئے اہل اللہ کے مزارات پر لوگ حصول برکت کے لئے جایا کرتے ہیں اور اسی لئے قبروں کی زیارت سنت اور موجب ثواب ہے۔ (خزائن العرفان)

امام شافعی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں کہ میں امام اعظم ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے مزار پر حاضری دیتا ہوں اور جب کوئی حاجت ہوتی ہے تو آپ کے وسیلہ سے دعا مانگتا ہوں تو حاجت پوری ہو جاتی ہے بلکہ آپ کا فرمان ہے کہ حضرت امام اعظم کا مزار قضائے حاجت کے لئے تریاق ہے۔ احتراماً امام شافعی آپ کے مزار پر بطریق حنفی نماز ادا

فرماتے تھے۔ (نور الاسلام امام اعظم نمبر صفحہ 51)

دوسری جگہ روایت ہے کہ امام شافعی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں۔ میں ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے برکت حاصل کرتا ہوں اور ان کی قبر پر روزانہ حاضر ہوتا ہوں جب کبھی مجھے کوئی حاجت پیش آتی ہے تو دو نفل پڑھ کر امام اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی قبر انور پر حاضری دیتا ہوں وہاں خدا سے ہو سل ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اپنی حاجت مانگتا ہوں تو میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔ اس روایت کو صدرائہ امام موفق بن احمد المکی متوفی 568ھ نے کتاب المناقب امام الاعظم کے صفحہ 199 جلد دوم میں مختلف اسناد سے بطریق امام ابو بکر خطیب بغدادی بطریق تاج الاسلام امام سمعانی وغیرہما سے بیان کرتے ہیں کہ علی بن میمون کہتے ہیں میں نے امام شافعی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی زبان مبارک سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی قبر سے برکت حاصل کرتا ہوں پھر ان کی قبر پر ہو سل ابو حنیفہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) خدا سے دعا کرتا ہوں تو فی الفور میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔

شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی فرماتے ہیں: ”طریقہ ختم خواجگان چشت قدس اللہ اسرارہم کہ بعض اولاد شیخ نظام الدین مارنولی سے اس طرح پہنچا ہے کہ جب کوئی حاجت پیش آئے وضو کر کے رو قبلہ بیٹھے اول دس مرتبہ درود شریف پڑھے اس کے بعد تین سو ساٹھ بار یہ دعا پڑھے ”لا ملجا ولا ینجی من اللہ الا اللہ“ بعد اس کے تین سو ساٹھ بار الم نشرح پڑھے پھر تین سو ساٹھ دفعہ وہی دعا پڑھے پھر دس بار درود شریف پڑھے اور ختم تمام کر لے اور تھوڑی شیرینی پر فاتحہ تمام خواجگان چشت کے نام سے پڑھے اور اپنی حاجت اللہ تعالیٰ سے عرض کرے اس طرح روز کرے انشاء اللہ چند یوم میں مقصد حاصل ہوگا۔“

(انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ صفحہ 114)

شاہ ولی اللہ صاحب فرما رہے ہیں جب کوئی حاجت ہو تو ختم خواجگان چشت پڑھے اور شیرینی پر فاتحہ خواجگان چشت کی دے اور روزانہ کرنے کی تاکید فرما رہے ہیں چنانچہ فاتحہ

کی تمام شقیں، تیجہ، چالیسواں اور کوٹڈے وغیرہ اس سے ثابت ہیں۔ مسٹر ندیم دیوہی کیا شاہ ولی اللہ صاحب بھی تمہارے نزدیک مشرک ہیں؟

علم غیب

مسٹر ندیم دیوہی رقم طراز ہیں: ”اللہ تعالیٰ کی صفات میں علم غیب اور حاضر و ناظر ہونا بھی ضروری ہے اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو علم غیب نہیں اور نہ کوئی حاضر و ناظر ہو سکتا ہے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 8)

مسٹر ندیم دیوہی سنو! تمام اولیائے دیوہد اور علمائے دیوہد کے مسلم امام و شہید مولوی اسماعیل صاحب فرماتے ہیں کہ:

”پیغمبر تو نادانوں کو راہ بتانے اور جاہلوں کو سمجھانے اور بے علموں کو علم سکھانے کو آئے تھے۔“ (تقویۃ الایمان صفحہ 12، مکتبۃ الاسلام و سن پورہ لاہور)

دیوہد کے اولیاء اور علماء و عمائدین کیا جاہل تھے جن کو سمجھانے پیغمبر آئے وہ تو تمہارے نزدیک بہت بڑے عالم دین اور بے مثل فقیہ تھے جیسا کہ تمہاری کتابوں سے ظاہر ہے۔ یہ اس امر کی دلیل ہے کہ پیغمبروں کی بعثت دیوہد کے اولیاء اور علماء کے لئے نہ تھی وہ تو خود عالم دوسروں کو سمجھانے اور بتانے والے تھے۔ جب پیغمبروں کی بعثت سے دیوہد کے اولیاء اور علماء مستثنیٰ ہیں تو پیغمبر کی لائی ہوئی کتاب کی ہدایت سے ان کو کوئی علاقہ نہیں اس لئے ہم کہتے ہیں کہ ہمارے واسطے قرآن اور تمہارے واسطے تقویت الایمان۔ دیکھو قرآن کریم میں تَبْرُکَ الَّذِیْ نَزَلَ الْفُرْقَانَ عَلٰی عَبْدِهِ لَیْکُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا بڑی برکت والا ہے وہ جس نے اتنا قرآن اپنے بندہ پر جو سارے جہاں کو ڈر سنانے والا ہے۔ (الفرقان: ۱) پس ہمارے نزدیک حضور (ﷺ) تمام عالمین کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے اور تمہارے دھرم کی کتاب کہتی ہے کہ پیغمبر تو نادانوں کو راہ بتانے اور جاہلوں کو سمجھانے آئے تھے تمہارے دھرم کے اولیاء علماء نہ تو جاہل ہیں نہ نادان جن کو پیغمبر یا پیغمبر کی لائی ہوئی کتاب کی ضرورت ہو تم کو تمہارے دھرم دیوہد نے آزاد کر دیا کتاب اللہ سے۔

دیو تم سے خوش ہے پھر ہم کیا کریں
ہم سے راضی ہے خدا پھر تجھ کو کیا

مسٹر ندیم دیوہدی کا ایمان تقویت الایمان پر ہے اور ہم سب مسلمانوں کا ایمان قرآن حکیم پر ہے چنانچہ یہ جب بھی بات کریں گے اپنے ایمان کی کتاب سے ہی کریں گے کیونکہ تقویت الایمان میں لکھ دیا گیا: ”غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے کر لیجئے۔ یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے۔“ (تقویت الایمان صفحہ 34)

معلوم ہوا کہ دیوہدیوں کے خدا کی یہ شان ہے کہ جب چاہے غیب کو دریافت کر لے اور جب تک نہ چاہا بے چارہ علم غیب سے محروم تھا۔ ہم مسلمانوں کا معبود اللہ (عزوجل) جس طرح اپنی ذات میں ازلی اور قدیم ہے اسی طرح اس کی تمام صفات بھی ازلی و قدیم ہیں چنانچہ علم بھی اس کی صفت ہے وہ ہمیشہ سے علیم و خبیر ہے اسے دریافت کرنے کی حاجت ہی نہیں بلکہ وہ اس سے منزہ و پاک ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے ”ہو اللہ الذی لا الہ الا هو علم الغیب والشہادۃ ہو الرحمن الرحیم“ اللہ وہی ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جاننے والا غیب و شہادت کا وہی رحمن و رحیم ہے۔ (الحشر: ۲۲)

معلوم ہوا کہ اللہ جل مجدہ ہر علم خواہ غیب ہو یا شہادت کا جاننے والا ہے کوئی شے اس کے علم سے خارج نہیں پس وہی رحمن و رحیم ہے کہ اس نے علوم شہادت اپنے عام بندوں کو عطا فرمائے اور علوم غیب اپنے خاص بندوں انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو عطا فرمائے۔

یہی مسٹر ندیم دیوہدی کو اپنا وہ زمانہ یاد نہ رہا کہ بسم اللہ شریف کے حروف کا بھی علم نہ تھا اور نہ تمیز اب بالواسطہ اساتذہ خویش کچھ پڑھ لیا تو قاری بن بیٹھے اور یہ نہ سمجھا کہ یہ علم شہادت اللہ تعالیٰ کی عطا ہی تو ہے اور علم غیب اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والتسلیم کو عطا فرمایا جس کو یہ مانتے نہیں کیونکہ تقویت الایمان میں اس کی نفی ہے تو تقویت الایمان کے خلاف یہ کیونکر ماننے لگے مگر مسلمانوں کے لئے اللہ عزوجل کا

کلام کافی دوانی ہے۔

اللہ عز و جل فرماتا ہے ”ملکان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولكن اللہ یجتبیٰ من رسلہ من یشاء“ اور اللہ کی شان نہیں کہ اے عام لوگو تم کو غیب کا علم دے لیکن اللہ جن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہے۔ (آل عمران: ۱۷۹)

تفسیر جلالین شریف میں زیر آیت کریمہ امام جلال الدین سیوطی (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں ”لكن اللہ یجتبیٰ یختار من رسلہ من یشاء فیطلعه علی الغیب“ معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے جن لیتا ہے پس ان کو غیب پر مطلع کرتا ہے۔

ہمارا ایمان تو پورے قرآن پر ہے ہمارے واسطے ایک آیت ہی کافی ہے کیونکہ ایک آیت کا انکار بھی کفر ورنہ غیب کے علم پر متعدد آیات پیش کی جاسکتی ہیں۔ مگر دیوبندیوں کا ایمان تقویت الایمان پر ہے وہ نبی (ﷺ) کے لئے تو علم غیب کی نفی کرتے ہیں اور اپنے دیوبندیوں کے لئے علم غیب ثابت کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو مسٹر ندیم دیوبندی کے شیخ کامل اور تمام دیوبندیوں کے قطب الارشاد جناب رشید احمد گنگوہی کے خلیفہ مجاز مولوی عاشق الہی میرٹھی رقمطراز ہیں :

”جس زمانے میں مسئلہ امکان کذب پر آپ (رشید احمد گنگوہی) کے مخالفین نے شور مچایا اور تکفیر کا فتویٰ شائع کیا ہے سائیں توکل شاہ انبالوی کی مجلس میں کسی مولوی نے حضرت امام ربانی (رشید احمد گنگوہی) کا ذکر کیا اور کہا کہ امکان کذب باری کے قائل ہیں یہ سن کر سائیں توکل شاہ صاحب نے گردن جھکالی اور تھوڑی دیر مراقبہ کر سر اوپر اٹھا کر اپنی پنجابی زبان میں یہ الفاظ فرمائے لوگو! تم کیا کہتے ہو میں مولانا رشید احمد صاحب کا قلم عرش کے پرے چلتا ہوا دیکھ رہا ہوں۔“ (تذکرۃ الرشید، جلد دوم، صفحہ 322)

اس روایت سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔

اول : رشید احمد گنگوہی کذب الہی کو ممکن مانتے ہیں۔

دوم : سائیں توکل شاہ صاحب کو غیب کے دریافت کرنے کا اختیار ہے جب چاہیں دریافت کر لیں۔

صاحب تقویت الایمان مولوی اسماعیل دہلوی فرماتے ہیں :

غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو کہ جب چاہے کر لیجئے یہ خدا ہی کی شان ہے اور سائیں توکل شاہ صاحب نے جب چاہا گردن جھکا دی اور غیب کو دریافت کر لیا۔ عرش عالم شہادت میں نہیں بلکہ عالم غیب میں ہے اور سائیں توکل شاہ عرش کے اوپر بھی خدا جانے کتنے اوپر شاید لامکاں پر رشید احمد گنگوہی کا قلم چلتا ہوا دیکھ رہے ہیں معلوم ہوا دیو کے ہندے خدائی کا مرتبہ رکھتے ہیں جب چاہیں غیب دریافت کر لیں۔

مسٹر ندیم دیوہی ! جھوٹ تو آپ کے اولیائے دیوہند کی سنت ہے اور کیوں نہ ہو جب کہ وہ اپنے خدا کے جھوٹ کو ممکن سمجھتے ہیں اسی سنت کی پیروی میں مسٹر ندیم صاحب بھی رقمطراز ہیں :

”پیارے بچو ! آپ کو یہ علم تو ہو گیا کہ دیوہند انڈیا کا ایک شر ہے وہاں دنیا کی سب سے بڑی یونیورسٹی ہے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 89)

پھر فرماتے ہیں ”بچو ! ایک لفظ آپ نے بریلوی بھی سنا ہو گا بریلی انڈیا کا ایک قصبہ ہے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 59, 60)

بریلی یونیورسٹی انڈیا کا ایک بہت بڑا ضلع اور کمشنری کا صدر مقام ہے اس کو مسٹر ندیم دیوہندی قصبہ لکھ رہا ہے اور دیوہند جو ضلع سہارنپور کا ایک قصبہ ہے اس کو شر بتا رہا ہے دراصل یہ کذب صریح اور دروغ قبیح اولیائے دیوہند کی سنت متوارثہ ہے۔ اس سے روگردانی کرنا اصول مذہب دیوہند کے خلاف ہے کیونکہ مذہب دیوہند کی بنیاد ہی جھوٹ و افتراء پر ہے۔

ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا واقعہ

مسٹر ندیم دیویدی رقمطراز ہیں: ”حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ کے نبی تھے اور انہوں نے اللہ کے حکم پر اپنے بچے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کے گلے پر چھری چلا دی اگر انہیں علم غیب ہوتا کہ وہ ذبح نہیں ہوں گے تو وہ چھری کیوں چلاتے اور چھری پر غصہ کیوں کرتے اس سے معلوم ہوا کہ انہیں علم نہیں تھا اس لئے غیر مسلم، بریلوی لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں کہ تمہارا عقیدہ کیا ہے؟ تمہارے نبی بھی ڈرامہ کرتے ہیں جھوٹ موٹ کام کرتے ہیں۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 8، 9)

مسٹر ندیم دیویدی نے کتنی اہم بات بیان کی کہ غیر مسلم، بریلوی لوگوں کا مذاق اڑاتے ہیں الخ بیشک یہ بات تو بالکل صحیح ہے کیونکہ دیویدی سارے کے سارے غیر مسلم ہیں دیو کے بندے ہیں۔ یہی مذاق اڑاتے اور انبیاء اکرام علیہم السلام کے افعال مقدسہ کو ڈرامہ بتاتے ہیں ان کے سوا کسی اور غیر مسلم نے یہ بات کہی یا لکھی ہو تو بطور ثبوت پیش کرو۔ اگر کچھ حیا و شرم رکھتے ہو۔ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ دیو کے بندے علم غیب جب چاہیں حاصل کر لیں اور اللہ کے محبوب حاصل نہ کر سکیں پھر یہ کہ یہ معاملہ حضرت سیدنا ابراہیم (علیہ السلام) کا فرش زمین پر واقع ہو رہا ہے ان کو زمین کی خبر نہیں اور ایک دیو کا بندہ عرش کے اوپر کی خبر دے رہا ہے۔

اول تو یہ معاملہ غیب کی بات ہی نہیں بلکہ ایک امتحان ہے اللہ عز و جل فرماتا ہے: ”واذا بتلی ابراہیم ربہ بکلما فاتمہن قال انی جاعلک للناس اماما“ اور جب ابراہیم کو اس کے رب نے کچھ باتوں میں آزمایا تو اس نے وہ پوری کر دکھائیں فرمایا میں تمہیں لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں۔

عزیزان ملت و نو نما لان امت! دیکھو اللہ عز و جل حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مدح (تعریف) فرما رہا ہے اور انعام کی خبر دے رہا ہے مگر ندیم دیویدی ہے دیو کا بندہ ان کی توہین کر رہا ہے اور ڈرامہ بتا رہا ہے۔

ارے لو! ان دیو کے بندے! ان کو علم تھا کہ جب ہی چھری ان کی گردن پر چلا دی اور اگر علم نہ ہوتا تو چھری چلاتے ہاتھ کانپ جاتا ارے اودیو کے بندے اگر تیرا کوئی بیٹا ہے تو اس کی گردن پر اس طرح چھری چلا کر دیکھ۔ ہم کہہ دیتے ہیں کہ تو جاٹل بے علم ہرگز اپنے بیٹے کی گردن پر اس طرح چھری نہیں چلا سکتا معلوم ہوا کہ ان کو علم تھا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے ”وَكَذٰلِكَ نَرٰى اِبْرٰهِيْمَ مُلْكُوْتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلِيَكُوْنُ مِنَ الْمَوْقِنِيْنَ“ (انعام: ۷۵) اور اسی طرح ہم ابراہیم کو دکھا رہے ہیں ساری بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور اس لئے کہ وہ عین الیقین والوں میں ہو جائے! ایک جانب قرآن کریم کے ارشادات اور دوسری طرف دیو کے بندوں کی تقویت الایمان جس کو چاہیں اختیار کر لیں اور ایمان لائیں۔

شہادت صحابہ کرام علیہم الرضوان

مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں: ”بعض کافروں نے سازش کر کے ستر (70) صحابہ کو تبلیغ کے بہانے لے جا کر شہید کر دیا اگر نبی پاک کو علم غیب ہوتا تو کبھی نہ بھیجتے اور اپنے صحابہ کو قتل نہ کراتے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 9)

یہ زمین کا معاملہ ہے جس کی نفی حضور (ﷺ) سے کی جا رہی ہے اور دیو کا بندہ عرش کے اوپر دیکھ رہا ہے ہم حوالہ پیش کر چکے ہیں۔ اب سنئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ”اللہ ولی الذین امنوا یخرجوہم من الظلمات الی النور والذین کفرو اولیاء ہم الطاغوت یخرجونہم من النور الی الظلمات اولئک اصحاب النار ہم فیہا ٰخلدون“ اللہ ولی ہے مسلمانوں کا انہیں اندھیروں سے نور کی طرف نکالتا ہے اور کافروں کے لئے حمایتی دیو (شیطان) ہیں وہ انہیں نور سے اندھیروں کی طرف نکالتے ہیں یہی لوگ دوزخ والے ہیں انہیں ہمیشہ اس میں رہنا۔ (البقرہ: ۲۵۷)

مسٹر ندیم دیوبندی اپنے غیر مسلم ہونے کا اقرار کر چکے ہیں ان کا حمایتی دیو ہے جو اندھیری: یوبندیت کی طرف لے جاتا ہے اور مسلمانوں کا والی اللہ ہے یہ ان کو دیوبندیت

وغیرہ کے اندھیروں سے نکال کر مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (نور) کی طرف لے جاتا ہے۔

یہ انسانی فطرت ہے کہ جس شے میں کمال اور خوبی دیکھتا ہے اس کی طلب میں رہتا ہے اور جس میں زوال و بدائی ہو اس سے دور بھاگتا ہے۔ مسلمان کے نزدیک مخلوق میں سب سے بہتر اور برتر افضل و اعلیٰ محمد رسول اللہ (ﷺ) ہیں یہ مسلمان ان کی عظمت پر مرتے، انہی کا دم بھرتے ہیں اور دیو کے بندے دیوبندیت پر قربان ہوتے، مصطفیٰ (ﷺ) سے بھاگتے اور ان کی عظمت کا انکار کرتے ہیں یہی حال مسٹر ندیم دیوبندی کا ہے۔

ہماری پیش کردہ آیت کذالک نری ابراہیم میں ہی حضور (ﷺ) کے علم کا ثبوت موجود ہے کذالک تشبیہ کے لئے آتا ہے اور تشبیہ کے لئے مشبہ اور مشبہ بہ لازم مشبہ تو خود قرآن کریم میں مذکور ہے یعنی حضرت ابراہیم (علیہ السلام) باقی رہا مشبہ بہ وہ نبی کریم (ﷺ) ہیں مطلب یہ ہوا کہ اے حبیب لبیب (ﷺ) جیسے ہم آپ (ﷺ) کو آسمانوں اور زمینوں کی سلطنتیں دکھا رہے ہیں اس طرح آپ (ﷺ) کے طفیل میں آپ (ﷺ) کے والد ماجد حضرت ابراہیم (علیہ السلام) کو بھی دکھا رہے ہیں پس حضور (ﷺ) کے لئے علم ہونا ثابت ہے مگر کس کے لئے جو قرآن کریم پر ایمان رکھتا ہو اور جو قرآن کریم پر ایمان ہی نہیں رکھتا وہ تو تقویت الایمان ہی کی بات کرے گا، قرآن کی ہر گز نہیں مانے گا۔ دیو کا بندہ کہتا ہے علم ہوتا تو صحابہ کو قتل نہ کراتے گویا حضور (ﷺ) نے قتل کر لیا (معاذ اللہ) حضور (ﷺ) تو رحمت ہیں مگر اللہ عزوجل تو ارحم الراحمین، رحمن و رحیم ہے کیا اسے بندوں سے پیار نہیں ہے؟ ہے اور ضرور ہے، صحابہ کے متعلق فرماتا ہے ”فانزل اللہ سکینۃ علی رسولہ واللمومنین والزمہم کلمۃ التقویٰ وکانوا حق بہا و اہلہا و کان اللہ بکل شئی علیما“ تو اللہ نے اپنا اطمینان اپنے رسول اور ایمان والوں پر اتارالور پر ہیزگاری کا کلمہ ان پر لازم فرمایا اور وہ اس کے زیادہ سزاوار اور اس کے اہل تھے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

دیو کا بندہ کہتا ہے کہ علم ہوتا تو قتل نہ کراتے یہ بات تو حضور (ﷺ) پر منطبق

نہیں ہوتی بلکہ اللہ عزوجل پر ہوتی ہے بالفرض باطل اگر حضور (ﷺ) کو علم نہ تھا تو کیا اللہ عزوجل بھی بے علم تھا اس نے کیسے گوارا کر لیا جبکہ اس کے کرم کا یہ عالم ہے کہ ارشاد فرماتا ہے ”الزمهم كلمة التقوى“ دیو کا بندہ اللہ کی شان کیا جانے علم تھا اسی لئے اللہ عزوجل نے فرمایا ”وكان الله بكل شئ عليما“ اور اس کی عطا سے حضور (ﷺ) بھی جانتے ہیں اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ اب ان صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا وقت رب سے ملنے کا قریب ہے اور مرتبہ شہادت ملنے والا ہے ایسے انعام و احسان اللہ عزوجل کے حاصل ہونے والے تھے جب ہی تو بھیج دیا ورنہ ہرگز نہ بھیجتے اور اگر بالفرض یہ بھیجنا بھی چاہتے تو اللہ تعالیٰ منع فرمادیتا کیا اس کو بھی کسی دیو کے ہندے کا خوف تھا اس واقعہ سے تو حضور (ﷺ) کے علم بے پایاں کا پتہ چلتا ہے۔

روضے سے باہر نہیں آسکتے

مسٹر ندیم دیوبندی لکھتے ہیں: ”نبی پاک (ﷺ) اپنے روضے میں آرام فرما ہیں اپنے روضے سے باہر نہیں آسکتے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 9)

ملاحظہ فرمائیے دیو کا بندہ اور خدائی کا دعویٰ گویا اس دیو کے ہندے کو غیب کا علم ہے اور اس پر قدرت بھی ہے خدا جانے کس قدر افواج دیوؤں (شیطانوں) کی مقرر کر دی ہے کہ جن کے ہاتھوں مجبور ہو کر معاذ اللہ روضے سے باہر نہیں آسکتے۔ یعنی آنے کی طاقت ہی نہیں رکھتے مگر دیو کا بندہ ہر وقت اور ہر جگہ مرنے کے بعد آسکتا ہے۔ ملاحظہ ہو مسٹر ندیم دیوبندی کے پیران پیر کے سوانح نگار تھانوی صاحب کے پردادا محمد فرید صاحب کی وفات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

”کسی بارات میں تشریف لے جا رہے تھے کہ ڈاکوؤں نے آ کر بارات پر حملہ کیا ان کے پاس کمان تھی اور تیر تھے انہوں نے ڈاکوؤں پر دلیرانہ تیر بڑا سنا شروع کئے چونکہ ڈاکوؤں کی تعداد کثیر تھی اور ادھر سے بے سروسامانی تھی یہ مقابلہ میں شہید ہو گئے۔“ (پھر کیا ہوا) ”شہادت کے بعد ایک عجیب واقعہ ہوا شب کے وقت اپنے گھر مثل زندہ کے تشریف

لائے اور اپنے گھر والوں کو مٹھائی لا کر دی اور فرمایا اگر تم ظاہر نہ کرو گی تو اس طرح سے روز آیا کریں گے لیکن ان کے گھر کے لوگوں کو یہ اندیشہ ہوا کہ گھر والے جب بچوں کو مٹھائی کھاتے دیکھیں گے تو معلوم نہیں کیا شبہ کریں گے اس لئے ظاہر کر دیا اور آپ تشریف نہیں لائے۔ یہ واقعہ خاندان میں مشہور ہے۔“ (اشرف السوانح جلد اول صفحہ 12)

ملاحظہ ہو دیو کے مرنے کے بعد بھی زندوں کی طرح جہاں چاہیں جائیں یہ تو مٹھائی لے کر اپنے گھر آئے یہ مٹھائی کہاں سے آئی؟ غالباً قبر میں مٹائی ہو گی۔

پور لیجئے مسٹر ندیم دیوبندی کے پیران پیر مولوی اشرف علی فرماتے ہیں:

”مولوی اسماعیل دیوبندی کے قافلے میں ایک شخص شہید ہو گئے جن کا نام مید ارخت تھا۔ یہ مجاہد دیوبند کے رہنے والے تھے ان کی شہادت کی خبر آچکی تھی ان کے والد حشمت علی خان صاحب حسب معمول دیوبند میں اپنے گھر میں ایک رات تہجد کی نماز کے لئے اٹھے تو گھر کے باہر گھوڑے کے ٹاپوں کی آواز آئی انہوں نے دروازہ کھولا تو یہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ ان کے بیٹے مید ارخت ہیں بہت حیرانگی بڑھی کہ یہ تو بالاکوٹ میں شہید ہو گئے تھے یہاں کیسے آگئے؟ مید ارخت نے کہا جلدی کوئی دری وغیرہ چھائے حضرت مولانا اسماعیل صاحب اور سید (احمد) صاحب یہاں تشریف لا رہے ہیں۔ حشمت خان نے فوراً ایک بڑی چٹائی چھادی اتنے میں سید صاحب اور مولانا شہید اور چند دوسرے رفقاء بھی آگئے۔ حشمت خان صاحب نے محبت پداری کی وجہ سے سوال کیا تمہارے کہاں تلوار لگی تھی؟

مید ارخت نے سر سے اپنا ڈھانٹا کھولا اور اپنا نصف چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام کر اپنے پاپ کو دکھایا کہ یہاں تلوار لگی تھی۔ حشمت خان نے کہا یہ ڈھانٹا پھر سے باندھ لو مجھ سے یہ نظارہ نہیں دیکھا جاتا۔ تھوڑی دیر بعد یہ تمام حضرات واپس تشریف لے گئے۔ صبح کو حشمت خان کو شبہ ہوا کہ کہیں خواب تو نہیں تھا مگر چٹائی کو جو غور سے دیکھا تو خون کے قطرے موجود تھے۔ یہ وہ قطرے تھے جو مید ارخت کے چہرے سے گرتے ہوئے اس کے والد نے دیکھے تھے ان قطروں کو دیکھ کر حشمت خان سمجھ گئے کہ یہ بیداری کا واقعہ ہے خواب

نہیں۔ آخر میں چند راویوں کے نام گنوا کر فرماتے ہیں کہ اس حکایت کے اور بھی بہت سے معتبر راوی ہیں۔“ (ملفوظات اشرف علی تھانوی صفحہ 49)

ملاحظہ فرمائیے دیوبندیوں کا ایمان یہ ہے کہ حضور (ﷺ) روضے کے باہر نہیں آسکتے مجبور محض ہیں اور دیوبندیوں کے بندے آزاد ہیں جہاں چاہیں جائیں اور ساتھ میں مٹھائیاں لے جائیں۔

حاصل کلام

نبی کریم (ﷺ) کی تنقیص شان اور ان کا مقام گھٹانے سے دیوبندیوں کا مقصود یہ ہے کہ مسلمانوں کے دل سے نبی کریم (ﷺ) کی عظمت اور محبت ختم ہو جائے۔ اور دیوبندیوں کی بڑائی اور تعریف سن کر ان کی جانب طبیعت مائل ہو جائے اور بلا سمجھے سوچے ان دیوبندیوں کے بندوں پر ایمان لے آئیں اور سچے مذہب اہلسنت سے دور ہو جائیں۔

نور و بشر کا بیان

مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں: ”قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کے بھر ہونے کا اعلان کروایا قل انما انا بشر مثلكم (سورہ کہف) ”اے محبوب (ﷺ) آپ اعلان کر دیں کہ میں تم جیسا بشر ہوں۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 12)

سبحان اللہ دیوبندیوں کے بندوں کی ہر بات نرالی ہے اللہ عزوجل پر بھی بہتان لگانے اور افترا کرنے سے باز نہیں آئے کہتے ہیں کہ ”آپ اعلان کر دیں“ یہ کس جملے کا ترجمہ ہے۔ اعلان تو اللہ تعالیٰ نے اپنی الوہیت اور وحدانیت کا کروایا کہ سرکارِ بد قرار (ﷺ) نے اعلان فرمایا ”قولوا لا اله الا الله“ کو ”لا اله الا الله“ مگر یہ تو کفارِ بد اطوار کا مقولہ معروف تھا کافر کہتے تھے وما انت الا بشر مثلنا ”اور تم نہیں مگر ہماری طرح بشر۔“ پھر اعلان کی حاجت کیا اسی کی تصدیق فرمادی جاتی مگر نہیں ان بشر کہنے والوں کو ظالم فرمایا واسرؤا النجوى الذين ظلموا هل هذا الا بشر مثلكم ”اور ظالموں نے آپس میں خفیہ مشورت کی کہ یہ کون ہیں تم ہی جیسے ایک بشر ہیں۔“

نیز باوجودیکہ اللہ مالک خالق و معبود ہے مگر اس نے یہ نہیں فرمایا کہ تم بھی دوسرے لوگوں کی طرح بٹر ہو بلکہ قرآن کریم نے جب بھی حضور (ﷺ) کا ذکر فرمایا تو ان الفاظ میں :

- (1) قد جاءكم من الله نور
 - (2) لقد جاءكم رسول من انفسكم
 - (3) قد جاءكم برهان من ربكم
 - (4) اذبعث فيهم رسول
 - (5) يا ايها النبي انا ارسلتك شاهدا
 - (6) وما ارسلتك الا رحمة للعالمين يسين طة مزمل مدثر
- وغیرہ خطابات سے یاد فرمایا اور یہ جائل دیو کا بندہ کتا ہے کہ اعلان کروایا ہم پوچھتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے قل کیوں فرمایا۔ اگر واقعی مقصود یہی تھا تو خود ہی اعلان فرمادیتا کیا اس کو بھی کسی دیو کے بندے کا خوف تھا۔ (معاذ اللہ) پھر قل انما انا بشر کس سے فرمایا؟ کیا صدیق اکبر یا فاروق اعظم یا عثمان ذوالنورین یا علی المرتضیٰ یا صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے کوئی حضور (ﷺ) کو اپنی طرح بٹر کتا تھا، نہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ کفار بد کردار نبی کو اپنے جیسا بٹر کہتے تھے۔ قرآن کریم میں ہے قالو ما انتم الا بشر مثلنا ”کافریو لے نہیں ہو تم مگر ہم جیسے بٹر۔“ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا قل انما انا بشر مثلکم یوحی الی ”پیارے محبوب فرمادیتے“ (ظاہر صورت میں) میں تم جیسا بٹر ہوں میری طرف وحی ہوتی ہے“ اور مخفی نہ رہے کہ وحی کسی دیو کے بندے کو نہیں ہوتی بلکہ اللہ عزوجل کے محبوب بندوں انبیاء مرسلین کو ہوتی ہے لہذا ان جیسا مخلوق میں کوئی نہیں۔

مقام غور ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان سرکارِ بد قرار (ﷺ) کی خدمت میں راعنا عرض کرتے جس کو کفار نے دوسرے معنی مراد لیتے ہوئے راعنا کہنا شروع کیا

تو اللہ عزوجل نے حکم نازل فرمایا یا ایہا الذین امنوا لاتقولوا راعنا قولوا انظرنا واسمعوا وللکفرین عذاب علیم ”اے ایمان والو! راعنا نہ کہو اور یوں عرض کرو انظرنا یعنی حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی سے بنور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔“

جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کو راعنا کہنے کی ممانعت فرمادی گئی تو علت ہو گیا کہ حضور (ﷺ) کی شان میں ہلکا لفظ بھی استعمال کرنا اگرچہ نیت اہانت کی نہ ہو اللہ تعالیٰ کو گوارا نہیں تو یہ کیسے گوارا ہو سکتا ہے کہ ہر کافر طاعنی حضور (ﷺ) کی شان میں بشر مثلنا کہے اب جس کا جی چاہے اللہ عزوجل کو راضی کر لے اور جو خطاب والقباب اللہ عزوجل نے ان کے لئے استعمال فرمائے ان کا استعمال عمل میں لائے یا جو چاہے کہ دیو (شیطان) ہم سے راضی ہو جائے تو وہ وہی بولی بولے جو کفار مانہجار کی بولی ہے ”وما انت الا بشر مثلنا“ کو اپنے آقا دیو (شیطان) کے لشکر میں شامل ہو جائے۔

مسٹر ندیم دیوبندی لکھتے ہیں کہ: ”فرشتے نوری مخلوق ہیں لیکن بشر کا مرتبہ نور سے بڑا ہے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 12)

اللہ تعالیٰ بھی نور ہے: ”اللہ نور السموات والارض“ اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب (ﷺ) کو سب سے اول نور سے پیدا فرمایا۔ حضور (ﷺ) فرماتے ہیں ”اول ما خلق اللہ نوری“ سب سے پہلے اللہ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔ مگر دیوبندی قرآن و حدیث سب کا منکر ہے۔

مسئلہ حاضر و ناظر

مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں: ”اللہ تعالیٰ کی صفات میں علم غیب اور حاضر و ناظر ہونا بھی ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی کو علم غیب نہیں اور نہ کوئی حاضر و ناظر ہو سکتا ہے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 8)

حاضر کا مادہ ”حضر“ اور ناظر کا مادہ ”نظر“ سے ہے۔ حضر سے الحضور مصدر بنا جس

سے حاضر، مشتق ہوا۔ حضر، حاضر اور حضور کے معنی کتب لغت میں حاضر ہونے کی جگہ اور حاضر کے معنی شہروں لمحوں میں رہنے والا۔ بواقیلہ یہ تمام معنی منجد مختار الصحاح اور مجمع کاد الانوار وغیرہ میں مذکور ہیں۔

ناظر مختار الصحاح میں آنکھ کے ڈیلے کی سیاهی کو جس میں آنکھ کا قتل ہوتا ہے اس کو ناظرہ کہتے ہیں اور یہ ہر دو معنی حاضر و ناظر اللہ تعالیٰ کی شان کے خلاف ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سے پاک و منزہ ہے۔ چنانچہ قرآن کریم و احادیث شریف میں کہیں بھی اللہ تعالیٰ کے لئے ”حاضر و ناظر“ موجود نہیں۔ نہ اسماء حسنیٰ میں حاضر و ناظر ہے نہ سلف صالحین میں سے کسی نے اللہ تعالیٰ کے لئے حاضر و ناظر استعمال کیا ہے۔

مسٹر ندیم دیوبندی اور سارے دیوبند کے مدعی قیامت تک یہ جھٹ نہیں کر سکتے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان یا تابعین رحمہم اللہ یا ائمہ مجتہدین نے کبھی اللہ تعالیٰ کے لئے حاضر و ناظر کا لفظ استعمال کیا ہو۔

حادث اسی پر ختم ہو جاتی ہے مگر جھوٹے کو اس کے گمراہی تک پہنچانے کے لئے بطور نمونہ قرآن کریم اور ائمہ دین سے ثبوت پیش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے :

يا ايها النبي انا ارسلتك شاهدا و مبشرا و نذيرا و داعيا الى الله باذنه و سراجا منيرا ”اے غیب کی خبریں بتانے والے (ﷺ) بے شک ہم نے تم کو بھیجا حاضر و ناظر اور خوشخبری دینا اور ڈر سنا تا اور اللہ کی طرف سے اس کے حکم سے بلا تا اور چمکا دینے والا آفتاب۔“ (الاحزاب: ۴۶-۴۵)

شاہد کے معنی حاضر و ناظر ہیں، مفردات راغب میں ہے ”الشهود والشهادة الحضور مع المشاهدة او بالبصر بالبصيرة“

نبی کریم (ﷺ) بصر یا بصیرت کے ساتھ مشاہدہ فرماتے ہوئے حاضر ہیں۔

علامہ ابو السعود اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں :

اے نبی (ﷺ) بے شک ہم نے بھیجا آپ (ﷺ) کو حاضر و ناظر بنا کر ان سب پر

جن کی طرف آپ (ﷺ) رسول بنا کر بھیجے گئے۔ آپ (ﷺ) ان کے احوال کی نمکبانی فرماتے ہیں اور ان کے اعمال کا مشاہدہ فرماتے ہیں یعنی ان سب کے کاموں کو اپنی آنکھ سے دیکھتے ہیں اور آپ (ﷺ) ان سے عمل شہادت فرماتے ہیں یعنی ان کے گواہیتے ہیں ان تمام چیزوں پر جو ان سے صادر ہوئیں تصدیق سے اور تکذیب سے اور باقی ان تمام چیزوں سے جن پر وہ ہیں ہدایت اور گمراہی سے اور آپ (ﷺ) اس شہادت کو ادا فرمائیں گے قیامت کے دن جو ادا کی ہوئی ہوگی ان تمام باتوں میں جو ان کے فائدہ کے لئے ہوں اور ان تمام باتوں میں جو ان کے نقصان کے لئے ہوں گی۔ (تفسیر ابوالسعود جزء 4 صفحہ 79)

اسی طرح تفسیر بیضاوی، مدارک التنزیل، جلالین، جمل، روح المعانی، تفسیر کبیر وغیرہ میں مذکور ہے۔

شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلوی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں :

”اور باوجود اس قدر اختلافات اور بکثرت مذاہب کے جو علماء امت میں سے ہیں ایک شخص کو بھی اس میں اختلاف نہیں ہے کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) بغیر شائبہ مجاز اور بلا توہم تاویل حقیقت حیات کے ساتھ دائم و باقی ہیں اور اعمال امت پر حاضر و ناظر ہیں اور طالبان حقیقت اور اپنی طرف متوجہ ہونے والوں کو فیض پہنچاتے ہیں اور انکی تربیت فرماتے ہیں۔“ (حاشیہ اخبار الاخیار صفحہ 155 مکتوبات)

اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں میں باوجود اختلافات کے حضور (ﷺ) کے حیات اور حاضر و ناظر ہونے میں کوئی اختلاف نہیں مگر آج دیوبندیوں کو اس سے انکار ہے۔

شیخ محقق عبدالحق صاحب دہلوی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ) فرماتے ہیں :

”اور حضور (ﷺ) ہمیشہ سے مومنوں کا نصب العین اور عابدوں کی آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ تمام احوال و واقعات میں خصوصاً حالت عبادت میں اور اس کے آخر میں کہ نورانیت اور انکشافات کا وجود اس مقام میں بہت زیادہ اور نہایت قوی ہوتا ہے اور بعض عرفا نے فرمایا تشہد میں خطاب اس وجہ سے ہے کہ حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ تمام

موجودات کے ذرات اور افراتو ممکنات میں جاری وساری ہے بس آنحضرت (ﷺ) نمازیوں کی ذات میں موجود اور حاضر ہیں لہذا نمازی کو چاہئے کہ اس معنی سے آگاہ رہے اور حضور (ﷺ) کے اس حاضر ہونے سے غافل نہ ہو تاکہ رموز و قرب اور اسرار معرفت سے روشن اور فیضیاب ہو۔“ (اشعۃ اللمعات صفحہ 41)

شاہ ولی اللہ صاحب زیر عنوان مشاہدہ اجمالی انبیاء کرام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔

فرماتے ہیں:

”جس وقت میں مدینہ منورہ حاضر ہوا اور روضہ اقدس علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوا تو میں نے روح مبارک و مقدس (ﷺ) کو ظاہر اذعیانہ دیکھا نہ صرف عالم ارواح میں بلکہ عالم مثال میں ان آنکھوں سے قریب۔ تو میں سمجھ گیا کہ یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ حضور اکرم نور مجسم شاہ بنی آدم مختتم شفیع معظم (ﷺ) نمازوں میں حاضر ہوتے ہیں اور لوگوں کی امامت فرماتے ہیں وغیرہ ذالک کہ یہ سب اسی دقیقہ کی باتیں ہیں۔“ (فیوض الحرمین صفحہ 81، 82)

رضائے خدا اور رضائے محمد (ﷺ)

مسٹر ندیم دیوبندی رقم طراز ہیں: ”حضور چاہتے تھے کہ ان کے چچا ابو طالب ایمان لے آئیں لیکن اللہ تعالیٰ نے نہیں مانا اور اپنے رسول کو جواب دے دیا کہ یہ تو میری مرضی نہیں۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 13)

دیوبندی نے لکھ دیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور (ﷺ) کی بات نہیں مانی اور اپنے رسول کو جواب دے دیا کہ یہ میری مرضی نہیں مگر اللہ تعالیٰ کے اس نے ماننے پر کوئی حوالہ سپرد قلم نہ کیا۔ اگر ہوتا تو ضرور تحریر کرتا حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب (ﷺ) سے ارشاد فرماتا ہے ”ولسوف یعطیک ربک فترضی“ پیارے محبوب بیشک عنقریب تمہارا رب تمہیں اتنا دے گا تم راضی ہو جاؤ گے۔

حدیث قدسی شریف میں ہے ”کلہم یطلبون رضائی وانا طلب رضاک

یا محمدؐ ”پیارے محمدؐ (تمام کائنات میری رضا چاہتی ہے اور میں تیری رضا چاہتا ہوں۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت عاشق ماہ نبوتؐ (عظیم المرتبت عظیم البرکت امام احمد رضا خاں قاضی بدایونی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں۔

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم خدا چاہتا ہے رضائے محمدؐ حضورؐ نے چاہا کہ ہمارا قبلہ تبدیل کر دیا جائے اور بیت المقدس کے بجائے کعبہ معظمہ بنادیا جائے اس کا ذکر قرآن کریم میں اس طرح ہے ”قد نرى تقليب وجهك في السماء فلنولينك قبلة ترضاها فول وجهك شطر المسجد الحرام“

(پیارے) ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تمہارا آسمان کی طرف منہ کرنا تو ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس میں تمہاری خوشی ہے۔ ابھی اپنا منہ پھیر دو مسجد حرام کی طرف۔

دیکھا! حضورؐ نے حالت نماز آسمان کی جانب منہ اٹھا کر دیکھا کہ ہمارا قبلہ جائے بیت المقدس کے کعبہ معظمہ قرار دیا جائے۔ فوراً وحی آگئی کہ ضرور ہم تمہیں پھیر دیں گے اس قبلہ کی طرف جس کو تم پسند کرتے ہو ابھی نماز ہی میں اپنا منہ کعبہ معظمہ کی طرف پھیر لو چنانچہ آج بھی مسجد قبلتین مشہور و معروف ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں قاضی بدایونی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں۔

بہم عمد باندھے ہیں روز ازل سے

رضائے خدا اور رضائے محمدؐ

رہا ہو طالب کا ایمان نہ لانا یہ محبوب و محبت کے درمیان راز کی باتیں ہیں۔ بھلا دیو کے بندے کیا جانیں اگر یہی بات قابل اعتراض ہے تو دیوبندی اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھی اعتراض کرے گا کہ اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ فرعون ایمان لے آئے ہدایت پا جائے چنانچہ موسیٰ علیہ السلام کو حکم فرمایا ”اذهب الی فرعون فانہ طفی“ مگر فرعون ایمان نہ لایا نہ ہدایت

پر آیا (معاذ اللہ) یہ ہیں لوہام قاسدہ جو دیو کے بندوں میں پائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان خبیث افکار سے چائے اور سچا پکا مصطفیٰ (ﷺ) کا غلام بنائے اور سرکارِ لبد قرار (ﷺ) کا غلام بنائے اور سرکارِ لبد قرار (ﷺ) کے دامنِ کرم سے ولہرہ فرمائے اور ان کے زمرے میں اٹھائے۔ آمین ثم آمین بجاہ سید المرسلین (ﷺ)

بدعت گمراہی ہے

مسٹر ندیم دیوبندی لکھتے ہیں: ”چو! جو کام صحابہ کرام نے نہ کیا ہو وہ کبھی اچھا نہیں ہو سکتا بلکہ ایسے کاموں کو ہمیں چھوڑ دینا چاہئے۔ مذہب اور دین کا جو کام صحابہ کرام نے کیا اس کا کرنا ثواب ہے اور جو دین کا کام سمجھ کر انہوں نے نہیں کیا وہ ہمیں کتنا ہی اچھا لگے وہ گناہ اور بدعت ہو گا اور بدعت گمراہی ہے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت، صفحہ 19)

عزیز چو! آپ ہی ذرا مسٹر ندیم دیوبندی سے پوچھ لیں کہ بخاری شریف، مسلم شریف، ابوداؤد شریف، ترمذی شریف، ابن ماجہ وغیرہ کتب احادیث صحابہ کرام نے پڑھیں یا کسی کو پڑھائیں؟ چھ کلمہ جو تم پڑھتے ہو صحابہ کرام نے پڑھے یا پڑھائے۔ قرآن کریم پر اعراب یعنی زیر، زبر اور پیش وغیرہ علامات صحابہ کرام علیہم الرضوان نے لگائیں، قرآن کریم کے ترجمہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے شائع کرائے، صرف و نحو، فقہ، منطق، فلسفہ، عروض و ادب وغیرہم کتب صحابہ کرام علیہم الرضوان نے پڑھیں یا پڑھائیں۔ دارالعلوم دیوبند جس طرز پر آج بنا ہوا ہے کسی صحابی نے بنایا اور ایسا اہتمام فرمایا ثابت کیجئے ورنہ یہ سارا کاروبار تمہارا بدعت اور گمراہی ہے۔

بدعت کا بیان کرتے ہوئے مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں کہ:

”اس کی مثال یوں سمجھئے کہ اگر کوئی شخص چار رکعت کی بجائے پانچ رکعت پڑھ لے اس کو کوئی شخص یہ کہے کہ بھائی تیری نماز خراب ہو گئی دوبارہ پڑھو۔ کیونکہ تو نے چار کے بجائے پانچ رکعت پڑھ لی۔ اس کے جواب میں نمازی یہ کہے کہ میں نے کوئی بدعت تو نہیں کیا۔“

(ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 45)

اس جاہل بے وقوف کو اتنی بھی تمیز نہیں کہ نماز کا ہر شفعہ دور رکعت پر مشتمل ہے اور مثال ہوتی ہے مطابق اصل کے اگر یہ اپنے دھرم میں کچھ غیرت رکھتا ہے تو ایک ہی مثال پیش کر دے کہ فلاں شخص نے پانچ رکعت پڑھی اور اس سے یہ واقعہ پیش آیا یہ اور بات ہے کہ دیوبندی دھرم میں پانچ رکعت کا رواج ہو۔ عبادت میں ہر مسلمان بڑھ کر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہے اگر کسی نے رات یا دن کے کسی حصہ غیر مکروہ میں چار رکعت نماز نفل ہی نہیں بلکہ چالیس رکعت نماز پڑھ لی تو یہ لائق اجر و ثواب ہو گا نہ کہ باعث عتاب مگر کور باطن کا کیا علاج۔ احادیث میں اس کے فضائل موجود ہیں۔

مسٹر ندیم دیوبندی اور تمام دیوبندیوں کے پیر کامل حاجی امداد اللہ صاحب فرماتے ہیں: ”بھٹے کثرت ذکر سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہر دم ذکر کرنا بدعت ہے اور بے اصل۔ میں کہتا ہوں آیات کثیرہ سے دوام ذکر ثابت ہے۔ ”یذکرون اللہ قیاما و قعودا و علی جنوبہم و یتکفرون فی خلق السموت والارض۔ الایۃ“ (امداد المساق صفحہ 68)

ذکر میں ہر قسم کی عبادت داخل ہے۔ مسٹر ندیم دیوبندی صاحب تم تو پانچ رکعت ہی کا ماتم کرتے تھے اور نماز پانچ رکعت تو ہوتی ہی نہیں البتہ کثرت مراد ہے تو حاجی صاحب نے اس ہی کو بیان فرمایا اس کے ناقل آپ کے پیران پیر مولوی اشرف علی تھانوی ہیں۔ آپ ان حضرات پر بدعتی ہونے کا فتویٰ جاری فرمائیں۔

صلوٰۃ و سلام

مسٹر ندیم دیوبندی فرماتے ہیں: ”لذان سے پہلے یا بعد میں سلام ایسے ہی جمعہ کے بعد سلام اور نعت کھڑے ہو کر نہ پیارے نبی کے زمانے میں کسی نے پڑھی نہ بعد میں تو ایسے کامبدعت اور گناہوں گے ان کو چھوڑ دینا لازم ہے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 19)

ہاں بیشک بدعت اس لئے ہیں کہ تقویت الایمان میں نہیں اور ان دیوبندیوں کے مذہب کا دار و مدار تقویت الایمان پر ہے مگر قرآن کریم میں تو ہمارے رب نے صلوٰۃ و سلام کا

ہم کو حکم دیا ”یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما“ اے ایمان والو! ان نبی پر درود اور خوب سلام بھیجو۔

اور تم اپنے غیر مسلم ہونے کا اقرار کر چکے ہو لہذا تم اس حکم سے خارج ہو مگر مسلمانوں پر اس کا نفاذ لازم اور یہ حکم عام ہے زمان و مکان کسی شی کی کوئی قید نہیں۔ قبل از اذان پڑھیں یا بعد از اذان۔ یہ حکم مومنین کے لئے ہے کافروں کے لئے نہیں۔

مسٹر ندیم دیوبندی لکھتے ہیں: ”بعض مساجد میں امام دعائیں آیت اور درود پڑھتے ہیں پھر نمازی حق نبی کہتے ہیں یہ بالکل بدعت و شرک ہے۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 54) دیو کے بندوں کے لئے تو شرک ہونا نہایت ضروری ہے کیونکہ وہ اپنے خدا کو حق نبی کہتے ہیں اور خدا کے سوا کسی اور کو حق نبی کہنے کا اہل ہی نہیں جانتے چنانچہ ان کے لئے شرک ضرور ہوا کہ یہ ان کے خدا کی خاص صفت ہے۔ مسلمان تو نبی کریم (ﷺ) کو اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا بندہ بیٹھ و نذر، سرانج و منیر سمجھتا ہے اس لئے کہتا ہے حق نبی یعنی نبی برحق ہیں۔

غیر اسلامی رسومات

مسٹر ندیم دیوبندی نے غیر اسلامی رسومات کے عنوان سے صفحہ 34 تا 42 ایصال ثواب، فاتحہ، تیجہ، گیارہویں، محرم کا حلیم، سمیل، شب برأت وغیرہ کو گنا دیا حالانکہ یہ سب ایصال ثواب ہی سے متعلق ہیں اور ہم مسٹر ندیم دیوبندی کے پیر کامل حاجی امداد اللہ صاحب کا قول جس کو مسٹر ندیم دیوبندی کے پیران پیر مولوی اشرف علی تھانوی نے نقل کیا ہے۔ فرماتے ہیں: ”جمعرات کے دن کتاب احیاء تمبر کا ہوتی تھی۔ جب ختم ہوئی تمبر کا دودھ لایا گیا اور بعد دعا کے کچھ حالات مصنف بیان کئے گئے، طریق نذر و نیاز قدیم زمانہ سے جاری ہے۔“ (امداد المشاق صفحہ 92)

ملاحظہ کیجئے کہ دودھ لا گیا اور دعا پڑھی گئی وہی صورت مروجہ فاتحہ بطور ثبوت موجود ہے اور اس پر یہ ارشاد کہ طریق نذر و نیاز قدیم زمانہ سے جاری ہے۔ مسٹر ندیم

دیوہدی! یہ لوگ یعنی حاجی صاحب اور مولوی اشرف علی آپ کے نزدیک پنڈت (ہندو) ہیں؟

جو صورت آپ نے ہندوؤں کے پنڈتوں کی بتائی تھی یہاں موجود ہے یہ تو آپ کے گھر کی بات تھی۔ اب اجل علماء کرام اہل اسلام کے اقوال ہلور نمونہ ملاحظہ کیجئے کہ تفصیل کی اس مختصر کتاب میں گنجائش نہیں۔ اشعۃ الملعات باب زیدت قہور میں ہے:

”تصدیق کردہ شود از میت بعد رقتن آواز عالم تا ہفت زور“ میت کے مرنے کے بعد سات روز تک صدقہ کیا جائے۔ اسی اشعۃ الملعات کے اسی باب میں ہے ”و بعض روایات آمدہ است کہ روح میت مے آید خانہ خود را شب جمعہ پس نظری کند کے تصدیق کند ازوے یانہ“ جمعہ کی رات کو میت کی روح اپنے گھر آتی ہے اور دیکھتی ہے کہ اس کی طرف سے لوگ صدقہ کرتے ہیں یا نہیں۔

انوار ساطعہ اور حاشیہ خزانیۃ الروایات میں ہے کہ حضور (ﷺ) نے حضرت امیر حمزہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے لئے تیسرے، ساتویں اور چالیسویں دن اور چھٹے ماہ اور سال بھر کے بعد صدقہ دیا یہ تیجہ، چالیسواں، ششماہی اور برسی کی دلیل ہے۔ یہ اس کے لئے ہے جس کا ایمان قرآن و حدیث پر ہے۔ منکر کے لئے نہیں۔ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی علیہ رحمۃ فرماتے ہیں:

”طعامیکہ ثواب آل نیاز حضرت امامین نما سید براں قل و فاتحہ و درود و خواندن تبرک فی شود و خوردن بسیار خوب است۔“ (فتاویٰ عزیز یہ صفحہ 75)

یعنی ”جس کھانے پر حضرات حسنین کی نیاز کریں اس پر قل اور فاتحہ اور درود پڑھنا باعث برکت ہے اور اس کا کھانا بہت اچھا ہے۔“

مسٹر ندیم دیوہدی صاحب یہ شاہ عبدالعزیز صاحب نیاز کا مکمل طریقہ تعلیم فرما رہے ہیں اور تم کہتے ہو کہ غیر اسلامی ہے اور شرک ہے کیونکہ نذر و نیاز صرف اللہ کی ہے اب بتاؤ کہ مشرک کون ہے؟ عالم اسلام شاہ عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمۃ کے متعلق تو جرات

لب کشائی کر ہی نہیں سکتے البتہ آپ ضرور کافرو مشرک ٹھہریں گے۔
شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا تیجہ

شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی فرماتے ہیں :

”روز سوم کثرت ہجوم مردم آں قدر بود کہ بیرون از حساب است ہشتاد و یک کلام اللہ بہ شمار آمدہ و زیادہ ہم شد کلمہ را حیر نیت۔“ (ملفوظات صفحہ 8)

یعنی تیسرے دن لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ شمار سے باہر ہے۔ اکیاسی ختم کلام اللہ شمار میں آئے اور زیادہ بھی ہوئے ہوں گے کلمہ طیبہ کا تو اندازہ نہیں۔“

مسٹر ندیم دیوبندی فرمائیے ہندو تم ہو یا تم شاہ ولی اللہ صاحب کو ہندو سمجھتے ہو؟ اہل عدل و انصاف کے لئے ایک دلیل بھی کافی ہے۔ ضدی ہٹ دھرم بے دین کے لئے دفتر بھی ناکافی۔ ان روایات کی روشنی میں گیارہویں شریف اور بارہویں شریف اور شب برأت وغیرہ میں ایصال ثواب کا مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ فالحمد لله رب العلمین

لیکن دیوبندی دھرم میں یہ تمام امور مثل فاتحہ، تیجہ، چالیسواں، شب برأت، حلیم، گیارہویں شریف، سب ہی حرام اور غیر اسلامی یعنی کافرانہ رسومات ہیں۔

دیوبندی دھرم میں جس کھانے یا شیرینی وغیرہ پر قرآن کریم پڑھا جائے یعنی فاتحہ دی جائے وہ حرام ہو جاتا ہے۔ ملاحظہ ہو مولوی رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں :

”محرم میں ذکر شہادت حسین علیہ السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیحہ ہوں یا سبیل لگانا، شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبیہ روافض کی وجہ سے حرام ہے۔“ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 147، 148) ۱۰۹

مگر دیوبندی دھرم میں ہندوؤں کے تہوار کا کھانا جائز ہے۔ ملاحظہ ہو :

سوال : ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے استاد حاکم ونوک کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا استاد حاکم ونوک مسلمان کو درست ہے یا نہیں؟

جواب : درست ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ 488) ۵۷۵

ہندوؤں کے تہوار ہولی دیوالی کے چڑھاوے کا کھانا دیوبندی دھرم میں درست ہے اور گواکھانا ثواب۔ انہی گنگوہی صاحب سے سوال ہوا کہ جس جگہ زانغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس گواکھانے والے کو کچھ ثواب ہو گا یا نہ ثواب ہو گا نہ عذاب؟

جواب: ثواب ہو گا۔ (فتاویٰ رشیدیہ کامل صفحہ 493) ۵۹۸

یہ اپنے اپنے مذہب کا التزام ہے۔

مسٹر ندیم دیوبندی رقم طراز ہیں: ”چو! ایک بدعت یہ بھی ہے کہ نماز جمعہ اور میلاد شریف و نعت خوانی کے بعد چند لوگ مسجد میں کھڑے ہو کر سلام پڑھتے ہیں اور سلام بھی نبی والا نہیں بلکہ ایک اردو شاعر کی نعت پڑھتے ہیں۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 47) پھر کہتے ہیں: ”ہمارے پیارے نبی نے تو سلام بیٹھ کر پڑھنے کا حکم فرمایا کہ التحیات میں بیٹھ کر سلام پڑھو یہی ادب ہے ہم نبی کا سلام پڑھتے ہیں اور جاہل لوگ بریلی کا سلام پڑھتے ہیں۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 47)

مسٹر ندیم دیوبندی حضور (ﷺ) نے کھڑے ہو کر سلام پڑھنے کو کہاں منع فرمایا ہے۔ ہاتوا برہانکم ان کنتم صدقین ہم اس امر پر صرف ایک عبارت حضرت علامہ محقق اسلام سیدی مولانا عبدالحق صاحب محدث دہلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ قبل ازیں یہ باور رہے کہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب محدث دہلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کا تقویٰ و طہارت، زہد و ریاضت محتاج بیان نہیں۔ بایں ہمہ صفات ارشاد فرماتے ہیں:

”اے اللہ میرا کوئی عمل ایسا نہیں جسے تیرے دربار میں پیش کرنے کے لائق سمجھوں۔ میرے تمام اعمال میں فساد نیت موجود رہتی ہے البتہ مجھ حقیر فقیر کا ایک عمل صرف تیری ذات پاک کی عنایت کی وجہ سے بہت شاندار ہے اور وہ یہ ہے کہ مجلس میلاد کے موقع پر کھڑے ہو کر سلام پڑھتا ہوں اور نہایت ہی عاجزی اور انکساری محبت و خلوص کے

ساتھ تیرے حبیب پاک (ﷺ) پر درود و سلام بھیجتا ہوں۔ اے اللہ (عز و جل) وہ کون سا مقام ہے جہاں میلاد مبارک سے زیادہ تیری خیر و برکت کا نزول ہوتا ہے۔ اس لئے اے ارحم الراحمین مجھے پکا یقین ہے کہ میرا یہ عمل کبھی بیکار نہ جائے گا بلکہ یقیناً تیری بارگاہ میں مقبول ہو گا اور جو کوئی درود و سلام پڑھے اور اس کے ذریعے دعا کرے وہ کبھی مسترد نہیں ہو سکتی۔“

(اخبار الاخیار شریف مترجم اردو صفحہ 924)

مسٹر ندیم دیوبندی ہوش آیا۔ تمہاری ان خرافات سے یہ تو ثابت ہو گیا کہ تمہارا مذہب نامذہب حضرت علامہ محقق اسلام مولانا عبدالحق صاحب محدث دہلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے مذہب اہلسنت کے قطعاً خلاف ہے۔ اب تم شیخ محقق کو بھی بریلوی کہو تو کہتے رہو اس سے یہ ثابت ہوا کہ یہی تو علم ہدایت و صداقت ہے۔

مسٹر ندیم دیوبندی نے عہد نامہ کو بھی غیر اسلامی رسومات میں ذکر فرماتے ہوئے لکھا ہے: ”پچو! بعض جاہل اور بے دین لوگ ایک کانڈ پر لکھا ہوا عہد نامہ قبر میں مردے کے ساتھ رکھ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس سے سوال و جواب نہیں ہوتا۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 42)

سبحان اللہ! دیوبندیوں کی ہر بات نرالی ہے ہمارے علماء کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے فرمایا کہ میت کی پیشانی یا کفن پر عہد نامہ لکھنے سے اس کے لئے امید مغفرت ہے۔

- 1- امام ابو القاسم صفاء شاگرد امام نصیر بن یحییٰ تلمیذ شیخ المذہب سیدنا امام ابو یوسف و محرر المذہب سیدنا امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ نے اس کی تصریح و روایت فرمائی۔
- 2- امام نصیر نے فعل امیر المومنین فاروق اعظم (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے اس کی تائید و تقویت کی۔

3- امام بزاز نے جیز کیردری میں

4- علامہ مدقق علانی نے در مختار میں اس پر اعتماد فرمایا۔

5- امام فقہ ابن عجل و غیرہ کا بھی یہی معمول رہا۔

6- امام اجل طاؤس تابعی شاگرد سینا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے کفن میں عہد نامہ لکھے جانے کی وصیت فرمائی اور حسب وصیت ان کے کفن پر لکھا گیا۔

7- بلکہ حضرت کثیر بن عباس بن عبد المطلب (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے جو رسول اللہ (ﷺ) کے چچا کے بیٹے اور صحابی ہیں خود اپنے کفن پر کلمہ شہادت لکھانیز ترمذی میں سیدنا صدیق اکبر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کی رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا جو ہر نماز میں سلام کے بعد یہ دعا (عہد نامہ) پڑھے فرشتے اسے لکھ کر مہر لگا کر قیامت کے لئے اٹھا رکھتے ہیں جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو قبر سے اٹھائے فرشتہ و نوشتہ ساتھ لائے اور ندا کی جائے عہد والے کہاں ہیں۔ انہیں وہ عہد نامہ دے دیا جائے۔ امام نے اسے روایت کر کے فرمایا ”و عن طائوس انما امر بهذا الکلمات فکتب کفنه“ امام طاؤس کی وصیت سے یہ عہد نامہ ان کے کفن پر لکھا گیا۔

امام فقیہ ابن عجمیل نے اس دعائے عہد نامہ کی نسبت فرمایا ”اذا کتبت هذا الدعاء و جعل مع المیت فی قبره وقاه الله فتنة القرب و عذابه“ جب یہ لکھ کر میت کے ساتھ قبر میں رکھ دیں تو اللہ تعالیٰ اسے سوال نکرین و عذاب قبر سے امان دے گا۔ بطور اختصار ان چند کلمات پر اکتفا کرتا ہوں ورنہ اور بھی روایات نقل کی جاسکتی تھیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ اسلام کے ایسے جلیل علماء و ائمہ دین عہد نامہ کے بارے میں وصیت فرمائیں اور مسٹر ندیم مدہ دیو، ان جیسے تمام ائمہ اسلام کو جاہل و بے دین بتائے تو لعنت ہے ایسے خبیث بھتان لگنے والے پر۔ لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم۔

چنانچہ بقیہ بحوالہ اس اور افترا فی الدین مثلاً مسٹر دیوبندی کا صلوٰۃ و سلام، میلاد، جمعہ کے بعد سلام، دُور د لکھی اور گنج عرش وغیرہ کا افترا بھی اسی قبیل سے ہے پچھلے صفحات پر تذکرہ ہو چکا مزید لکھنے کی ضرورت نہیں جب کہ ان کا دین دیوبندی ہے جس کے غیر مسلم ہونے کا ہنس نفیس خود ندیم دیوبندی اقرار فرما چکے ہیں اور ہمارا دین دین مصطفوی (ﷺ)

ہی اس فعل کا ثبوت عمل کو بس ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں میں تم پر لازم کرتا ہوں اپنی سنت اور اپنے خلفائے راشدین کی سنت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ تو صدیق اکبر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کسی شے کا ثبوت بعینہ حضور ﷺ سے ثبوت ہے۔ امام سخاوی المقاصد الحسنہ فی الاحادیث الرائدہ علی الاسنہ میں فرماتے ہیں :

حدیث : ”مسح العینین بباطن اغنی البسابتین بعد تقبیلہما عند سماع قول المؤذن اشہدان محمد رسول اللہ مع قوله اشہدان محمدا عبده ورسوله رضیت باللہ ربا وبالا سلام دینا و بمحمد (ﷺ) نبیا ذکرة الاولی فی الفردوس لمن حدیث ابی بکر الصدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ان لما سمع قول المؤذن اشہدان ان محمد رسول اللہ فقال هذا وقبل باطن الاغلتین اسبابتین و مسح عینید فقال (ﷺ) من فعل مثل ما فعل خلیلی فقد حلت علیہ شفاعی یعنی مؤذن سے اشہدان محمد رسول اللہ سن کر انگشتان شہادت کی پورے جانب باطن سے چوم کر آنکھوں پر ملنا اور یہ دعا پڑھنا اشہدان محمدا عبده ورسوله رضیت باللہ ربا وبالا سلام دینا و بمحمد (ﷺ) نبیا۔ اس حدیث کو ویلی نے مسند الفردوس میں حدیث سیدنا صدیق اکبر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت کیا کہ جب اس جناب نے مؤذن کو اشہدان محمد رسول اللہ کہتے سنایہ دعا پڑھی اور دونوں کلمہ کی انگلیوں کے پورے جانب زیریں سے چوم کر آنکھ سے اگائے اس پر حضور ﷺ نے فرمایا جو ایسا کرے جیسا میرے پیارے نے کیا اس پر میری شفاعت حلال ہو جائے۔ حضرت ابو العباس اور ابن ابی بکر رواہی صوفی نے اپنی کتاب موجبات الرحمہ و عزائم المظفرہ میں اسی سند سے حضرت سیدنا خضر علیہ السلام سے روایت کی کہ وہ ارشاد فرماتے ہیں جو شخص مؤذن سے اشہدان محمد رسول اللہ سن کر مرحبا بحبیبی قرۃ عینی محمد بن عبداللہ (ﷺ) کہے پھر دونوں انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے اس کی آنکھیں کبھی نہ دیکھیں۔ شمس الدین محمد بن صالح مدنی مسجد مدینہ طیبہ و خطیب نے اپنی تاریخ میں حجر مصری

سے جو کہ سلف صالحین سے تھے نقل کیا کہ میں نے انہیں فرماتے سنا جو شخص نبی ﷺ کا ذکر پاک اذان میں سن کر کلمہ کی انگلی اور انگوٹھا ملائے اور انہیں بوسہ دے کر آنکھوں سے لگائے اس کی آنکھیں کبھی نہ دُکھیں۔

یہی امام مدنی فرماتے ہیں فقہہ محمد بن سعید خولانی سے مروی ہوا کہ انہوں نے فرمایا مجھے فقہہ عالم ابوالحسن علی بن محمد مرید حسینی نے خبر دی کہ مجھے فقہہ زاہد بلالی نے امام حسن علی جدہ الکریم وعلیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے خبر دی کہ حضرت امام نے فرمایا: ”جو شخص مؤذن کو اشہدان محمد رسول اللہ کہتے سن کر یہ دعا پڑھے مرحبا بحیبی و قرۃ عینی محمد بن عبداللہ (ﷺ) اور اپنے انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھے نہ کبھی اندھا ہونہ آنکھیں دُکھیں، طاؤسی فرماتے ہیں انہوں نے خواجہ شمس الدین محمد بن ابلی نصر بخاری سے یہ حدیث سنی کہ جو شخص مؤذن سے کلمہ شہادت سن کر انگوٹھوں کے ناخن چومے اور آنکھوں سے ملے اور یہ دعا پڑھے اندھا نہ ہو۔

اس جاہل دیوبندی سے سوال کیجئے کہ اگر علم ہوتا تو ایسی صریح عبارات سے بے خبری دن میں سورج کے انکار سے ناشی اس پر طرہ یہ کہ حق پر عمل کرنے والوں کو جاہل بتائے۔

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) فرماتے ہیں۔

عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے

یہ گھٹائیں اسے مقصود بڑھانا تیرا

تبلیغی جماعت کے اوصاف

مسٹر ندیم دیوبندی تحریر فرماتے ہیں:

”بچے عاشق ایسے لوگ ہوتے ہیں جو نبی والا کام کرتے ہیں لوگوں کی نمازیں صحیح کراتے ہیں گھر گھر جا کر مسجد میں نماز کی دعوت دیتے ہیں یہ لوگ ہر جمعرات کو مدنی مسجد فیڈرل لی ایریا میں مغرب سے صبح جمعہ تک جمع رہتے ہیں۔“ (ایمان و نماز اہلسنت صفحہ 14)

دیوبندی تبلیغی جماعت کے اوصاف حمیدہ بیان کئے جا رہے ہیں ملاحظہ فرمائیے کہ یہ کون لوگ ہیں؟

تبلیغی جماعت کے امیر مولوی محمد زکریا شیخ الحدیث مظاہر العلوم سہارنپوری کی زبانی سنئے فرماتے ہیں۔ ”بہت سے تاجروں اور رئیسوں کا مقولہ جو متعدد علماء بلکہ خود مجھ سے بھی کہا گیا کہ حضرت جی ہم لوگ تو آپ سے بہت خفا اور دور رہتے تھے اس تبلیغ کی بدولت آپ تک پہنچنا ہوا۔ یہ مقولہ بلا تصنع بلا مبالغہ سو آدمیوں سے زائد سے میں نے سنا ہو گا اس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے کہ بمبئی شہر میں علماء حقہ (دیوبندی) میں سے تبلیغ سے پہلے جانا کتنا دشوار تھا اور وعظ کہنے کا تو واہمہ بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ حضرت حکیم الامت (اشرف علی تھانوی) کو اپنی اہلیہ محترمہ کے حج سے واپسی پر بمبئی تشریف لے جانے پر کس قدر اذیت دی گئی اور مخالفین نے جلی کے تار کاٹ دیئے مکان کا محاصرہ کر لیا اور حضرت (تھانوی) پر حملہ کیا میزبان کی خوش اسلوبی اور بہترین انتظام کی وجہ سے حضرت (اشرف علی تھانوی) کو اس مکان سے دوسرے مکان میں اندھیرے کے اندر پہنچایا گیا۔ 38ھ میں جب حضرت سہارنپوری تین سو خدام کے ساتھ حج پر تشریف لے جا رہے تھے یہ ناکارہ بھی اس میں ہمرکاب تھا تو اہل بمبئی کے شری اور فسادی مخالفین کے خوف سے حضرت کو مع قافلہ کے بمبئی سے دس میل دور ایک قبرستان میں ٹھہرایا گیا تھا اور وہاں خیمے لگائے گئے تھے علمائے دیوبند کا بمبئی میں علی الاعلان جانا کس قدر دشوار تھا اس سے ظاہر ہے کہ بمبئی کی کسی مسجد میں کسی معروف دیوبندی کا نماز پڑھ لینا معلوم ہو جاتا تو اس مسجد کو پاک کر لیا جاتا تھا۔“ (تبلیغی جماعت پر چند عمومی اعتراضات صفحہ 34)

غور طلب یہ امر ہے کہ وہ زمانہ آج سے بہت بہتر اور افضل تھا۔ علمائے کرام کی کثرت تھی اور مسلمانوں میں بے نہایت قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھے جاتے بلکہ ان کے لئے آنکھوں کا فرش بچھاتے گوشہ قلب میں بٹھاتے۔ آخر ان چند علماء جو علماء دیوبند سے معروف ہیں۔ عداوت و دشمنی کی کیا وجہ تھی؟ دوسرے علمائے کرام سے کبھی کسی نے کوئی تعارض نہ

کیا بلکہ ہمیشہ عزت و احترام سے استقبال کیا۔

اس عداوت اور نفرت کی بنا یہ نہ تھی کہ علمائے دیوبند نے مسلمانوں کی جائیدادیں چھین لی تھیں یا مکانوں پر قبضہ کر لیا تھا یا دکانوں اور کارخانوں میں خیانت کی یا چوری کی ہو اور ڈاکے ڈالے ہوں یہ تو کوئی بات نہ تھی پھر وجہ نفرت؟

وجہ نفرت صرف اور صرف حضور پر نور شافع یوم النشور ﷺ کی شان میں گستاخی اور توہین کرنا ہے۔ دیوبندیوں کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی صاحب، علم پاک حضور ﷺ کے متعلق لکھتے ہیں: ”پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (چہ)، مجنون (پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے۔“

(حفظ الایمان، صفحہ 7، مکتبہ تھانوی کراچی)

دیکھئے حضور ﷺ کے علم کو زید و عمرو ہر عام آدمی بلکہ چہ اور پاگلوں سے بھی جی نہ بھرا تو کہہ دیا کہ ایسا تو جمیع حیوانات و بہائم کو بھی حاصل ہے۔ جمیع حیوانات میں تمام حیوان داخل ہیں جن سے تشبیہ دی جا رہی ہے اور کل غیب کے بارے میں لکھا ہے: ”اگر تمام علوم غیب مراد ہیں اس طرح کہ اس کی ایک فرد بھی خارج نہ رہے تو اس کا بطلان دلیل نقلی و عقلی سے ثابت ہے۔“ (حفظ الایمان، صفحہ 7، مکتبہ تھانوی کراچی)

حاصل کلام یہ ہے کہ کل علم غیب کو باطل قرار دے رہا ہے بعض کو مانتا ہے کہ بعض علوم غیبیہ میں تو اس میں حضور ﷺ کی کیا تخصیص ایسا علم تو۔۔۔۔۔

پس یہی وجہ تھی مسلمانوں کے جذبات کو بھڑکانے اور ان کی مخالفت پر آمادہ کرنے کی جس کی وجہ سے ساری دنیائے اسلام علمائے دیوبند سے متنفر ہو گئی اسی ماحول کو دیکھ کر مولوی الیاس دہلوی نے منافقین کی طرح ایک شیطانی لشکر کی بنیاد رکھی اور رفتہ رفتہ مسلمانوں کو فریب دیتے رہے یہاں تک کہ اب ان کی تعداد خاصی ہے اس سے ان کا مقصود

اسلام کی خدمت نہ تھا بلکہ اشرف علی تھانوی کی تعلیم کو پھیلانا مقصود تھا۔ ملاحظہ ہو مولوی الیاس دہلوی فرماتے ہیں: ”حضرت مولانا (اشرف علی) تھانوی نے بہت بڑا کام کیا ہے بس میرا دل چاہتا ہے کہ تعلیم تو ان کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو کہ اس طرح ان کی تعلیم عام ہو جائے۔“ (ملفوظات الیاس صفحہ 57)

دیوبندیوں کے حکیم الامت تھانوی نے کتنا بڑا کام کیا کہ سرکارِ بد قرار علیہ السلام کے علم پاک کو تمام حیوانات کے برابر کر دیا اور اشرف علی رسول اللہ اللہم صل علی سیدنا و مولانا نبینا اشرف علی کو تسلی بخش بنا دیا۔ جو عبرت کے لئے کافی ہے اس سے یہ بھی واضح ہے کہ تبلیغی جماعت دیوبندی راہِ حق سے بھٹکی ہوئی ہے اور ہدایت کے راستے ان پر بند ہیں کیونکہ یہ بکے دیوبند ہیں۔ ہر طرح کی ہدایت اور اصلاح سے بند ہیں۔

☆☆☆



محبوب رب العالمین اور مشائخ دیوبند

تبلیغی جماعت کے مرکزی امیر مولوی محمد زکریا محدث سہارنپوری، حضور اکرم سید عالم ﷺ کا مشائخ دیوبند سے موازنہ کرتے ہیں اور تحریر فرماتے ہیں : ”ابوداؤد شریف میں ایک حدیث نقل کی گئی ہے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدائن (شہر کا نام) حضور اقدس ﷺ کی طرف کچھ احادیث نقل کیا کرتے تھے۔ جو نبی کریم ﷺ نے بعض لوگوں کے متعلق غصہ میں فرمایا جو لوگ یہ حدیثیں سنتے تھے اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر نقل کرتے تو حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ حذیفہ کو اپنی احادیث کا زیادہ علم ہے لوگ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر کہتے کہ ہم نے حضرت سلمان (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے تمہاری حدیثیں نقل کیں انہوں نے نہ تو تصدیق کی نہ تکذیب کی حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور ان سے دریافت کیا کہ آپ میری ان احادیث کی تصدیق کیوں نہیں کرتے جو خود آپ نے بھی حضور ﷺ سے سنی ہیں حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ ناراضی کے درمیان میں بعض لوگوں کے متعلق کچھ فرمادیتے تھے اور بعض اوقات بعض لوگوں کی کسی مسرت کی بات پر مسرت کا اظہار فرمادیتے تھے تم اس قسم کی روایات نقل کرنے سے یا تو رک جاؤ کہ جن کی وجہ سے بعض لوگوں کی محبت اور بعض لوگوں کی طرف سے لوگوں کے دلوں میں ناراضی پیدا ہو اور آپس میں اختلاف پیدا ہو تم کو معلوم ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ایک مرتبہ خطبہ میں فرمایا کہ میں ایک آدمی ہوں ، دو سرے آدمیوں کی طرح سے مجھے بھی غصہ آجاتا ہے پس جس آدمی کو میں نے غصہ میں کچھ کہا ہو یا اللہ تو اس کہنے کو لوگوں کیلئے رحمت اور قیامت کے دن برکات کا سبب بنا۔ یا تو تم ایسی حدیثیں نقل کرنے سے رک جاؤ ورنہ میں امیر المومنین کے پاس تمہاری شکایت لکھوں

گا۔

خود حضور اقدس حکیم الامت (اشرف علی تھانوی) سے افاضات الیومیہ میں نقل کیا گیا ہے کہ مشائخ کے یہاں جو مقربین بصیغہ اسم مفعول ہوتے ہیں ان میں ایک دو مکربین بصیغہ اسم فاعل بھی ہوتے ہیں ہر وقت شیخ کو اور دو سرے متعلقین کو کرب میں رکھتے ہیں جھوٹ سچ لگاتے ہیں جس سے چاہا شیخ کو ناراض کر دیا جس سے چاہا راضی کر دیا۔ بحمد اللہ ہمارے بزرگ اس سے صاف ہیں۔ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند تو کسی کی شکایت سنتے ہی نہ تھے جہاں کسی نے کسی کی شکایت شروع کی فوراً ”منع فرمادیا کرتے تھے کہ چپ رہو میں سنتا نہیں چاہتا اس کے بعد کسی کی ہمت ہی شکایت کی نہ ہوتی تھی اور حاجی صاحب (امداد اللہ) سب سن کر فرمادیتے تھے کہ تم نے جو کچھ بیان کیا اور فلاں شخص کی شکایت کی سب غلط ہیں میں جانتا ہوں اس شخص کو وہ ایسا نہیں۔ ایک صاحب نے عرض کیا حضرت گنگوہی (رشید احمد) کا اس بارے میں کیا معمول تھا فرمایا کہ ایک صاحب نے حضرت سے سوال کیا تھا کہ آپ سے لوگ دوسروں کی شکایت بیان کرتے ہیں آپ پر کوئی اثر ہوتا ہے فرمایا کہ ہوتا ہے اور وہ یہ کہ میں سمجھ لیتا ہوں کہ دونوں میں رنجش ہے مگر سن لیتے تھے سب۔ (تبلیغی جماعت پر چند عمومی اعتراضات اور ان کے مفصل جوابات، صفحہ ۶۸ تا ۷۰)

دیوبندی دھرم میں معصوم کون؟

مذکورہ بالا دونوں روایات متعلقہ میں مشائخ دیوبند اور اللہ کے رسول (جل جلالہ و ﷺ) کے کردار بیان کئے گئے ہیں اور یہ بھی بتایا گیا ہے کہ مشائخ کے یہاں مقربین میں ایک دو مکربین بھی ہوتے ہیں جو ہر وقت شیخ کو اور دو سرے متعلقین کو کرب میں رکھتے جھوٹ سچ لگاتے ہیں جس سے چاہا شیخ کو ناراض کر دیا جس سے چاہا راضی کر دیا چنانچہ نبی کریم ﷺ کے مقربین میں ایسے مکربین تھے کہ نبی کریم ﷺ بھی ناراضی کے درمیان میں بعض لوگوں کے متعلق کچھ فرمادیتے یعنی نازیبا اور حقیقت کے خلاف اور بعض اوقات کسی مسرت کی بات پر مسرت کا اظہار فرماتے یعنی حد سے بڑھ جاتے جن کی وجہ سے بعض لوگوں کی محبت اور بعض لوگوں کی طرف سے لوگوں کے دل میں ناراضی یعنی غم و غصہ اور

نفرت پیدا ہو جاتی اور آپس میں اختلاف یعنی دشمنی اور فساد پیدا ہو جاتا ہے وہ بھی ایک آدمی ہیں دوسرے آدمیوں کی طرح، انہیں بھی غصہ آجاتا ہے چنانچہ ان کے ارشاد (احادیث) کو نقل نہ کیا جائے۔ مشائخ دیوبند ان عیوب سے پاک و صاف ہیں وہ مکرہین میں سے کسی کی شکایت سنتے ہی نہیں اگر سن بھی لیں تو ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا چنانچہ یہی مشائخ دیوبند (معاذ اللہ) معصوم ہیں ان کے سوا سب خاطی اور عاصی ہیں (معاذ اللہ)۔ عزیزانِ ملت! نبی کریم ﷺ کے بارے میں دیوبندی افکار مطالعہ فرمائے، اب ابو داؤد شریف کی حدیث کو مطالعہ فرمائیں، ابو داؤد شریف میں ہے، عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: ”میں جو حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنتا اس کو لکھ لیتا اپنے یاد کرنے کیلئے پھر قریش کے لوگوں نے مجھے منع کیا لکھنے سے اور کہا تم ہر بات لکھ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ ﷺ بشر ہیں، باتیں کرتے ہیں غصے اور خوشی دونوں حالتوں میں، یہ سن کر میں نے لکھنا چھوڑ دیا، پھر میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے انگلیوں سے اپنے منہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا لکھا کر، قسم ہے اس ذاتِ پاک کی جس کے اختیار میں میری جان ہے نہیں نکلتی اس منہ سے کوئی بات مگر سچی، خواہ غصہ ہو یا خوشی ہو۔“ عزیزانِ ملت! دیوبندی دھرم میں نبی اکرم سید عالم ﷺ کے متعلق عقیدہ یہ ہے کہ وہ ناراضی اور خوشی کے درمیان ایسی باتیں کرتے ہیں جن کی وجہ سے لوگوں میں عداوت اور دشمنی اور فساد پیدا ہوتا ہے جبکہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہمارا ایمان ہے، مزید براں قسم کے ساتھ فرمانا کہ لکھا کر، نہیں نکلتی اس منہ سے کوئی بات مگر سچی، خواہ غصہ ہو یا خوشی ہو۔ اس پر مسلمانوں کا ایمان اور دیوبندی کیلئے آفتِ جان! سبحان اللہ وبحمدہ

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی گواہی

فرماتا ہے: **وَانْكَ لَعَلٰی خَلْقٌ عَظِيْمٌ** ”اور بیشک (اے محبوب) تمہاری خُوبُو (خلق) بڑی شان کی ہے۔“ جن کے خلق کو اللہ عز و جل عظیم فرمائے، یہ ان کو فسادی بتائیں، کم ظرف ٹھرائیں، اور اپنے دیوتاؤں کی عصمت کو ثابت کر کے انکو معصوم ٹھرائیں، اور لیجئے اللہ عز و جل ارشاد فرماتا ہے: **وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی ؕ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحٰی یُّوحٰی ؕ (النجم: ۱۰)**

۳-۴) اور وہ (ﷺ) کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے وہ تو نہیں مگر جو وحی انہیں کی جاتی ہے؛ اللہ واحد قہار فرماتا ہے کہ میرا محبوب کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتا وہ تو وہی فرماتا ہے جو ان کو وحی کی جاتی ہے۔

بعد نزول قرآن بھی دیوبندی گستاخ امیر المومنین کے عہد میں یہ بہتان لعین اور توہین مبین ان کے جانب منسوب کرتا ہے کہ وہ ناراضگی اور مسرت کی حالت میں ایسی باتیں کرتے جس سے لوگوں کے دلوں میں ناراضگی یعنی نفرت و عداوت پیدا ہو اور آپس میں اختلاف یعنی فتنہ و فساد پیدا ہو۔ یہ قرآن کریم کے خلاف بغاوت اور مسلمانوں میں رنج و عداوت پیدا کرنا ہے، یہی دیوبندی دھرم کی اساس ہے۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ (ﷺ) کا ارشاد اللہ سبحانہ تعالیٰ کا فرمان ہے لہذا وہ مسلمانوں کو حکم دیتا ہے : **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اطِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ** (محمد : ۳۳) اے ایمان والو! اللہ کا حکم مانو اور رسول کا حکم مانو اور اپنے عمل باطل نہ کرو، اس سے معلوم ہوا کہ جو ان کے حکم کو حق نہ جانے اس کے عمل باطل اور برباد ہیں چنانچہ ارشاد فرماتا ہے : **مَنْ طَاعَ الرَّسُولَ فَقَدْ اطَاعَ اللَّهَ** (النساء : ۸۰) جس نے رسول کا حکم مانا اور اس نے اللہ کا حکم مانا، اور اپنے پیارے محبوب سے فرماتا ہے : **قُلْ اطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ** (آل عمران : ۳۲) (پیارے) تم فرما دو کہ حکم مانو اللہ اور رسول کا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو اللہ کو خوش نہیں آتے کافر، معلوم ہوا کہ جو ان کے حکم کو حق نہ جانے اور منہ پھیرے وہ کافر ہے۔

ہم نے صرف بطور نمونہ چند آیات نقل کیں ورنہ اس طرح متعدد آیات قرآن حکیم میں مذکور موجود ہیں۔

غور طلب یہ امر ہے کہ جو حضور (ﷺ) کے ارشاد طیبات کو حق نہ مانے وہ کافر ہے تو جو ان کے ارشادات کو باعث نزاع و فساد بنائے اس کی شقاوت قلبی کا کیا حال ہوگا۔ ان کا رب عزوجل تو ان کی شان میں فرماتا ہے۔ **هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَ** (الجمعة : ۲) وہی ہے جس نے ان

پڑھوں میں اسی میں سے ایک رسول محمد (ﷺ) بھیجا کہ ان پر اس کی آیتیں پڑھتے ہیں اور انہیں پاک کرتے ہیں اور انہیں کتاب و حکمت کا علم عطا فرماتے ہیں،

ملاحظہ ہو۔ جس ذات پاک کو اللہ عز و جل پاک فرمانے والا فرمائے اس محبوب کو یہ شقی القلب فساد اور نفرت و عداوت پیدا کرنے والا بتائیں اور امیر المومنین سے شکایت لکھنے کی دھمکی دیں کیا نہ دیکھا اس منافق کو جس کا ایک یہودی سے جھگڑا تھا۔ حضور (ﷺ) نے یہودی کے حق میں فیصلہ فرمادیا۔ منافق اس فیصلہ پر راضی نہ ہوا اور یہودی کو مجبور کیا اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور لیکر آیا۔ یہودی نے آپ سے عرض کیا کہ اس کا فیصلہ حضور (ﷺ) نے فرمادیا ہے مگر یہ فیصلہ سے راضی نہیں آپ سے فیصلہ چاہتا ہے۔ فرمایا کہ ہاں میں ابھی آکر فیصلہ کرتا ہوں یہ کہہ کر مکان میں تشریف لے گئے اور تلوار لا کر اس منافق کو قتل کرویا اور فرمایا کہ جو اللہ اور اس کے رسول (ﷺ) کے فیصلہ سے راضی نہ ہو اس کا میرے پاس یہ فیصلہ ہے۔

کاش تبلیغی جماعت کا امیر زکریا اپنا یہ مضمون فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور پیش کرتا تو یقیناً امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایسے لوگوں کو واجب القتل ٹھراتے اور قتل فرماتے۔ نیز معلوم ہوا کہ جو حضور اکرم سید عالم (ﷺ) کے فرمان مبارک کو حق نہ جانے اور آپ کے فیصلہ کو نہ مانے وہ مسلمان نہیں منافق ہے۔ کلام

علاوہ ازیں اللہ عز و جل فرماتا ہے : **فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يَحْكُمُوا لَكَ** **شَجَرِ بَنِي إِسْرَءِيلَ أَنَّهُ لَا يَجِدُونَ لِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مَّا قَضَيْتَ بِسُلُوكِ أَسْلِمًا** (النساء: ۶۵) یعنی اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہونگے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم دو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور دل و جان سے مان لیں،

معلوم ہوا کہ حضور (ﷺ) کے فیصلہ کو جو بخوشی دل سے نہ مانے وہ مسلمان نہیں پھر جو ان کے فرامین کو خواہ غصہ میں ہوں یا خوشی جیسا کہ حدیث شریف میں مذکور حق نہ مانے وہ فساد مراء وہ مسلمان کیونکر ہو سکتا ہے بلکہ ایسا شخص اللہ و رسول کا دشمن

ہے کہ حضور ﷺ نے تو اپنے فرامین کو نشر (پھیلانے) کی ترغیب فرمائی۔

حدیث۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایات ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم مجھ سے سنتے ہو علم کو اور لوگ تم سے سنیں گے پھر جن لوگوں نے تم سے سنا ان سے اور لوگ سنیں گے۔

(ابوداؤد شریف، جلد سوم، ترجمہ وحید الزماں، صفحہ ۱۳۰)

حدیث۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالیٰ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے میری بات کو سن کر یاد رکھا اور اس کو پہنچا دیا یعنی دوسرے لوگوں کو بھی سنا دیا کیونکہ بہت لوگ ایسے ہیں جو سمجھ کی بات اپنے سے زیادہ سمجھدار کو سنا دیں گے۔ اور بہت سے فقہ کے اٹھانے والے ایسے ہیں جو فقہاء نہیں ہیں۔ یعنی خود سمجھدار نہیں ہیں ان کو نقل کرنا چاہئے۔

(ابوداؤد شریف، جلد سوم، ترجمہ مولوی وحید الزماں، صفحہ ۱۳۰ اسلامی اکادمی اردو بازار لاہور)۔

ابوداؤد شریف کا ترجمہ ہم نے کسی بریلوی عالم دین کا نقل نہیں کیا بلکہ وحید الزماں جو مسلکاً وہابی ہیں۔ ان کا ترجمہ پیش خدمت ہے جس سے معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ خواہ غصہ میں ہوں یا خوشی میں ان کے زبان مبارک سے حق بات ہی نکلتی ہے۔

عزیزان ملت! آیات قرآنی اور احادیث الہی داؤد کی روشنی میں دیوبندی عقائد و افکار کا تجزیہ فرمائیں اور حق و ہدایت کی جانب رجوع لائیں، بد مذہبوں اور گمراہوں بلکہ گمراہ گروں سے دور نفور رہیں کہ اسی میں امن و سلامتی ایمان ہے۔ وما علینا الا البلاغ۔

بجملت نام یہ چند سطور مذکور، اللہ سبحانہ تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائے اور مسلمانوں کے لئے رشد و ہدایت کا سبب بنائے اور گمراہی و بے دینی سے بچائے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتَبَّ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ
وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ وَنُورِ عَرْشِهِ سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ
وَبَارِكْ وَسَلِّمْ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔

سگ بارگاہ رضا ابوالرضا محمد عبدالوہاب خاں قادری الرضوی غفرلہ ۱۰ ذی قعدہ ۱۴۳۲ھ

بمطابق ۱۳ مئی ۱۹۹۲ء